دستور ہند

بابتہ سنہ ۱۹۵۰ء

(مترجمہ)

مولوی محمد علی حسین صاحب وکیل ہائیکورٹ

(مصححہ وزیر اہتمام و نگرانی)

مولوی سید عبد المجید صاحب وظیفہ یاب اوّل مددگار محکمہ معتمدی قانون حکومت حیدرآباد دکن

(مع)

تفصیلی خاکہ دستور ہند و حالیہ نظائر سوپریم کورٹ و ہائیکورٹ ہائے ہند بشمول احکام جمہوریہ یونین

(و تقریظ)

جناب مولوی محمد خلیل الزماں صاحب صدیقی بار ایٹ لا سینیر رکن ہائیکورٹ

و رکن سوپریم کورٹ حیدرآباد دکن

(و)

جناب پنڈت وینکٹ لکشمن ریڈی صاحب بار ایٹ لا

سابق سینیر رکن ہائیکورٹ حکومت حیدرآباد

بار اول

قیمت پانچ روپیہ

(مطبع ضیاء الاسلام چھتہ بازار)

تقریظ

مولوی محمد خلیل الزماں صاحب صدیقی بار ایٹ لا سینیئر رکن ہائیکورٹ و معز ز رکن سوپریم کورٹ حیدرآباد

اس بات کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ عام طبقہ لفظ دستور کی موجودہ حیثیت سے بالکلیہ ناواقف رہ چکا ہے حالانکہ ہندوستان کی قدیم حکومتوں میں بھی دستور کے چند احکام جیدہ چیدہ اسلوک تواریخ۔ آئین اکبری۔ ہدایات آصف جاہ اول میں پائے جاتے ہیں اور اسیطرح ممالک محروسہ میں قانونچہ مبارک و تنظیم باب حکومت نافذ کیا گیا۔ پھر بھی کسی دور یا زمانہ میں مکمل ضابطہ کی صورت میں ترتیب دیکر ان احکام کو مکمل نہیں کیا گیا۔ اگر ایک طریقہ سے دیکھا جائے تو یہ ہندوستان کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ دستور کو ایک مکمل ضابطہ کی صورت میں نافذ کیا گیا۔ عمومی طرز حکومت کے ساتھ یہ ضروری بھی تھا کہ ایک اچھا شہری اپنے حقوق اور ذمہ داریوں سے واقف رہے۔

ہم ایک ایسے ملک کے رہنے والے ہیں جہاں ابتدائے تاریخ سے اسکا پتہ چلتا ہے کہ اچھی اور مقبول عام حکومتوں کے قائم کرنیکے دعاوی اور سعی ہوتی رہی ہے ہندو دور میں اور مسلم دور میں بھی فی الواقعی اچھی حکومتیں رہی ہیں۔ رام راج۔ راجہ بھرتاری کی حکومتیں ہمارے دماغ میں مخصوص تصورات اور فردوس بر زمیں کے تخیل پیدا کرتی ہے۔ دور مغلیہ میں بھی بابر۔ ہمایوں۔ فیروز شاہ جہانگیر اور اکبر کے دور عدل کے واقعات سے کان ناواقف نہیں ہیں۔ لیکن یہ خیال ہوتا ہے کہ اوس زمانہ میں اچھی حکومت کا دارومدار عین تحریری دستور کی غیر موجودگی میں محض شخصی تھا۔ اگر ایک عادل و منصف بادشاہ ہوسکتا تھا تو اوسکے جانشین کے جابر اور ظالم ہونے میں کوئی تحریری دستور مانع نہ تھا۔ دستور کے تفصیلی تبصرہ نے اس شخصی عنصر اور اوسکے اثرات کو محدود کردیا۔

ہر مہذب حکومت اپنے اقتدار کے ساتھ کچھ ذمہ داریوں کی بھی حامل ہوا کرتی ہے اور چونکہ اقتدار کا استعمال اکثر شخصی ہوا کرتا ہے۔ اسلئے اوسکے صحیح استعمال کیلئے تحدیدات و قید و بند عائد کئے جاتے ہیں۔ ہندوستان کی موجودہ حکومت کا قیام کسیقدر عجلت کے ساتھ عمل میں آیا۔ گو ہم آزادی کا خواب ایک زمانہ دراز سے دیکھ رہے تھے لیکن جس صورت

اور سرعت سے اس خواب کی تعبیر نمودار ہوئی شائد اس کیلئے ملک اسقدر تیار نہیں تھا جہاں ایک مفصل نظم العمل پر بتدریج عمل کیا جائے۔ یہ امر قابل تعجب ہے کہ اس عجلت میں ایک ایسا قانون بنایا گیا جس میں تعجیل کے نقائص نہیں پائے جاتے اور اس نقطۂ نظر سے اس قانون کو ایک شاہکار خیال کیا جا سکتا ہے۔ اسکے تعمیل کے بعد ہی سے عملدرآمد کی صورت میں وہ تمام تفصیلات مہیا ہو رہی ہیں جن سے یکسانیت عمل حاصل ہو۔ اسکے قطع نظر ایک فوری ناقابل حل مشکل جو رونما ہوئی وہ دستور کا انگریزی زبان میں مدون کیا جانا ہے۔ خصوصاً ریاست حیدرآباد کو جہاں کی سرکاری زبان ایک عرصۂ دراز تک اردو رہی ہے۔ انگریزی زبان میں دستور کے صحیح مضمرات قانونی کو سمجھنے میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دستور ہند ایسا خصوصی قانون تو نہیں ہے کہ ایک مخصوص انگریزی دان طبقہ ہی اسکو پڑھے۔ سمجھے اور اسکے ذریعہ عوام کی رہنمائی کرے بلکہ ہر کس و ناکس کو اسکے پڑھنے۔ سمجھنے اور اسکے مندرجات سے فائدہ اٹھا کر اپنے حقوق بنیادی منوانے اور اون کی حفاظت کئے جانے کی درخواست کرنیکا اختیار ہے۔ اس مسئلہ کا فوری اور مفید حل ہو سکتا ہے اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ ہر مقام کے باشندوں کو انھیں کی زبان میں اس دستور کے سمجھنے کا موقعہ دیا جائے جسکی اجازت خود دستور کے دفعہ (۳۵۱) ضمن (۸) میں دیجا چکی ہے۔

اردو محتاج تعارف نہیں ہے۔ اسلئے پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے والے بلا امتیاز مذہب و ملت کے لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ اور تجربہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ اسوقت اس زبان میں اس دستور کو معلوم کرنے اور سمجھنے کی ضرورت محسوس کیجا رہی ہے۔ اسی کے پیش نظر اس سعی کامیاب کو میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ یہ ترجمہ صرف دستور ہند کا ترجمہ ہی نہیں بلکہ اسکے ساتھ ساتھ اسکا ایک خاکہ بھی قابل مترجم نے پیش کیا ہے جس سے دستور کی ہیئت ترکیبی بہ آسانی سمجھ میں آجاتی ہے۔ اور دیگر اقوام عالم کے بنائے ہوئے دساتیر سے اسکا تقابل اس امر پر کافی روشنی ڈال رہا ہے کہ ان کے مقابلہ میں ہمارے دستور میں کیا فرق ہے اور کسطرح دستور ہند کو حق ترجیح حاصل ہے۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ دستور ہند کا بین الاقوامی مقام کیا ہے۔ اس دستور کے نفاذ کے بعد اسکے تحت جن احکام کو صادر کیا گیا اور بعد تصفیہ مقدمات جن نظائر کا وجود عمل میں آیا ان کے شریک کر دیئے جانے سے ترجمہ کی اہمیت میں کما حقہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس میں کلام نہیں کہ دستور کا طرز مغربی ہے لیکن اس میں مشرقی اور مغربی خوبیوں کے نشوونما کی کافی گنجائش ہے۔ ہر شہری کا اسکے پڑھنے کے بعد یہی جذبہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنے وطن کو دنیا کے ملکوں کی صفوں میں نمبر اول پر دیکھے اور اگر اس کیلئے اپنے حقوق اور ذمہ داریوں سے واقفیت ضروری ہے تو اس دستور کی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اسکو بچپن ہی سے پڑھایا جانا چاہئے اور میری رائے تو یہ ہے کہ ابتدائی درجوں ہی سے جب سے طالب علم اسکے سمجھنے کے قابل ہو اسکو ہر درسگاہ میں لازمی مضمون کی حیثیت سے پڑھایا جانا چاہئے۔ اردو ترجمہ سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ہر درسگاہ میں جہاں اُردو ہو ابتداء ہی سے پڑھایا جاسکتا ہے۔

قانون کے قابل مترجم مولوی محمد علی حسین صاحب محنت و جانفشانی سے اس دستور کا ترجمہ کیا ہے اور اس ترجمہ اردو کو قانونی شکل و صورت میں ڈھالنے اور اسکی تصحیح میں مولوی سید عبدالمجید صاحب سابق اول مددگار محکمہ معتمدی قانون نے جو کوشش کی ہے وہ ان کے عملی تجربہ اور وسعت معلومات کا بہترین ثبوت ہے۔ گو مجھے اس ترجمہ پر اس نقطۂ نظر سے غور کرنیکا موقع نہیں ملا لیکن مولوی عبدالمجید صاحب کے سابقہ احتیاط تالیفات کے اعتبار سے مجھے یقین ہے کہ انھوں نے اس ذمہ داری سے سبکدوشی حاصل کی ہوگی۔

مجھے یقین ہے کہ یہ ترجمہ بہت مفید اور مقبول عام و خاص ہوگا فقط

شرح دستخط

محمد خلیل الزماں صدیقی

جناب سید وینکٹ لکشمن ریڈی صاحب بار ایٹ لا سابق سفیر رکن مجلس عالیہ عدالت

اس بات کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ عام طبقہ لفظ دستور کی موجودہ حیثیت سے ناواقف رہ چکا ہے اور قدیم طرز حکومت اور قوانین نافذ الوقت کے وضع کئے جانے کے سلسلہ میں ایک محدود اور مبہم طریقہ جو چلا آرہا تھا اس سے سوائے نظم و نسق چلانے والے طبقہ کے عوام کی ایک اکثریت لاعلم تھی اور جب کبھی ضرورت محسوس کیجاتی موقتی مشکلات کو آسانی کے ساتھ حل کرنے کیلئے کسی نہ کسی عنوان کے تحت کسی نہ کسی عنوان کے تحت کوئی نہ کوئی قانون اور اس کے زیر اثر تو اعد و ضوابط بنالئے جاتے اور جہاں کہیں یہ مفاد کے

ہمنا ئے نظر آتے ان کو ملتوی یا منسوخ کیا جاتا۔ اگر بحیثیت مجموعی کسی ریاست یا صوبہ یا مرکز کا کوئی دستور تھا بھی تو اوسکی شکل اتنی نمایاں نہیں تھی کہ جس سے عوام اپنے جائز بنیادی حقوق کے مسائل اور گتھیوں کو سلجھانے میں فوری اور قریب ترین راستہ اختیار کر سکتے۔

لیکن آزادی ہند کے بعد جیسے ہی دستور ہند کی تشکیل عمل میں لائی گئی یہ ساری خامیاں اور انتشار دور ہوگیا اور صحیح معنوں میں ملک اور اوسکی رعایا کیلئے جسطرح ایک اٹل قانون کے مجموعہ کی ضرورت تھی اس ضرورت کو آزاد جمہوری ہندوستان کے بنائے ہوئے دستور نے پورا کردیا۔

قطع نظر چند سہولتوں کے ایک فوری ناقابل حل مشکل جو رونما ہوئی وہ دستور کا انگریزی زبان میں مدون کیا جانا ہے۔ خصوصاً ریاست حیدرآباد کو جہاں کی سرکاری زبان ایک عرصہ دراز تک اردو رہی انگریزی زبان میں دستور کے صحیح مضمرات قانونی کو سمجھنے میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دستور ہند ایسا خصوصی قانون تو نہیں ہے کہ ایک مخصوص انگریزی داں طبقہ ہی اسکو پڑھے سمجھے اور اسکے ذریعہ عوام کی نمائندگی کرے بلکہ ہر کس ناکس کو اسکے پڑھنے سمجھنے اور اسکے مندرجات سے فائدہ اٹھا کر اپنے حقوق کو منوانے اور اسکی محافظت طلب کرنیکا اختیار ہے۔ اس مسئلہ کا فوری اور مفید حل سوائے اسکے اور کوئی ہو نہیں سکتا کہ ہر مقام کے باشندوں کو انھیں کی زبان میں اس دستور کے سمجھنے کا موقع دیا جائے جسکی اجازت خود دستور کے دفعہ (۳۵۱) ضمن (۸) میں دیجا چکی ہے۔

اردو محتاج تعارف نہیں ہے۔ اسکے پڑھنے لکھنے اور سمجھنے والے بلا لحاظ ہر مذہب و ملت کے طبقوں میں موجود ہیں اور تجربہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ اسوقت اس زبان میں اس دستور کو معلوم کرنے اور سمجھنے کی ضرورت محسوس کیجا رہی ہے اسی کے پیش نظر اس سعی کامیاب کو میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ یہ ترجمہ صرف دستور ہند کا ترجمہ ہی نہیں بلکہ اسکے ساتھ ساتھ اسکا ایک خاکہ بھی پیش کیا گیا ہے جس سے دستور کی ہیئت ترکیبی باسانی سمجھ میں آجاتی ہے اور دیگر اقوام عالم کے بنائے ہوئے دساتیر سے اسکا تقابل اس امر کا تی روشنی ڈال رہا ہے کہ ان کے مقابلہ میں ہمارے دستور میں کیا فرق ہے اور کسطرح دستور ہند کو حق ترجیح حاصل ہے۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ دستور ہند کا بین الاقوامی مقام کیا ہے۔ اس دستور کے نفاذ کے بعد اسکے تحت جن احکام کو صادر کیا گیا اور بعد تنقیح مقامات جن تنظیمات کا وجود عمل میں آیا انکے شریک کردئے جانے سے اس ترجمہ کی اہمیت میں کما حقہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس قانون کے اردو ترجمہ کو قانونی شکل و صورت میں ڈھالنے کی مولوی سید عبدالمجید صاحب اول مددگار محکمہ معتمدی قانون نے جو کوشش کی ہے وہ انکی عملی تجربہ اور وسعت معلومات کا بہترین ثبوت ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسمیں ایسا کوئی امر تشنہ تکمیل نہیں رہا جسکے باعث کسی ماہر حضرات قانون کو اس نقطہ کے تحت دیکھا یا جاتا جائے کہ وہ مکمل نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ترجمہ بحد مفید اور مقبول خاص و عام ہوگا فقط مترجمہ تحصیلدار جناب پنڈت وینکٹ لکشمن ریڈی صاحب

دستور ہند کا خاکہ

۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۵۰ء کو ہندوستان میں اس جدید دستور کا نفاذ ہوا یہ تاریخ اسلئے مقرر ہوئی کہ اسی تاریخ
۲۰ سال پہلے مہاتما گاندھی جی کے زیر قیادت آزادی ہند کی قرار داد اہل ہند نے منظور کی تھی۔ اس
دستور کی نوعیت شاہی جمہوریہ عمومی ہے شاہی اقتدار عوام سے پیدا ہوا۔ انصاف۔ آزادی مساوات
اور بھائی چارگی جمہوری حکومت کے لوازم ہیں جنکا ذکر اس دستور کی تمہید میں صراحتاً کیا گیا ہے اور احکام
مابعد میں مذکورہ اصولوں کی نسبت یقین دلایا گیا ہے چنانچہ عمومیت کے تصور میں حکومت کا صدر کوئی موروثی حکمران مقرر
نہیں کیا گیا۔ دستور کی ترکیب وضعی وفاقی ہے یعنی مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتیں دونوں موجود ہیں۔
جسمیں ہر حکومت اپنے حدود میں پورے اختیارات استعمال کرتی ہے دستور میں ہندوستان کو ریاستوں کی
ایک یونین کہا گیا ہے اگرچہ کہ "وفاق" کی بجائے لفظ "یونین" استعمال ہوا ہے لیکن یہ یونین دراصل ایک وفاقی
یونین ہے جو امریکہ کی وفاقی حکومت کے مماثل ہے۔ ہمارے دستور کی خاص خوبی یہ ہے کہ بظاہر اس کی
دوہری وحدت ہے مگر یونین کے استحکام کیلئے اوسکے مقاصد یکساں ہیں مثلاً امریکہ میں دوہری شہریت ہے
(۱) وفاقی شہریت اور (۲) ریاستی شہریت۔ مگر ہندوستان میں یونین کی ایک ہی شہریت ہے اور یہ بھی
۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۵۰ء کی بجائے ۲۶ر نومبر سنہ ۱۹۴۹ء یعنی تاریخ منظوری دستور سے قائم ہوگئی (دفعہ ۳۹۴) ہمارے
دستور میں عدلیہ واحد ہے۔ دیوانی اور فوجداری قوانین میں یکسانیت ہے۔ کل ہند خدمات یونین اور ریاستوں
کیلئے ایک ہی حدود میں محدود ہیں۔ کسی ریاست کو ہرگز یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ یونین سے الگ ہو جائے
یا اپنا علیحدہ دستور بنائے امریکہ کے دستور میں مقننہ۔ عاملہ اور عدلیہ ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں مقننہ
جو کوئی قانون جاری کرے عدلیہ کو اوسکی جانچ کا پورا اختیار حاصل ہے۔ یہانتک کہ وہاں نظریہ پولیس کا
ایک جدید اصول وضع کیا گیا ہے جو عوام کے سود و بہبود سے متعلق ہے جسمیں حفظان صحت معاشری سماج
اور عافیت عامہ کی ترقی شامل ہے (ملاحظہ ہو دستوری قیود مصنفہ کولے جلد ۲ صفحہ ۱۲۲۳ اشاعت ہشتم)
اسکے برعکس انگلستان کی پارلیمان اعلیٰ ترین ادارہ ہے عدلیہ کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ پارلیمان کے بنائے

ہوئے قانون پر کوئی نقد و تبصرہ کرے ہمارے دستور کی مقننہ اور عدلیہ امریکہ اور انگلستان کے بین بین ہے کہ جہاں ایکطرف مقننہ اپنی قانون سازی میں بلند ترین درجہ میں ہے اوسکے ساتھ ہی عدلیہ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس بات کی جانچ کرے کہ کسی جدید قانون کے ذریعہ یا سابقہ قانون سے دستور کے بنیادی حقوق تو متاثر نہیں ہوتے جس صورت میں عدلیہ کے ذریعہ ضمانت دیگئی ہے کہ تا حد مغائرت ناقذہ قانون کالعدم ہوگا۔ اسطرح ہمارا دستور مقننہ انگلستان کے اعلیٰ ترین اقتدار اور امریکہ کی سوپریم کورٹ کے اعلیٰ ترین اقتدار کے درمیان ایک تصفیہ نامہ ہے ہمارے دستور کی عدلیہ کا یہ معین اختیار بظاہر اسلئے بھی ضروری تھا کہ مقننہ اور عاملہ ہندوستان کے پارٹیوں کی اکثریت پر موقوف ہیں جہاں باعتبار حالات و زمانہ تبدیلی کا امکان ہے اسلئے عدلیہ کو خود مختاری بخشنا ہمارے دستور کا خاصہ ہے جو اپنے اقتدار میں بالکل آزاد ہے اس طرح ہمارے دستور میں ہر قسم کی گنجایش اور لچک موجود ہے کہ جہاں یونین کی پارلیمان کو ایکطرف اپنے ابواب کی نسبت قانون سازی کے پورے اختیارات حاصل ہیں تو دوسرے طرف آسٹریلیا کے دستور کے مطابق پارلیمان کو تبادل فہرست کے اختیارات قانون سازی بھی حاصل ہیں نیز ہمارے دستور میں ترمیم دستور کی بھی کافی لچک اور گنجایش موجود ہے جسکے لئے نہ استصواب عامہ کی ضرورت ہے اور نہ کسی میثاق کی پابندی ہمارے دستور کی اہم خوبی یہ ہے کہ وہ جہاں ایکطرف وفاقی ہے ساتھ ہی باعتبار حالات وحدانی بھی ہے مثلاً جنگ یا قومی مفاجاتی حالت میں سارا ہندوستان ایک واحد اکائی ریاست میں مبدل ہو جاتا ہے۔

دستور ہند میں صدر جمہوریہ سے یہ مراد نہیں ہے کہ امریکہ کے صدارتی طرز کا صدر ہے بلکہ پارلیمانی جمہوریہ کی طرز کا صدر ہے اسیطرح ہند کی عاملہ بھی عوام کے پاس ذمہ دار ہے جو پارلیمان کی اکثریت پر قائم ہوتی ہے چنانچہ یہی عمل انگلستان کا ہے لیکن امریکہ میں عاملہ عوام کے پاس ذمہ دار نہیں ہے بلکہ صدر جمہوریہ ہی میاں عاملہ کا اعلیٰ ترین صدر ہے

دستور ہند کے ۳۹۵ دفعات اور ۸ ضمیمے ہیں بظاہر یہ دستور طویل معلوم ہوتا ہے کیونکہ اوس میں کے کئی احکام کو دیگر ممالک کے دستور میں عام قوانین کے ذریعہ طے کیا گیا ہے مگر اسکی اہمیت کا اندازہ اوس وقت ہو جاتا ہے جبکہ ہندوستان کی وسعت اوسکی آبادی اور مختلف النوع مفادات کا خیال رکھا جائے جسکے باعث تحفظات ضروری ہیں۔ اسکے علاوہ ہندوستان کی جدید آزاد شدہ مشنری کو خاطر خواہ چلانے

کیلئے دیگر ممالک کے مختلف دساتیر پر نظر رکھکر تفصیل سے احکام مدون کرنا ضروری تھا مثال کے طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ہدایتی اصول کو باب چہارم میں قائم کرنیکی ضرورت نہ تھی کیونکہ کسی اور دستور میں ایسے اصول محکوم نہیں ہیں جنکی پابند عدالیہ ہو یہ صحیح ہے کہ ہدایتی اصول کو صرف آزاد ریاست آئرلینڈ کے دستور کے مد نظر شریک کیا گیا ہے مگر یہ اصول عاملہ او رمقننہ کیلئے ایک ہدایت نامہ ہے بلکہ ہر انتخاب کے موقعہ پر ایک نظام نامہ ہے کہ جسکے ذریعہ بر سر اقتدار پارٹی اپنی کارکردگی کو نمایاں کرسکتی ہے۔

ہند کی یونین (۲۸) ریاستوں اور جزائر انڈمان و نکوبار پر شامل ہے۔ ریاستیں تین درجوں میں تقسیم ہیں۔ باب (الف) جنکو سابق میں گورنر کے صوبہ جات کہا جاتا تھا باب (ب) جو دیسی ریاستوں کے نام سے موسوم تھے اور باب (ج) جو چیف کمشنر کے علاقے سمجھے جاتے تھے ۱۵؍ اگسٹ ۱۹۴۷ء کی آزادی ہند کے بعد ہندوستان کا یہ عظیم الشان تاریخی کارنامہ ہے کہ اوسکی (۵۰۰) سے زیادہ دیسی ریاستیں ہندوستان میں ضم یا شریک ہوکر اسوقت باب (ب) میں (۹) اور باب (ج) میں (۷) اسطرح کل (۱۶) ریاستوں کی تشکیل ہوئی ہے اسوقت یہ ریاستیں ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے دوش بدوش مساوی وحدتوں کے موقف میں ہیں۔

دستور ہند پہلے شہریت سے بحث کرنیکے بعد بنیادی حقوق کو واضح کرتا ہے جنکی تعداد (۷) ہے۔

(۱) مساوات کا حق (۲) آزادی کا حق (۳) غصب کے خلاف حق (۴) مذہب کی آزادی کا حق۔ (۵) ثقافتی اور تعلیمی حقوق (۶) جائداد کا حق (۷) آئینی چارہ کار کا حق۔ دفعہ ۱۷ میں چھوت چھات کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ دفعہ ۱۹۔ ہر شہری کو آزادی کا حق بخشتا ہے۔

(۱) تقریر اور اظہار خیال کی آزادی (۲) مجتمع ہونے اور (۳) جماعتیں قائم کرنیکی آزادی (۴) نقل و حرکت کی آزادی (۵) سکونت اور قیام کی آزادی (۶) جائداد حاصل او سپر قبضہ اور تصرف کی آزادی (۷) پیشہ تجارت یا کاروبار کی آزادی۔ دفعہ (۲۱) شخصی اور ذاتی آزادی عطا کرتا ہے دفعہ (۳۱) جائداد کی آزادی پر موثر ہے اور دفعہ (۳۲) بنیادی حقوق کے حصول کا چارہ کار عطا کرتا ہے دفعہ (۲۱) میں الفاظ ضابطۂ معینۂ قانون جاپان کے دستور سے اخذ کئے گئے ہیں۔ امریکہ کے دستور میں "مناسب طریقۂ قانون" کے الفاظ درج ہیں جسکے باعث عدالت عالیہ کو ہر جہت سے برتری دیگئی ہے۔ ہدایتی اصول میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ہر ریاست کو کیا کرنا چاہئے جس میں اہم امور یہ ہیں کہ

(۱) عوام کے سود و بہبود کو ترقی دے (۲) شہریوں کے ذرائع معاش کیلئے مناسب وسائل مہیا کرے

(۳) کام کرنے اور تعلیم پانے کا حق ہو (۴) بیروزگاری کی صورت میں امداد حاصل ہو مثلاً ضعیفی بیماری اور معذوری
کی حالت میں امداد (۵) کام لینا انسانی ہمدردی پر مبنی ہو اور عورتوں کو زچگی کی سہولتیں دی جائیں (۶) چودہ
سال کے بچے تک جبری اور مفت تعلیم ہو (۷) مے نوشی کا انسداد ہو اور (۸) بین الاقوامی چین اور امن میں اضافہ ہو

یونین کے اعضاء رئیسہ (۱) عاملہ (۲) مقننہ اور (۳) عدلیہ ہیں۔ عاملہ کا اعلیٰ ترین افسر صدر جمہوریہ ہے۔ تمام
عاملانہ کاروبار اوسی کے نام سے انجام پاتے ہیں۔ اوسکا انتخاب ایک انتخابی کالج کے ذریعہ ہوتا ہے جو کہ مرکز
اور ریاستوں کے ایوانہائے مقننہ کی متناسب نمائندگی پر واحد قابل انتقال رائے کے ذریعہ ہوتا ہے اوسکی
میعاد پانچ سال کی ہے مگر انتخاب مکرر کا بھی صدر جمہوریہ اہل قرار دیا گیا ہے دستور کی خلاف ورزی کا الزام اوسکی
علیحدگی کا موجب ہو سکتا ہے نائب صدر جمہوریہ بھی مرکزی ایوان مقننہ سے متناسب نمائندگی کے اصول پر
منتخب ہوتا ہے جسکی میعاد پانچ سال ہے امریکہ کی طرح ہندوستان کے وہ بالائی ایوان کا باعتبار عہدہ صدر نشین ہے
صدر جمہوریہ کی اتفاقی غیر موجودگی میں نائب صدر، فرائض صدارت انجام دیتا ہے مگر امریکہ کیطرح نائب صدر
صدارت کی مقررہ میعاد تک وہ فرائض انجام نہیں دیتا بلکہ صدر جمہوریہ ہند کے انتخاب تک فرائض صدارت انجام دیتا ہے

مرکزی حکومت کی نوعیت بالکلیہ پارلیمانی طرز کی حکومت ہے صدر جمہوریہ کا وہی پوزیشن ہے جو
انگلستان کے دستور میں بادشاہ کا ہے صدر جمہوریہ کو امداد اور مشورہ ایوان وزراء کیجانب سے دیا جاتا ہے جو
زیریں ایوان کے پاس اجتماعی طور پر ذمہ دار ہے۔ صدر جمہوریہ اپنے وزراء کے مشورہ کا پابند ہے اور اوسکے تعلقات
وزراء کیساتھ اوسیطرح ہیں جسطرح شاہ انگلستان کے تعلقات اپنے وزراء سے مربوط ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ اس دستور
میں صاف اور کھلے الفاظ میں یہ نہیں بتلایا گیا کہ صدر جمہوریہ ہمیشہ وزراء کے مشورہ پر عمل کرے مگر اس عمل کو انگلستان
کیطرح صرف میثاق پر چھوڑ دیا گیا ہے پارلیمان صدر جمہوریہ اور دو ایوان پر مشتمل ہے بالائی ایوان مجلس مملکت
اور زیریں ایوان مجلس عمومی کے نام سے موسوم ہے۔ مجلس مملکت کے (۲۵۰) ارکان ہیں جنمیں (۱۲) صدر جمہوریہ
کے نامزد شدہ ہوتے ہیں جو خصوصی علم یا وسیع تجربہ کے حامل ہوں اور بقیہ ریاستوں کے نمائندگان ہیں یہ
نمائندگی آبادی کے تناسب سے قائم کیگئی ہے ریاستوں میں جہاں ایوان مقننہ ہوں تو نمائندگان انتخاب کے ذریعہ
مقرر ہوتے ہیں اور جہاں ایوان قانون نہ ہو تو نمائندگان کو اسطرح منتخب کیا جاتا ہے جسطرح پارلیمان مقرر کرے
ایوان عمومی (۵۰۰) سے کم ارکان پر مشتمل نہیں ہے جو ریاست میں بالغ رائے دہی کی اساس پر منتخب ہوتا ہے۔
ہر ساڑھے سات لاکھ کی آبادی پر جو پانچ لاکھ سے کم نہ ہو ایک رکن کو منتخب کیا جاتا ہے ایوان مملکت

ایک مستقل ادارہ ہے وہ کبھی تحلیل نہیں ہوتا ہر دوسرے سال کے ختم پر ایک تہائی ارکان علیحدہ ہوتے ہیں ایوان عمومی کی عام میعاد پانچسال ہے پارلیمان کے انتخابات ریاستوں کے ایوانہائے قانون کے انتخابات صدر جمہوریہ ہند اور نائب صدر جمہوریہ کے انتخابات میں غیر جانبداری اور انصاف سے کام لینے کیلئے صدر جمہوریہ ایک کمیشن مقرر کرنیکا مجاز ہے صدر انتخابی کمشنر کا مرتبہ بھی سوپریم کورٹ کے جج کیطرح ہے جو اپنے عمل میں آزاد اور عاملہ کی دستبرد سے محفوظ ہے۔ فرقہ وارانہ اور جداگانہ انتخابات کو اس دستور میں ختم کر دیا گیا ہے پارلیمان کی ایوان عمومی اور ریاستوں کی ایوان مقننہ کے انتخابات ہر بالغ رائے دہی کے اساس پر مبنی ہیں۔

صدر جمہوریہ۔ پارلیمان کی ہر میقات پر شاہ انگلستان کیطرح اپنا خطبہ پیش کرتا ہے جسمیں پارلیمان کو بحث کا موقعہ ملتا ہے مالی مسودہ قانون کے سوا ہر مسودہ قانون کی ابتداء پارلیمان کے کسی ایک ایوان سے ہوسکتی ہے اور دونوں ایوان منظور کر لینے کے بعد صدر جمہوریہ کی منظوری سے وہ مسودہ بہ شکل قانون نافذ ہوتا ہے دونوں ایوان میں اختلاف کی صورت میں مالی مسودہ قانون کو چھوڑ کر دوسرے مسودات کی نسبت صدر جمہوریہ دونوں ایوان کا مشترکہ اجلاس طلب کرتا ہے اور اکثریت آراء سے وہ مسودہ منظور کیا جاتا ہے مالی مسودہ صرف ایوان عمومی میں پیش ہوتا ہے جہاں سے منظور ہونیکے بعد مجلس مملکت میں اپنے سفارشات کیساتھ چودہ دن کے اندر واپس بھیجنے روانہ کیا جاتا ہے اگر ایوان عمومی مجلس مملکت کے سفارشات سے اتفاق نکرے تو وہ مالی مسودہ پارلیمان کا منظور شدہ مسودہ سمجھا جائیگا عام اس سے کہ مجلس مملکت کے سفارشات قبول ہوں یا نہوں ایوان عمومی جو خرچ منظور کرے اوسکو صدر جمہوریہ مصدق نہیں کرتا بلکہ اوس منظورہ خرچ کو مسودہ قانون کی شکل میں بغرض منظوری پیش کیا جاتا ہے اسطرح سالانہ موازنہ کیوقت ایوان عمومی کو ہر مطالبہ پر کافی بحث و غور کا موقعہ ملتا ہے۔

عدلیہ۔ اس دستور کا اہم عنصر ہے کہ کیونکہ عدلیہ کا ہی واسطہ کار ہے جہاں ریاستوں کے مختلف عناصر میں متعدد قیود پر نگرانی اور اونکا تحفظ کیا جاتا ہے ہندوستان کی ساری عدالتیں ایک ہی واحد رشتہ میں منسلک ہیں جنکی اعلیٰ ترین عدالت سوپریم کورٹ ہے سوپریم کورٹ کے ماتحت ریاست کی ہائیکورٹ ہے اور ہائیکورٹ کے زیر اثر عدالت ہائے تحت ہیں سوپریم کورٹ کا ہر جج منجانب صدر جمہوریہ مقرر ہوتا ہے اور ۶۵ سال کی عمر تک مامور بہ خدمت رہ سکتا ہے جج کی ماموری کیلئے وہ ہندوستان کا شہری ہونا کسی ہائیکورٹ کا پانچسال کیلئے جج ہونا یا دس سال تک ایڈوکیٹ ہونا ضروری ہے ایسے جج کو قبل از وقت صرف صدر جمہوریہ کے حکم سے اوس وقت علیحدہ کیا جاسکتا ہے جبکہ پارلیمان کے ہر ایوان کی اکثریت اور ارکان موجودہ کی دو تہائی اکثریت

رائے سے اوسکی علیحدگی کا مطالبہ ہو ہر جج علیحدہ ہونیکے بعد کالت نہیں کرسکتا اسطرح جمہوریہ ہند میں عدلیہ کی آزادی کو قایم رکھنے کے ہر ممکنہ وسائل اختیار کئے گئے ہیں۔

ہندوستان کے دستور میں سوپریم کورٹ کو جسقدر وسیع اختیارات ہیں وہ کسی اور وفاق کی اعلیٰ ترین عدالت کو حاصل نہیں ہے امریکہ کی سوپریم کورٹ بھی ایک عام عدالت مرافعہ نہیں ہے ہندوستان کی سوپریم کورٹ کو یونین اور ریاست یا ریاستوں کے درمیان یا آپسمیں ریاستوں کے درمیان ہر نزاع کا جداگانہ اختیار سماعت حاصل ہے سوپریم کورٹ سارے ہائیکورٹوں کی عدالت مرافعہ ہے جسمیں مسائل قانونی جو دستور ہند کی تعبیر پر موثر ہوں اسکے اختیار سماعت میں داخل ہیں اسکے اختیارات بعینہ انگلستان کی پریوی کونسل کے مماثل ہیں سوپریم کورٹ کو بعض خاص مقدمات فوجداری میں بھی مرافعہ کے اختیارات سماعت حاصل ہیں اوسکو نگرانی کے اختیارات نہ صرف ہائیکورٹوں پر حاصل ہیں بلکہ اون خصوصی حکام پر بھی حاصل ہیں جو قانون کی خاص اصطلاح میں عدالتیں نہیں سمجھے جاسکتے اوسکو بنیادی حقوق کے اختیارات نافذ کرنے میں خصوصی اقتدار حاصل ہے سوپریم کورٹ کناڈا کے سوپریم کورٹ کیطرح خاص مشاورتی عدالت بھی ہے ہائیکورٹوں آئین میں بھی اسی اصول پر مبنی ہے جسطرح کہ سوپریم کورٹ کی قرار دیگئی ہے اور ججان جو صدر جمہوریہ کیجانب سے مقرر ہوتے ہیں اونہی حقوق اور مراعات سے مستفید ہوتے ہیں جو سوپریم کورٹ کے ججوں کو حاصل ہیں ہائیکورٹ کا جج صرف ۶۰ سال کی عمر کو پہونچنے پر علیحدہ ہوگا ہائیکورٹ کو وہی اختیار سماعت حاصل ہیں جو نفاذ دستور ہند سے عین ماقبل حاصل تھے لیکن بعض قیود جو سابق میں اختیار سماعت کے استعمال میں عارض تھے وہ دور کردئے گئے ہر ہائیکورٹ کو حکمنامہ کے شاہی اختیارات اپنے ایسے حدود میں جہاں کہ مرافعہ کا اختیار سماعت نافذ ہے یہانتک کہ وہ حکمنامہ کسی اور غرض کیلئے بھی مستعمل ہوسکتا ہے یہ اختیار سوپریم کورٹ کو بہ نوبت ابتدائی حاصل نہیں ہے (ملاحظہ ہوں دفعات ۲۲۶ و ۳۲) امور مالگزاری کے اختیار سماعت سے متعلق سابق میں جو قیود تھے وہ اب برخاست ہوکر ہائیکورٹ سے متعلق کئے گئے ہیں (ملاحظہ ہو دفعہ ۲۲۵) نیز ٹریبونل پر بھی نگرانی کا اقتدار ہائیکورٹ کو حاصل ہے۔

ریاستوں میں باب (الف) کی ریاستوں کا صدر گورنر ہے اور باب (ب) کی ریاستوں کا صدر راج پرمکھ ہے جسے صدر جمہوریہ نے تسلیم کیا ہو گورنر کا تقرر منجانب صدر جمہوریہ پانچسال کی میعاد کیلئے ہوگا نظم و نسق کا دستوری طریقہ دونوں اقسام کی ریاستوں میں یکساں اور متحد ہے گورنر یا راج پرمکھ مجلس وزراء

کے مشورہ پر عمل کرتا ہے جو مجلس ریاستی ایوان مقننہ کے پاس یعنی ریاست کی زیرین ایوان کے پاس ذمہ دار ہے ہر ریاست کی ایک ایوان مقننہ ہے جو گورنر یا راج پرمکھ پر مشتمل ہے اور بعض ریاستوں میں دو ایوان ہیں ایک مجلس مقننہ اور دوسری مجلس قانون ساز۔ پارلیمان بذریعہ قانون ایسی مجلس قانون ساز کو یا تو ختم کرسکتا ہے یا جدید طور پر قائم کرسکتا ہے مجلس مقننہ ایسے ارکان پر مشتمل ہوگی جو بالغ رائے دہی کی اساس پر منتخب ہوں۔ ہر رکن پون لاکھ کی آبادی کے تناسب سے مقرر ہوگا مگر کسی مقننہ میں ۶۰ سے کم اور ۵۰۰ سے زیادہ ارکان نہ ہونگے۔ مجلس قانون ساز کے ارکان مجلس مقننہ کے ارکان کے ایک چوتھائی پر مشتمل ہونگے مگر کسی حال اوسمیں (۴۰) سے کم ارکان نہ ہونگے جنمیں سے نصف ارکان مجلس مقامی۔ جامعات کے طیلسانین اور مدرسین کی طرف سے منتخب ہونگے ایک تہائی ارکان مقننہ کیجانب سے منتخب ہونگے جو فی الواقع ارکان مقننہ نہوں اور بقیہ گورنر کے نامزد شدہ ہونگے۔

مسودات قانون کی پیش سازی کا طریقہ کار قریب قریب ایسا ہی جیسا کہ پارلیمان کا ہے لیکن کسی ایسی ریاست میں جہاں قانون کے دو ایوان ہوں وہاں کسی مسودہ قانون کی نسبت اختلاف ہونے پر مشترکہ ایوان کے اجلاس کی نسبت کوئی احکام نہیں ہیں جیسا کہ پارلیمان کے دونوں ایوان کی صورت میں ہیں مگر کسی حال بھی زیرین ایوان کا فیصلہ قطعی اور قابل عمل ہوگا۔ تیسرا جزو ریاستونکے باب (ج) کا ہے انکا نظم و نسق مرکزی حکومت کیجانب سے بواسطہ چیف کمشنر مقرر کردہ صدر جمہوریہ ہوتا ہے البتہ پارلیمان کو ایوان مقننہ یا مشاورتی مجلس یا کوئی اور اقتدار قائم کرنیکا اختیار حاصل ہے تاکہ خود اختیاری طریقہ نظم و نسق قائم ہوسکے جزائر نکوبار اور انڈمان کا نظم و نسق مثل سابق مرکزی حکومت ہند سے متعلق ہے اور صدر جمہوریہ عمدہ حکمرانی کیلئے دساتیر العمل جاری کرسکے گا۔

پست علاقون کے نظم و نسق کیلئے بھی دستور میں خاص احکام وضع ہوئے ہیں ضمیمہ جات پنجم اور ششم درج فہرست فرقوں اور قبائل کی نسبت متعلق ہیں جنمیں یہ اصول ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اس رقبہ کے سکونتی باشندوں کا قریبی ربط حکومت سے رہے درج فہرست فرقوں اور قبائل کے لئے ایوانہائے مقننہ میں دس سال کیلئے خصوصی نشستوں کی مراعات دیگئی ہیں اسطرح انکو تحفظات عطا کرنے کیلئے صدر جمہوریہ ایک خصوصی عہدہ دار بھی مقرر کریگا دس سال کی مدت گزرنے پر انکے حالات کی دریافت کیلئے ایک کمیشن کے تقرر کو بھی محفوظ کیا گیا ہے نیز دیسی عیسائیوں کو بھی تعلیم اور ملازمتوں سے متعلق میعادی مراعات دئے گئے ہیں

یونین اور ریاستوں کے یہ تعلقات ہیں کہ اس دستور کی تین فہرستیں ہیں فہرست اول یونین کے اختیارات فہرست دوم ریاستوں کے اختیارات اور فہرست سوم یونین یا ریاست کے متبادل اختیارات سے متعلق ہے جو امور کسی ایک فہرست میں درج نہوں وہ کناڈا کے پارلیمان اور یونین سے متعلق ہیں پارلیمان کو باب (ج) کی ریاستوں کیلئے نیز جزائر انڈمان اور نکوبار کیلئے ان قوانین کے وضع کرنیکا اقتدار حاصل ہے جو ریاستی فہرست میں مندرج ہیں۔ ریاستی ابواب میں مرکز کو غیر متوقعہ قومی مفاجات سے عہدہ برآ ہونے کیلئے مداخلت کا اختیار حاصل ہے چنانچہ حال میں ۱۵ اگست ۱۹۵۰ء سے رسد اور قیمتوں پر قابو پانے کیلئے مرکزی نگرانی کا ایک قانون نافذ کیا گیا مرکز کا یہی اقتدار جنگ اور بیرونی حملوں کی صورتوں پر بھی محیط ہے متبادل فہرست کے ابواب میں جہاں مرکزی قانون اور ریاستی قانون میں فرق یا اختلاف ہو تو مرکزی قانون قابل نفاذ ہوگا۔

مالیات سے متعلق انگلستان اور مملکت آسٹریلیا اور کنیڈا کو ملحوظ رکھتے ہوئے یونین اور ریاستوں کیلئے علیحدہ علیحدہ منضبط فنڈ قائم کئے گئے ہیں یونین کی یا ریاستوں کی جو بھی متعلقہ آمدنی ہو وہ اپنے اپنے متعلقہ فنڈ میں جمع ہوگی مالیاتی مسائل میں پارلیمان کا اقتدار اعلیٰ اسطرح تسلیم کیا گیا ہے کہ یونین یا ریاستوں کے منضبط فنڈ کی گنجایش سے کوئی رقم برداشت نہیں کیجائے گی جبتک کہ یونین کی پارلیمان سے یا ریاستی ایوان مقننہ سے ایسی منظوری بذریعہ قانون نہ لیجائے پارلیمان یا ایوان مقننہ کی منظوری مجاز صادر ہونے تک غیر متوقعہ اخراجات کی سبیل کیلئے خواہ وہ یونین کے ہوں یا ریاستوں کے جداگانہ فنڈ بنام ہنگامی فنڈ قائم کئے گئے ہیں۔ مرکز اور ریاست میں آمد اور خرچ کی تقسیم اور ترتیب حسابی انہی اصولوں پر قائم ہے جو سابق میں قانون وفاق ہند بابتہ ۱۹۳۵ء کے تحت قائم تھی البتہ ایک مالیاتی کمیشن کے تقرر کا اس دستور میں اعلان کیا گیا ہے جو صدر جمہوریہ کے پاس اپنے سفارشات پیش کریگا کہ مرکز اور وحدتوں میں آمدنی اور خرچ کے تناسب سے کیا مالیاتی امدادیں مہیا کیجائیں۔

یونین کے ایوان مقننہ کی حالیہ میقات اگست ۱۹۵۰ء میں وزیر مالیہ نے ایک رکن کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مستقبل قریب میں مالیاتی کمیشن کے تقرر کی جانب اشارہ کیا دستور میں صدر ناظم حسابات و تنقیح کا عہدہ قائم کیا گیا ہے جسکا تقرر صدر جمہوریہ کرے گا یہ عہدہ دار نہ صرف یونین کے حسابات کی نگرانی رکھے گا بلکہ ریاستوں کے جملہ حسابات بھی اسکے زیر نگرانی رہینگے چنانچہ بیرون ہند دیگر ممالک

کی ریاستوں میں جہاں کہیں سفارت خانے قائم ہیں وہاں کے حسابات کی نگرانی بھی اسی عہدہ دار سے متعلق ہے اس عہدہ دار کا اہم اور اولین کام یہ ہے کہ نہ صرف یونین اور ریاستوں کے مالیات پر موثر نگرانی قائم رکھے بلکہ یہ معلوم کرے کہ کوئی خرچ جسے پارلیمان یا ریاستی مقننہ نے منظور کیا ہو اور وہ قانون منظورہ میں شریک ہو اس میں کسی قسم کا تجاوز یا تبدیلی تو نہیں ہوئی ہے تجارت کاروبار بیوپار ہندوستان کے سارے علاقہ میں آزاد ہے البتہ پارلیمان یا ریاستی مقننہ کو مفاد عامہ کے لحاظ مناسب قیود عاید کرنیکا اختیار حاصل ہے ہندی کو یونین کی سرکاری زبان قرار دیا گیا ہے البتہ ریاستوں کو یہ آزادی حاصل ہے کہ ایک یا اس سے زیادہ مستعملہ زبانوں کو یا ہندی کو سرکاری زبان قرار دے بحالت موجودہ نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل صرف پندرہ سال تک انگریزی کا استعمال قائم رہیگا سوپریم کورٹ اور ہائیکورٹوں میں انگریزی زبان فیصلوں ڈگریات یا کارروائیات عدالتی کیلئے جاری رہیگی نیز مسودات قوانین اور قواعد وغیرہ کو بزبان انگریزی مدون کرنیکی نسبت اس دستور میں احکام دیئے گئے

صراحت مندرجہ بالا سے دستور ہند کا ہمہ گیر تجزیہ نہیں ہوتا یہ ایک صرف کوشش ہے کہ اس دستور کے اہم ابواب واضح کئے جائیں۔ دستور ہند سے نہ صرف اصلی جمہوریت کی داغ بیل ڈالی گئی ہے بلکہ ایک ایسی مشنری قائم کیگئی ہے جو اگر دیانتداری سے چلائی جائے تو قومی خوشحالی اور عوام کی بہبودی کا صاف ذریعہ بار استہ نکل آئیگا اور ہمارے ملک کو استحکام اور استواری حاصل ہوگی

سید عبدالمجید

محمد علی حسین

صحت نامہ اردو ترجمہ و[illegible] جدید

نمبر سلسلہ	صفحہ نشان	سطر	غلط	صحیح	حوالہ احکام
۱	۳	۱۶	صراحت بالا سے متعلق نہ ہو	صراحت بالا سے متعلق ہو	دفعہ ۳ ضمن (۲)
۲	۴	۱	پیدا ہوا	پیدا ہو	دفعہ ۵ ضمن (الف)
۳	۱۰	۱۹	اون کا یقین کیا ہو	اون کا تعین کیا ہو	״ (۲۱)
۴	۱۲	۱۵	نیز یہ جبریہ	نیز جبریہ	״ (۲۳)
۵	۱۴	۲۲	اپنی پسند کی	اپنی پسند کے	״ (۳۰) ضمن (۱)
۶	۲۰	۲۳	اصلاح کرے	اور خصوصاً ریاست [illegible] کے انسداد کی کوشش کریگی بجز اون نشی مخرقیات کے جو طبی اغراض کیلئے ہوں یا اون ادویا کے جو مضر صحت ہوں۔	اضافہ عبارت بہ دفعہ (۴۷)
۷	۳۲	۲۰	ایسا دستاویز	ایسی دستاویز	دفعہ ۷۷ ضمن (۳)
۸	۵۴	۱۱	خلاف کئے گئے	حذف کئے گئے	״ ۱۲۰ ضمن (۳)
۹	۵۵	۸	دونوں تحریکات	دونوں تحریکات	״ ۱۲۳ ״ (۲)
۱۰	۵۷	۱۳	کیلئی ہے	کیگئی ہے	״ ۱۲۵ ״ (۲)
۱۱	۶۳	۲	اختیار نہوگا	اختیار ہوگا	״ ۱۳۷
۱۲	۶۲	۵	رسڈکشن	جورسڈکشن	״ ۱۳۸ ضمن (۱)
۱۳	۶۲	۲۱	وہ فیصلہ جات	وہ قانون	״ ۱۴۱
۱۴	۶۲	۲۲	ہون گے	ہوگا	״ ۱۴۱
۱۵	۶۳	۱۶	عاملہ اور عدالتی میں	عاملہ اور عدالتی	״ ۱۴۴
۱۶	۷۱	۵	کام کو جواز	کام کا جواز	״ ۱۶۳ ضمن (۲)
۱۷	۷۳	۸	گورنر ہوگا	گورنر ہوگا	״ ۱۶۸ ضمن (۱)

۱۸	۷۳	۲۰	مشتمل ہو	مشتمل ہوگا	دفعہ ۱۶۹ ضمن (۱)
۱۹	۹۸	۱۳	چیف جسس	چیف جسٹس	،، ۲۱۷ ،، (۱)
۲۰	۹۹	۱۳	میعاد کا شمار	میعاد کے شمار	،، ۲۱۷ ،، (۳) توضیح (ب)
۲۱	۱۱۳	۱۵	عدل گستری نہو سکے	عدل گستری ہو سکے	،، ۲۴۷
۲۲	۱۱۵	۶	وضع ہوا ہو بعد	وضع ہوا ہو یا بعد	،، ۲۵۱
۲۳	۱۲۰	۶	استعادہ	استفادہ	،، ۲۶۴ ضمن (۱)
۲۴	۱۲۵	۶	سامان کے بموجب	سامان کے جو بموجب	،، ۲۷۲
۲۵	۱۲۵	۱۳	آمدادی	امدادی	،، ۲۷۳
۲۶	۱۳۲	۱۴	منظور	متصور	،، ۲۸۶ ضمن (۱) توضیح
۲۷	۱۳۳	۴	نہو جانی	نہو جائے	،، ۲۸۶ ،، (۳)
۲۸	۱۳۳	۲۱	مجاز ہو سکے گا	مجاز نہ ہو سکیگا	،، ۲۸۸ ،، (۱)
۲۹	۱۴۲	۱۴	ذریعتہ	ذریعہ	،، ۳۱۸
۳۰	۱۶۶	۱۵	دونوں ایوان ذریعہ	دونوں ایوان نے ذریعہ	،، ۳۵۲ ضمن (۱) ج
۳۱	۱۶۸	۲	بچا جائے	بچایا جائے	حاشیہ دفعہ ۳۵۵
۳۲	۱۷۴	۹	عہد نامہ دئے گئے	عہد نامہ میں دئے گئے	دفعہ ۳۶۲
۳۳	۱۷۶	۸	یو اپی	یورپی	،، ۳۶۶ ضمن (۲)
۳۴	۱۷۸	۵	اور اسکی تشکیل از سر تو تشکیل	اوسکی تشکیل یا از سر نو تشکیل	،، ۳۶۶ الف ،، (۴)
۳۵	۱۸۶	۱۵	ضمن تیں	ضمن میں	،، ۳۷۴ ،، (۳)
۳۶	۱۸۶	۱۸	حکم یا ڈگری	حکم یا ڈگری	،، ،،
۳۷	۱۸۸	۱۱	او نکلے	او نکے	،، ۳۷۸ ،، (۱)
۳۸	۱۸۸	۱۱	نہ ہوجائے دستور	نہ ہوجائے جو دستور	،، ،،
۳۹	۱۹۱	۶	دستور ہذ نافذ	دستور ہذا نافذ	،، ۳۸۲ ضمن (۲)
۴۰	۱۹۷	۱۷	ریاستہائے کھاسی	ریاستہائے کھاسی۔	ضمیمہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دستور ہند

منظورہ مجلس دستور ساز مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء نافذ ۱۹۵۰ء

تمہید ہرگاہ قرین مصلحت ہم باشندگان ہند نے بہ صدق دل اس امر کا عزم کیا ہے کہ ہندوستان میں شاہی جمہوریہ عمومی (Sovereign democratic republic) قائم اور سب شہریوں کیلئے یکساں حقوق ذیل عطا و حاصل کریں۔

عدل سماجی۔ معاشی اور سیاسی

آزادی خیال۔ اظہار۔ عقیدہ۔ ایمان اور عبادت

مساوات مرتبہ اور موقعہ میں۔ نیز

اون سب میں اضافہ کرے۔

ایسی بھائی چارگی جسمیں ہر فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد کا تیقن ہو۔

ہماری مجلس دستور ساز میں آج بتاریخ ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء ہم اپنے لئے اس دستور کو متعلق۔ وضع اور تسلیم کرتے ہیں۔

باب اول

یونین اور اوس کا علاقہ

یونین کا نام اور علاقہ | **دفعہ ۱**۔(۱) ہندوستان یعنی بھارت ریاستوں کی ایک یونین پر مشتمل ہوگی

(۲) ریاستیں اور اونکے علاقہ جات سے مراد وہ ریاستیں اور علاقہ جات متذکرہ ضمیمہ اول باب الف۔ب۔ج۔ ہونگے۔

(۳) ہندوستان علاقہ جات ذیل پر مشتمل ہوگا۔

(الف) ریاستوں

(ب) اون علاقہ جات متذکرہ ضمیمہ اول باب (د)

(ج) ایسے دوسرے حصولہ علاقہ جات پر

جدید ریاستوں کی شرکت یا قیام | **دفعہ ۲**۔ پارلیمان بذریعہ قانون تابع ایسے قیود اور شرائط جو مناسب خیال کرے۔ جدید ریاستوں کو یونین میں شریک یا قائم کرسکے گی۔

جدید ریاستوں کی تشکیل اور موجودہ ریاستوں کے رقبے حدود یا نام کی تبدیلی | **دفعہ ۳**۔ پارلیمان بذریعہ قانون امور ذیل کے نسبت احکام مدون کریگی

(الف) کسی ریاست سے اوسکے علاقہ کو علیحدہ کرکے جدید ریاست کی تشکیل۔

(ب) کسی ریاست کے رقبہ کا اضافہ

(ج) کسی ریاست کے رقبہ کی کمی

(د) کسی ریاست کے حدود کی تبدیلی
(ھ) کسی ریاست کے نام کی تبدیلی

مگر

شرط یہ ہے کہ کوئی مسودہ قانون بدین غرض پارلیمان کے کسی ایوان میں پیش نہ ہوگا بجز اسکے کہ صدر جمہوریہ اسکی سفارش کرے اور جب مذکرہ تحریک ذریعہ مسودہ قانون کسی ریاست یا ریاست ہائے مصرحہ ضمیمہ اول باب الف یا ب کے حدود یا کوئی ایسی ریاست یا ریاستوں کے نام یا ناموں کو متاثر کرتی ہو تو تا وقتیکہ اوس ریاست کے ایوان مقننہ سے یا بصورت اسکے کہ ریاستیں ہونیکی صورت میں ہر ریاست متعلقہ سے اوس مسودہ قانون کی تحریک پیش کرنے یا اوس قانون کے احکام سے متعلق آرا حاصل کرنے کا صدر جمہوریہ اطمینان نہ کرلے۔

قوانین جو تابع دفعات ۲ اور ۳ وضع کئے جائیں جنمیں پہلے اور چوتھے ضمیموں اور ضافی ناگہانی اور نتیجہ خیز امور کی ترمیم کے احکام پر موثر ہوں

دفعہ ۴ (۱) کوئی قانون محولہ دفعات ۲ و ۳ ایسے احکام پر مشتمل ہوگا جو ضمیمہ اول اور ضمیمہ چہارم کی ترمیم پر موثر ہو اور جو احکام متعلقہ قانون کے نفاذ کے لئے ضروری ہوں نیز ایسے اضافی ناگہانی اور نتیجہ خیز احکام پر بھی (بشمول ایسے احکام کے جو پارلیمان میں اور ریاست یا ریاستوں کے ایوان یا ایوان ہائے قانون کی نمائندگی کو ایسے قانون سے متاثر کرتا ہو) شامل ہوگا جسکو پارلیمان ضروری سمجھے

(۲) کسی ایسے قانون کی نسبت جو صراحت بالا سے متعلق ہو یہ نہ سمجھا جائے گا کہ وہ باغراض دفعہ (۳۶۸) دستور ہذا کی ترمیم پر موثر ہے۔

باب دوم

شہریت

دستور ہذا کے آغاز کے وقت شہریت

دفعہ ۵۔ دستور ہذا کے نفاذ کے وقت ہر شخص جو ہندوستان کے کسی علاقہ میں سکونت رکھتا ہو۔ اور

(الف) جو ہندوستان کے علاقہ میں پیدا ہوا یا
(ب) اوسکے والدین میں سے کوئی ایک ہندوستان کے علاقہ میں پیدا ہو یا
(ج) جو دستور ہذا کے نفاذ سے فوری پہلے اوسکی معمولی سکونت ہندوستان کے علاقہ میں پانچسال سے کم مدت تک نہ رہی ہو۔
ہندوستان کا شہری قرار دیا جائے گا۔

بعض اشخاص کے حقوق شہریت جو پاکستان ترک کرکے ہندوستان آئے ہوں

دفعہ ٦۔ تابع احکام مندرجہ دفعہ ۵ ہر وہ شخص جو ہندوستان کے اوس علاقہ سے جو اسوقت پاکستان میں شامل ہے ترک وطن کرے۔ دستور ہذا کے نفاذ کے وقت ہندوستان کا شہری قرار دیا جائے گا اگر۔
(الف) وہ یا اوسکے والدین یا اوسکے دادا دادی یا نانا نانی میں سے کوئی ایک ہندوستان میں جسکی تعریف قانون حکومت ہند بابتہ ۱۹۳۵ء میں (تدوین ابتدائی کے وقت) کیگئی ہو پیدا ہوا اور
(ب) (۱) بجز اسکے کہ جب وہ شخص ۱۹ جولائی ۱۹۴۸ء سے پہلے ترک وطن کیا ہو اور ترک وطن کی تاریخ کے بعد سے وہ ہندوستان کے علاقہ میں معمولاً سکونت پذیر ہو یا
(۲) بجز اسکے کہ جب وہ شخص ۱۹۔ جولائی ۱۹۴۸ء یا اوسکے بعد ترک وطن کیا ہو اور مملکت ہند کی حکومت کے کسی مقررہ عہدہ دار نے ہندوستان کے شہری کی حیثیت سے اوسکو درج رجسٹر کیا ہو۔ بشرطیکہ اوسکی درخواست دستور ہذا کے نفاذ سے قبل اوس عہدہ دار کے پاس ایسے نمونہ اور طریق کے مطابق پیش ہوئی ہو جسے حکومت نے قائم کیا ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ کوئی شخص درج رجسٹر نہیں کیا جائے گا۔ جب تک کہ وہ شخص۔ اپنی درخواست کی تاریخ سے فوری قبل کم از کم چھ مہینہ تک ہندوستان کے علاقہ میں سکونت پذیر نہ رہا ہو

بعض تارکان وطن برائے پاکستان کے حقوق شہریت

دفعہ ٧۔ احکام مندرجہ دفعات ۵ و ٦ کے کسی حکم کے باوجود وہ شخص جو یکم مارچ ۱۹۴۷ء کے بعد ہندوستان کے علاقہ سے ترک وطن کرکے ایسے علاقہ میں سکونت پذیر ہو۔ جو اب پاکستان میں شامل ہے ہندوستان کا شہری متصور نہ ہوگا۔ مگر۔

شرط یہہ ہے کہ دفعہ ہذا کا کوئی حکم ایسے شخص سے متعلق نہ ہوگا جو پاکستان کے لئے ترک وطن کرکے علاقہ ہندوستان میں واپس ہوکر اپنی کر سکونت کے لئے اجازت نامہ حاصل کیا ہو یا تحت کسی قانون یا اوسکے اقتدار کا مستقل اجازت نامہ حاصل کیا گیا ہو ہر ایسے شخص کی نسبت باغراض احکام مندرجہ دفعہ ۶ ضمن (ب) یہ متصور ہوگا کہ وہ ۱۹-جولائی ۱۹۴۸ء کے بعد ہندوستان کے لئے ترک وطن کیا ہے۔

ہندوستانی النسل بعض اشخاص کے حقوق شہریت جو بیرون ہند سکونت پذیر ہوں

دفعہ ۸۔ احکام مندرجہ دفعہ ۵ کے کسی حکم کے باوجود کوئی شخص جسکے والدین یا اون میں سے کوئی ایک یا جسکے دادا دادی یا نانا نانی میں سے کوئی ایک ہندوستان میں جسکی تعریف قانون حکومت ہند ۱۹۳۵ء میں دوقت تدوین ابتدائی کیگئی ہے پیدا ہوا اور جو بالعموم ہندوستان سے باہر کسی ملک میں سکونت پذیر ہو۔ اوس ملک کے کسی سفارتی نمائندہ یا سفیر کیجا نب سے ہندوستان کے شہری کی حیثیت سے درج رجسٹر ہونے پر ہند کا شہری سمجھا جائے گا۔ جب کہ وہ شخص۔ سفارتی نمائندہ یا سفیر کے پاس درخواست پیش کرتے وقت اوس متعلقہ ملک میں سکونت پذیر ہو خواہ ایسی سکونت دستور ہذا کے نفاذ سے قبل ہو یا بعد اور وہ درخواست اوس نمونہ پر اور اوس طریقہ پر پیش ہوئی ہو جو مملکت ہند یا حکومت ہند اسبارہ میں مقرر کرے

اشخاص جو برضامندی خارجی ریاست کی شہریت حاصل کریں شہری نہیں قرار دئے جائینگے

دفعہ ۹۔ کوئی شخص بہ تعلق احکام مندرجہ دفعہ ۵۔ ہندوستان کا شہری متصور نہو گا نہ بہ تعلق احکام مندرجہ دفعہ ۶ یا ۸ ہندوستان کا شہری سمجھا جا سکے گا اگر اوس نے کسی خارجی ریاست کی شہریت باختیار خود حاصل کی ہو۔

حقوق شہریت کی برقراری

دفعہ ۱۰۔ ہر شخص جو ہندوستان کا شہری ہو یا ایسا شہری سمجھا جاتا ہو۔ تحت احکام مندرجہ باب ہذا تابع کسی ایسے قانون وضع کردہ پارلیمان اپنی شہریت کو قائم رکھ سکے گا۔

پارلیمان کا ذریعہ قانون شہریت کے حق کو منضبط کرنا

دفعہ ۱۱۔ احکام مندرجہ باب ہذا کا کوئی حکم پارلیمان کے اوس اقتدار کو منا فئ نہ کر سکے گا جو شہریت کے حصول اور اختتام اور

جملہ دوسرے متعلقہ ابواب شہریت سے متعلق کوئی قانون وضع کرے۔

باب سوم

بنیادی حقوق عامہ

تعریفات

دفعہ ۱۲۔ باب ہذا میں بجز اسکے کہ کوئی مضمون یا سیاق عبارت اسکے علاوہ ہو ریاست میں ہندوستان کی حکومت اور اوسکی پارلیمان نیز ریاستوں میں سے ہر ریاست اور اوسکی مقننہ اور تمام مقامی یا دیگر ارباب اقتدار جو علاقہ ہندوستان یا ہندوستانی حکومت کے زیر اثر ہوں داخل متصور ہوگا۔

قوانین جو بنیادی حقوق کے متضاد یا معائر ہوں

دفعہ ۱۳۔ (۱) تمام قوانین جو دستور ہذا کے نفاذ سے فوری قبل ہندوستان کے علاقہ میں نافذ ہوں وہ جس حد تک احکام مندرجہ باب ہذا کے معائر ہوں تا بہ حد معائرت منسوخ متصور ہونگے۔

(۲) کوئی ریاست ایسا قانون مدون نکرے گی جس سے باب ہذا کے معطیہ حقوق سلب قطعاً یا متاثر ہوتے ہوں اور کوئی قانون جو ضمن ہذا کے معائر مدون ہو۔ تا بہ حد معائرت منسوخ متصور ہوگا۔

(۳) دفعہ ہذا میں بجز اسکے کہ مضمون یا سیاق عبارت اسکے خلاف ہو۔

(الف) قانون میں کوئی آرڈیننس۔ حکم۔ ذیلی قانون۔ قاعدہ دستور العمل۔ اعلان۔ رسم یا رواج داخل ہے جو ہند کے علاقہ میں قانون کا اثر رکھتا ہو۔

(ب) قوانین نافذہ میں وہ قوانین داخل ہیں جو کسی مقننہ یا دیگر اقتدار مجاز نے دستور ہذا کے نفاذ سے قبل ہندوستان کے کسی علاقہ میں منظور یا وضع کیا ہو اور جو نافذ ہو عام اس سے کہ ایسا قانون یا اوسکا کوئی جزو اوسوقت بالکلیہ یا مختص علاقوں میں نافذ ہو

مساوات کا حق

مساوات بنظر قانون

دفعہ ۱۴۔ ریاست کسی شخص کو قانون کی نظر میں حقوق مساوات یا ہندوستان کے کسی علاقہ میں قوانین کے مساوی تحفظ کے حق سے انکار نہیں کریگی۔

امتناع امتیاز بوجوہ مذہب نسل۔ فرقہ جنس یا مقام پیدائش

دفعہ ۱۵۔ (۱) ریاست کسی شہری کے مقابلہ میں صرف مذہب نسل۔ فرقہ۔ جنس۔ مقام پیدائش یا اون میں سے کسی ایک وجہ کی بناء پر امتیاز نہیں کرے گی۔

(۲) کوئی شہری صرف مذہب۔ نسل۔ فرقہ۔ جنس۔ مقام پیدائش یا اون میں سے کسی ایک کی بناء پر کوئی ناقابلیت۔ وجوب۔ بندش یا شرط کا بہ تعلق ذیل پابند نہوگا۔

(الف) دوکانات۔ عوامی رسٹورنٹ۔ ہوٹلیں اور عوامی تفریح گاہوں تک رسائی

(ب) باولیاں۔ تالاب۔ مقامات حمام۔ شوارع اور عوامی پناہ گاہ کے مقامات کا استعمال جو کلاً یا جزءً سرکاری آمدنی سے قائم یا عوام الناس کے استعمال کے لیے وقف کیئے گئے ہوں۔

(۳) دفعہ ہذا کا کوئی حکم ریاست کے ساکنین عورتوں اور بچوں کیلئے کوئی خاص قانون مرتب کرنیکے حق سے محروم نکر سکے گا۔

عمومی خدمات کے معاملات میں مساوی مواقع

دفعہ ۱۶۔ (۱) تمام شہریوں کو ریاست کے کسی منصب پر تقرر یا ماموری کے معاملات میں مساوی مواقع حاصل ہونگے۔

(۲) کسی شہری کو ریاست کے کسی عہدہ یا تقرر کے معاملہ میں صرف مذہب۔ نسل۔ فرقہ جنس۔ خاندان۔ مقام پیدائش۔ سکونت۔ یا اون میں سے کسی ایک وجہ کی بناء پر نہ تو نااہل قرار دیا جائے گا۔ یا نہ اون میں کوئی امتیاز کیا جائے گا۔

(۳) دفعہ ہذا کا کوئی حکم پارلیمان کو کسی ایسے قانون کے وضع کرنیکا مانع نہوگا۔ جس میں کسی ریاست مصرحہ ضمیمہ اول یا اوسکے علاقہ میں کسی عہدہ پر تقرر یا ماموری کیلئے کسی طبقہ یا طبقات کے حق میں کوئی ایسے لزوم عائد کرے جو ایسے تقرر یا ماموری سے قبل اوس ریاست میں سکونت گزیں ہونا ضروری ہو۔

(۴) دفعہ ہذا کا کوئی حکم ریاست کو کسی ایسے قانون کے مدون کرنیکا مانع نہ ہوگا جو شہریوں

کہ کسی پسماندہ طبقہ کے حق میں تقررات یا خدمات مختص کئے جانے کی نسبت ہو جب اوس ریاست کی رائے میں ریاست کے ملازمتوں کی کافی نمایندگی نہ ہوتی ہو۔

(۵) دفعہ ہذا کا کوئی حکم کسی ایسے قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا جس میں حکم ہو کہ کسی ایسے عہدہ کا مامور شخص جو کسی مذہبی یا از قبیل اوارہ کے معاملات سے تعلق رکھتا ہو یا اوس جماعت انتظامی کا کوئی رکن ایسا شخص ہے جو خاص مذہب کا حامل یا ایک خاص ادارہ سے تعلق رکھتا ہو۔

چھوت چھات کا ازالہ

دفعہ ۱۷۔ چھوت چھات کا ازالہ کیا جاتا ہے اور اوس پر کسی شکل میں عمل پیرائی ممنوع ہے چھوت چھات سے پیدا ہونے والی کسی نا قابلیت کا نفاذ جرم ہوگا جو تحت قانون قابل سزا ہے

خطابات کی موقوفی

دفعہ ۱۸۔ (۱) کوئی خطاب جو فوجی یا علمی امتیاز کا نہ ہو ریاست کیجانب سے عطا نہیں کیا جائے گا۔

(۲) ہندوستان کا کوئی شہری کسی خارجی ریاست کا کوئی خطاب قبول نہیں کریگا

(۳) کوئی شخص جو ہندوستان کا شہری نہ ہو جب وہ ریاست میں کسی امانتی یا نفع بخش منصب پر فائز ہو تو صدر جمہوریہ کی مرضی کے بغیر کسی خارجی ریاست کا کوئی خطاب قبول نہیں کرے گا۔

(۴) کوئی شخص جو ریاست میں کسی امانتی یا نفع بخش منصب پر فائز ہو کسی خارجی ریاست سے یا اوسکے تحت کسی قسم کا کوئی عطیہ، رقم یا عہدہ صدر جمہوریہ کی اجازت بغیر قبول نہیں کرے گا۔

آزادی کا حق

بعض حقوق متعلقہ آزادی تقریر وغیرہ کا تحفظ

دفعہ ۱۹۔ (۱) سب شہریوں کو حق ہوگا کہ آزادی سے

(الف) تقریر اور اظہار خیال کریں

(ب) امن سے اور بلا اسلحہ مجتمع ہوں۔

(ج) جماعتوں یا گروہ (یونین) کی تشکیل کریں۔
(د) ہندوستان کے پورے علاقہ میں آزادی سے نقل وحرکت
(ھ) ہندوستان کے علاقہ کے کسی حصہ میں سکونت اور قیام
(و) جائداد کا حصول۔ قبضہ اور تصرف
(ز) کسی پیشہ کے انجام دینے یا کوئی دھندا۔ تجارت یا کاروبار چلانے
(۲) ضمن (۱) ذیلی فقرہ (الف) کا کوئی حکم کسی نافذالوقت قانون کو جس حد تک متعلق ہو متاثر نہیں کرے گا۔ یا ریاست کو کسی ایسے قانون کے مدون کرنے سے محروم نہیں کرے گا۔ جسکا تعلق تحریری یا زبانی ہتک۔ ازالہ حیثیت عرفی۔ تحقیر عدالت یا کسی ایسے معاملہ سے ہو جو شائستگی یا اخلاق کو متاثر کرے یا جو ریاست کے تحفظ کی بیخ کنی یا حکومت کے تختہ کو اُلٹ دینے کیطرف منتج ہو۔
(۳) ضمن مذکور کے ذیلی فقرہ (ب) کا کوئی حکم کسی ایسے نافذالوقت قانون کو جس حد تک متعلق ہوسکتا ہو متاثر نہ کرے گا یا ریاست کو امن عامہ کے مفاد میں کسی قانون کے مدون کرنیکے حق سے محروم کرے گا جو مذکور ذیلی فقرہ کے معطیہ حق کے استعمال پر مناسب قیود عائد کرنے کا موجب ہو۔
(۴) ضمن مذکور کے ذیلی فقرہ (ج) کا کوئی حکم کسی نافذالوقت قانون کو جہاں تک متعلق ہوسکتا ہو متاثر نہ کریگا یا ریاست کو کسی ایسے قانون کے مدون کرنیکے حق سے محروم کرے گا جو مذکور ذیلی فقرہ کے معطیہ حق کے استعمال پر واجبی قیود۔ امن عامہ یا اخلاق کے مفاد میں عائد کرنے کا موجب ہو۔
(۵) ضمن مذکور کے ذیلی فقرات (د۔ ھ۔ اور و) کا کوئی حکم کسی نافذالوقت قانون کو جہاں تک متعلق ہوسکتا ہو متاثر نہ کریگا یا ریاست کو کسی ایسے قانون کے مدون کرنیکے حق سے محروم کرے گا جسمیں ذیلی فقرات مذکور کے کسی معطیہ حقوق کے استعمال پر واجبی قیود۔ عوام الناس کے مفاد یا کسی درج فہرست اقوام کے مفاد کے تحفظ کیلئے عائد کرنے کا موجب ہو۔

(٦) ضمن مذکور کے ذیلی فقرہ (س) کا کوئی حکم کسی نافذالوقت قانون کو جہاں تک متعلق ہو سکتا ہو متاثر نہ کرے گا یا ریاست کو کوئی ایسا قانون مدون کرنیکے حق سے محروم کرے گا جسمیں مذکور ذیلی فقرہ کے معطیہ حق کے استعمال پر واجبی قیود۔ عوام الناس کے مفاد کے لئے عائد کرنے کا موجب ہوا اور خصوصًا مذکور ذیلی فقرہ کا کوئی حکم کسی ایسے نافذالوقت قانون کو جس حد تک وہ متعلق کرے اثر انداز ہوگا اور نہ کسی اقتدار کو مجاز گردانتے کے تعین پر اثر انداز ہوگا یا ریاست کو کوئی ایسا قانون مدون کرنیکے حق سے محروم کرے گا جسکے ذریعہ کسی اقتدار کا تعین کیا جاتا ہو یا اوس اقتدار کو بایں عرض مجاز گردانتا ہو کہ کوئی وہیندا تجارت یا کاروبار کے انجام دینے یا کسی پیشہ کو جاری رکھنے کیلئے کس قسم کے معمولی پیشہ وارانہ یا فنی قابلیتیں ضروری ہوں۔

ارتکاب جرائم کے تعلق سے تحفظ

دفعہ ۲۰۔ (۱) کوئی شخص کسی جرم میں سزا نہیں پائے گا بجز اسکے کہ ارتکاب فعل کے وقت قانون نافذہ کی ایسی خلاف ورزی ہوئی ہو جسکے ذریعہ وہ فعل جرم قرار دیا گیا ہو اور نہ اوسکو اوس تعزیر سے زیادہ سزا دیجائے گی جو ارتکاب جرم کے وقت قانون نافذہ کی رو سے دیجاسکتی ہو۔

(۲) کوئی شخص ایک ہی جرم کی بابتہ ایک سے زیادہ مرتبہ چالان کیا جائے گا۔ اور نہ مستوجب سزا ہوگا۔

(۳) کوئی شخص جسپر کسی جرم کا الزام عائد ہوا اپنے ہی خلاف گواہ بننے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

جان اور ذاتی آزادی کا تحفظ

دفعہ ۲۱۔ کوئی شخص اپنی جان یا ذاتی آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا بجز اوس ضابطہ کے جسکے مطابق قانون نے اوسکا تعین کیا ہو

بعض صورتوں میں گرفتاری اور نظربندی کا تحفظ

دفعہ ۲۲۔ (۱) کوئی شخص جو گرفتار کیا جائے حراست میں نہیں رکھا جائے بجز اسکے کہ اوسکو ایسی گرفتاری کے وجوہ سے جہاں تک جلد ممکن ہو آگاہ کیا جائے نہ ایسے شخص کے مشورت اور نہ اپنی ہی پسند کے مشیر قانونی کے ذریعہ مدافعت کے حق سے انکار کیا جائے گا۔

(۲) ہر شخص جو گرفتار کیا جائے اور حراست میں رکھا جائے ایسی گرفتاری سے چوبیس گھنٹوں کے اندر اوسوقت کو خارج کر کے جو مقام گرفتاری سے عدالت فوجداری تک طے مسافت کی بابتہ صرف ہوا ہو قریب ترین ناظم فوجداری کے پاس پیش کیا جائیگا نیز کوئی شخص حراست میں مذکور مدت سے زیادہ عرصہ تک بجز ناظم فوجداری کے حکم کے محبوس نہیں کیا جائے گا۔

(۳) ضمن ہائے (۱) اور (۲) متعلق نہونگے

(الف) کسی ایسے شخص سے جو اوسوقت ایک پردیسی دشمن ہو یا۔

(ب) کسی ایسے شخص پر جسکی گرفتاری یا حراست تحت کسی ایسے قانون کے عمل میں آئی ہو جسکے ذریعہ انسداد نظربندی کے احکام وضع ہوئے ہوں۔

(۴) کوئی قانون جسکے ذریعہ انسداد نظربندی کے احکام وضع ہوئے ہوں کسی شخص کی نظربندی تین مہینہ سے زیادہ مدت تک قائم رکھنے کا کسی کو مجاز نہ قرار دیگا تا وقتیکہ

(الف) ایک مشاورتی بورڈ قائم نہ ہو جو ایسے اشخاص پر مشتمل ہو جسمیں ایک ہائیکورٹ کا جج ہو یا جج رہا ہو یا جج بننے کا اہل ہو اور ایسا بورڈ تین مہینہ کی مذکور مدت گزرنے سے پہلے یہ رپورٹ پیش کرے گا کہ اوسکی رائے میں ایسی نظربندی کے کافی وجوہ ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ذیلی فقرہ ہذا کا کوئی حکم کسی شخص کی نظربندی کو اوس انتہائی میعاد سے زیادہ عرصہ تک قائم رکھنے کا مجاز نہ ہوسکے گا جو پارلیمان ذریعہ کسی قانون تحت ضمن (۷) ذیلی فقرہ (ب) مقرر کرے۔

(ب) ایسا شخص نہ ہو جسکی حراست کسی ایسے قانون کے احکام کے مطابق ہو جسے پارلیمان نے تحت ضمن (۷) ذیلی فقرات (الف) اور (ب) وضع کیا ہو۔

(۵) جب کسی شخص کو کسی ایسے حکم کی متابعت میں نظربند رکھا جائے جو کسی خاص قانون کے تابع ہو جسکے ذریعہ انسداد نظربندی کے احکام وضع ہوئے ہوں تو وہ عہدہ دار جو ایسا حکم جاری کرے بعجلت ممکنہ اوس شخص کو اون وجوہ سے آگاہ کرے گا جنکی بنا پر وہ حکم جاری ہوا ہے اور اوسے اوس حکم کے خلاف ذریعہ نمائندہ جواب دہی کا جلد

سے جلد موقعہ عطا کیا جائے گا۔

(۶) ذیلی فقرہ (۵) کا کوئی حکم اوس عہدہ دار کو جو کوئی حکم نظربندی محولہ صدر جاری کرے اس امر کا پابند نکریگا کہ اون واقعات کو بتلائے جنکا ظاہر کرنا وہ عہدہ دار مفاد عامہ کے خلاف سمجھتا ہو۔

(۷) پارلیمان ذریعہ قانون امور ذیل کے نسبت حدود قائم کر سکے گی۔

(الف) ان حالات اور مقدمات کی نوعیت اور اونکے مدارج جنکے ذریعہ کسی ایک شخص کو تحت قانون تین مہینہ سے زیادہ عرصہ تک نظربند رکھا جا سکتا ہو جسمیں انسداد نظر بندی کے احکام وضع ہوئے ہوں اور ضمن (۴) ذیلی فقرہ (۱) کے احکام کے تحت ایک مشاورتی بورڈ کی رائے حاصل کرنیکا جو لزوم قائم ہے اسے باقی نہ رکھا گیا ہو۔

(ب) وہ انتہائی میعاد جسمیں کوئی شخص مقدمات کی کوئی نوعیت یا اونکے مدارج کے تحت کسی ایسے قانون کے ذریعہ نظربند رکھا گیا ہو جو انسداد نظربندی کے احکام پر موثر ہیں اور

(ج) وہ طریقہ کار جو کسی دریافت متعلق بہ ضمن (۴) ذیلی فقرہ (الف) کی غرض کیلئے ایک مشاورتی بورڈ کو عمل پیرا رہنا ہے۔

غصب کے خلاف حقوق

دفعہ ۲۳۔ (۱) بنی نوع انسانی کی بیع وشراء اور بیگاری نیز کہ جبریہ مزدوری کے دیگر مماثل اشکال ممنوع ہیں اور اوس حکم کی خلاف ورزی جرم ہوگی جو مطابق قانون مستوجب سزا ہے۔

بنی نوع انسانی کی بیع وشراء اور جبریہ مزدوری کا امتناع

(۲) دفعہ ہذا کا کوئی حکم کسی ریاست کو اس امر سے محروم نکرے گا کہ اغراض عامہ کے لئے جبری خدمات قائم کئے جائیں اور نیز ایسے خدمات قائم کرنے میں ریاست کوئی ایسا امتیاز نہیں برتے گی جو مجرد مذہب۔ نسل۔ فرقہ یا جماعت یا اون میں سے کسی ایک وجہ پر مبنی ہو۔

دفعہ ۲۴۔ چودہ سال سے کم عمر کا کوئی بچہ کسی کارخانہ یا معدن

کارخانجات وغیرہ میں بچوں کی

ماموری کا امتناع	یا کسی اور خطرناک کام پر متقرر نہیں کیا جا سکے گا۔

مذہب کی آزادی کا حق

ضمیر کی آزادی اور مذہب کی تبلیغ پابندی اور ایقان کی آزادی	**دفعہ ۲۵** - (۱) امن عامہ۔ اخلاق۔ اور صحت وعافیت کے تابع نیز باب ہذا کے دیگر احکام کے تحت تمام اشخاص مساوی طور پر

ضمیر کی آزادی کے حقدار ہیں نیز اونہیں آزادی کے ساتھ مذہب کی تبلیغ۔ اوسکی پابندی اور اوسپر یقین رکھنے کا حق حاصل ہے۔

(۲) دفعہ ہذا کا کوئی حکم کسی نافذالوقت قانون کے نفاذ کو متاثر یا ریاست کو کوئی قانون مدون کرنیکے حق سے محروم نکرے گا۔

(الف) کسی معاشی۔ مالی۔ سیاسی یا دیگر غیر مذہبی ایسی سرگرمی کی بندش یا تنظیم پر جسکا تعلق مذہب کی پابندی کے سلسلہ میں ہو۔

(ب) سماجی بہبود اور اصلاح کیلئے یا ہندوؤں کے تمام طبقات اور گروہ کے عوامی نوعیت کے ہندو مذہبی ادارہ کو سبھوں کے لئے کھلا چھوڑ دینے سے متعلق احکام

توضیح نمبر ۱۔ سکھ مذہب کی پابندی کے سلسلہ میں کرپان کا پہننا اور لیجانا شامل مذہب سمجھا جائے گا۔

توضیح نمبر ۲۔ ضمن (۲) کے ذیلی فقرہ (ب) میں جہاں ہندوؤں کا ذکر آیا ہے اون سے ایسے اشخاص بھی مراد ہیں جو سکھ جین اور بدھ مذہب کے پیرو ہوں اور ہندو مذہبی ادارہ جات سے بھی مذکورہ مذاہب مراد ہیں۔

مذہبی معاملات کی انجام دہی کی آزادی	**دفعہ ۲۶** - امن عامہ۔ اخلاق اور صحت وعافیت کے تابع ہر مذہبی تعلق رکھنے والے یا اوسکے کسی گروہ کو حق ہوگا کہ

(الف) مذہبی اور خیراتی اغراض کے لئے ادارہ جات قائم اور برقرار رکھے

(ب) مذہبی امور میں اوسکے ذاتی معاملات کا انتظام کرے

(ج) جائداد منقولہ اور غیر منقولہ پر تصرف رکھے اور حاصل کرے۔

(د) ایسی جائداد کا مطابق قانون نظم اور ضبط قائم کرے۔

کسی خاص مذہب کی ترقی کیلئے ادائی محصولات کی آزادی

دفعہ ۲۷۔ کوئی شخص مجبور نہیں کیا جائیگا کہ کسی خاص مذہب یا اوسکے مذہبی ادارہ کی ترقی یا برقراری کیلئے کوئی ایسے محصولات ادا کرے جنکی آمدنی خصوصی طور پر ان مصارف کی ادائی میں محسوب ہوتی ہو۔

بعض تعلیمی اداره جات میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت میں شرکت کی آزادی

دفعہ ۲۸۔ (۱) کوئی مذہبی ادارہ کسی تعلیمی ادارہ کے حدود میں قائم نہیں کیا جائیگا جسکا قیام بالکلیہ سرکاری مصارف سے ہو

(۲) ضمن (۱) کا حکم کسی ایسے تعلیمی ادارہ سے متعلق نہ ہوگا جسکا نظم ونسق سرکاری جانب سے ہو لیکن کسی عطیہ یا امانت سے قائم کیا گیا ہو جسکا مقصد یہ ہو کہ مذہبی تعلیم ایسے ادارہ میں دیجائے۔

(۳) کوئی شخص جو کوئی ایسے سرکاری ادارہ میں شریک ہو جو ریاست کا مسلمہ ہو یا سرکاری امداد حاصل کرتا ہو کسی مذہبی تعلیم میں شریک ہونے پر پابند نہیں کیا جائیگا جو ایسے ادارہ میں دیجائے۔ یا کسی مذہبی عبادت میں شریک نہ ہوگا جو اوس ادارہ یا اوسکے ملحقہ حدود میں انجام پائے تاوقتیکہ وہ شخص یا اگر وہ شخص نابالغ ہو تو اوسکا ولی اپنی رضامندی نہ دے۔

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ

دفعہ ۲۹۔ (۱) شہریوں کا کوئی طبقہ جو ہندوستان کے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ میں سکونت گزین ہو جسکی زبان رسم الخط یا ثقافت مستقل بالذات جداگانہ ہو اوسے یہ حق ہوگا کہ ان چیزوں کو مربوط رکھے۔

(۲) کسی شہری سے اسبات کا انکار نہ ہوگا کہ محض مذہب نسل فرقہ زبان یا اونمیں سے کسی ایک کی بناء پر وہ کوئی ایسے تعلیمی ادارہ میں شریک ہو جسے ریاست نے قائم رکھا ہو یا سرکار سے امداد حاصل کرتا ہو۔

اقلیتوں کے حقوق تعلیمی اداره جات کو قائم کرنے اور نظم ونسق کی نسبت

دفعہ ۳۰۔ (۱) تمام اقلیتوں کو خواہ مذہب کی بنیاد پر ہوں یا زبان کی بنیاد پر۔ یہ حق ہوگا کہ اپنی پسند کی تعلیمی ادارہ جات

قائم رکھے اور انتظام کرے۔

(۲) ریاست تعلیمی ادارہ جات کو امداد بہم پہونچانے میں کسی تعلیمی ادارہ کے مقابلہ میں صرف اس وجہ سے امتیاز نہیں کرے گی کہ وہ کسی ایسی اقلیت کے زیر انتظام ہے جو مذہب یا زبان کی بنیاد پر قائم ہے۔

جائداد کا حق

جائداد کا جبریہ حصول

دفعہ ۳۱ (۱) کوئی شخص بجز احکام مندرجہ قانون اپنی جائداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

(۲) کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ بشمول اوسکے کسی حق کے یا کسی مملوکہ کمپنی میں کوئی تجارتی یا صنعتی کاروبار۔ مفاد عامہ کی اغراض کے لئے نہ لیا جائے گا یا اوسپر قبضہ نہیں کیا جائیگا بجز اسکے کہ کسی قانون کے احکام کے ذریعہ ایسے حصول یا قبضہ کا مجاز کیا گیا ہو نیز تاوقتیکہ اوس قانون میں حصول یا قبضہ جائداد کی صورت میں معاوضہ کے احکام موجود نہوں جن میں یا تو معاوضہ کی مقدار معین ہوگی یا وہ اصول بتلائے جائینگے جن پر اور جس طریقہ سے وہ معاوضہ شخص اور دیا جا سکتا ہو۔

(۳) کوئی ایسا قانون محولہ ضمن (۲) جو ریاست کی مقننہ کے ذریعہ مدون کیا گیا ہو نافذ نہ ہوگا تاوقتیکہ اوس قانون کو صدر جمہوریہ ہند کے پاس بغرض غور پیش کرکے اوسکی منظوری حاصل نہ کی جائے۔

(۴) اگر کوئی مسودہ قانون۔ ریاست کی مقننہ میں دستور ہذا کے مفاد کے وقت زیر تصفیہ ہو اور وہ مسودہ اوس مقننہ سے منظور ہو نیکے بعد صدر جمہوریہ کے غور کیلئے مختص اور صدر جمہوریہ کی منظوری لیگئی ہو تو باوجود اسکے کہ دستور ہذا میں کوئی اور حکم ہو وہ قانون جسکی منظوری اسطرح لیگئی ہو کسی عدالت میں معرض بحث میں بایں وجہ نہیں آئے گا کہ اوس سے ضمن (۲) کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

(۵) ضمن (۲) کا کوئی حکم متاثر نہیں کرے گا۔

(الف) کسی نافذ الوقت قانون کے احکام کو اوس قانون کے سوا جس کا ذکر ضمن (٦) میں ہوا ہے۔ یا۔

(ب) کسی قانون کے احکام کو جو ریاست بعد ازآں مدون کرے۔

(۱) کسی محصول یا تاوان عائد یا قائم کرنے سے متعلق

(۲) صحت عامہ کی ترقی یا جان یا مال کے خطرہ کے انسداد کیلئے

(۳) کسی ایسے معاہدہ کی متابعت میں یا اور طور پر جو مملکت ہند کی حکومت یا حکومت ہند اور کسی دوسرے ملک کی حکومت کے درمیان بہ تعلق اوس جائداد کے طے پائے جسے قانون کے ذریعہ تخلیہ کنندگان کی جائداد قرار دیا گیا ہو۔

(٦) ریاست کا کوئی قانون جسے مدون ہو کر نفاذ دستور ہذا سے اٹھارہ مہینوں سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے نفاذ دستور ہذا سے تین مہینہ کے اندر صدر جمہوریہ کے پاس بغرض توثیق پیش کیا جائے گا اور صدر جمہوریہ ذریعہ جریدہ مشتہرہ سرکار ایسی توثیق کر دینے کے باوجود قانون مذکور کسی عدالت میں محض بایں وجہ معرض بحث میں نہیں لایا جائے گا۔ کہ اوس سے ضمن (۲) یا دفعہ ۲۹۹ ضمن (۲) قانون حکومت ہند بابتہ ۱۹۳۵ء کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

آئینی چارہ کار کا حق

دفعہ ۳۲ - (۱) سوپریم کورٹ (اعلیٰ ترین عدالت ہند) میں مناسب کارروائیوں کے ذریعہ اون حقوق کو جو ذریعہ باب ہذا عطا ہوئے ہیں نافذ کرانے کیلئے رجوع ہونیکے حق کی ضمانت دیجاتی ہے۔

باب ہذا کے معطیہ حقوق کے نفاذ کیلئے چارہ کار۔

(۲) سوپریم کورٹ کو اختیار ہوگا کہ ہدایات۔ احکام یا حکمنامہ جات بشمول حکمنامہ جات شاہی حبس بیجا (HABEAS CORPUS) تاکیدی (MANDAMUS) امتناعی (PROHIBITION) سلبی (QUO-WARDEONTO) اور معدلتی (CERTIORARI) جو بھی مناسب ہو۔ باب ہذا کے حقوق عطا شدہ میں سے کسی ایک کے نفاذ کیلئے اجرا کریں۔

(۳) سوپریم کورٹ کے حاصلہ اقتدار محکوسہ ضمن ہائے (۱ و ۲) کو متاثر کئے بغیر پارلیمان ذریعہ قانون کسی اور عدالت کو اپنے اختیار سماعت کے حدود مقامی میں کل یا بعض اقتدار کو جو تحت ضمن (۲) سوپریم کورٹ کو حاصل ہیں استعمال کا مجاز کر سکے گی۔

(۴) دفعہ ہذا میں جس حق کے نفاذ کی ضمانت دیگئی ہے وہ ملتوی نہیں کیا جا سکیگا بجز اسکے کہ اور طور پر دستور ہذا میں کوئی دوسرا حکم موجود ہو۔

پارلیمان کا اقتدار حقوق حاصلہ بذریعہ باب ہذا کی ترمیم کیلئے جبکہ اونکا اطلاق افواج پر ہو۔

دفعہ ۳۳۔ پارلیمان ذریعہ قانون اس امر کا تعین کر سکے گی کہ باب ہذا کے معطیہ حقوق کے منجملہ کسی ایک حق سے متعلق کس حد تک اونکا اطلاق مسلح افواج کے آراکین یا اون افواج پر ہوگا جو امن عامہ کی برقراری کیلئے مامور ہوں نیز وہ کس حد تک محدود یا منسوخ کیا جائیگا جسکی بدولت اون افواج میں نظم و ضبط کے قیام اور اپنے فرائض کے مناسب انجام دہی کی طمانیت حاصل ہو سکے۔

باب ہذا کے حقوق حاصلہ پر بندش جبکہ فوجی قانون کسی رقبہ سے متعلق ہو

دفعہ ۳۴۔ باب ہذا کے متذکرہ بالا کسی حکم کے باوجود پارلیمان ذریعہ قانون کسی شخص کو جو یونین کی حکومت یا کسی ریاست میں یا کسی اور شخص کے پاس مامور ہو ہندوستان کے علاقہ میں کسی رقبہ میں امن کے قیام یا برقراری کے تعلق سے کوئی فعل کئے جانے کی صورت میں معاوضہ عطا کر سکے گی۔ جبکہ فوجی قانون (مارشل لا) نافذ ہو یا کسی فیصلہ مصدرہ کو جائز۔ سزا عائد۔ ضبطی جاری یا دیگر افعال۔ فوجی قانون کے تحت اوس رقبہ میں سرزد ہوں۔

باب ہذا کے احکام کے نفاذ کیلئے قانون کا وضع کیا جانا

دفعہ ۳۵۔ باوجود کسی حکم مندرجہ دستور ہذا

(الف) پارلیمان مجاز ہوگی اور ریاست کی مقننہ کو اختیار نہ ہوگا کہ امور ذیل کے نسبت قوانین وضع کرے

(۱) متعلق دفعات ۱۶ ضمن (۳)، ۳۲ ضمن (۳)، ۳۲ اور تحت دفعہ ۳۴ اور

(۲) اون افعال کی نسبت سزا کا تعین کرے جو تحت باب ہذا جرائم قرار دئے گئے ہوں۔ اور

پارلیمان دستور ہذا کے نفاذ کے فوراً بعد بذریعہ قوانین اوس سزا کا تعین کرے گی جو افعال محولہ مندرجہ ذیلی فقرہ (۲) عائد ہوں۔

(ب) ہندوستان کے علاقہ میں نفاذ دستور ہذا سے فوری قبل کوئی قانون نافذہ جو کسی معاملہ مصرحہ فقرہ (۱) ذیلی فقرہ (الف) سے متعلق ہو یا کسی فعل مصرحہ فقرہ (۲) ذیلی فقرہ (الف) کی بابت اس کا سزا سے متعلق ہو اون شرائط اور کسی انطباق اور ترمیمات کے تابع ہو جنکو دفعہ ۳۷۲ کے تحت جاری کیا جائے بدستور نافذ رہیگا تاوقتیکہ پارلیمان اوسکو تبدیل یا منسوخ یا ترمیم نہ کرے۔

تشریح۔ دفعہ ہذا میں اصطلاح قانون نافذہ سے وہی مراد ہے جو دفعہ (۳۷۲) میں درج ہے۔

باب چہارم

ریاست کی پالیسی کے ہدایتی اصول

دفعہ ۳۶ (تعریفات) — باب ہذا میں تاوقتیکہ مضمون یا سیاق عبارت اسکے خلاف نہ ہو ریاست سے وہی مراد ہے جو باب سوم میں مفہوم ہے۔

دفعہ ۳۷ (باب ہذا کے مندرجہ اصول کا اطلاق) — باب ہذا میں جو احکام محکوم ہیں وہ کسی عدالت کے لئے قابل عمل نہ ہوں گے لیکن اونکے مندرجہ اصول ملک کے نظم و نسق کے لئے بنیادی منصوبہ ہونگے اور ریاست کا یہ فرض ہوگا کہ تدوین قوانین کے وقت باب ہذا کے اصول ملحوظ رکھیں۔

دفعہ ۳۸ (عوام کی بہبود اور ترقی کیلئے ریاست سماجی نظام قائم کریگی) — ریاست عوام کی سود و بہبود کی ترقی کی کوشش کرے گی تاکہ موثر طور پر سماجی نظام اور اوسکا تحفظ حاصل ہوسکے جسمیں عدل گستری سماج معاشی اور اقتصادی (سیاسی) حالات قومی زندگی کے فیصلہ

اداروں کیلئے سازگار ہو سکیں۔

پالیسی کے بعض اصول جو ریاست کیلئے قابل عمل ہیں

دفعہ ۳۹ ریاست اپنی پالیسی خصوصاً اصول ذیل کی جانب مبذول کرے گی۔

(الف) یہ کہ شہریان ریاست مرد اور عورت روزگار کے مناسب ذرائع کا مساوی حق رکھتے ہیں۔

(ب) یہ کہ فرقہ کے مادی وسائل ملکیت اور اقتدار کو اس مناسبت سے تقسیم کرنا جسکی بدولت مفاد عامہ کی غرض پوری ہو

(ج) یہ کہ معاشی نظم کا اجرا اس بات کا موجب نہ ہو کہ عوام کو مضرت پہنچا کر دولت اور پیداوار کے ذرائع ایک جا مجتمع ہو جائیں۔

(د) یہ کہ مرد اور عورت دونوں کیلئے مساوی مقدار کار مساوی معاوضہ پر قائم ہو۔

(ہ) یہ کہ کام کرنے والے مرد اور عورت کی صحت اور تندرستی اور بچوں کی کمسنی سے ناواجبی استفادہ نہ کیا جائے اور نہ معاشی ضرورت پر شہریوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ ایسے کاروبار انجام دیں جو انکی عمر یا تندرستی کے منافی ہوں

(و) یہ کہ بچپن اور جوانی کو غصب کئے جانے نیز انکو اخلاقی اور مادی کستی سے محفوظ رکھا جائے۔

دیہی پنچایتوں کی تنظیم

دفعہ ۴۰ ریاست دیہی پنچایتوں کی تنظیم کے تدابیر اختیار کرے گی اور انکو ایسے اختیارات اور اقتدار عطا کرے گی جو ضروری ہوں تاکہ حکومت مقامی کے وحدتوں کی حیثیت سے وہ اپنے فرائض انجام دینے کے اہل ہو سکیں

بعض شکلوں میں کام لینے تعلیم حاصل کرنے اور عوام کی امداد کرنے کا حق

دفعہ ۴۱ ریاست اپنی معاشی صلاحیت اور ترقی کے دائروں میں ایسے موثر احکام جاری کرے گی جنکے ذریعہ کام کرنے تعلیم پانے اور عوام کو امداد کرنے کا حق ہو سکے جن صورتوں میں کہ بیروزگاری ضعیف العمری، بیماری اور ناقابلیت نیز استحقاقی ضرورت کے دوسرے اسباب

پیدا ہوں۔

سوانی امداد اور کام کیلئے مناسب اور رفاہی شرائط کے احکام

دفعہ ۴۲۔ ریاست۔ کام کی سربراہی اور زچگی وغیرہ کی نسوانی امداد کیلئے مناسب اور رفاہی وسائل حاصل کرنے کے احکام مدون کرے گی۔

مزدوروں کیلئے قابل گزرا اجرت وغیرہ

دفعہ ۴۳۔ ریاست کوشش کرے گی کہ ذریعہ قانون سازی یا معاشی تنظیم یا کوئی اور طریقہ کار سے تمام مزدوروں کیلئے جو زرعی صنعتی یا اور کام میں مصروف ہوں ایک ایسی اجرت حاصل کرسکیں جو انکی بسر بر کے لئے مکتفی ہو نیز کام کے ایسے وسائل مہیا کرے جنکے ذریعہ ایک اچھے معیار کی زندگی کی طمانیت ہو نیز سماجی اور ثقافتی مواقع اور فرصت اور آرام سے کامل استفادہ حاصل کرسکیں اور خصوصاً ریاست دیہی علاقوں میں انفرادی یا امداد باہمی کے اصولوں پر گھریلو صنعتوں کو ترقی دینے کی کوشش کرے گی۔

شہریوں کیلئے حقوق کے ضابطہ میں یکسانیت

دفعہ ۴۴۔ ریاست ہندوستان کے جملہ علاقہ میں شہریوں کیلئے حقوق کا یکسان ضابطہ معین کرنیکی سعی کرے گی۔

بچوں کیلئے مفت اور جبری تعلیم کے احکام

دفعہ ۴۵۔ ریاست دستور ہذا کے نفاذ سے دس سال کے اندر تمام ایسے بچوں کو جنکی عمر چودہ برس سے کم ہو مفت اور جبری تعلیم دلانے کے احکام جاری کرنے کی کوشش کرے گی۔

پست فرقوں پست اقوام اور دیگر مفاد کیلئے تعلیمی و معاشی ترقی

دفعہ ۴۶۔ ریاست عوام میں سے پست طبقات اور خصوصاً پست فرقوں اور پست اقوام کے تعلیمی اور معاشی مفادات کو ترقی دینے کیلئے خاص فکر کرے گی نیز ان سب کو سماجی امتیازات اور انکو ہمہ اقسام کے حقوق کے غصب سے محفوظ رکھے گی۔

ریاست کا فرض کہ صحت بخش غذا کے معیار کو بلند اور زندگی کے معیار کو بڑھائے اور صحت عامہ کی اصلاح کرے

دفعہ ۴۷۔ ریاست اس امر کا لحاظ رکھے گی کہ صحت بخش غذا کے معیار کو بلند کرے اور اپنی رعایا کے معیار زندگی کو بڑھائے اور صحت عامہ کی اصلاح کرے۔

زراعت اور تولید مویشیاں کی تنظیم | **دفعہ ۴۸**۔ ریاست جدید سائنٹفک اصولوں پر زراعت اور تولید مویشیان کو منظم کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور خصوصاً گائے اور بچھڑے اور دیگر دودھ دینے والے اور بار برداری کے چوپایوں کے ذبح کرنے کی ممانعت نیز انکی پیدائش و نسل کی اصلاح اور بقا کے تدابیر اختیار کرے گی۔

قومی اہمیت کے اشیاء، مقامات اور یادگاروں کا تحفظ | **دفعہ ۴۹**۔ ریاست پر یہ فرض عائد ہوگا کہ فنکاری یا تاریخی اغراض کے ہر ایسے یادگار یا مقام یا شئے کی حفاظت کرے۔ جسے پارلیمان نے ذریعہ قانون قومی اہمیت کا حامل قرار دیا ہو نیز اونکو خراب کرنا شکل بگاڑنا تلف کرنا۔ نکال دینا۔ تصرفات کرنا یا برآمد کرنیسے (جیسی بھی صورت ہو) امتناع عائد کریگی۔

عاملہ سے عدلیہ کی علیحدگی | **دفعہ ۵۰**۔ ریاست۔ حکومت کے خدمات عامہ سے عدلیہ کو عاملہ سے جدا کرنیکے تدابیر اختیار کرے گی۔

بین الاقوامی امن و حفاظت کی ترقی | **دفعہ ۵۱**۔ ریاست کوشش کرے گی کہ

(الف) بین الاقوامی امن اور حفاظت کی ترقی ہو

(ب) اقوام کے درمیان مناسب اور باعزت تعلقات قائم رہیں۔

(ج) منظم افراد کے باہدیگر معاملات میں بین الاقوامی قانون اور میثاقی واجبات کی توقیر کی افزائش ہو۔

(د) بین الاقوامی نزاعات کو ثالثی کے ذریعہ تصفیہ کرانے کی ترغیب ہو۔

باب پنجم

یونین

فصل اوّل۔ عاملہ

صدر اور نائب صدر جمہوریہ

صدر جمہوریہ ہند | **دفعہ ۵۲**۔ ہندوستان کا ایک صدر جمہوریہ ہوگا۔

یونین کا عاملانہ اقتدار | **دفعہ ۵۳**۔ (۱) یونین کا عاملانہ اقتدار صدر جمہوریہ کو حاصل ہوگا نیز مطابق دستور ہذا اوس اقتدار کا استعمال صدر جمہوریہ براہ راست یا اون عہدہ داروں کے توسط سے جو ماتحت ہوں کرے گا

(۲) متذکرہ بالا احکام کی عمومیت کو متاثر کئے بغیر یونین کی دفاعی افواج کی اعلیٰ ترین کمانڈ صدر جمہوریہ کو حاصل ہوگی اور اوسکے استعمال کو بذریعہ قانون پابند کیا جائیگا

(۳) دفعہ ہذا کا کوئی حکم۔

(الف) صدر جمہوریہ کے پاس کوئی ایسے معاملات منتقل کرنے کا موجب نہیں قرار دیا جائے گا۔ جو کسی نافذ الوقت قانون کے ذریعہ کسی ریاست یا دیگر اقتدار کی حکومت کو حاصل ہو۔ یا

(ب) پارلیمان کو بذریعہ قانون ایسے معاملات کو ارباب اقتدار کے سپرد کرنے کا مانع ہوگا جو صدر جمہوریہ کے سوا ہوں

صدر جمہوریہ کا انتخاب | **دفعہ ۵۴**۔ صدر جمہوریہ ایک انتخابی کالج کے ارکان کیجانب سے منتخب کیا جائے گا جو مشتمل ہوگا۔

(الف) پارلیمان کے دونوں ایوانوں کے منتخبہ ارکان اور

(ب) ریاستوں کی مقننہ جات کے منتخبہ ارکان پر۔

صدر جمہوریہ کے انتخاب کا طریقہ | **دفعہ ۵۵**۔ (۱) جہاں تک ممکن ہو۔ صدر جمہوریہ کے انتخاب کے وقت مختلف ریاستوں کی نمائندگی کے نصاب میں یکسانیت قائم رکھی جائیگی۔

(۲) ریاستوں میں باہمدیگر ایسی یکسانیت حاصل کرنے نیز بہ حیثیت مجموعی ریاستوں اور یونین کے درمیان عمل مساوات کیلئے آراء کی تعداد جو پارلیمان کا ہر ایک منتخبہ رکن اور ہر ایک ریاست کی مجلس قانون ساز کا منتخبہ رکن اوس انتخاب کے وقت رائے دہی کا بطریقہ ذیل مجاز ہوگا۔

(الف) ہر ریاست کی مجلس قانون ساز کے ہر ایک منتخبہ رکن کو اس قدر رایئں

حاصل ہونگے جسقدر مجلس قانون ساز کے جملہ منتخبہ ارکان کو اوس ریاست کی آبادی پر تقسیم کرنیکے بعد جو حاصل تقسیم آئے اوسکو فی ایک ہزار کے تناسب سے منقسم کرنے کے بعد جو حاصل آئے وہ عدد قرار دیا جائے گا۔

(ب) اگر فی ایک ہزار کے تناسب کی تقسیم کے بعد اوسکا باقی پانچسو سے کم نہ ہو تو ہر رکن کی رائے مصرحہ ذیلی فقرہ (الف) میں مزید ایک رکن کا اضافہ کیا جائے گا۔

(ج) پارلیمان کے کسی ایک ایوان کے ہر ایک منتخب رکن کو اوتنی ہی تعداد میں رائیں حاصل ہونگے جو ریاستوں کی مجالس مقننہ کے ارکان کے حق میں ذیلی فقرات (الف و ب) کے تحت پارلیمان کے دونوں ایوانوں کے منتخب ارکان کی مجموعی تعداد کیجانب سے مختص کئے گئے ہوں۔ کسرات جو نصف سے زیادہ ہو وہ ایک رائے شمار ہوگی اور دوسرے کسرات کو نظرانداز کیا جائے گا۔

(۳) صدر جمہوریہ کا انتخاب۔ واحد قابل انتقال رائے کے ذریعہ متناسبہ نمائندگی کے طریقہ کار کے مطابق عمل میں آئے گا اور ہر ایسے انتخاب کے وقت رائے دہی صیغہ راز میں ہوگی۔

توضیح۔ باب ہذا میں اصطلاح "آبادی" سے وہ آبادی مراد ہے جو ماقبل مردم شماری کے متعلقہ اعداد کی اشاعت کے وقت تعین ہوا ہو۔

صدر جمہوریہ کے عہدہ کی میعاد	**دفعہ ۵۶** (۱) صدر جمہوریہ اوس تاریخ سے جب وہ اپنے عہدہ

پر فائز ہو۔ پانچسال تک اپنے منصب پر قائم رہے گا۔

بشرطیکہ۔

(الف) صدر جمہوریہ اپنی قلمی تحریر سے نائب صدر جمہوریہ کو اپنے عہدہ سے مستعفی ہونیکی اطلاع دے۔

(ب) صدر جمہوریہ بموجب طریقہ معینہ دفعہ ۶۱ دستور ہذا کی خلاف ورزی کی پاداش میں بربناء الزام اپنے عہدہ سے علیحدہ کیا جائے

(ج) صدر جمہوریہ باوجود اسکے کہ اوسکی میعاد گزرچکی ہے اپنے عہدہ پر قائم رہیگا۔

جب تک اوس کا جانشین اوسکے عہدہ کا جائزہ حاصل نہ کرلے۔

(۲) کوئی استعفیٰ جو تحت ضمن (۱) ذیلی فقرہ (۱) نائب صدر جمہوریہ کے پاس روانہ کیا جائے تو نائب صدر فی الفور اسکی اطلاع زیرین ایوان عمومی کے خطیب (اسپیکر) کو دیگا

انتخاب مکرر کے لئے اہلیت

دفعہ ۵۷۔ کوئی شخص صدر جمہوریہ کے عہدہ پر فائز ہو یا فائز رہا ہو تابع احکام دیگر دستور ہذا اوس عہدہ کے مکرر انتخاب کا اہل قرار دیا جائیگا۔

صدر جمہوریہ کے انتخاب کے لئے شرائط

دفعہ ۵۸ (۱) کوئی شخص صدر جمہوریہ کے انتخاب کیلئے اہل نہیں سمجھا جائے گا تاوقتیکہ وہ۔

(الف) ہندوستان کا ایک شہری ہو۔

(ب) اپنی ۳۵ سال کی عمر پوری کیا ہو۔

(ج) زیرین ایوان عمومی کی رکنیت کے انتخاب کا اہل ہو۔

(۲) کوئی شخص صدر جمہوریہ کے انتخاب کا اہل متصور نہ ہوگا۔ اگر وہ حکومت ہند یا کسی ریاست کی حکومت کی یا کسی مقامی یا دیگر ایسے اقتدار کے تحت جو مذکور حکومتوں میں سے کسی ایک کے زیر نگرانی کسی نفع بخش عہدہ پر فائز ہو۔

توضیح۔ دفعہ ہذا کی اغراض کیلئے کوئی شخص کسی نفع بخش عہدہ پر فائز ہونا محض اسلئے نہیں سمجھا جائے گا کہ وہ ہند یونین کا صدر جمہوریہ یا نائب صدر جمہوریہ ہے یا کسی ریاست کا گورنر یا راج پرمکھ یا اُپ راج پرمکھ یا یونین یا کسی ریاست کا وزیر ہے۔

عہدہ صدر جمہوریہ کے شرائط

دفعہ ۵۹۔ (۱) صدر جمہوریہ۔ پارلیمان کے کسی ایوان یا کسی ریاست کے ایوان مقننہ کا رکن نہ ہوگا اور اگر پارلیمان کے کسی ایوان یا کسی ریاست کے ایوان مقننہ کا ایک رکن صدر جمہوریہ منتخب ہو جائے تو اوسکی نسبت یہ سمجھا جائے گا کہ جس تاریخ سے وہ صدر جمہوریہ کے عہدہ پر فائز ہو۔ اوس نے اوس ایوان کی نشست کو خالی کردیا ہے۔

(۲) صدر جمہوریہ۔ کسی اور نفع بخش عہدہ پر فائز نہ ہوگا۔

(۳) صدر جمہوریہ مجاز ہوگا کہ اپنے سرکاری اقامت گاہوں کو بغیر ادائی کرایہ استعمال کرے

اور ایسی ماہوارات۔ الونس اور مراعات کے پانے کا مستحق ہوگا جسکو پارلیمان بذریعہ قانون مقرر کرے اور جب تک اس خصوص میں احکام وضع نہ کئے جائیں۔ وہ ماہوارات الونس اور مراعات مقرر ہونگے جنکی صراحت ضمیمہ دوم میں کیگئی ہے۔

(۴) صدر جمہوریہ کے ماہوارات اور الونس۔ اوسکے عہدہ کی میعاد کے دوران میں کم نہیں کئے جائینگے۔

صدر جمہوریہ کی جانب سے حلف یا اقرار صالح

دفعہ ۶۰۔ ہر صدر جمہوریہ اور ہر ایسا شخص جو صدر جمہوریہ کے عہدہ پر مامور ہو یا صدر جمہوریہ کے فرائض کو بجا لاتا ہو۔ اپنے عہدہ پر فائز ہونے کے ساتھ ہی ہندوستان کی عدالت العالیہ کے میر مجلس یا اوسکی غیر موجودگی میں سوپریم کورٹ کے موجود الوقت سینیر ترین رکن کے سامنے حسب ذیل طریقہ پر حلف یا اقرار صالح کرے گا یا اوسکا اظہار کرے گا

"میں الف۔ ب۔ خدا کا نام لیکر حلف لیتا / اقرار صالح کرتا ہوں کہ میں ہندوستان کے صدر جمہوریہ کے عہدہ کو (یا صدر جمہوریہ کے فرائض کو) وفاداری کے ساتھ انجام دوں گا اور میری اعلیٰ ترین صلاحیت کے مطابق اس دستور اور قانون کو قائم۔ محفوظ اور مدافعت کرونگا اور ہندوستان کے عوام الناس کی سود و بہبود میں اور خدمت میں اپنے آپ کو ہمہ تن مشغول رکھوں گا۔

صدر جمہوریہ کے منسوبہ الزام کا طریقہ کار

دفعہ ۶۱۔ (۱) جب صدر جمہوریہ پر دستور ہذا کی خلاف ورزی کا الزام عائد ہو تو پارلیمان کے کسی ایوان کی جانب سے اوس الزام عائد کیا جائے گا۔

(۲) کوئی ایسا الزام عائد نہیں کیا جائے گا۔ تاوقتیکہ

(الف) ایسے الزام کی تحریک ایک قرارداد کے ذریعہ پیش نہ ہو جو تحریک کم از کم چودہ دن کے تحریری نوٹس کے بعد پیش ہوئی ہو جسپر ایوان کے جملہ ارکان کے ایک ربع ارکان سے کم کے دستخط ثبت نہوں اور اونہوں نے اپنا منشاء اوس قرارداد کے پیش کرنے کی نسبت ظاہر کیا ہو۔

(ب) ایسی قرارداد ایوان کے جملہ ارکان کے دو ثلث ارکان کے غلبہ سے منظور ہوئی ہو۔

(۳) جب پارلیمان کے کسی ایوان کی جانب سے کوئی الزام عائد کیا جائے تو دوسرا ایوان اوس الزام کی دریافت کرئے گا۔ یا اپنی جانب سے دریافت کرائے گا اور صدر جمہوریہ کو یہ حق ہوگا کہ ایسی دریافت کے موقع پر رجوع ہوکر اپنی نمائندگی پیش کرے

(۴) اگر نتیجہ دریافت پر ایوان کے مجموعی ارکان کی غالب اکثریت سے جو دو ثلث ارکان سے کم نہ ہو وہ قرارداد منظور ہو جسکے ذریعہ اوس الزام کی دریافت عمل میں آئی ہو یا اوس الزام کی دریافت کرائی گئی ہو اور اسبات کا استقرار ہو جائے کہ صدر جمہوریہ کے مقابلہ میں الزام عائد کردہ قائم ہے تو اوس قرارداد کا اثر یہ ہوگا کہ تاریخ منظوری قرارداد سے صدر جمہوریہ اپنے عہدہ سے علیحدہ متصور ہوگا۔

صدر جمہوریہ کے خالیہ عہدہ کو پر کرنے انتخاب منعقد کرنیکا وقت اور عارضی خلو کو پر کرنے شخص منتخبہ کے عہدہ کی میعاد

دفعہ ۶۲۔ (۱) صدر جمہوریہ کے عہدہ کی میعاد ختم ہونے پر خالیہ منصب کو پر کرنیکے لئے جو انتخاب ہوگا وہ میعاد مقررہ ختم ہونے سے پہلے مکمل ہوگا۔

(۲) صدر جمہوریہ کا عہدہ بوجہ وفات۔ استعفاء یا علیحدگی یا اور طور پر تقرر طلب ہونے کی صورت میں تاریخ خلو عہدہ سے چھ مہینہ سے کم مدت کے اندر اوسکی ماموری کے لئے انتخاب عمل میں آئے گا۔ اور جس شخص کا انتخاب خالیہ عہدہ کو پر کرنے کے لئے عمل میں آئے وہ تابع احکام مندرجہ دفعہ ۵۶ دستور ہذا پانچسال کی کامل میعاد تک اپنے منصب پر فائز ہونیکا اوس تاریخ سے مستحق ہوگا جس تاریخ کہ وہ خدمت کا جائزہ لیا ہے۔

ہندوستان کا نائب صدر جمہوریہ

دفعہ ۶۳۔ ہندوستان کا ایک نائب صدر جمہوریہ ہوگا۔

نائب صدر جمہوریہ باعتبار عہدہ کونسل آف اسٹیٹ (ایوان مملکت) کا صدر نشین ہوگا

دفعہ ۶۴۔ نائب صدر جمہوریہ باعتبار عہدہ کونسل آف اسٹیٹ (ایوان مملکت) کا صدر نشین ہوگا۔ اور کوئی دوسرے نفع بخش عہدہ پر فائز نہ ہوسکیگا۔ مگر

شرط یہ ہے کہ کسی مدت کے دوران میں جب کہ نائب صدر جمہوریہ بحیثیت صدر جمہوریہ

کام انجام دے یا حسب دفعہ ۶۵ دستور ہذا صدر جمہوریہ کے فرائض انجام دے تو وہ ایوان مملکت کی صدارت کے عہدہ کے فرائض انجام نہیں دیسکیگا اور کسی ایسی تنخواہ یا الونس کا حقدار نہ ہوگا جو حسب دفعہ ۹۷ دستور ہذا صدر نشین ایوان مملکت کو ادا شدنی ہو

نائب صدر جمہوریہ کا صدر جمہوریہ کی غیر موجودگی میں اتفاقی طور پر عہدہ صدر جمہوریہ خالی ہونے پر صدر جمہوریہ کی حیثیت سے کام کرنا یا اوسکے فرائض انجام دینا

دفعہ ۶۵۔ (۱) صدر جمہوریہ کا عہدہ بوجہ اوسکی وفات استعفاء یا علیحدگی یا اور طور پر خالی ہونیکی صورت میں نائب صدر جمہوریہ بحیثیت صدر جمہوریہ اوس تاریخ تک کارگزار رہے گا۔ جب تک بمتابعت احکام باب ہذا۔ جدید منتخبہ صدر جمہوریہ اس خالیہ عہدہ کو پر کرنے کیلئے اپنے عہدہ پر فائز ہو۔

(۲) جب صدر جمہوریہ بوجہ غیر موجودگی علالت یا کسی اور سبب کی بناء پر اپنے فرائض کو انجام دینے سے متعذر ہو تو نائب صدر جمہوریہ۔ صدر جمہوریہ کے فرائض کو اوس تاریخ تک انجام دیگا جس تاریخ صدر جمہوریہ اپنے عہدہ پر رجوع ہو جائے۔

(۳) صدر جمہوریہ۔ اس دوران اور مدت میں جب کہ وہ صدر جمہوریہ کے عہدہ پر کارگزار ہو یا اوسکے فرائض انجام دے رہا ہو وہ تمام اقتدارات استثنال اور اون سبے اجابات سے بری ہوگا جو صدر جمہوریہ سے وابستہ ہیں نیز نائب صدر جمہوریہ اون ماہوارات الونس اور مراعات سے مستفید ہونیکا مستحق ہوگا جو پارلیمان ذریعہ قانون مقرر کرے اور اس خصوص میں احکام وضع ہونے تک ایسی ماہوارات الونس اور مراعات حسب صراحت متذکرہ ضمیمہ دوم واجب الادا ہونگے۔

نائب صدر جمہوریہ کا انتخاب

دفعہ ۶۶۔ (۱) نائب صدر جمہوریہ کا انتخاب پارلیمان کے دونوں ایوان کے جانب سے عمل میں آئے گا۔ جسکے ارکان مشترکہ اجلاس کی طور پر جمع ہوں گے۔ اور رائے وہی واحد قابل انتقال رائے کے ذریعہ تناسبہ نمایندگی کے طریقہ پر عمل میں آیگی اور ذریعہ رائے وہی ایسا انتخاب رازیں ہوگا۔

(۲) نائب صدر جمہوریہ پارلیمان کے دونوں ایوان میں سے کسی ایک ایوان کا رکن ہوگا یا کسی ریاست کی مقننہ کے ایوان کا رکن ہوگا اور اگر پارلیمان کے کسی ایوان یا کسی

ریاست کی مجلس مقننہ کا کوئی رکن بحیثیت نائب صدر جمہوریہ منتخب ہو تو اوسکی نسبت یہہ قرارداد دیا جائے گا کہ اوس ایوان کی نشست اوس تاریخ سے خالی ہے جس تاریخ وہ نائب صدر جمہوریہ کے عہدہ پر فائز ہوا۔

(۳) کوئی شخص نائب صدر جمہوریہ کے انتخاب کا اہل متصور نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ

(الف) ہندوستان کا ایک شہری ہو۔

(ب) ۳۵ سال کی عمر ختم کر چکا ہو۔

(ج) کونسل آف سٹیٹ (ایوان مملکت کی رکنیت کے انتخاب کا اہل ہو۔

(۴) کوئی شخص نائب صدر جمہوریہ کے انتخاب کا اہل نہیں سمجھا جائیگا اگر وہ حکومت ہند یا کسی ریاست کی حکومت یا کسی مقامی یا دیگر اقتدار کے پاس جو ندکور حکومتوں میں سے کسی ایک حکومت کے زیر نگرانی ہو کسی نفع بخش عہدہ پر فائز ہو۔

توضیح۔ دفعہ ہذا کی اغراض کیلئے کسی شخص کا کسی نفع بخش عہدہ پر فائز ہونا نہیں سمجھا جائیگا جبکہ وہ ہند یونین کا صدر جمہوریہ یا نائب صدر جمہوریہ ہو یا کسی ریاست کا گورنر یا راج پرمکھ یا اُپ راج پرمکھ ہو یا یونین یا ریاست کی کسی حکومت کا وزیر ہو

عہدہ نائب صدر جمہوریہ کی میعاد

دفعہ ۶۷۔ نائب صدر جمہوریہ پانچسال کی میعاد تک اوس تاریخ سے جس تاریخ کہ وہ خدمت کا جائزہ لیا ہو اپنے عہدہ پر قائم رہے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ۔

(الف) نائب صدر جمہوریہ۔ اپنی قلمی تحریر سے صدر جمہوریہ کے پاس اپنے عہدہ کا استعفیٰ پیش کرے۔

(ب) نائب صدر جمہوریہ اپنے عہدہ سے کونسل آف سٹیٹ (ایوان مملکت) کی ایسی قرارداد کے ذریعہ جو ایوان مملکت کے جملہ جمع شدہ ارکان کی کثرت آرا سے طے پائی ہو اور جس سے زیرین ایوان عمومی نے اتفاق کیا ہو علیحدہ ہوسکے گا لیکن باغراض فقرہ ہذا کوئی ایسی قرارداد پیش نہ ہوسکے گی جب تک کم از کم چودہ دن پہلے ایسی قرارداد پیش کرنیکے منشاء کا نوٹس نہ دیا جائے۔

(ج) نائب صدر جمہوریہ اپنی میعاد ختم ہونیکے باوجود اپنے عہدہ پر اوسوقت تک فائز رہے گا جب تک اوسکا جانشین اوس عہدہ کا جائزہ نہ لیا ہو۔

نائب صدر جمہوریہ کے خالیہ عہدہ کی پوری کیلئے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اس شخص کے عہدہ کی میعاد جو ایسے اتفاقی خالیہ عہدہ پر منتخب ہو

دفعہ ۶۸۔ (۱) نائب صدر جمہوریہ کے عہدہ کی میعاد ختم ہونیکے باعث جو انتخاب عمل میں آئے وہ انتخاب میعاد گزرنے سے پہلے ختم ہو جائے گا۔

(۲) نائب صدر جمہوریہ کے خالیہ عہدہ پر ماموری کیلئے جو اوسکی موت۔ استعفیٰ یا علیحدگی یا کسی اور سبب کے باعث تقرر طلب ہو۔ انتخاب تاریخ خلو عہدہ کے بعد ہی ہوگا۔ اور جو شخص اس خالیہ عہدہ پر ماموری کیلئے منتخب ہو وہ تابع احکام دفعہ (۶۷) دستور ہذا اپنے منصب پر کامل پانچسال تک فائز ہونیکی تاریخ سے مامور رہیگا۔

نائب صدر جمہوریہ کیجانب سے حلف یا اقرار صالح

دفعہ ۶۹۔ ہر نائب صدر جمہوریہ۔ اپنے عہدہ پر فائز ہونے سے صدر جمہوریہ کے سامنے یا کسی ایسے شخص کے سامنے جسے صدر جمہوریہ اس غرض کیلئے مقرر کرے حسب ذیل الفاظ میں حلف لیگا یا اقرار صالح کریگا۔ یعنی

میں الف۔ب خدا کا نام لیکر حلف لیتا / اقرار صالح کرتا ہوں کہ میں ہندوستان کے دستور کو جو قانون کے ذریعہ قائم ہوا ہے اوس پر کامل یقین رکھتا ہوں اور وفاداری کا اظہار کرتا ہوں اور یہ کہ میں ان فرائض کو ایمانداری کے ساتھ انجام دونگا جسپر کہ میں فائز ہو رہا ہوں۔

دیگر ناگہانی مواقع پر صدر جمہوریہ کے فرائض کی انجام دہی

دفعہ ۷۰۔ پارلیمان صدر جمہوریہ کے فرائض کی انجام دہی کے لئے کسی ایسے ناگہانی مواقع پر جو باب ہذا میں محکوم نہیں کئے گئے ہیں ایسے احکام جسکو وہ مناسب خیال کرے وضع کرے۔

صدر جمہوریہ یا نائب صدر جمہوریہ کے انتخاب سے متعلق امور

دفعہ ۷۱۔ (۱) تمام شکوک اور نزاعات جو صدر جمہوریہ یا نائب صدر جمہوریہ کے انتخاب کے تعلق سے پیدا ہوں۔ اونکی دریافت اور تصفیہ سوپریم کورٹ کی جانب سے عمل میں آئے گا جسکا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(۲) اگر سوپریم کورٹ یہ قرار دے کہ کسی شخص کا انتخاب بحیثیت صدر جمہوریہ یا نائب صدر جمہوریہ باطل ہے تو وہ اختیارات اور فرائض جو صدر جمہوریہ یا نائب صدر جمہوریہ کیجانب

سے جیسی بھی صورت ہو استعمال کئے گئے یا انجام دئے گئے ہوں سوپریم کورٹ کا فیصلہ صادر ہونے سے قبل مصدرہ احکام فیصلہ مذکور کے باعث ناجائز نہیں قرار دئے جائینگے۔

(۳) تابع احکام دستور ہذا۔ پارلیمان ذریعہ قانون صدر جمہوریہ یا نائب صدر جمہوریہ کے انتخاب کے کسی معاملہ یا مسئلہ سے متعلق احکام وضع کر سکیگی۔

معافیات وغیرہ عطا کرنے اور بعض صورتوں میں سزاؤں کا التوا معافی یا تخفیف کی نسبت صدر جمہوریہ کا اختیار

دفعہ ۷۲ - (۱) صدر جمہوریہ کو اختیار ہوگا کہ کسی ملزم کی سزا کو معاف، ملتوی، تخفیف یا مہلت عطا کرے یا کسی شخص کو جو کسی جرم کا ملزم ثابت ہوا اوسکی سزا کو ملتوی، معاف یا تبدیل کرے۔

(ا) اون جملہ مقدمات میں جب حکم سزا یا حکم کسی کورٹ مارشل (فوجی عدالت) کی جانب سے صادر ہوا ہو۔

(ب) اون جملہ مقدمات میں جن میں کسی ایسے قانون کے خلاف جرم سرزد ہونے کی پاداش میں سزا یا حکم ہوا ہو جہاں ہند یونین کا عاملانہ اقتدار محیط ہو۔

(ج) اون جملہ مقدمات میں جبکہ سزائے موت کا حکم ہوا ہو۔

(۲) ضمن (۱) ذیلی فقرہ (الف) کا کوئی حکم اوس اقتدار کو متاثر نہیں کرے گا۔ جو یونین کے مسلح افواج کے کسی عہدہ دار کو کورٹ مارشل کی صادر کردہ سزا کو ملتوی یا معاف یا تبدیل کرنیسے متعلق بذریعہ قانون عطا ہوا ہو۔

(۳) ضمن (۱) فقرہ (ج) کا کوئی حکم اوس اقتدار کو متاثر نہیں کرے گا جو ایک ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ کو کسی قانون نافذ الوقت کے تحت کسی حکم سزائے موت کو ملتوی معاف یا تبدیل کرنے سے متعلق حاصل ہو۔

یونین کے عاملانہ اقتدار کی حد

دفعہ ۷۳ (۱) تابع احکام دستور ہذا یونین کا عاملانہ اقتدار محیط ہوگا۔

(الف) اون ابواب پر جنکی نسبت پارلیمان کو قوانین وضع کرنیکا اقتدار حاصل ہے

(ب) ایسے حقوق اقتدار اور اختیار سماعت (جورسڈکشن) کے استعمال پر جو کسی میثاق یا معاہدہ کے تحت حکومت ہند کے زیر استعمال رہے ہوں۔ مگر

شرط یہ ہے کہ عاملانہ اقتدار مصرحہ ذیلی فقرہ (۱) بجز اسکے کہ دستور ہذا یا کسی قانون مجریہ پارلیمان میں صراحتاً کوئی اور احکام ہوں کسی ایسی ریاست پر محیط نہ ہوگا جس کا ذکر ضمیمہ اول باب (الف اور ب) میں ہوا ہے اور جسمیں اوس ریاست کی مقننہ کو بھی قوانین مدون کرلے کا اختیار عطا کیا گیا ہے۔

(۲) تاوقتیکہ پارلیمان کوئی اور احکام وضع نہ کرلے۔ ریاست اور اوسکا کوئی عہدہ دار یا اقتدار۔ دفعہ ہذا کے کسی حکم کے باوجود ایسے امور سے متعلق جسے پارلیمان کو اوس ریاست کی نسبت قوانین وضع کرنے کا اقتدار حاصل ہوا ایسے عاملانہ اقتدار کا استعمال جاری رکھ سکے گا یا فرائض انجام دے سکیگا جو وہ ریاست یا عہدہ دار یا اقتدار۔ نفاذ دستور ہذا سے فوری قبل استعمال کیا کرتا تھا۔

صدر جمہوریہ کو مدد دینے اور مشورہ دینے مجلس وزراء

دفعہ ۷۴۔ (۱) ایک مجلس وزراء مرتب ہوگی جس کا صدر وزیر اعظم ہوگا جو صدر جمہوریہ کو اونکے فرائض کی انجام دہی میں مدد اور مشورہ دیتی رہے گی۔

(۲) یہ سوال کہ آیا کوئی مشورہ یا کوئی مشورہ دیا گیا ہو تو کیا مشورہ وزراء کیجانب سے صدر جمہوریہ کو پیش کیا گیا کسی عدالت میں معرض بحث و تحقیقات میں نہ آئیگا

وزراء کی نسبت دیگر احکام

دفعہ ۷۵۔ (۱) وزیر اعظم کا تقرر صدر جمہوریہ کیجانب سے عمل میں آئیگا اور دوسرے وزراء صدر جمہوریہ کی جانب سے وزیر اعظم کے مشورہ سے مقرر ہونگے۔

(۲) وزراء اپنے عہدہ پر صدر جمہوریہ کی خوشنودی تک فائز رہینگے۔

(۳) مجلس وزراء اجتماعی طور پر زیرین ایوان عمومی کے پاس ذمہ دار ہوگی۔

(۴) قبل اسکے کہ کوئی وزیر اپنے عہدہ پر فائز ہو صدر جمہوریہ اوس نمونہ کے مطابق جو ضمیمہ سوم میں درج ہو وزیر کو اوسکے عہدہ کا اور رازداری کا حلف دے گا۔

(۵) کوئی وزیر جو مسلسل چھ مہینہ تک پارلیمان کے کسی ایوان کا رکن نہ ہو مدت مذکور گزرجانے کے بعد ایسا وزیر ایوان کا رکن باقی نہ رہے گا۔

(۶) وزراء کی تنخواہ اور الاونس۔ وقتاً فوقتاً پارلیمان کی جانب سے ذریعہ قانون

مقرر کیا جائے اور جب تک پارلیمان مقرر نہ کرے وہی تنخواہ اور الونس واجب الادا ہوگا جسکا ذکر ضمیمہ دوم میں ہوا ہے۔

ہندوستان کا اٹارنی جنرل

ہندوستان کیلئے اٹارنی جنرل | **دفعہ ۷۶**۔ (۱) صدر جمہوریہ ایک ایسے شخص کو ہندوستان کا اٹارنی جنرل مقرر کرے گا جو سپریم کورٹ کا جج مقرر ہونے کی اہلیت رکھتا ہو۔

(۲) اٹارنی جنرل کا یہ فرض ہوگا کہ حکومت ہند کو ایسے قانونی معاملات میں مشورہ اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جو وقتاً فوقتاً صدر جمہوریہ کیجانب سے اوسکے سپرد یا تفویض ہوں نیز اون فرائض کو انجام دے جو دستور ہذا یا کسی دوسرے نافذالوقت قانون کے تحت اوس سے متعلق ہوں۔

(۳) فرائض اٹارنی جنرل کی انجام دہی میں اوسکو حق ہوگا کہ علاقہ ہند کی جملہ عدالتوں میں رجوع ہو

(۴) اٹارنی جنرل۔ صدر جمہوریہ کی خوشنودی تک اپنے عہدہ پر قائم رہیگا اور ایسی ماہوار پائے گا جو صدر جمہوریہ مقرر کرے۔

سرکاری کاروبار کی انجام دہی

حکومت ہند کے کاروبار کی انجام دہی | **دفعہ ۷۷**۔ (۱) حکومت ہند کے جملہ عاملانہ کاروبار صدر جمہوریہ کے نام سے انجام دیئے جائینگے۔

(۲) احکام اور دیگر دستاویزات صدر جمہوریہ کے نام سے موسوم اور تکمیل پائینگے جنکو ایسے طریقہ پر مصدق کیا جائیگا جسکی صراحت قواعد منظورہ صدر جمہوریہ میں کیگئی ہو اور کسی ایسے حکم یا دستاویز کی صحت کا جواز اس وجہ سے معرض بحث میں نہیں آئیگا کہ وہ ایسا دستاویز نہیں ہے جسکا صدور یا تکمیل صدر جمہوریہ کیجانب سے ہوئی ہو

(۳) صدر جمہوریہ کی جانب سے حکومت ہند کے کاروبار کو بسہولت انجام دینے

نیز مذکور کاروبار کو وزراء کے تفویض کرنے کیلئے قواعد مرتب کئے جائینگے۔

وزیراعظم کے فرائض بہ تعلق اس امر کے صدر جمہوریہ کے پاس اطلاع سربراہ کیجائے گی

دفعہ ۷۸۔ وزیراعظم کا فرض ہوگا کہ

(الف) معاملات یونین کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تحریکات سے متعلق مجلس وزراء کے تمام فیصلہ جات سے صدر جمہوریہ کو باخبر رکھے

(ب) معاملات یونین کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تحریکات سے متعلق جو صدر جمہوریہ طلب کرے ایسی اطلاعات سربراہ کرے اور

(ج) اگر صدر جمہوریہ کوئی ایسا معاملہ مجلس وزراء کے پاس بغرض غور روانہ کرے جسکا فیصلہ کسی وزیر کی جانب سے پیش ہوا ہو لیکن اوس پر مجلس وزراء میں غور نہ ہوا ہو۔

فصل دوم پارلیمان

عام

پارلیمان کا دستور

دفعہ ۷۹۔ یونین کی ایک پارلیمان ہوگی جسکا ایک صدر بنا مزد صدر جمہوریہ ہوگا اور دو ایوان ہونگے جو علی الترتیب مجلس مملکت (کونسل آف اسٹیٹ) اور زیرین ایوان عمومی (ہوز آف پیپل) بیت العوام کے نام سے موسوم ہونگے۔

ایوان مملکت (کونسل آف اسٹیٹ) کی تشکیل

دفعہ ۸۰۔ (۱) ایوان مملکت (کونسل آف اسٹیٹ) مشتمل ہوگا۔

(الف) بارہ ارکان پر جو بمتابعت احکام مندرجہ دفعہ ہذا ضمن (۳) صدر جمہوریہ کی جانب سے نامزد کئے گئے ہوں۔ اور

(ب) ریاستوں کے ایسے نمائندوں پر دو سو اڑتیس (۲۳۸) سے زیادہ نہ ہوں۔

(۲) ایوان مملکت کی نشستیں جو ریاستوں کے نمائندوں سے پُر ہونگی اونکا تعین اون احکام کے بموجب کیا جائے گا۔ جو اس خصوص میں ضمیمہ چہارم میں درج ہیں۔

(۳) تحت ضمن (۱) ذیلی فقرہ (الف) صدر جمہوریہ جن ارکان کو نامزد کرے وہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہوگا جو بہ تعلق معاملات ذیل خصوصی معلومات یا عملی تجربہ رکھتے ہوں یعنی

ادب. سائنس. فن. اور سماجی خدمت

(۴) ایوان مملکت سے متعلق ہر ریاست کے نمائندگان جنکا ذکر ضمیمہ اول کے حصہ اول یا حصہ دوم میں ہوا ہے ریاست کی مجلس قانون ساز کے منتخبہ ارکان کیجانب سے واحد قابل انتقال رائے کے ذریعہ متناسبہ نمایندگی کے اصول پر منتخب کئے جائینگے۔

(۵) ایوان مملکت کیلئے ضمیمہ اول کے حصہ سوم میں ریاستوں کے جو نمائندے مقرر ہونگے وہ ایسے طریقہ پر منتخب کئے جائینگے جس طرح پارلیمان ذریعہ قانون مقرر کرے۔

ایوان عمومی کی تشکیل | **دفعہ ۸۱**۔ (۱) (الف) تابع دفعات ۸۲ و ۳۳۱ ضمن (۲) دفعہ ہذا ایوان عمومی کے ارکان کی تعداد (۵۰۰) سے زیادہ نہ ہوگی جو ریاستوں کے رائے دہندگان کے ذریعہ منتخب کئے جائینگے۔

(ب) ذیلی فقرہ (الف) کی اغراض کیلئے ریاستوں کو ارضی حلقہ بندی میں تقسیم کیا جائیگا یا اونکی گروپ بندی یا تشکیل کیجائے گی اور ہر ایک ایسے حلقہ کیلئے ارکان کی تعداد کا تعین اسطرح کیا جائے گا جس سے اسبات کا اطمینان ہو کہ ہر ساڑھے سات لاکھ کی آبادی پر ایک رکن سے کم اور ہر پانچ لاکھ کی آبادی پر ایک رکن سے زیادہ مقرر نہ ہوسکے۔

(ج) ہر ایک ارضی حلقہ بندی کیلئے ارکان کی نشستوں اور اوس حلقہ کی آبادی کے درمیان جو تناسب قائم ہوگا اوسکا قرار داد گزشتہ اعداد و مردم شماری پر منحصر ہوگا۔ اور جہانتک قابل عمل ہو مردم شماری کے جن اعداد کی اشاعت ہوگی اوسی کے مطابق جملہ ہندوستان کے علاقہ میں عمل ہوگا

(۲) ایوان عمومی میں نمایندگی کیلئے وہ علاقہ جو ہندوستان پر مشتمل قرار دیا گیا ہو لیکن کسی ریاست میں شامل نہیں ہے ایسا علاقہ متصور ہوگا جسے پارلیمان ذریعہ قانون قرار دے۔

(۳) ہر مردم شماری کے ختم پر ایوان عمومی کے مختلف ارضی حلقہ بندیوں کی نمائندگی کو کسی ایسے اقتدار کی جانب سے اور ایسے طریقہ پر اور ایسی تاریخ سے از سر نو قائم کیا جائیگا جسے پارلیمان ذریعہ قانون مقرر کرے مگر شرط یہ ہے کہ ایوان عمومی کی نمائندگی پر ایسی نظر ثانی اوس وقت تک نہ ہوسکیگی جب تک کہ موجودالوقت ایوان کی تحلیل عمل میں نہ آئے

ریاست مصرحہ باب (ج) نیز دیگر | **دفعہ ۸۲**۔ ضمن (۱) دفعہ (۸۱) دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود

علاقوں کی جو ریاستوں میں داخل نہیں ہیں نمائندگی سے متعلق خصوصی احکام | پارلیمان ذریعہ قانون ضمیمہ اول کے باب ج کی کسی ریاست سے متعلق یا کسی ایسے علاقوں کی بابتہ جو ہندوستان کے علاقہ میں شامل ہیں لیکن کسی ریاست میں شامل نہیں ہیں ایوان عمومی کی نمائندگی کیلئے ایسے اصول اور طریقہ پر جو ضمن مذکور کے سوا ہوں احکام وضع کرے گی۔

ایوانوں کے پارلیمان کا دوران | **دفعہ ۸۳**۔ (۱) ایوان مملکت (کونسل آف اسٹیٹ) کسی تحلیل کے تابع نہیں ہوگا بلکہ اوس ایوان کے ایک تہائی ارکان جہاں تک ممکن ہوسکے ہر دوسرے سال کے گزرنے پر اون احکام کے مطابق جسے پارلیمان اس خصوص میں ذریعہ قانون وضع کرے علیحدہ ہوتے جائینگے

(۲) ایوان عمومی تاوقتیکہ بعجلت تحلیل نہ ہوجائے اپنے پہلے اجلاس کی مقرر کردہ تاریخ سے پانچسال سے زائد مدت تک کیلئے باقی نہ رہے گا اور مذکورہ پانچسال کی مدت گزرنے پر اوس ایوان کی خود بخود تحلیل ہوجائے گی۔ مگر

شرط یہ ہے کہ مفاجاتی اعلان کی موجودگی میں پارلیمان ذریعہ قانون مذکورہ مدت میں مزید کسی ایسی مدت تک توسیع کرسکے گی جو بوقت واحد یکسال سے زیادہ نہ ہو اور مفاجاتی حالات موقوف ہوجانیکے بعد کسی صورت میں چھ مہینہ سے زیادہ مدت تک توسیع نہ ہوسکیگی

پارلیمان کی رکنیت کیلئے اہلیت | **دفعہ ۸۴**۔ پارلیمان کی کسی نشست کو پُر کرنیکے لئے کوئی شخص انتخاب کا اہل متصور نہ ہوسکے گا تاوقتیکہ وہ

(الف) ہندوستان کا شہری نہ ہو۔

(ب) ایوان مملکت کی نشست کیلئے اوسکی عمر ۳۰ سال اور ایوان عمومی کی نشست کیلئے اوسکی عمر ۲۵ سال سے کم نہ ہو اور

(ج) ایسی دیگر قابلیت نہ رکھتا ہو جسے پارلیمان کسی قانون کے ذریعہ اس خصوص میں مقرر کرے۔

پارلیمان کے اجلاسوں کی مدت کا تعین انکی موقوفی اور اوسکی تحلیل | **دفعہ ۸۵** (۱) پارلیمان کے ایوان ہر سال میں کم از کم دو مرتبہ منعقد ہونگے اور ایک میقات کے آخری اجلاس اور دوسری میقات

کے پہلے اجلاس کے درمیان چھ مہینہ کا فصل عارض ہوگا۔

(۲) تابع احکام ضمن (۱) صدر جمہوریہ وقتاً فوقتاً

(الف) ایوانوں یا کسی ایوان کو اپنے وقت اور ایسے مقام پر جو وہ مناسب خیال کرے بغرض انعقاد طلب کر سکے گا۔

(ب) اون ایوانوں کے اجلاسوں کو ختم کر سکے گا۔

(ج) ایوان عمومی کی تحلیل کر سکے گا۔

صدر جمہوریہ کا استحقاق کہ دونوں ایوانوں کو مخاطب کرے بطور پیام ارسال کرے

دفعہ ۸۶ - (۱) صدر جمہوریہ دونوں ایوانوں کو ملا کر یا کسی ایوان کو مخاطب کر سکے گا اور اس غرض کیلئے جملہ ارکان کی موجودگی کو ضروری خیال کرے گا۔

(۲) صدر جمہوریہ پارلیمان کے کسی ایوان کو اپنا پیام روانہ کرسکے خواہ وہ کسی ایسے مسودہ قانون سے متعلق ہو جو پارلیمان میں زیر غور ہو یا کسی دیگر امر کی نسبت ہو اور ایوان جب ایسا پیام وصول ہو کسی ایسے معاملہ پر بعجلت ممکنہ غور کریگی جسکی وضاحت اوس پیام میں کی ہو۔

ہر میقات کے آغاز پر صدر جمہوریہ کی جانب سے خصوصی خطاب

دفعہ ۸۷ (۱) ہر ایک میقات کے آغاز پر صدر جمہوریہ دونوں ایوانوں کو یکجائی طور پر خطاب کرے گا اور پارلیمان کو انعقاد کے اسباب سے مطلع کرے گا۔

(۲) کسی ایک ایوان کے طریقہ کار سے متعلق بذریعہ قواعد احکام جاری کئے جائینگے جسمیں صدر جمہوریہ کے ایڈریس کے متذکرہ امور پر نیز کاروبار ایوان کے مباحث میں حصہ لینے کیلئے وقت کا تعین کیا جائے گا۔

ایوان کے متعلق وزراء اور اٹارنی جنرل کے حقوق

دفعہ ۸۸ - ہندوستان کا ہر وزیر اور اٹارنی جنرل کو یہ حق ہوگا کہ کسی ایک ایوان کی کارروائیوں میں نیز ایوانوں کے مشترکہ اجلاس اور پارلیمان کی کسی ایک کمیٹی میں جس کا وہ رکن ہو حصہ لے لیکن وہ تحت دفعہ ہذا رائے دہی کا مجاز نہ ہوگا۔

پارلیمان کے عہدہ دار

ایوان مملکت (کونسل آف سٹیٹ) کا صدر نشین اور نائب صدر نشین

دفعہ ۸۹ - ہندوستان کا نائب صدر جمہوریہ باعتبار عہدہ (ایوان مملکت کا صدر نشین ہوگا۔

(۲) ایوان مملکت بعجلت ممکنہ اپنے ایوان کے ایک رکن کو بحیثیت نائب صدر نشین منتخب کریگا اور جب نائب صدر نشین کا عہدہ خالی ہو جائے تو ایوان بحیثیت نائب صدر، دوسرے رکن کو منتخب کرے گا۔

عہدۂ نائب صدر نشین کا خالیہ ہونا مستعفی ہونا اور علیحدگی

دفعہ ۹۰ - ایک رکن جو ایوان مملکت کے نائب صدر نشین کے عہدہ پر فائز ہو۔

(الف) اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیگا اگر وہ ایوان کا رکن باقی نہ رہے۔

(ب) کسی وقت بھی اپنی قلمی تحریر سے اپنا استعفاء صدر نشین کے پاس روانہ کرسکے گا

(ج) ایوان کے تمام موجود ارکان کی کثرت رائے سے اوسکے عہدہ سے علیحدگی کی قرارداد منظور ہونے پر مگر۔

شرط یہ ہے کہ فقرہ (ج) دفعہ ہذا کی اغراض کیلئے کوئی قرارداد پیش نہ ہوگی جب تک کہ کم ازکم چودہ دن پہلے ایسی قرارداد پیش کرنیکا منشا ظاہر کرنیکا نوٹس نہ دیا جائے۔

نائب صدر نشین یا کسی اور شخص کے اختیار بحیثیت صدر نشین عہدۂ صدارت کے فرائض انجام دینے کی نسبت

دفعہ ۹۱ - (۱) جب صدر نشین کا عہدہ خالی ہو یا کسی ایسی مدت کے دوران میں جب کہ نائب صدر جمہوریہ صدر جمہوریہ کے فرائض انجام دے رہا ہو یا بحیثیت صدر جمہوریہ نگرانکار ہو تو صدر نشین کے عہدہ کے فرائض نائب صدر نشین کیجانب سے انجام دئے جائینگے یا اگر نائب صدر نشین کا عہدہ بھی خالی ہو جائے تو ایوان مملکت کے کسی ایسے رکن کیجانب جسے صدر نشین اس مقصد کیلئے مقرر کرے۔

(۲) ایوان مملکت کے کسی اجلاس سے صدر نشین کی غیر موجودگی میں نائب صدر نشین یا اگر وہ غیر موجود ہو تو ایسا شخص جو ایوان کے دستور العمل کی رو سے مقرر ہوا ہو یا اگر ایسا شخص بھی موجود نہ ہو تو ہر دوسرا شخص جو ایوان کیجانب سے مقرر ہوا ہو بحیثیت صدر نشین کارگزار رہیگا

صدر نشین یا نائب صدر نشین کا اجلاس کی صدارت نہ کرنا جبکہ اوسکی علیحدگی

دفعہ ۹۲ - (۱) ایوان مملکت کے کسی اجلاس میں جب نائب صدر جمہوریہ کی علیحدگی کی تحریک زیر غور ہو تو صدر نشین یا

کی قرارداد زیر غور ہو | جب نائب صدر نشین کی علیحدگی کی تحریک زیر غور ہو تو نائب صدر نشین باوجود اجلاس میں موجود نہ ہونیکے اجلاس کی صدارت نہیں کرے گا اور اون سے دفعہ ۹۱ ضمن (۲) دستور ہذا کے احکام متعلق ہونگے جیسا کہ ہر اجلاس کے انعقاد پر صدر نشین یا نائب صدر نشین کی غیر موجودگی میں (جیسی بھی صورت ہو) عمل ہوتا ہو۔

(۲) صدر نشین کو اپنی نمایندگی کرنے یا اور طور پر ایوان مملکت کی کارروائیوں میں حصہ لینے کا استحقاق ہوگا جبکہ نائب صدر جمہوریہ کی علیحدگی کی کوئی تحریک ایوان کے زیر غور ہو۔ لیکن دفعہ (۱۰۰) دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود کسی ایسی تحریک پر یا کسی ایسے معاملہ میں جو اون کارروائیوں سے متعلق ہو وہ کسی رائے دہی کا مجاز نہ ہوگا۔

ایوان عومی کا خطیب اور نائب خطیب | **دفعہ ۹۳**۔ ایوان عمومی جہاں تک جلد ممکن ہوسکے ایوان کے دو ارکان کو بحیثیت خطیب اور نائب خطیب منتخب کرے گا اور جب کبھی خطیب یا نائب خطیب کا عہدہ خالی ہو تو ایوان (جیسی صورت ہو) کسی دوسرے رکن کو بحیثیت خطیب یا نائب خطیب منتخب کرے گا۔

خطیب اور نائب خطیب کا عہدہ تقرر طلب ہوتا اور استعفاء اور علیحدگی | **دفعہ ۹۴**۔ ایوان عمومی کا کوئی رکن خطیب یا نائب خطیب کے عہدہ پر نامزد نہ ہوسکے گا۔

(الف) ایسے عہدہ سے سبکدوش سمجھا جائے گا اگر وہ ایوان عمومی کی رکنیت سے موقوف ہوجائے

(ب) کسی وقت بھی اپنی قلمی تحریر کے ذریعہ وہ رکن اگر خطیب ہو تو نائب خطیب کے پاس اور اگر وہ رکن نائب خطیب ہو تو خطیب کے پاس اپنے عہدہ کا استعفا روانہ کرسکے گا اور

(ج) ایوان عمومی کی ایک قرارداد کے ذریعہ جو اوس ایوان کے جملہ ارکان موجودہ کی کثرت رائے سے منظور ہو اپنے عہدہ سے علیحدہ ہوسکے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ تحت فقرہ (ج) دفعہ ہذا کوئی قرارداد پیش نہ ہوسکیگی تا وقتیکہ ایسی قرارداد پیش کرنے کا منشاء بذریعہ نوٹس چودہ دن پہلے ظاہر نہ کیا گیا ہو۔

مزید شرط یہ ہے کہ جب کبھی ایوان عمومی کی تحلیل ہوجائے تو خطیب ایوان کی تحلیل کے بعد دوسرے ایوان عمومی کے پہلے اجلاس تک اپنے منصب سے سبکدوش ہوسکیگا۔

نائب خطیب یا کسی اور شخص کا بحیثیت خطیب نگرانکار ہونا یا خطیب کے فرائض انجام دینا

دفعہ ۹۵۔ (۱) جب خطیب کا عہدہ خالی ہو تو اوس عہدہ کے فرائض نائب خطیب کی جانب سے یا اگر نائب خطیب کا عہدہ بھی خالی ہو تو ایوان عمومی کے کسی ایسے رکن کیجانب سے جسے صدر جمہوریہ اس غرض کیلئے مقرر کرے انجام دیئے جائینگے۔

(۲) ایوان عمومی کے کسی اجلاس میں خطیب کی غیر موجودگی میں نائب خطیب یا اگر وہ بھی غیر موجود ہو تو ایسا شخص جو ایوان کے دستور العمل کی رو سے مقرر ہوا ہو یا اگر وہ شخص بھی موجود نہ ہو تو ایسا دوسرا شخص جسے ایوان مقرر کرے بحیثیت خطیب فرائض انجام دیگا۔

خطیب یا نائب خطیب کا اجلاس کی صدارت نہ کرنا جبکہ کوئی قرارداد اوسکے عہدہ سے علیحدگی کی زیر غور ہو۔

دفعہ ۹۶۔ (۱) ایوان عمومی کے کسی اجلاس میں جب خطیب کو اوسکے عہدہ سے علیحدہ کرنیکی قرارداد زیر غور ہو تو وہ خطیب یا نائب خطیب اجلاس میں موجود ہونیکے باوجود اجلاس کی صدارت نہیں کریگا اور دفعہ (۹۵) ضمن (۲) دستور ہذا کے احکام ہر ایسے اجلاس سے متعلق ہونگے جیسا کہ اوسوقت متعلق ہوتے جبکہ خطیب یا نائب خطیب جو بھی صورت ہو اجلاس سے غیر موجود ہوتے۔

(۲) خطیب کو ایوان عمومی میں نمایندگی کرنے یا ایوان کی کارروائیوں میں حصہ لینے کا استحقاق ہوگا جبکہ ایوان میں اوسکے عہدہ سے علیحدہ کئے جانیکی قرارداد زیر غور ہو۔ اور دفعہ ۱۰۰ دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود بو ہلہ اول ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائیوں کے دوران میں کسی اور معاملہ پر اپنی رائے دے سکیگا۔ لیکن اوس صورت میں رائے نہیں دے سکیگا جبکہ مخالف اور موافق آراء مساوی ہوں۔

صدر نشین اور نائب صدر نشین نیز خطیب اور نائب خطیب کی تنخواہیں اور الونس

دفعہ ۹۷۔ ایوان مملکت کے صدر نشین اور نائب صدر نشین کو نیز ایوان عمومی کے خطیب اور نائب خطیب کو ایسی تنخواہ اور الونس دئے جائینگے جو پارلیمان کیجانب سے بذریعہ قانون مقرر ہوا ور جب تک اس خصوص میں احکام مرتب نہ کئے جائیں وہی تنخواہ اور الونس بحال ہونگے جنکی صراحت ضمیمہ دوم میں کی گئی ہے۔

پارلیمان کی معتمدی

دفعہ ۹۸۔ (۱) پارلیمان کے ہر ایوان کیلئے ایک علیحدہ عملہ

معتمدی قائم رہے گا۔ مگر
شرط یہ ہے کہ اس فقرہ کا کوئی حکم اس امر کا مانع نہ ہوگا کہ ایسی جدید جائدادیں قائم کیجائیں جو پارلیمان کے دو ایوان کیلئے مشترک ہوں۔

(۲) پارلیمان ذریعہ قانون احکام منضبط کرے گی کہ پارلیمان کے کسی بھی ایوان کے لئے عملہ معتمدی میں اشخاص کی ماموری اور تقرر کیلئے کیا شرائط قائم کئے جائیں

(۳) جب تک پارلیمان بموجب فقرہ (۲) احکام مرتب نہ کرے صدر جمہوریہ بمشورہ خطیب ایوان عمومی یا بمشورہ صدر نشین ایوان مملکت جو بھی صورت ہو ایسے قواعد مرتب کرے گا۔ جنکے ذریعہ ایوان عمومی یا ایوان مملکت کے عملہ معتمدی میں اشخاص کی ماموری اور ملازمت کے شرائط معین کئے جائیں اور جو قواعد اسبارہ میں مرتب کئے جائیں اونکا اثر وہی ہوگا گویا مذکور ضمن کے محولہ قانون کے تحت احکام جاری کئے گئے

کاروبار کی انجام دہی

ارکان کیجانب سے حلف یا اقرار صالح

دفعہ ۹۹۔ پارلیمان کے ہر ایوان کا کوئی رکن اپنی نشست پر فائز ہونے سے پہلے صدر جمہوریہ کے سامنے یا کسی ایسے شخص کے سامنے جو صدر جمہوریہ کیجانب سے اسغرض کیلئے مقرر ہو تحت ضمیمہ سوم نمونہ مقررہ کے مطابق حلف لیگا یا اقرار صالح کریگا۔

ایوان میں رائے دہی باوجود خلاء اور بضابطہ انجام دہی کار کے لئے ایوان کا اقتدار

دفعہ ۱۰۰۔ (۱) بجز اسکے کہ دستور ہذا میں کوئی اور حکم ہو کسی ایوان میں کسی اجلاس یا ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کے تمام استفسارات کا تصفیہ بذریعہ رائے دہی ارکان موجودہ کثرت رائے سے خطیب اور ایسے شخص کے سوا جو بحیثیت صدر نشین یا خطیب کارگزار ہو کیا جائے گا۔

صدر نشین یا خطیب یا وہ شخص جو اس منصب پر کارگزار ہو بلہ اول رائے نہیں دیگا۔ لیکن کاسٹنگ ووٹ (انفصالی رائے) کا حق اوس وقت استعمال کرے گا جب کہ موافق اور مخالف آراء مساوی ہوں

(۲) کوئی ایک ایوان کو باوجود کسی نشست کے خالی ہونیکے کاروبار انجام دینے

کا اختیار رہوگا اور پارلیمان کی کارروائی جائز متصور ہوگی باوجود اسکے کہ بعد ازاں یہہ معلوم ہو کہ بعض اشخاص نشستوں کو پُر کرنے یا رائے دینے یا کسی اور سبب سے کارروائیو میں حصہ لینے کے مجاز نہ تھے۔

(۳) تاوقتیکہ پارلیمان بذریعہ قانون کوئی اور حکم جاری نہ کرے۔ پارلیمان کے کسی ایوان کے اجلاس کو منعقد کرنیکے لئے اوس ایوان کے ارکان کی مجموعی تعداد کا ۱/۱۰ حصہ بطور نصاب قائم کیا جائے گا۔

(۴) اگر کسی ایوان کے اجلاس کے دوران میں کسی وقت تکمیل نصاب نہو تو صدر نشین یا خطیب یا اوس شخص کا جو بحیثیت صدر نشین یا خطیب کارگزار ہو یہ فرض ہوگا کہ یا تو ایوان کے اجلاس کو ملتوی کردے یا اجلاس کو اوسوقت تک برخاست کردے جبتک نصاب پورا نہو جائے

آراکین کی نااہلیت

نشستوں کا خلوء

دفعہ ۱۰۱۔ (۱) کوئی شخص پارلیمان کے دونوں ایوان کا رکن نہو سکے گا اور جسکے لئے پارلیمان ذریعہ قانون احکام وضع کرے گی کہ اوس شخص کی نشست خالی متصور ہوگی۔ جب وہ دونوں ایوان کی رکنیت پر منتخب ہوا ہو تو اون میں سے کسی ایک ایوان کی نشست کو خالی تصور کرے۔

(۲) کوئی شخص پارلیمان کے دونوں ایوان کا اور ضمیمہ اول کے حصہ الف یا حصہ ب کی کسی مصرحہ ریاست کے مجلس قانون ساز کا رکن نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص پارلیمان کے دونوں ایوان کیلئے اور کسی ایسی ریاست کے مجلس قانون ساز کا رکن منتخب ہوا ہو تو ایسی مدت کے گزرنے پر جسے صدر جمہوریہ بذریعہ قواعد مقرر کرے پارلیمان میں اوس شخص کی نشست خالی متصور ہوگی تاوقتیکہ وہ قبل ازیں ریاست کی مجلس قانون ساز کی نشست سے مستعفی نہ ہو جائے۔

(۳) اگر پارلیمان کے کسی ایوان کا رکن۔

(الف) دفعہ (۱۰۲) ضمن (۱) کسی نااہلیت کا تابع ہو جائے یا

(ب) اپنی قلمی تحریر بوسومہ صدر نشین یا خطیب کے ذریعہ جو بھی صورت ہو اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے تو بدیں وجہ اوسکی نشست خالی متصور ہو گی

(۴) اگر کوئی رکن پارلیمان کسی ایک ایوان میں ایوان کے تمام اجلاسوں سے بغیر اجازت ساٹھ دن تک غیر حاضر رہے تو ایوان اوسکی نشست کو خالی شدہ قرار دے گا۔ مگر شرط یہہ ہے کہ ساٹھ یوم کی مذکورہ مدت شمار کرتے ہیں وہ زمانہ حساب سے خارج کیا جائے گا۔ جہاں کہ ایوان مسلسل چار دن سے زیادہ مدت تک برخاست یا ملتوی ہو گیا ہو

رکنیت کیلئے نااہلیتیں | **دفعہ ۱۰۲** ۔ (۱) کوئی شخص پارلیمان کے کسی ایوان کی رکنیت پر منتخب ہونے کیلئے نااہل قرار دیا جائے گا۔

(الف) اگر وہ حکومت ہند یا کسی ریاست کی حکومت میں نفع بخش عہدہ پر سوائے اوس عہدہ کے فائز ہو جسے پارلیمان نے ذریعہ قانون یہ قرار دیا ہو کہ ایسے عہدہ کا مامور نااہل نہیں قرار دیا جا سکیگا۔

(ب) اگر وہ فاتر العقل ہو اور کسی عدالت مجاز سے ایسا فاتر العقل ہونا ثابت قرار دیا گیا ہو۔

(ج) اگر وہ بری شدہ دیوالیہ نہ ہو

(د) اگر وہ ہندوستان کا شہری نہ ہو یا بہ رضا و رغبت خود کسی خارجی حکومت کی شہریت کو اختیار کیا ہو یا کسی خارجی ریاست کیساتھ وابستہ یا اظہار وفاداری کیا ہو

(ہ) اگر وہ پارلیمان کے کسی وضع کردہ قانون کے ذریعہ نااہل قرار دیا گیا ہو۔

(۲) اغراض دفعہ ہذا کیلئے کوئی شخص حکومت ہند یا کسی ریاست کی حکومت میں کسی نفع بخش عہدہ پر فائز ہونا نہیں سمجھا جائے گا اگر وہ صرف یا تو ہند یونین کا وزیر ہو یا کسی ایک ریاست کا وزیر ہو۔

ارکان کی نااہلیتوں کے معاملات میں تصفیہ | **دفعہ ۱۰۳** ۔ (۱) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ پارلیمان کے کسی ایوان کا کوئی رکن دفعہ (۱۰۲) ضمن (۱) کی مصرحہ نااہلیتوں میں سے کسی ایک کا تابع قرار پا چکا ہے تو ایسا سوال بغرض تصفیہ صدر جمہوریہ کے تفویض ہو گا اور صدر جمہوریہ

کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(۲) کوئی ایسے سوال پر کوئی فیصلہ صادر کرنے سے قبل صدر جمہوریہ انتخابی کمیشن کی رائے حاصل اور ایسی رائے کے بموجب عمل کرے گا

بروئے دفعہ ۹۹ حلف یا اقرار صالح پہلے اجلاس میں شرکت یا رائے دہی یا جب نااہل قرار دیا جائے یا جب بنفسہٖ نااہلیت ہونیکی صورت میں تاوان

دفعہ ۱۰۴۔ اگر کوئی شخص پارلیمان کے کسی ایوان میں شرائط محکومہ دفعہ (۹۹) دستور ہذا کی پابندی سے پہلے شریک ہو یا رائے دے یا جب اوسکو معلوم ہو کہ وہ رکنیت کا اہل نہیں ہے یا اوسمیں بنفسہٖ رکنیت کی اہلیت نہیں ہے نیز وہ پارلیمان کے کسی جاری کردہ قانون کے احکام کے ذریعہ ایسا عمل کرنے سے ممنوع کیا گیا ہو تو وہ ہر روز کیلئے جب وہ شریک ہو یا رائے دے۔ پانچسو روپیہ تاوان کا مستوجب ہوگا جو یونین کے دین کی طور پر اوس سے وصول کیا جائے گا۔

پارلیمان اور اوسکے ارکان کے اختیارات مراعات اور بریّت

پارلیمان کے ایوان اور ارکان اور انکی کمیٹی کے اختیارات اور مراعات وغیرہ

دفعہ ۱۰۵۔ (۱) دستور ہذا کے احکام نیز قواعد اور احکام نافذ الوقت کے تابع جنکے ذریعہ پارلیمان کا دستور العمل منضبط کیا گیا ہے اجلاس پارلیمان میں تقریر کی آزادی ہوگی

(۲) پارلیمان کا کوئی رکن کسی عدالت میں کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہوگا جو پارلیمان یا اوسکی کسی کمیٹی میں کسی امر کے اظہار یا رائے دہی کی بابتہ ہو اور کوئی شخص پارلیمان کے کسی ایوان سے اقتدار کی جانب یا اوسکی اجازت سے کسی رپورٹ۔ کاغذ۔ رائے دہی یا روئیداوں کی اشاعت کی بابتہ اسطرح مستوجب نہ ہوگا۔

(۳) دیگر امور میں پارلیمان کے ہر ایک ایوان کے اوسکے ارکان کے اور ہر ایوان کی کمیٹیوں کے اختیارات مراعات اور مستثنیات وہ ہونگے جو پارلیمان کیجانب سے ذریعہ قانون وقتاً فوقتاً وضع کئے جائیں اور جب تک وہ مقرر نہوں نفاذ دستور ہذا سے مملکت متحدہ برطانیہ کی پارلیمان کے بیت العوام اور اوسکے ارکان اور اوسکی کمیٹیوں کے مماثل طریقہ عمل کے پابند ہونگے۔

(۴) ضمن ہائے (۱-۲-اور ۳) دفعہ ہذا کے احکام اون اشخاص سے بھی متعلق ہونگے جو تحت

دستور ہذا یا پارلیمان کے کسی ایوان یا اوسکی کسی کمیٹی کی کارروائیوں میں حصہ لینے یا نمائندگی کرنے کا حق اوسی طرح رکھتے ہوں جسطرح ارکان پارلیمان کو حاصل ہے۔

ارکان کی تنخواہیں اور الونس

دفعہ ۱۰۶۔ پارلیمان کے کسی ایوان کے ارکان ایسی تنخواہ اور الونس کے مستحق ہونگے جو پارلیمان وقتاً فوقتاً ذریعہ قانون مقرر کرے اور جب تک اس خصوص میں احکام وضع نہ کئے جائیں الونس اوس شرح کے مطابق اور ایسے شرائط پر جو دستور ہذا کے نفاذ سے فوری قبل مملکت ہند کے مجلس دستور ساز کے ارکان کردئے جاتے تھے۔

قانون سازی کا دستور العمل

مسودات قانونی کو پیش اور منظور کرانیکی نسبت احکام

دفعہ ۱۰۷۔ (۱) تابع احکام مندرجہ دفعات (۱۰۹ و ۱۱۷) دستور ہذا مالی مسودات قانون اور دیگر مالیاتی مسودات کسی مسودہ قانون کی تحریک کا آغاز پارلیمان کے کسی ایوان سے ہوسکتا ہے۔

(۲) تابع احکام مندرجہ دفعات (۱۰۸۔ اور ۱۰۹) کوئی مسودہ قانون۔ ایوان پارلیمان کی جانب سے منظور ہونا نہیں سمجھا جائے گا جب تک دونوں ایوانوں نے اوس سے اتفاق نہ کرلیا ہو خواہ وہ بلا ترمیم یا ایسی ترمیم کے ساتھ ہو جسے دونوں ایوان نے منظور کرلیا ہو۔

(۳) کوئی مسودہ قانون جو پارلیمان میں زیر غور ہو ایوان کے اجلاس برخاست ہوجانے سے ختم نہ ہوگا۔

(۴) ایک مسودہ قانون جو ایوان مملکت میں زیر تصفیہ ہو اور جسے ایوان عمومی نے منظور نہ کیا ہو ایوان عمومی کی تحلیل پر وہ مسودہ قانون کی خواندگی ختم نہ ہوگی۔

(۵) ایک مسودہ قانون جو ایوان عمومی میں زیر تصفیہ ہو یا جسے ایوان عمومی نے منظور کیا ہو لیکن ایوان مملکت میں زیر غور ہو تابع احکام دفعہ (۱۰۸) ایوان عمومی کی تحلیل پر ختم ہوجائیگا

بعض صورتوں میں ایوان کا مشترکہ اجلاس

دفعہ ۱۰۸۔ (۱) اگر کوئی مسودہ قانون ایک ایوان سے منظور ہوکر دوسرے ایوان میں پیش ہو۔

(الف) اوس دوسرے ایوان نے مسودہ قانون کو مسترد کیا ہو۔

(ب) مسودہ قانون میں مجوزہ ترمیمات سے بہ نوبت آخر ایوانوں کو اختلاف ہو
(ج) دوسرے ایوان کے پاس مسودہ قانون وصول ہونیکی تاریخ سے چھ مہینہ سے زیادہ مدت بغیر اوس مسودہ قانون کی منظوری کے گزرگئی ہو
صدر جمہوریہ تاوقتیکہ مسودہ قانون ایوان عمومی کی تحلیل کے باعث ختم نہ ہو جائے اپنے پیام کے ذریعہ ایوان کو مطلع کرسکے گا کہ وہ اجلاس منعقد کرے یا اگر وہ اجلاس منعقد نہ کرے تو ذریعہ مشتہرہ جریدہ اپنا یہ منشاء ظاہر کرے گا کہ مسودہ قانون پر رائے دہی اور اوسپر غور کرنے کیلئے مشترکہ ایوان کا اجلاس منعقد کرے۔
مگر شرط یہ ہے کہ ضمن ہذا کا کوئی حکم کسی مالی مسودہ قانون سے متعلق نہ ہوگا۔
(۲) ضمن (۱) کی مصرحہ چھ مہینہ کی مدت کو شمار کرنے میں وہ مدت حساب سے خارج کی جائے گی جسمیں وہ ایوان جسکا ذکر ضمن مذکور کے فقرہ (ج) میں ہوا ہے مسلسل چار روز سے زیادہ مدت تک برخاست یا ملتوی ہوا ہو۔
(۳) جب صدر جمہوریہ نے حسب فقرہ (۱) دونوں ایوان کا مشترکہ اجلاس طلب کرنے کے نسبت اپنا منشاء ظاہر کیا ہو تو کوئی ایوان بھی اوس مسودہ قانون پر مزید غور نہیں کرسکتا لیکن صدر جمہوریہ کسی وقت ذریعہ اعلان تاریخ تشہیر کے بعد دونوں ایوان کو طلب کرکے اوس مقصد کیلئے مشترکہ اجلاس منعقد کرینگے جسکی صراحت اوس اعلان میں کیگئی ہو اور اگر ایسا اجلاس منعقد ہو تو ایوان اوسی پر عمل کرے گا۔
(۴) اگر دونوں ایوان کے مشترکہ اجلاس میں مسودہ قانون ایسی ترمیمات کے ساتھ (اگر کئے جائیں) دونوں ایوانوں کے موجود ارکان کی کثرت آراء اور رائے دہی سے منظور ہو جائے تو دستور ہذا کی اغراض کیلئے یہ سمجھا جائے گا کہ وہ مسودہ قانون دونوں ایوان سے منظور ہوا۔
مگر شرط یہ ہے کہ مشترکہ اجلاس میں
(الف) اگر وہ مسودہ قانون ایک ایوان سے منظور اور دوسرے ایوان سے معہ ترمیمات منظور نہ ہو اور اوس ایوان کو واپس کیا جائے جہاں سے اوسکی تحریک پیش

ہوئی تھی تو اوس مسودہ قانون میں ایسی ترمیمات کے علاوہ کوئی اور ترمیم تجویز نہیں کی جائیگی۔ جو اوس مسودہ قانون کے منظور ہونے میں تاخیر کے باعث ضروری سمجھی گئی ہو۔

(ب) اگر مسودہ قانون اسطرح منظور اور واپس ہو تو صرف ایسے متذکرہ بالا ترمیمات اوس مسودہ قانون میں تجویز کئے جائینگے اور ایسے دیگر ترمیمات قابل غور ہونگے جنکی نسبت ایوان نے اتفاق نہ کیا ہو اور اوس شخص کا فیصلہ جو ایسے اجلاس کی صدارت کرے تحت ضمن ہذا ترمیمات قابل ادخال ہونیکے متعلق قطعی ہوگا۔

(۵) تحت دفعہ ہذا مشترکہ اجلاس منعقد اور مسودہ قانون منظور ہو سکے گا باوجود اسکے کہ صدر جمہوریہ ایوان کا مشترکہ اجلاس منعقد کرنے کا منشاء ظاہر کرنیکے بعد ایوان عمومی کی تحلیل کے باعث فصل واقع ہوا ہو۔

مالی مسودات قانون کی نسبت خصوصی دستور العمل

دفعہ ۱۰۹۔ (۱) کوئی مالی مسودہ قانون ایوان مملکت میں پیش نہیں کیا جائے گا۔

(۲) مالی مسودہ قانون کو ایوان عمومی منظور کرنیکے بعد وہ مسودہ ایوان مملکت کے پاس بغرض سفارشات روانہ کیا جائے گا۔ اور ایوان مملکت مسودہ قانون کے وصول کی تاریخ سے چودہ دن کے اندر مسودہ قانون کو ایوان عمومی کے پاس اپنی سفارشات کے ساتھ واپس کرے گا۔ جسپر ایوان عمومی ایوان مملکت کی کسی سفارش کو یا بجنسہ یا تو منظور کریگا یا مسترد کرے گا۔

(۳) اگر ایوان عمومی مجلس مملکت کی کسی سفارش کو قبول کرے تو مالی مسودہ قانون دونوں ایوان کیجانب سے اوس ترمیم کے ساتھ منظور ہونا سمجھا جائے گا

(۴) اگر ایوان عمومی مجلس مملکت کی کسی سفارش کو قبول نہ کرے۔ تو مالی مسودہ قانون دونوں ایوان کیجانب سے اس طرح پر منظور ہونا سمجھا جائے گا گویا کہ ایوان عمومی نے ایوان مملکت کی کسی ترمیم کی سفارش کے بغیر اوس مسودہ کو منظور کرلیا۔

(۵) اگر مالی مسودہ قانون ایوان عمومی کیجانب سے منظور ہوا اور ایوان مملکت کے پاس اپنی سفارشات کیلئے روانہ کیا جائے اور وہ مالی مسودہ قانون ایوان عمومی کے

پاس چودہ دن کی مذکور مدت کے اندر واپس نہ ہو تو مذکور مدت کے گزرنے پر یہ سمجھا جائے گا کہ وہ مالی مسودہ قانون دونوں ایوان کیجانب سے اوسی طریقہ پر منظور کیا گیا جس طرح ایوان عمومی منظور کرتا ہے۔

مالی مسودات قانون کی تعریف | **دفعہ ۱۱۰** - (۱) فصل ہذا کی اغراض کیلئے ایک مسودہ قانون مالی مسودہ قانون متصور ہوگا اگر اوسمیں امور ذیل کے تمام یا جزءً احکام شریک ہوں یعنے

(الف) کسی محصول کے قائم۔ برخاست۔ معاف۔ تبدیل یا ترتیب سے متعلق

(ب) قرضہ کے حصول یا حکومت ہند کیجانب سے کوئی ضمانت کا دیا جانا یا قانون کی ترمیم کسی ایسے مالی واجبات کی نسبت حکومت ہند کیجانب سے قبول یا منظور کیگئی ہو

(ج) ہندوستان کے منضبطہ فنڈ (Consolidated fund) یا موقتی فنڈ (Contingency fund) کی نگہداشت نیز کسی ایسے فنڈ سے رقوم کی ادائی یا برداشت

(د) ہندوستان کے منضبطہ فنڈ سے ادائی رقوم کی تخصیص

(ہ) اس امر کا قرارداد کہ کوئی صرفہ ہندوستان کے منضبطہ فنڈ پر عائد ہوگا یا کسی ایسے مصارف کی رقم میں اضافہ

(و) ہندوستان کے منضبطہ فنڈ کے حسابات میں رقم کی وصولی یا ہندوستان کے مصارف عامہ کے حسابات یا ایسے رقوم کا تحفظ یا اجراء یا یونین یا ریاست کے حسابات کی تنقیح

(ز) کوئی امر جو ابواب مصرحہ الف تا و سے متعلق ہو

(۲) کوئی مسودہ قانون محض اسلئے مالی مسودہ قانون نہیں سمجھا جائے گا کہ اوسمیں جرمانہ یا دیگر تاوان عائد یا اجازت ناموں کے لئے فیس ادا یا طلب یا خدمات انجام دادہ کا معاوضہ ادا کرنے کی نسبت احکام ہوں یا اس وجہ سے کہ اس میں کسی حکومت مقامی یا ایسی جماعت کیجانب سے جو مقامی اغراض کے لئے مقرر ہو کوئی محصول عائد برخاست۔ موقوف۔ تبدیل یا ترتیب دئے جانیسے متعلق احکام ہیں

(۳) اگر کوئی ایسا سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی مسودہ قانون۔ مالی مسودہ قانون ہے

یا نہیں۔ ایوان عمومی کے خطیب کا فیصلہ اس بارہ میں قطعی ہوگا۔

(۴) ہر مالی مسودہ قانون پر جب وہ ایوان مملکت کے پاس حسب دفعہ ۱۰۹ دستور ہذا بھیجا جائے جب وہ حسب دفعہ ۱۱۱ دستور ہذا صدر جمہوریہ کے پاس بغرض منظوری پیش کیا جائے اوس پر ایوان عمومی کے خطیب کی یہ شرح تصدیقی ثبت ہوگی کہ وہ مالی مسودہ قانون ہے

مسودات قانون کی منظوری

دفعہ ۱۱۱۔ جب کوئی مسودہ قانون پارلیمان کے دونوں ایوان کیجانب سے منظور ہو جائے تو وہ صدر جمہوریہ کے پاس پیش کیا جائے گا جسپر صدر جمہوریہ بیہ تصفیہ کرے گا کہ آیا وہ مسودہ قانون کو منظور کرتا ہے یا اپنی منظوری کو ملتوی رکھتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ صدر جمہوریہ۔ اوسکے پاس مسودہ قانون بغرض منظوری پیش ہونے پر جہاں تک جلد ممکن ہو اوس مسودہ کو بایں پیام واپس کرے گا کہ اگر وہ مالی مسودہ قانون نہو تو اوس مسودہ یا اوسکے مخصوص احکام پر دونوں ایوان مکرر غور کرے اور بالخصوص اس امر کی واجبیت پر غور کرے کہ کوئی ایسے ترمیمات کا کیا جانا مناسب ہوگا جنکی سفارش اپنے پیام میں کیگئی ہے اور جب کوئی مسودہ قانون اس طرح واپس ہو تو وہ ایوان حسبہٖ غور مکرر کرینگے اور اگر ایوان اسپر بھی اوس مسودہ کو ترمیم کے ساتھ یا بغیر ترمیم کے منظور کرلیں اور صدر جمہوریہ کے پاس بغرض منظوری پیش کریں تو صدر جمہوریہ اپنی منظوری کا اصدار ملتوی نہ کرے گا۔

مالی امور میں طریقہ کار

سالانہ مالی گوشوارہ

دفعہ ۱۱۲۔ (۱) صدر جمہوریہ۔ سال متعلقہ کی بابتہ حکومت ہند کی آمدنی اور خرچ کا اندازہ کا ایک گوشوارہ ہر مالی سال کے تعلق سے پارلیمان کے دونوں ایوان میں پیش کرائے گا جو باب ہذا کی روسے "سالانہ مالی موازنہ" کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) اخراجات کا اندازہ جو سالانہ مالی موازنہ میں شریک ہوگا اوس کو اون مدات کی نسبت علیحدہ بتلایا جائے گا۔

(الف) وہ گنجائش جو تحت دستور ہذا اخراجات لاحقہ کی پابجائی کیلئے ضروری ہو۔

ایسے خرچ کو ہندوستان کے منضبط فنڈ میں شریک کیا جاتا ہو اور

(ب) وہ گنجایش جو ہندوستان کے منضبط فنڈ سے دیگر اخراجات مجوزہ کی سبیل کے لئے ضروری ہوں

میزان حسابات میں محاصل عامہ کے اخراجات کو دیگر اخراجات سے ممیز کیا جائے گا۔

(۳) حسب ذیل اخراجات کو ہندوستان کے منضبط فنڈ پر عائد کیا جائے گا۔

(الف) صدر جمہوریہ کی تنخواہیں اور الونس نیز وہ تمام اخراجات جو اوس عہدہ سے متعلق ہیں۔

(ب) ایوان مملکت کے صدر نشین اور نائب صدر نشین کی تنخواہ اور الونس اور ایوان عمومی کے خطیب اور نائب خطیب کی تنخواہ اور الونس

(ج) ادائی قرضہ کے اخراجات جو حکومت ہند پر واجب الادا ہیں بشمول سود و اخراجات برائے ادائی انفکاک قرضہ جات نیز وہ دیگر اخراجات جو حصول قرضہ اور اوسکے کاروبار اور انفکاک قرضہ پر عائد شدنی ہوں۔

(د) (۱) سوپریم کورٹ کے ججوں کی واجب الادا تنخواہیں الونس اور وظائف

(۲) وفاقی عدالت کے ججوں کے واجب الادا وظائف

(۳) کسی ہائیکورٹ کے ججوں کے واجب الادا وظائف جو ہندوستان کے کسی علاقہ میں یا ہندوستان میں جج کا اختیار سماعت استعمال کرتے ہوں یا نفاذ دستور ہذا سے پہلے کسی وقت کسی ایسے صوبہ میں اختیار سماعت استعمال کرتے ہوں جو ضمیمہ اول کے حصہ الف میں ریاست کے نام سے موسوم ہے۔

(ھ) ہندوستان کے کنٹرولر اور آڈیٹر جنرل (صدر ناظم حسابات و تنقیح) کی واجب الادا تنخواہ۔ الونس اور وظیفہ

(و) کوئی رقوم جو کسی عدالت یا عدالت خصوصی کے کسی فیصلہ۔ ڈگری یا حکم کی تعمیل میں ادا کرنا ضروری ہوں۔

(ز) کوئی دوسرے اخراجات جو تحت دستور ہذا یا کسی قانون پارلیمان اس طرح

عائد شدنی قرار دئیے جائیں۔

تخمینہ جات کی نسبت پارلیمان کا طریقہ کار

دفعہ ۱۱۳ (۱) وہ تخمینہ جات خرچ جو ہندوستان کے منضبطہ فنڈ پر عائد شدنی ہوں پارلیمان کی رائے کیلئے پیش نہ کئے جائینگے۔ لیکن ضمن ہذا کا کوئی حکم پارلیمان کے کسی ایوان کو ان تخمینہ جات سے کسی ایک پر بحث کرنے کا مانع نہ ہوگا۔

(۲) مذکور تخمینہ جات میں سے وہ تخمینہ جات جو دیگر مدات خرچ سے متعلق ہوں ایوان عمومی کے پاس مطالبات منظوری گنجایش کے عنوان سے پیش کئے جائینگے اور ایوان عمومی کو اوسکے منظور کرنے یا منظوری دینے سے انکار یا کسی مطالبہ کی منظوری اوس رقم کی تخفیف کیساتھ دینے کا اختیار رہوگا جسکی صراحت کیگئی ہو

(۳) گنجایش کا کوئی مطالبہ بجز صدر جمہوریہ کی سفارش کے نہیں کیا جائے گا۔

سودات قانون برائے تبویب حسابات

دفعہ ۱۱۴۔ (۱) جون ہی گنجایشوں کا تصفیہ ایوان عمومی سے حسب دفعہ ۱۱۳ دستور ہذا ہو جائے ایک مسودہ قانون پیش کیا جائے گا جسکے ذریعہ ہندوستان کے منضبطہ فنڈ کے مدات کی سبیل نیز وہ جملہ رقوم کی فراہمی کے وسائل جو اخراجات کی پابجائی کیلئے ضروری ہوں واضح کئے جائینگے۔

(الف) وہ رقمی منظوریات جن سے ایوان عمومی نے اتفاق کیا ہے۔

(ب) وہ اخراجات جو ہندوستان کے منضبطہ فنڈ پر عائد ہوں لیکن کسی صورت میں اوس گنجایش سے متجاوز نہوں جو سالگذشتہ کے گوشوارہ میں جو پارلیمان میں پیش ہوا ہو بتلائے گئے ہوں

(۲) پارلیمان کے کسی ایوان میں کسی ایسے مسودہ قانون میں کوئی ایسی ترمیم پیش نہیں کی جائے گی جس سے کسی منظورہ گنجایش۔ تخمینہ یا رقم میں کوئی تبدیلی یا تغیر ہو یا کسی مدات خرچ کے ایسے تغیر پر موثر ہو جو ہندوستان کے منضبطہ فنڈ پر عائد ہو نیز اس امر کا فیصلہ کہ آیا کوئی ایسی ترمیم تحت ضمن ہذا قابل قبول ہے ایوان کا صدر جب صادر کرے تو وہ قطعی ہوگا۔

(۳) تابع احکام مندرجہ دفعات ۱۱۵ و ۱۱۶ کوئی رقم ہندوستان کے منضبطہ فنڈ سے بجز اوس تبویب حسابی کے برداشت نہیں کیجائے گی جو کسی قانون کے ذریعہ منظور اور احکام مندرجہ

دفعہ ہذا کے مطابق ہو۔

اضافی مزید یا متجاوز گنجایش

دفعہ ۱۱۵۔ (۱) صدر جمہوریہ کو معلوم ہو کہ

(الف) وہ گنجایش جو تحت کسی قانون منظور ہو اور تحت احکام مندرجہ دفعہ (۱۱۴) مختص کیگئی ہو نیز مالی سال رواں کے خاص خدمات کے مصارف کیلئے محفوظ کیگئی ہو اگر سال متعلقہ کے اغراض کیلئے ناکافی پائی جائے۔ یا مالی سال رواں کے دوران میں کوئی ضرورت ایسی پیدا ہو کہ جسکی رو سے اضافی یا مزید اخراجات بعض ایسے جدید سررشتوں کیلئے عائد ہوں جس کا پیش اندازہ اوس سال کے سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں نہیں کیا جا سکتا ہو

(ب) اگر کوئی گنجایش مالیاتی سال میں کسی سررشتہ کی منظورہ گنجایش سے متجاوز صرف ہوئی ہو تو۔

صدر جمہوریہ دونوں ایوان پارلیمان میں مصارف کے اندازہ رقوم کا دوسرا گوشوارہ پیش کرائے گا یا ایوان عمومی میں گنجایش سے متجاوز مطالبہ کی جیسی صورت ہو تحریک کرائیگا۔

(۲) احکام مندرجہ دفعات ۱۱۲-۱۱۳-اور ۱۱۴ دستور ہذا کسی ایسے گوشوارہ مصارف یا مطالبہ نیز کسی ایسے قانون پر موثر ہونگے جو ہندوستان کے منضبطہ فنڈ کی گنجایشوں سے بتوبیب حسابی کا جواز قائم کرسکے جن سے ایسے مصارف کی یا بیچائی یا ایسے مطالبہ کی گنجائش فراہم ہو سکے جو سالانہ مالیاتی گوشوارہ اور مصارف کے تعلق سے پیدا ہو نیز کسی ایسے قانون پر اثر انداز ہونگے جو ہندوستان کے منضبطہ فنڈ کی رقوم سے ایسے مصارف یا گنجایش کی سبیل کیلئے عمل حسابی کا جواز قائم کرنے وضع کیا جائے۔

مصارف آمدنی اور استثنائی گنجائیشوں کیلئے آراء

دفعہ ۱۱۶۔ (۱) باوجود کسی حکم مندرجہ احکام فصل ہذا ایوان عمومی کو اختیار ہو گا کہ۔

(الف) پیشگی کوئی ایسی گنجایش مہیا کرے جس سے کسی مالیاتی سال کے کسی جزئی دوران میں اندازہ خرچ کی سبیل اوس طریقہ کار کے اختتام سے پہلے ہو سکے جو دفعہ ۱۱۳ دستور ہذا میں قائم کیا گیا ہے۔ نیز ایسی گنجایش کیلئے آراء حاصل کرے اور ایسے مصارف کے تعلق سے تابع احکام مندرجہ دفعہ ۱۱۴ قانون وضع کرے۔

(ب) ہندوستان کے مالیات پر ایک غیر متوقعہ مطالبہ کے ایفاء کیلئے گنجایش مہیا کرے جبکہ اوس شعبہ کی وسعت کار اور غیر محدود نوعیت کے مدنظر اوس مطالبہ کی تفصیلات کو اس طرح بیان نہ کیا جا سکتا ہو جیسا کہ سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں تبلایا جاتا ہے۔

(ج) استثنائی طور پر ایک ایسی گنجایش مہیا کرے جو کسی مالی سال کے چالو اخراجات کا جزو نہ ہو۔

اور پارلیمان ذریعہ قانون اسبات کی مقتدر ہوگی کہ ہندوستان کے مالیاتی فنڈ سے رقوم اون مقاصد کیلئے جنکی بابتہ گنجایش مہیا کیگئی ہیں برداشت کیجائیں۔

(۲) احکام مندرجہ دفعات ۱۱۳ ۱۱۴ اور ۱۱۴ دستور ہذا کسی ایسی گنجایش متذکرہ ضمن (۱) نیز کسی ایسے قانون مصرحہ ضمن مذکور پر اس طرح اثر انداز ہونگے جس طرح کہ کسی خرچ کے تعلق سے گنجایش کو سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں تبلایا جاتا ہے اور کسی ایسے قانون کو وضع کیا جاتا ہے جسکے ذریعہ ہندوستان کے منضبطہ فنڈ کی رقوم سے ایسے مصارف کی پابجائی کیلئے عمل حسابی کو جائز قرار دیا جاتا ہے۔

مالیاتی مسودات قانون کی نسبت خصوصی احکام	**دفعہ ۱۱۷** ۔ (۱) مسودہ قانون یا ترمیم جو دفعہ ۱۱۰ ضمن (۱) فقرات (الف تا و) کے مصرحہ امور میں سے کسی امر کے متعلق احکام وضع کرنے کی

نسبت پیش ہوں بجز صدر جمہوریہ کی سفارش کے پیش ہو سکے گا اور نہ ایسی تحریک پیش کیجائیگی اور کوئی مسودہ قانون جسمیں اس قبیل کے احکام مندرج ہوں ایوان مملکت میں پیش نہ کیا جا سکے گا۔ مگر

شرط یہ ہے کہ تحت ضمن ہذا کسی ایسی ترمیم کو پیش کرنے کیلئے سفارش کی ضرورت درکار نہ ہوگی جسمیں کسی محصول کے برخاست یا تخفیف سے متعلق احکام مندرج ہوں۔

(۲) امور متذکرہ بالا کے کسی امر کی نسبت کوئی مسودہ قانون یا ترمیم کسی حکم کے وضع کرنیکا موجب محض اسلئے نہ ہوگی کہ اوسکے ذریعہ جرمانے یا دیگر نقدی تاوان عائد کئے جاتے یا اجازت ناموں کیلئے فیس کا مطالبہ یا فیس کی ادائی کیجاتی ہے یا خدمات انجام دادہ کی بابتہ فیس مقرر کیجاتی ہے یا بہ سبب اسکے کہ اوسکے ذریعہ کسی حکومت مقامی یا

کسی ایسی جماعت کیجانب سے جو اغراض مقامی کیلئے محصل محصول. عائد. برخاست. معاف یا ترتیب پاتا ہے۔

(۳) کوئی مسودہ قانون جو وضع اور نافذ کیا جائے اور جسکے ذریعہ ہندوستان کے منضبطہ فنڈ سے مصارف عائد ہوتے ہوں پارلیمان کے کسی ایوان میں منظور نہ ہوگا تاوقتیکہ صدر جمہوریہ اوس ایوان سے اوس مسودہ قانون پر غور کرنیکی سفارش نہ کرے۔

عام طریقہ کار

طریقہ کار کے قواعد

دفعہ ۱۱۸ (۱) تابع احکام دستور ہذا پارلیمان کا ہر ایوان اپنے کاروبار انجام دینے اور جدید طریقہ کار معین کرنیکے لئے قواعد مرتب کرسکیگا۔

(۲) تاوقتیکہ قواعد تحت ضمن (۱) مرتب نہ کئے جائیں. ضابطہ کے قواعد اور احکام نافذ الوقت جو نفاذ دستور ہذا سے فوری ماقبل مملکت ہند کے مجلس قانون ساز کے تعلق سے نافذ ہوں پارلیمان سے متعلق بھی ایسی ترمیمات اور انطباق کے تابع قابل نفاذ ہونگے جو ایوان مملکت کے صدر نشین کیجانب سے یا ایوان عمومی کے خطیب کیجانب سے جو بھی صورت ہو منظور کئے جائیں۔

(۳) صدر جمہوریہ. صدر نشین ایوان مملکت اور خطیب ایوان عمومی کے مشورہ کے بعد مشترکہ اجلاسوں اور دونوں ایوان کی خط و کتابت سے متعلق قواعد مرتب کرسکیگا۔

(۴) دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں ایوان عمومی کا خطیب یا اوسکی غیر موجودگی میں وہ شخص جو بذریعہ قواعد تحت دستور العمل مجریہ ضمن (۳) مقرر ہو۔ صدارت کے فرائض انجام دیسکیگا

پارلیمان کے طریقہ کار سے متعلق بہ تعلق مسائل مالی قانون کا انضباط

دفعہ ۱۱۹ (۱) پارلیمان. مالی کاروبار کے موقتی اختتام کے اغراض کے تحت ہر ایوان پارلیمان کیلئے بذریعہ قانون طریقہ کارروائی اور ضابطہ کار کسی مالی مسئلہ کی نسبت یا کسی ایسے مسودہ قانون کی نسبت منضبط کرسکے گا جسکے ذریعہ ہندوستان کے منضبط فنڈ سے رقوم برداشت کرنے

کی صورت میں عمل حسابی کی تکمیل ہو سکے اور اگر کسی قانون کا کوئی حکم تحت دفعہ ۱۱۸ ضمن (۱) کسی ایوان پارلیمان کے کسی مجریہ قاعدہ یا کوئی حکم یا قاعدہ نافذالوقت کے مغائر ہو جو تحت دفعہ مذکور ضمن (۲) پارلیمان کے تعلق سے اثر انداز ہو تو ایسا حکم قابل عمل ہوگا

پارلیمان کی مستعملہ زبان

دفعہ ۱۲۰ - (۱) باب ۱۷ کے کسی حکم کے باوجود لیکن تابع احکام مندرجہ دفعہ ۳۴۸ پارلیمان کے کاروبار ہندی یا انگریزی میں انجام پائینگے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایوان مملکت کے صدر نشین یا ایوان عمومی کے خطیب یا کوئی شخص جو اس منصب پر فائز ہو (جیسی صورت ہو) کسی رکن کو جو ہندی یا انگریزی میں مناسب طریقہ پر اظہار خیال نہ کرسکتا ہو ایوان کو اپنی مادری زبان میں مخاطب کرنے کی اجازت دے سکیگا۔

(۲) تاوقتیکہ پارلیمان ذریعہ قانون اور طور پر حکم نہ دے۔ نفاذ دستور ہذا سے پندرہ سال کی مدت گزرنے کے بعد دفعہ ہذا کا حکم اس طرح موثر ہوگا کہ گویا الفاظ "یا انگریزی میں" اوس عبارت سے خلاف کئے گئے۔

پارلیمان کے مباحث پر امتناع

دفعہ ۱۲۱ - پارلیمان میں سوپریم کورٹ کے کسی جج یا ہائیکورٹ کے کسی جج کے طریقہ عمل کی نسبت اپنے فرائض کی انجام دہی سے متعلق کوئی بحث وتحقیق نہ ہوگی بجز اسکے کہ صدر جمہوریہ کے پاس ایڈریس پیش کرنے کی تحریک ہو کہ جج کی علیحدگی عمل میں آئے۔

پارلیمان کی روداوں کی عدالتیں دریافت نہیں کریںگی

دفعہ ۱۲۲ - (۱) پارلیمان کی کسی روئداد کے جواز کو بایں وجہ معرض بحث میں نہیں لایا جائے گا کہ ضابطہ کار میں کوئی مبینہ نقص ہے۔

(۲) کوئی عہدہ دار یا پارلیمان کا رکن جسکو تحت دستور ہذا اختیارات پارلیمان کے ضابطہ کی تدوین یا کاروبار کی انجام دہی یا امن قائم رکھنے کیلئے عطا ہوں بہ تعلق اون اختیارات کے جو وہ عہدہ دار استعمال کرے کسی عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہ ہوگا۔

فصل سوم

صدر جمہوریہ کے اختیارات قانون سازی

پارلیمان کی میعاد موجودگی کے دوران میں آرڈیننس جاری کرنے کی نسبت صدر جمہوریہ کا اختیار

دفعہ ۱۲۳ - (۱) اگر کسی وقت بجز اسکے کہ پارلیمان کے دونوں ایوان کے

میقات منعقد ہوں صدر جمہوریہ کو یہ اطمینان ہو کہ حالات ایسے موجود ہیں جنکے باعث فوری کارروائی اختیار کرنا ضروری ہے تو صدر جمہوریہ ایسے آرڈیننس جاری کرے گا جنکے ذریعہ حالات ایسے عمل کے متقاضی ہوں۔

(۲) تحت دفعہ ہذا جو آرڈیننس جاری کیا جائے اوسکا اثر اور نفاذ اوسیطرح ہوگا جیسا کہ پارلیمان سے کوئی قانون جاری ہونا ہے لیکن ہر ایسا آرڈیننس

(الف) پارلیمان کے دونوں ایوان میں پیش کیا جائے گا اور اجلاس پارلیمان کے مکرر منعقد ہونے سے چھ ہفتہ گزرنے پر اوسکا نفاذ موقوف ہو جائے گا یا اگر مدت مذکور گزرنے سے پہلے دونوں تحریکات کے ذریعہ اوس آرڈیننس کو نامنظور کرے تو دوسری بار ایسی تحریکات طے پانے پر آرڈیننس نامنظور ہوگا۔

(ب) کسی نوبت پر صدر جمہوریہ کیجانب سے وہ آرڈیننس واپس لیا جا سکتا ہے۔

توضیح۔ جب مختلف تواریخ پر ایوان پارلیمان کے اجلاس مکرر منعقد کئے جائیں تو ضمن ہذا کی اغراض کیلئے چھ ہفتہ کی مدت کا شمار اوس اجلاس کی آخری تاریخ سے کیا جائے گا۔

(۳) اگر اور جہانتک ممکن ہو تحت دفعہ ہذا ذریعہ آرڈیننس کوئی ایسا حکم جاری ہو سکیگا جسے پارلیمان خود بمتابعت دستور ہذا جاری نہ کر سکتی ہو تو ایسا آرڈیننس کالعدم ہوگا۔

فصل چہارم

یونین کا عدلیہ

سوپریم کورٹ کا قیام اور تنظیم | **دفعہ ۱۲۴**۔ (۱) ہندوستان کا ایک سوپریم کورٹ ہوگا۔ جسمیں ہندوستان کا ایک میر مجلس (چیف جسٹس) ہوگا۔ اور جب تک پارلیمان کسی قانون کے ذریعہ کوئی بڑی تعداد مقرر نہ کرے سوپریم کورٹ دیگر سات سے زیادہ ججوں پر مشتمل نہ ہوگا۔

(۲) سوپریم کورٹ کا ہر جج منجانب صدر جمہوریہ ذریعہ حکم نامہ قلمی اور مہری۔ سوپریم کورٹ اور ریاستوں کے ہائیکورٹ کے متعلقہ ججوں سے جسے صدر جمہوریہ غرض ہذا کے لئے ضروری

سمجھے مشورہ کے بعد مقرر ہوگا اور جب تک اوسکی عمر (۶۵) سال کی نہ ہو اپنے عہدہ پر فائز رہیگا۔
مگر شرط یہ ہے کہ چیف جسٹس کے سوا کسی جج کے تقرر کی صورت میں ہند کے چیف جسٹس سے ہمیشہ مشورہ کیا جائیگا۔
(الف) کوئی جج اپنی قلمی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدہ کا استعفاء صدر جمہوریہ کے پاس پیش کرسکے گا۔
(ب) ایک جج اپنے عہدہ سے بموجب طریقہ متذکرہ ضمن (۴) علیحدہ ہوگا۔
(۳) کوئی شخص سوپریم کورٹ کی ججی کے تقرر کا اہل نہ ہو سکے گا جب تک وہ ہندوستان کا شہری نہ ہو۔ اور
(الف) وہ کسی ہائیکورٹ کا کم ازکم پانچسال تک جج رہا ہو یا یکے بعد دیگرے مذکورمدت تک دو یا اوس سے زیادہ ہائیکورٹ کا جج رہا ہو۔
(ب) کسی ہائیکورٹ کا کم ازکم دس سال تک ایڈوکیٹ یا مسلسل دو یا زیادہ ہائیکورٹوں کا مذکورمدت تک ایڈوکیٹ رہا ہو۔
(ج) صدر جمہوریہ کی رائے میں وہ ایک مشہور و معروف قانون دان ہے
توضیح نمبر ا۔ ضمن ہذا میں "ہائیکورٹ" سے ایک ایسا ہائیکورٹ مراد ہے جو ہندوستان کے کسی علاقہ میں دستور ہذا کے نفاذ سے قبل کسی وقت اپنا اختیار سماعت (جورسڈکشن) استعمال کیا یا کرتا رہا ہو۔
توضیح نمبر ۲۔ تحت ضمن ہذا مدت کے شمار کرنے میں جسمیں کوئی شخص ایڈوکیٹ رہا ہو وہ مدت جسمیں کوئی شخص اوسکے ایڈوکیٹ ہونیکے بعد کوئی ایسی عدالتی خدمت پر فائز رہا ہو جو حاکم عدالت ضلع سے کمتر نہ ہو شامل کیجائے گی۔
(۴) سوپریم کورٹ کا کوئی جج بجز حکم صدر جمہوریہ اپنے عہدہ سے علیحدہ نہ ہوگا اور ایسا حکم پارلیمان کے کسی ایوان کا ایڈریس منظور ہونے پر صادر ہوگا جسکی تائید اوس ایوان کے مجموعی ارکان کی کثرت رائے سے ہوگی اور کثرت رائے ایوان کے موجودہ ارکان کی دو ثلث رائے سے ہوگی نیز رائے دہی صدر جمہوریہ کے پاس مبقات میں ایسی علیحدگی کے لئے نااہلیت یا بدچلنی ثابت

ہوتے پر پیش ہو سکے گی

(۵) پارلیمان ذریعہ قانون ایڈریس پیش کرنے اور جج کی بدچلنی یا نا اہلیت کی حسب ضمن (۴) دریافت اور ثبوت کیلئے طریقہ کار مرتب کرے گا

(۶) ہر شخص جو سوپریم کورٹ کا جج مقرر ہو قبل اسکے کہ اپنے عہدہ پر فائز ہو صدر جمہوریہ یا کسی شخص کے پاس جو صدر جمہوریہ کیجانب سے اس غرض کیلئے مقرر ہو حلف یا اقرار صالح اوس طریقہ پر لیگا یا کریگا جو ضمیمہ سوم کی اغراض کیلئے محکوم ہوں۔

(۷) کوئی شخص جو سوپریم کورٹ کے عہدہ ججی پر فائز ہو ہندوستان کے علاقہ میں کسی عدالت یا کسی اقتدار کے اجلاس پر پیروی یا نمائندگی نہ کر سکے گا۔

ججوں کی تنخواہ وغیرہ | **دفعہ ۱۲۵** ۔ (۱) سوپریم کورٹ کے ججوں کو ایسی تنخواہ دی جائیگی جنکی صراحت ضمیمہ دوم میں کیگئی ہے

(۲) ہر جج ایسے مراعات اور الونس کا نیز بہ تعلق رخصت اور وظیفہ ایسے حقوق کا مستحق ہوگا جو وقتاً فوقتاً پارلیمان کیجانب سے ذریعہ قانون مقرر ہوں اور جب تک ایسے احکام وضع نہوں ایسے مراعات۔ الونس اور حقوق اون سے متعلق ہوں گے جنکی صراحت ضمیمہ دوم میں کیگئی ہے

مگر شرط یہ ہے کہ کسی جج کے مراعات نہ الونس نہ حقوق بہ تعلق رخصت یا وظیفہ اوسکی ماموری کے بعد اوسکے نقصان کی حد تک تبدیل نہیں کئے جائینگے۔

منفرم چیف جسٹس کا تقرر | **دفعہ ۱۲۶** ۔ جب ہندوستان کا عہدہ چیف جسٹس تقرر طلب ہو یا چیف جسٹس اپنی غیر موجودگی یا اور کسی وجہ سے اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے سے متعذر ہو تو اوس عہدہ کے فرائض۔ سوپریم کورٹ کے کسی ایک جج کیجانب سے انجام دئے جائینگے جسے صدر جمہوریہ اس غرض کیلئے مقرر کرے۔

عارضی ججوں کا تقرر | **دفعہ ۱۲۷** ۔ (۱) اگر کسی وقت سوپریم کورٹ کے ججوں کا نصاب مکمل نہو جو اوس عدالت کے کسی اجلاس کو منعقد کرنے یا قائم رکھنے کیلئے ضروری ہو تو ہندوستان کا چیف جسٹس صدر جمہوریہ کی رضامندی سے اور ہائیکورٹ متعلقہ کے چیف جسٹس کے مشورہ کے بعد عدالت کے اجلاس میں بحیثیت عارضی جج ایسی میعاد کیلئے جو ضروری ہو شرکت کی

درخواست بذریعہ تحریر پیش کرسکے گا اور ہائیکورٹ کا وہ جج ایسا جج ہوگا جو سوپریم کورٹ کی ججی پر ماموری کا اہل اور جسے ہندوستان کے چیف جسٹس نے نامزد کیا ہو۔

(۲) جو جج اس طرح نامزد ہوا ہو اوسکا فرض ہوگا کہ اپنے عہدہ کے دوسرے فرائض کے مقابلہ میں اوس کام کو اولیت دیکر اوسوقت تک اور اوس میعاد کیلئے جو اوسکی شرکت اجلاس کیلئے ضروری ہو سوپریم کورٹ کے اجلاسوں میں شریک ہو اور اس طرح شرکت سے اوسکو تمام جورسڈکشن (اختیار سماعت) اختیارات اور مراعات حاصل ہوگئے ہوں تو سوپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے ان فرائض کو انجام دیگا۔

سوپریم کورٹ کے اجلاسوں میں وظیفہ یاب ججوں کی شرکت

دفعہ ۱۲۸۔ (۱) باب ہذا کے کسی حکم کے باوجود۔ ہندوستان کا چیف جسٹس کسی وقت صدر جمہوریہ کی قبل از قبل رضامندی سے کسی شخص سے جو سوپریم کورٹ یا فیڈرل کورٹ (وفاقی عدالت) کی ججی کے عہدہ پر فائز رہا ہو یہ خواہش کرے کہ سوپریم کورٹ کے اجلاس میں شرکت کرکے بہ حیثیت جج کام انجام دے اور ہر ایسا شخص جس سے ایسی خواہش کیگئی ہو جب وہ شریک اجلاس ہوکر بحیثیت جج کام کرے تو ایسے الونس کا مستحق ہوگا جسے صدر جمہوریہ ذریعہ حکم مقرر کرے اور وہ سب جورسڈکشن (اختیار سماعت) اختیارات اور مراعات سے صرف اوس عدالت کےجج کی حیثیت سے نہ کہ اور طور پر مستفید ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ ہذا کا کوئی حکم اس امر کا موجب نہ ہوگا کہ کوئی شخص جو حسب احکام متذکرہ بالا سوپریم کورٹ کے اجلاس میں شریک اور بحیثیت جج کام کرے ججی کے فرائض انجام نہ دیگا جب تک کہ وہ اپنی رضامندی ظاہر نہ کرے۔

سوپریم کورٹ ایک یادداشت کی عدالت ہے

دفعہ ۱۲۹۔ سوپریم کورٹ ایک ایسی عدالت ہوگی جہاں عدالتی معاملات کی یادداشت رکھی جاتی ہو اور کسی ایسی عدالت کے اختیارات اوسکو حاصل ہونگے جنمیں تحقیر عدالت کی سزا کا اختیار شامل ہو۔

سوپریم کورٹ کا مقام انعقاد

دفعہ ۱۳۰۔ سوپریم کورٹ کا اجلاس دہلی میں منعقد ہوگا یا کسی ایسے مقام یا مقامات پر جسے چیف جسٹس ہند صدر جمہوریہ کی توثیق سے وقتاً فوقتاً مقرر کرے۔

سوپریم کورٹ کا ابتدائی اختیار سماعت

دفعہ ۱۳۱۔ تابع احکام دستور ہذا سوپریم کورٹ دوسری کسی عدالت

کو خارج کر کے کسی ایسی نزاع کے تصفیہ کا ابتدائی اختیار سماعت حاصل ہوگا

(الف) ہندوستان کی حکومت یا ایک یا زیادہ ریاستوں کے درمیان

(ب) حکومت ہند اور کوئی ریاست یا ریاستیں ایک جانب نیز کوئی ریاست یا زیادہ ریاستیں دوسرے جانب یا۔

(ج) دو یا زیادہ ریاستوں کے مابین۔

اگر اور جہاں تک نزاع کے کوئی سوال (خواہ قانون یا واقعات کا) پیدا ہو جس پر قانونی حق کا جیطہ عمل یا وجود منحصر ہو۔ مگر

شرط یہ ہے کہ مذکورہ جورسڈکشن کسی ایسے امر پر محیط نہ ہوگا۔

(۱) جب کسی نزاع میں ضمیمہ اول کے حصہ (ب) کی کوئی مصرحہ ریاست ایک فریق نیز وہ نزاع کسی عہدنامہ۔ معاہدہ۔ میثاق قرارداد۔ سند یا اسی قبیل کی کوئی دستاویز کے تعلق سے پیدا ہو جو دستور ہذا کے نفاذ سے پہلے طے یا تکمیل پائی ہو اور دستور ہذا کے بعد اوسکا نفاذ ہو

(۲) کوئی نزاع جسکی کوئی ریاست فریق ہو اگر وہ نزاع کسی عہدنامہ معاہدہ۔ میثاق۔ قرارداد۔ سند یا اسی قبیل کی دوسری دستاویز کے تعلق سے پیدا ہو جس میں یہ حکم ہو کہ مذکورہ جورسڈکشن کسی ایسی نزاع پر حاوی نہ ہوگا۔

بعض مقدمات میں مرافعات بنا دہی ہائیکورٹ پیش ہونے پر سوپریم کورٹ کے مرافعہ کا جورسڈکشن

دفعہ ۱۳۲۔ (۱) ہند کے علاقہ میں کسی ہائیکورٹ کے کسی فیصلہ ڈگری یا حکم قطعی کی ناراضی سے خواہ وہ دیوانی ہو یا فوجداری یا کوئی اور نوعیت کا ہو۔ مرافعہ سوپریم کورٹ میں پیش ہوگا اگر ہائیکورٹ اسبات کا صداقتنامہ دے کہ اس مقدمہ میں قانون کا اہم سوال دستور ہذا کی تعبیر سے متعلق درپیش ہے

(۲) جب ہائیکورٹ ایسا صداقت نامہ دینے سے انکار کرے تو سوپریم کورٹ اگر یہ اطمینان ہو کہ اوس مقدمہ میں دستور ہذا کی تعبیر سے متعلق قانون کا ایک اہم سوال درپیش ہے تو ایسے فیصلہ ڈگری یا حکم قطعی کی ناراضی سے سماعت مرافعہ کی خاص اجازت صادر کرے گا۔

(۳) جب ایسا صداقت نامہ عطا یا ایسی اجازت صادر ہو جائے تو اوس صورت میں مقدمہ کسی فریق کیجانب سے سوپریم کورٹ میں مرافعہ اس وجہ کی بناء پر پیش کر سکے گا کہ کوئی سوال

جو متذکرہ بالا نوعیت کا ہے غلط طور پر فیصل پایا ہے اور سوپریم کورٹ کی اجازت کے بعد دوسرے وجوہ بھی بیان کئے جاسکیں گے

توضیح۔ دفعہ ہذا کی اغراض کیلئے اصطلاح "حکم قطعی" کسی ایسے حکم پر بھی حاوی ہے جسکے ذریعہ کسی تنقیح کا تصفیہ کیا جائے جو تصفیہ اگر بحق مرافعہ گزار ہوتا تو مقدمہ کے آخری انفصال کے لئے کافی متصور ہو سکتا۔

مقدمات دیوانی میں ہائیکورٹ کے فیصلہ کی ناراضی سے سماعت مرافعات کیلئے سوپریم کورٹ کا اختیار سماعت

دفعہ ۱۳۳۔ (۱) ہندوستان کے علاقہ میں کسی ہائیکورٹ کے فیصلہ دیوانی ڈگری یا حکم قطعی کی ناراضی سے مرافعہ سوپریم کورٹ میں پیش ہوگا اگر ہائیکورٹ تصدیق کرے کہ

(الف) عدالت ابتدائی میں رقم متنازعہ کی مقدار یا مالیت نیز صیغہ مرافعہ میں بھی اوسکی مقدار یا مالیت بیس ہزار روپیہ سے کم ہو یا کسی ایسی رقم سے کم نہ ہو جسے پارلیمان ذریعہ قانون اس بارہ میں مقرر کرے۔

(ب) وہ فیصلہ۔ ڈگری یا حکم قطعی بلاواسطہ یا بالواسطہ ایسے دعوے یا سوال پر متعلق جائداد موثر ہو جو متذکرہ صدر رقمی مقدار یا مالیت کے مساوی ہو یا۔

(ج) وہ مقدمہ سوپریم کورٹ میں بصیغہ اپیل سماعت کے لائق ہے۔

اور جب فیصلہ زیر مرافعہ ڈگری یا حکم قطعی ضمن (ج) کے سوا کسی عدالت بالا تحت کے فیصلہ کی تائید میں ہو تو ہائیکورٹ مزید اسبات کی تصدیق کرے کہ اوس مرافعہ میں قانون کا اہم سوال تصفیہ طلب ہے

(۲) دفعہ ۱۳۲ کے کسی حکم کے باوجود۔ کوئی فریق جو تحت ضمن (۱) سوپریم کورٹ میں مرافعہ پیش کرے ایسے مرافعہ میں منجملہ دوسرے عذرات کے ایک عذر یہ بھی بتلایا جاسکتا ہے کہ دستور ہذا کی تعبیر سے متعلق ایک اہم سوال قانون کا غلط طریقہ پر فیصلہ ہوا ہے۔

(۳) دفعہ ہذا کے کسی حکم کے باوجود۔ تاوقتیکہ پارلیمان ذریعہ قانون اور طور پر احکام جاری نہ کرے کوئی مرافعہ سوپریم کورٹ میں کسی ایسے فیصلہ ڈگری یا حکم قطعی کی ناراضی سے دائر نہو سکیگا جسے کسی ہائیکورٹ کے صرف ایک جج نے صادر کیا ہو۔

فوجداری مقدمات میں سوپریم کورٹ کا اختیار سماعت

دفعہ ۱۳۴۔ (۱) سوپریم کورٹ میں مرافعہ علاقہ ہند کے کسی ہائیکورٹ

کے کسی فیصلہ حکم قطعی یا سزا کی ناراضی سے پیش ہو سکے گا اگر وہ ہائیکورٹ
(الف) بصیغہ مرافعہ کسی ملزم کے حکم برات کو منسوخ کر کے سزائے موت کا حکم صادر کرے
(ب) اپنے اختیار سے کسی مقدمہ کی تحقیقات کو جو عدالت تحت میں ہو رہی ہو منسوخ اور خود تحقیقات کر کے ملزم کو مرتکب جرم اور مستوجب سزائے موت قرار دے یا
(ج) اس امر کا صداقت نامہ دے کہ مقدمہ ہذا بصیغہ مرافعہ سوپریم کورٹ کی سماعت کے لایق ہے۔ مگر
شرط یہ ہے کہ کوئی مرافعہ بروئے فقرہ (ج) تابع ایسے احکام کے پیش ہوگا جو اس خصوص میں بروئے دفعہ ۱۴۵ ضمن (۱) دستور ہذا وضع کئے جائیں اور ایسے شرائط کے تحت ہوگا جسکو ہائیکورٹ مقرر یا ضرورت سمجھے۔
(۲) پارلیمان ذریعہ قانون سوپریم کورٹ کو کسی فیصلہ۔ حکم قطعی یا حکم سزا کے مرافعات فوجداری جو علاقہ ہند کے کسی ہائیکورٹ کی تجویز کی ناراضی سے پیش ہوں اون شرائط اور قیود کے تابع جنکی صراحت ایسے قانون میں کیجائے سماعت کی اجازت عطا کر سکیگا۔

فیڈرل کورٹ کے جورسڈکشن اور اختیارات کا تحت قانون نافذہ سوپریم کورٹ کیجانب سے قابل استعمال ہونا

دفعہ ۱۳۵۔ تا وقتیکہ پارلیمان اور طور پر ذریعہ قانون کوئی حکم جاری نہ کرے۔ سوپریم کورٹ کو کسی ایسے معاملہ میں بھی جورسڈکشن اور اختیارات حاصل ہونگے جس سے احکام مندرجہ دفعہ ۱۳۳ یا ۱۳۴ دستور ہذا متعلق نہ ہوتے ہوں لیکن اوس معاملہ میں کسی قانون نافذہ کے تحت دستور ہذا کے نفاذ سے فوری قبل فیڈرل کورٹ کو وہ جورسڈکشن اور اختیارات حاصل ہوں۔

سوپریم کورٹ میں مرافعہ کیلئے اجازت خصوصی

دفعہ ۱۳۶۔ (۱) فصل ہذا کے کسی حکم کے باوجود۔ سوپریم کورٹ اپنے صوابدید سے علاقہ ہند کی کسی عدالت یا ٹریبونل (عدالت خاص) کے کسی صادر کردہ فیصلہ۔ ڈگری۔ استقرار۔ سزا یا حکم کی ناراضی سے کسی علت یا معاملہ میں مرافعہ کی خاص اجازت عطا کرے گا۔
(۲) ضمن ہذا کا کوئی حکم کسی ایسے فیصلہ۔ استقرار۔ سزا یا حکم سے متعلق نہوگا جو کسی ایسی عدالت یا ٹریبونل کا جاری یا صادر کردہ ہو جسکی تشکیل تحت کسی قانون بہ تعلق افواج مسلح عمل میں آئی ہو

سوپریم کورٹ کے فیصلہ جات یا احکام کی نظر ثانی

دفعہ ۱۳۷۔ پارلیمان کے کسی وضع کردہ احکام مندرجہ قانون کیسی قاعدہ تحت دفعہ ۱۴۵ دستور ہذا کی روسے سوپریم کورٹ کو اختیار نہوگا کہ اپنے کسی مصدرہ فیصلہ یا حکم کی نظر ثانی کرے۔

سوپریم کورٹ کے جورسڈکشن (اختیار سماعت) کی توسیع

دفعہ ۱۳۸۔ (۱) سوپریم کورٹ کو امور مندرجہ فہرست یونین معاملات میں سے کسی ایک امر کے متعلق ایسے مزید اختیارات اور رسڈکشن (اختیار سماعت) حاصل ہوگا جو پارلیمان ذریعہ قانون عطا کرے۔

(۲) سوپریم کورٹ کو ایسا مزید جورسڈکشن (اختیار سماعت اور اختیارات بتعلق کسی معاملہ کے حاصل ہونگے جو حکومت ہند اور کسی ریاست کی حکومت کو خاص قرارداد کی بناء پر عطا ہو ہو اگر پارلیمان بذریعہ قانون ایسا حکم وضع کرے کہ ایسا جورسڈکشن اور اختیارات سوپریم کورٹ کی جانب سے استعمال کئے جائینگے۔

سوپریم کورٹ کو بعض حکمنامجات شاہی (WRITS) اجراء کرنیکے اختیارات

دفعہ ۱۳۹۔ پارلیمان ذریعہ قانون سوپریم کورٹ کو ہدایات۔ احکام یا حکمنامجات بشمول حکمنامجات شاہی (WRITS) بہ شکل حبس بیجا (habeas corpus) تاکیدی (mandamos) امتناعی (prohibition) سلبی (quo warranto) اور معدلتی (certiorari) یا اون میں سے کوئی ایک۔ کسی ایک یا کئی اغراض کیلئے اون حکمنامجات کے سوا جو دفعہ ۳۲ ضمن (۲) میں مندرج ہیں اجراء کرنیکا اختیار عطا کرے گا۔

سوپریم کورٹ کے ضمنی اختیارات

دفعہ ۱۴۰۔ پارلیمان ذریعہ قانون ایسا حکم وضع کرسکیگی کہ سوپریم کورٹ کو ایسے اضافی اختیارات عطا کئے جائیں جو دستور ہذا کے کسی حکم کے مغائر اور اس غرض کے لئے ضروری یا مناسب متصور ہو کہ عدالت موصوف کو تحت دستور ہذا جو جورسڈکشن عطا کیا جائے اوسکا استعمال موثر طریقہ پر عمل میں آئے

قانون کا جو اظہار سوپریم کورٹ کرے وہ تمام عدالتوں پر قابل پابندی ہوگا

دفعہ ۱۴۱۔ وہ فیصلہ جات جو سوپریم کورٹ صادر کرے۔ ہند کے علاقہ میں تمام عدالتوں پر قابل پابندی ہونگے۔

سوپریم کورٹ کے ڈگریات اور احکام کا

دفعہ ۱۴۲۔ (۱) سوپریم کورٹ اپنے جورسڈکشن کا استعمال کرنے میں

صدور اور احکام متعلق برآمدگی وغیرہ

ایسی ڈگری صادر اور ایسا حکم جاری کرسکے گا جو کسی ایسے امر یا معاملہ زیر تصفیہ میں کامل اغراض انصاف کیلئے ضروری ہو اور کوئی ڈگری یا حکم جو اس طرح صادر یا جاری ہو۔ ہندوستان کے جملہ علاقہ میں اس طریقہ پر قابل تعمیل ہوگا جو کسی قانون مجریہ پارلیمان کے ذریعہ مقرر کیا جاتا ہے اور جب تک اس خصوص میں احکام وضع نہ کئے جائیں۔ اس طریقہ پر قابل تعمیل ہوگا جسے صدر جمہوریہ ذریعہ حکم مقرر کرے۔

(۲) تابع احکام کسی قانون جو پارلیمان اس خصوص میں وضع کرے سوپریم کورٹ کو جہاں تک ہندوستان کے جملہ علاقہ کا تعلق ہے وہ تمام اور ہر ایسا اختیار حاصل ہوگا جو کسی شخص کی حاضری۔ کوئی دستاویز کی برآمدی یا پیش کشی یا عدالت موصوف کے کسی تحقیر کی دریافت یا سزا سے متعلق حکم صادر کرنے پر حاوی ہو۔

سوپریم کورٹ سے مشورہ کرنے میں صدر جمہوریہ کا اقتدار

دفعہ ۱۴۳۔ (۱) اگر کسی وقت صدر جمہوریہ کو یہ معلوم ہو کہ کسی معاملہ میں قانون یا واقعہ کا سوال پیدا ہوا یا پیدا ہونے کا امکان ہے جو خاص نوعیت اور عوام کی ایسی اہمیت کا حامل ہے جسکے مد نظر اوسکی نسبت سوپریم کورٹ کی رائے حاصل کرنا مناسب ہے تو صدر جمہوریہ اوس سوال کو بغرض غور و اظہار رائے عدالت موصوف کے سپرد کرے گا اور عدالت موصوف بحث سماعت کرنیکے بعد اگر مناسب خیال کرے صدر جمہوریہ کو اپنی رائے سے مطلع کرے گا۔

(۲) باوجود کسی حکم مندرجہ دفعہ ۱۳۱ اقربلی فقرہ (۱) صدر جمہوریہ اوس قسم کی نزاع کو جو مذکور فقرہ میں درج ہے بغرض رائے سوپریم کورٹ کے سپرد کرے اور سوپریم کورٹ بحث سماعت کرنیکے بعد اگر مناسب خیال کرے اپنی رائے سے صدر جمہوریہ کو مطلع کرے گا۔

سوپریم کورٹ کی امداد میں تمام عاملانہ اور عدالتی اقتدارات کا تعمیل کرنا

دفعہ ۱۴۴۔ تمام اقتدارات عاملہ اور عدالتی میں ہندوستان کے علاقہ میں سوپریم کورٹ کے احکام کی تعمیل میں امداد کرینگے۔

سوپریم کورٹ کے قواعد وغیرہ

دفعہ ۱۴۵۔ (۱) تابع قانون مجریہ پارلیمان سوپریم کورٹ وقتاً فوقتاً بہ توثیق صدر جمہوریہ اپنی عدالت کے طریقہ کار اور ضابطہ عام کو مدون کرنے کیلئے قواعد مرتب کرسکے گا جو امور ذیل پر حاوی ہونگے۔

(الف) اون اشخاص سے متعلق جو عدالت موصوف میں وکالت کر سکینگے۔

(ب) سماعت مرافعہ اور دیگر امور متعلقہ مرافعہ کی سماعت سے متعلق بشمول اوس میعاد کے جسکے اندر مرافعات پیش ہو سکینگے۔

(ج) باب سوم کے کسی حق کے نفاذ کیلئے عدالت میں کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے

(د) بتحت دفعہ ۴۳ ضمن (۱) فقرہ (ج) مرافعات پیش کئے جائیں۔

(ھ) شرائط جنکی روسے کوئی فیصلہ صادر یا حکم جاری کیا جائے جنکے متعلق نظر ثانی ہو سکے گی اور ایسی نظر ثانی کا طریقہ کار بشمول اوس میعاد کے جسکے اندر درخواستیں عدالت میں بغرض نظر ثانی پیش ہوں۔

(و) خرچہ عدالت ہائے ماتحت نیز عدالتی کارروائی کے مصارف اور فیس وکیل جو عدالتی کارروائی کے سلسلہ میں عائد ہو۔

(ہر) ضمانت سے متعلق احکام

(ح) احکام التوا کا طریقہ کار

(ط) مرافعہ سرسری جو کسی قرار داد سے متعلق اور بد السنتہ عدالت محض تاخیر یا ایذا رسانی اور خفیف سی بات کیلئے پیش ہوا ہو۔

(ی) طریقہ کار مندرجہ احکام دفعہ ۱۳۷ ضمن (۱) کے متعلق

(۲) تابع احکام مندرجہ ضمن (۳) اور عام قواعد جو تحت دفعہ ہذا مرتب کئے جائیں اون میں ججوں کی اقل تعداد کا تعین جسمیں کسی مقصد کیلئے اجلاس منعقد کئے جائیں۔ اور جو اجلاس منفردہ اور اجلاس منعقدہ کے اختیارات پر حاوی ہونگے۔

(۳) ججوں کی اقل تعداد جو کسی ایسے مقدمہ کے تصفیہ کیلئے اجلاس کریں جسمیں قانون کا اہم سوال دستور ہذا کی تعبیر کے تعلق سے پیدا یا حسب دفعہ ۳۴ اکسی استصواب کی سماعت کیلئے منعقد ہو پانچ ہوگی۔ مگر

شرط یہ ہے کہ جب سوپریم کورٹ بفصل ہذا کے کسی حکم کے تحت اور دفعہ ۱۳۲ کے سوا کسی مرافعہ کی سماعت کرے اور اوسکا اجلاس پانچ ججوں سے کم ہو اور سماعت مرافعہ

کے دوران میں عدالت کو اطمینان ہو جائے کہ مرافعہ میں دستور ہذا کی تعبیر کے تعلق سے قانون کا اہم سوال پیدا ہوتا ہے جسکا تصفیہ بغرض فیصلہ مرافعہ ضروری ہے تو اجلاس مذکور اوس سوال کو ایسے اجلاس کے سپرد کریگا جو کسی اہم سوال کے تصفیہ کیلئے حسب ضمن ہذا مقرر ہو اور اجلاس مذکور کی رائے وصول ہونے پر سپرد کنندہ اجلاس اوس مرافعہ کا فیصلہ صادر کرے گا۔

(۴) سوپریم کورٹ کوئی فیصلہ بجز کھلی عدالت صادر نہ کرے گی اور ہر رپورٹ جو تحت دفعہ ۱۴۳ اتیار کی جائے اونہیں آرا کی حد تک محدود ہوگی جو کھلی عدالت میں سنائی گئی ہوں

(۵) وہی فیصلہ اور رائے سوپریم کورٹ کی جانب سے سنائی جائے گی جنہیں سماعت شدہ مقدمہ کے ججوں کے آرا کی اکثریت ہو لیکن ضمن ہذا اس امر کا مانع نہ ہوگا کہ کوئی جج جسکو اکثریت سے اتفاق نہو اپنا اختلافی فیصلہ یا رائے صادر نہ کرے

سوپریم کورٹ کے عہدہ دار، ملازمین اور اخراجات

دفعہ ۱۴۶ ۔ (۱) سوپریم کورٹ کے عہدہ داروں اور ملازمین کے تقررات ہندوستان کے چیف جسٹس یا کسی ایسے جج یا عہدہ دار عدالت کیجانب سے عمل میں لائے جائینگے جسے چیف جسٹس ہدایت کرے۔ مگر

شرط یہ ہے کہ صدر جمہوریہ ذریعہ قواعد یہ حکم دے سکینگے کہ ایسے امور میں جنکی صراحت ان قواعد میں ہو۔ کوئی شخص جسکا کوئی تعلق عدالت سے نہو کسی ایسے عہدہ پر مامور نہیں کیا جائیگا جسکا تعلق عدالت سے ہو بجز اسکے کہ یونین کی پبلک سروس کمیشن کا مشورہ ہوا ہو

(۲) پارلیمان کے کسی جاری کردہ قانون کے احکام کے تابع۔ سوپریم کورٹ کے عہدہ داروں اور ملازمین کے شرائط خدمت اوسی طرح مقرر ہونگے جسے ہندوستان کے چیف جسٹس نے ذریعہ قواعد مقرر کیا ہو یا کسی ایسے جج یا عہدہ دار عدالت نے جسے ہندوستان کے چیف جسٹس نے مجاز کیا ہو اس مقصد کیلئے مقرر کیا ہو۔ مگر

شرط یہ ہے کہ قواعد جو تحت ضمن ہذا مرتب کئے جائیں جس حد تک کہ اونکا تعلق تنخواہوں الونس۔ رخصت یا وظائف سے ہو۔ صدر جمہوریہ کی توثیق کے تابع ہونگے۔

(۳) سوپریم کورٹ کے انتظامی اخراجات بشمول تنخواہ الونس اور وظائف جو اوس عدالت کے عہدہ داروں اور ملازمین کو واجب الادا ہیں۔ ہندوستان کے منضبطہ فنڈ پر عائد ہونگے نیز

کوئی فیس یا دیگر رقوم جو عدالت وصول کرے وہ فنڈ مذکور کا جزو ہوگا ۔

تعبیر | دفعہ ۱۴۷ ۔ فصل ہذا و باب ششم کے فصل پنجم میں دستور ہذا کی تعبیر کے تعلق سے جہاں کہیں قانون کے اہم سوال کا تذکرہ ہو تو اوس سے یہی مراد ہوگی کہ قانون حکومت ہند بابتہ سنہ ۱۹۳۵ء (بشمول کوئی ایسے قانون کے جو قانون مذکور کے اضافہ یا ترمیم کا موجب ہو) کی تعبیر کے تعلق سے قانون کا کوئی اہم سوال پیدا ہوا ہے یا کسی ایسے حکم یا قاعدہ کا سوال درپیش ہے جو تحت قانون آزادی ہند بابتہ سنہ ۱۹۴۷ء پیدا ہو۔

فصل پنجم

ہندوستان کا صدر ناظم حسابات و تنقیح کنٹرولر و آڈیٹر جنرل ہند

ہندوستان کا صدر ناظم حسابات و تنقیح | دفعہ ۱۴۸ ۔ (۱) ہندوستان کا ایک صدر ناظم حسابات و تنقیح ہوگا جو صدر جمہوریہ کیجانب سے بوثیقہ حکمنامہ اوسکے قلمی حکم اور مہر کے ذریعہ مقرر کیا جائے گا اور اپنے عہدہ سے صرف اوسی طرح قابل علیحدگی ہوگا جس طرح سوپریم کورٹ کے جج علیحدہ ہوتے یا علیحدہ کئے جا سکتے ہیں۔

(۲) ہر شخص جو ہندوستان کا صدر ناظم حسابات و تنقیح مقرر ہو قبل اسکے کہ اپنے عہدہ کا جائزہ لے صدر جمہوریہ کے سامنے یا کسی ایسے شخص کے سامنے جسے صدر جمہوریہ اس خصوص میں مقرر کرے۔ اوس نمونہ کے مطابق جو ضمیمہ سوم میں درج ہے حلف لیگا یا اقرار صالح کرے گا

(۳) صدر ناظم حسابات و تنقیح کی تنخواہ اور دوسرے شرائط ملازمت ایسے ہونگے جنکو پارلیمان ذریعہ قانون مقرر کرے اور جب تک وہ اس طرح مقرر نہوں۔ اوسی طرح سمجھے جائینگے جنکی صراحت ضمیمہ دوم میں ہوئی ہے۔ مگر

شرط یہ ہے کہ صدر ناظم حسابات و تنقیح کی نہ تو تنخواہ نہ اوسکے حقوق بہ تعلق رخصت غیر موجودگی وظیفہ۔ یا علیحدگی از خدمت کی عمر اس طرح تبدیل نہیں پائینگے جو اوسکے تقرر کے بعد مضر قرار پائیں

(۴) صدر ناظم حسابات و تنقیح ۔ اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جانیکے بعد حکومت ہند یا کسی

ریاست کے کسی اور عہدہ پر ماموری کا نااہل متصور ہوگا۔

(۵) تابع احکام مندرجہ دستور ہذا و نیز قانون نافذہ پارلیمان شرائط ملازمت سررشتہ حسابات و تنقیح نیز صدر ناظم حسابات و تنقیح کے اختیارات ایسے ہونگے جو ذریعہ قواعد مقرر کیئے جائیں جنکو صدر جمہوریہ۔ صدر ناظم حسابات و تنقیح کے مشورہ کے بعد مرتب کرے گا۔

(۶) صدر ناظم حسابات و تنقیح کے عہدہ کے انتظامی اخراجات بشمول تنخواہ الونس اور وظائف جو اون اشخاص کو واجب الادا ہوں جو دفتر مذکور میں کام کرتے ہوں ہندوستان کے منضبطہ فنڈ پر عائد کیئے جائینگے۔

دفعہ ۱۴۹ ـ صدر ناظم حسابات و تنقیح کے فرائض اور اختیارات

صدر ناظم حسابات و تنقیح ایسے فرائض انجام اور ایسے اختیارات استعمال کریگا۔ جنکے حسابات کا تعلق یونین اور ریاستوں سے ہو نیز کسی ایسے اقتدار یا جماعت سے جسکو پارلیمان نے ذریعہ قانون مقرر کیا ہو اور جب تک اس خصوص میں احکام مرتب نہ کیئے جائیں۔ صدر ناظم حسابات و تنقیح ایسے فرائض انجام دیگا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا۔ جو بہ تعلق مملکت ہند اور صوبہ جات ہند اون کے حسابات پر دستور ہذا کے نفاذ سے پہلے ہندوستان کے آڈیٹر جنرل کیجانب سے اختیارات استعمال اور فرائض انجام دیئے جاتے تھے۔

دفعہ ۱۵۰ ـ صدر ناظم حسابات و تنقیح کے اختیارات کہ حسابات سے متعلق ہدایات صادر کرے

یونین اور ریاستوں کے حسابات ایسے نمونہ پر رکھے جائینگے جسے ہندوستان کے صدر ناظم حسابات و تنقیح بہ توثیق صدر جمہوریہ مقرر کرے۔

دفعہ ۱۵۱ ـ تنقیحی رپورٹس

(۱) یونین کے حسابات کی نسبت صدر ناظم حسابات و تنقیح کی رپورٹیں صدر جمہوریہ کے پاس پیش ہونگے جنکو صدر جمہوریہ۔ پارلیمان کے ہر ایک ایوان میں پیش کرنے کا حکم دے گا۔

(۲) ریاست کے حسابات کی نسبت صدر ناظم حسابات و تنقیح کی رپورٹیں اوس ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ کے پاس پیش ہونگے جو آخر الذکر کے حکم سے اون کو ریاست کے ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

باب ششم

وہ ریاستیں جو ضمیمہ اول کے باب (الف) میں محکوم ہیں

فصل اوّل عام

تعریف — **دفعہ ۱۵۲**۔ باب ہذا میں بجز اسکے کہ مضمون یا سباق عبارت اسکے خلاف ہو۔ اصطلاح ریاست سے ایسی ریاست مراد ہے جو ضمیمہ اول کے باب (الف) میں محکوم ہو

فصل دوم عاملہ

گورنر

ریاستوں کے گورنر — **دفعہ ۱۵۳**۔ ہر ریاست کا ایک گورنر ہوگا۔

ریاستوں کا عاملانہ اقتدار — **دفعہ ۱۵۴**۔ (۱) ریاست کا عاملانہ اقتدار۔ گورنر میں مضمر رہے گا اور ایسا اقتدار اوسکی جانب سے خواہ براہ راست یا کسی عہدہ دار کی جانب سے جو اوسکے ماتحت ہو۔ مطابق احکام مندرجہ دستور ہذا استعمال کرے گا۔

(۲) دفعہ ہذا کا کوئی حکم۔

(الف) گورنر پر کوئی ایسے فرائض منتقل ہونے کا موجب نہ ہوگا جو کسی اور اقتدار تحت کسی قانون نافذہ حاصل ہو یا۔

(ب) پارلیمان یا کسی ریاست کے ایوان پر اسبات کا مانع نہ ہوگا کہ قانون کے ذریعہ کسی ایسے اقتدار کو فرائض سپرد کرے جو گورنر کے ماتحت ہو

گورنر کا تقرر — **دفعہ ۱۵۵**۔ ہر ریاست کے گورنر کا تقرر صدر جمہوریہ بوثیقہ حکمنامہ

اپنے قلم اور مہر سے کرے گا۔

عہدہ گورنر کی میعاد | **دفعہ ۱۵۶**۔(۱) گورنر اپنے عہدہ پر صدر جمہوریہ کی خوشنودی تک فائز رہے گا۔

(۲) گورنر اپنی قلمی تحریر سے صدر جمہوریہ کے پاس اپنے عہدہ کا استعفا پیش کر سکیگا۔

(۳) تابع احکام مندرجہ دفعہ ہذا گورنر۔ اپنے عہدہ کا جائزہ لینے کی تاریخ سے پانچسال تک اپنے عہدہ پر برقرار رہے گا۔ مگر

شرط یہ ہے کہ میعاد مقررہ گزرنیکے باوجود گورنر اپنے عہدہ پر فائز رہے گا: تاآنکہ اوسکا جانشین اپنے عہدہ کا جائزہ نہ لے لے۔

گورنر کے تقرر کیلئے اہلیت | **دفعہ ۱۵۷**۔(۱) گورنری کے تقرر کیلئے کوئی شخص اہل نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ ہندوستان کا باشندہ نہ ہو۔ اور اپنی عمر ۳۵ سال ختم نہ کر لیا ہو۔

عہدہ گورنری کے شرائط | **دفعہ ۱۵۸** (۱) گورنر۔ پارلیمان کے کسی ایوان یا کسی ریاست مصرحہ ضمیمہ اول کے کسی ایوان مقننہ کا رکن نہ ہوگا اور اگر پارلیمان کے کسی ایوان یا کسی ایسی ریاست کے ایوان مقننہ کا رکن گورنر مقرر ہو جائے تو وہ اوس ایوان کی نشست سے اوس تاریخ سے سبکدوش سمجھا جائے گا جس تاریخ وہ گورنر کے عہدہ پر مامور ہو۔

(۲) گورنر کسی اور نفع بخش عہدہ پر فائز نہ رہ سکیگا۔

(۳) گورنر اپنے علاقہ کے سرکاری مکانات میں بلا ادائی کرایہ سکونت اختیار کرنے کا مجاز ہوگا نیز ایسے ماہوارات۔ الونس اور مراعات کا مستحق ہوگا جسے پارلیمان ذریعہ قانون مقرر کرے اور جب تک اس بارہ میں احکام مرتب نہ ہو جائیں ایسے ماہوارات۔ الونس اور مراعات وہی ہونگے جنکی صراحت ضمیمہ دوم میں کیگئی ہو۔

(۴) گورنر کی ماہوارات اور الونس میں اوسکے عہدہ کی میعاد تک کوئی تخفیف نہ ہوگی

گورنر کی جانب سے حلف یا اقرار صالح | **دفعہ ۱۵۹**۔ ہر گورنر اور ہر وہ شخص جو گورنر کے فرائض انجام دے اپنے عہدہ پر مامور ہونے سے پہلے اوس ریاست کی متعلقہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس یا اوسکی غیر موجودگی میں اوس عدالت کے سینیر ترین جج کے سامنے جو موجود ہو

حسب نمونہ ذیل حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا۔

منکہ الف۔ب ہوں کہ میں (خدا کا نام لیکر قسم کھاتا / اقرار صالح کرتا) ایمانداری سے گورنری کے عہدہ کو (یا گورنر کے فرائض کو) فلاں ریاست کے (یہاں ریاست کا نام درج ہو) بجا لاؤنگا اور میری بہترین صلاحیتوں کے ساتھ دستور اور قانون کو قائم محفوظ مدافعت کرونگا اور فلاں ریاست (یہاں ریاست کا نام بتلایا جائے) کے افراد کی بہبودی اور خدمت گزاری میں اپنے آپ کو وقف کردونگا

بعض ناگہانی ضروریات پر گورنر کے فرائض کی انجام دہی

دفعہ ۱۶۰۔ صدر جمہوریہ کسی ناگہانی ضرورت پر جس کا ذکر فصل ہذا میں نہو گورنر کی جانب سے فرائض کی انجام دہی کے لئے ایسے احکام مرتب کرے گا جو وہ مناسب خیال کرے۔

معافیات وغیرہ منظور کرنے اور بعض مقدمات میں سزاؤں کو تبدیل معاف یا ملتوی کرنیکی نسبت گورنر کے اختیارات

دفعہ ۱۶۱۔ ریاست کے گورنر کو اختیار ہوگا کہ کسی سزا کو معاف ملتوی دفعۃً یا تخفیف کرے یا کسی ایسے شخص کو جو کسی قانون کے مندرجہ جرائم کے تحت مستوجب سزا ہوا اور جسکے مقابلہ میں ریاست کا عاملہ اقتدار محیط ہو اوسکی سزائے تعزیری کو ملتوی۔ معاف یا تبدیل کرے۔

ریاست کے عاملہ اقتدار کے حدود

دفعہ ۱۶۲۔ (۱) تابع احکام دستور ہذا ریاست کا عاملانہ اقتدار اون امور پر بھی حاوی ہوگا جنکی نسبت ریاست کی مقننہ کو قوانین وضع کرنیکا اقتدار حاصل ہو مگر شرط یہ ہے کہ کسی معاملہ میں جسکی نسبت ریاست کی مقننہ اور پارلیمان کو قوانین وضع کرنے کا اختیار حاصل ہے ریاست کا عاملانہ اقتدار۔ اوس عاملانہ اقتدار کے تابع اور محدود و منصور ہوگا جو دستور ہذا کے ذریعہ عطا ہوا ہو یا پارلیمان کے کسی ایسے جاری کردہ قانون کے ذریعہ یونین یا اوسکے متعلقہ اقتدار کے مقابلہ میں ہو۔

مجلس وزراء

گورنر کو مدد اور مشورہ دینے کیلئے مجلس وزراء

دفعہ ۱۶۳۔ (۱) ایک مجلس وزراء ہوگی جسکا صدر۔ وزیر اعظم ہوگا جو گورنر کو اپنے فرائض کی انجام دہی میں مدد اور مشورہ دے گی بجز

اون فرائض کے جو گورنر پر بروئے دستور ہذا یا تحت دستور ہذا ضروری ہوں کہ اون فرائض یا اون میں سے کسی جزو کو اپنے صوابدید سے انجام دئے

(۲) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی مسئلہ یا مسائل ایسے ہیں جن میں گورنر پر بروئے دستور ہذا یا تحت دستور ہذا اپنے صوابدید سے کام انجام دینا ضروری ہے۔ گورنر کا اپنے صوابدید سے فیصلہ قطعی ہوگا اور کسی کام کو جو از جبکہ گورنر نے انجام دیا ہو۔ باین وجہ معرض بحث میں نہیں آئے گا کہ اوسکو اپنے صوابدید سے عمل کرنا چاہئے یا نہ کرنا چاہئے تھا

(۳) یہ سوال کہ آیا کوئی مشورہ اور اگر مشورہ ہو تو کیا مشورہ وزراء کی جانب سے گورنر کو دیا گیا۔ کسی عدالت میں معرض تحقیقات میں نہ آسکیگا۔

وزراء کی نسبت دیگر احکام | **دفعہ ۱۶۴** (۱) وزیر اعظم۔ گورنر کی جانب سے مقرر ہو گا۔ اور دوسرے وزراء گورنر کی طرف سے وزیر اعظم کے مشورہ سے مقرر ہونگے اور وزیر اعظم۔ گورنر کی مرضی تک اپنے عہدہ پر مامور رہینگے۔ مگر

شرط یہ ہے کہ ریاست ہائے بہار۔ مدھیا پردیش (صوبہ جات متوسط و برار) اور اوڑیسہ میں ایک ایسا وزیر ہوگا جو قبائلی گروہ کی بہبودی کا نگران ہوگا اور اقوام درج فہرست کی بہبودی کی نگرانی کے سوا۔ پست طبقات کی فلاح کا بھی یا کسی اور کام کا نگران ہوگا

(۲) مجلس وزراء اجتماعی حیثیت سے ریاست کی ایوان مقننہ کے پاس جوابدہ ہوگی

(۳) قبل اسکے کہ کوئی وزیر اپنے عہدہ پر مامور ہو۔ گورنر اوسکو عہدہ اور راز داری کا بمتابعت نمونہ مندرجہ ضمیمہ سوم حلف دیگا۔

(۴) کوئی وزیر جو یکے بعد دیگرے ایوان مقننہ کا چھ مہینہ تک رکن نہ ہو تو وہ مدت مذکور گزرنیکے بعد وزارت سے سبکدوش ہو جائے گا

(۵) وزراء کی تنخواہیں اور الونس وہ ہونگے جیسے ریاست کی مقننہ ذریعہ قانون وقتاً فوقتاً مقرر کرے اور جب تک ریاست کی مقننہ اس طرح مقرر نہ کرے وہی تنخواہ اور الونس ہونگے جنکی صراحت ضمیمہ دوم میں کیگئی ہے۔

ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل

ریاست کا ایڈووکیٹ جنرل

دفعہ ۱۶۵ - (۱) ہر ریاست کا گورنر کسی ایسے شخص کو ایڈووکیٹ جنرل مقرر کرے گا۔ جو ہائیکورٹ کا جج مقرر ہونے کا اہل ہو۔

(۲) ایڈووکیٹ جنرل کا یہہ فرض ہو گا کہ اپنی ریاست کی حکومت کو ایسے قانونی معاملات میں مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جو وقتاً فوقتاً منجانب گورنر اوسکے سپرد یا تفویض ہوں نیز ایسے امور انجام دے جو دستور ہذا یا کسی قانون نافذ الوقت سے متعلق ہوں۔

(۳) ایڈووکیٹ جنرل اپنے عہدہ پر گورنر کی مرضی تک مامور رہیگا اور ایسی ماہوار پائے گا جسے گورنر مقرر کرے۔

سرکاری کاروبار کی انجامدہی

ریاست کی حکومت کے کاروبار کی انجامدہی

دفعہ ۱۶۶ - (۱) کسی ریاست کی حکومت کے تمام عاملانہ امور ذیل گورنر کی جانب سے انجام پائینگے

(۲) احکام اور دستاویزات جو گورنر کے نام سے صادر یا تکمیل پائیں اونکو اس طریق پر مصدق کیا جائے گا جسکی وضاحت اون قواعد میں کیگئی ہو جو گورنر مرتب کرے اور کسی ایسے حکم یا دستاویز کا جواز جو اس طرح مصدق ہوا ہو اس وجہ سے معرض بحث میں نہیں آئیگا کہ وہ حکم یا دستاویز ایسی ہے جسے گورنر نے صادر یا تکمیل نہیں کیا۔

(۳) گورنر۔ ریاست کی حکومت کے کاروبار کو زیادہ سہولت بخش طریقہ پر انجام دینے اور وزراء میں کو کاروبار کے تعین کیلئے قواعد مرتب کرے گا اور اون میں سے ایسے امور خارج کئے جائینگے جسے گورنر بروئے دستور ہذا یا تحت دستور ہذا اپنے صوابدید سے انجام دینے کا پابند ہو۔

وزیر اعظم کے فرائض بہ ایں امر برآئے اطلاعات بہ گورنر

دفعہ ۱۶۷ - ہر ریاست کے وزیر اعظم کا یہ فرض ہو گا کہ

(الف) اوس ریاست کے گورنر کو مجلس وزراء کے فیصلوں سے جو معاملات ریاست کے نظم ونسق سے متعلق ہوں اور قانون سازی کے تجاویز پر

موثر ہوں مطلع کرے ۔

(۲) معاملات ریاست کے نظم ونسق اور قانون سازی کے متعلق ایسی اطلاعات مہیا کرے جسے گورنر طلب کرے۔ اور

(۳) اگر گورنر مجلس وزراء کی قرارداد کسی ایسے مسئلہ میں طلب کرے جسمیں کسی وزیر نے فیصلہ صادر کیا ہو لیکن مجلس وزراء نے اوس پر غور نہ کیا ہو تو اوس قرارداد کو پیش کرے۔

فصل سوم

ریاست کی مقننۂ عام

ریاستوں میں مقننہ کی تشکیل

دفعہ ۱۶۸ - (۱) ہر ریاست کی ایک مقننہ ہوگی جسکا ایک گورنر ہوگا اور

(الف) ریاست ہائے بہار، ممبئی، مدراس، پنجاب، صوبہ جات متحدہ (اوتر پردیش) اور مغربی بنگال میں دو ایوان

(ب) بقیہ دوسری ریاستوں میں ایک ایوان ہوگا۔

(۲) جب کسی ریاست کی مقننہ کے دو ایوان ہوں تو پہلے ایوان کو مجلس قانون ساز (legist ative assemaly) اور دوسرے ایوان کو مجلس مقننہ (legeslative council) کہا جائے گا اور جہاں صرف ایک ایوان ہو وہاں اوسکو مجلس مقننہ کہا جائے گا

ریاستوں میں مجالس قانون ساز کا قیام یا برخاستگی

دفعہ ۱۶۹ - (۱) باوجود احکام مندرجہ دفعہ ۱۶۸ پارلیمان ذریعہ قانون کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو جب قائم ہو برخاست کر سکے گا یا کسی ایسی ریاست میں جہاں مجلس قانون ساز موجود نہو مجلس قانون ساز قائم کرے گا اگر اوس ریاست کی مجلس مقننہ اپنے ارکان کی کثرت آراء سے کوئی قرارداد طے کرے اور ایسی قرارداد مجلس مقننہ کے حاضر ارکان کے دو ثلث آراء سے طے پائی ہو۔

(۲) کوئی قانون جسکی صراحت ضمن (۱) میں کیگئی ہو ایسے احکام پر مشتمل ہو جو دستور ہذا کی ترمیم پر موثر ہو تاکہ قانون مذکور کے احکام کا نفاذ ضروری ہو سکے نیز ایسے اضافی۔ اتفاقی اور موثر

احکام پر مشتمل ہو گا جسے پارلیمان ضروری خیال کرے

(۳) کوئی ایسا قانون متذکرہ بالا دفعہ ۳۶۸ کی اغراض کیلئے دستور ہذا کی ترمیم کا موجب نہیں قرار دیا جائے گا۔

مجالس مقننہ کی ترکیب | دفعہ ۱۷۰ (۱) تابع احکام مندرجہ دفعہ ۳۳۳-ہر ریاست کی مجلس مقننہ ایسے ارکان پر مشتمل ہوگی جنکا براہ راست انتخاب ہوا ہو

(۲) ریاست کی مجلس مقننہ میں ہر ارضی حلقوں کی نمائندگی۔ اوس حلقہ کی اوس آبادی کی بنیاد پر ہوگی جسکا تعین ماقبل مردم شماری کے لحاظ سے ہوا ہو اور جسکے متعلقہ اعداد شائع ہوئے ہوں اور بجز ریاست آسام کے خود مختار اضلاع اور اوس حلقہ کو جو چھاونی اور شیلانگ کے بلدی حدود سے متعلق ہوں ہر رکن کی نشست کا اسکیل ۷۵ ہزار آبادی کے لحاظ سے ہوگا۔ مگر

شرط یہ ہے کہ کسی ریاست کی مجلس مقننہ کے ارکان کی تعداد کسی حال پانچسو سے زیادہ اور ساٹھ سے کم نہ ہوگی

(۳) تناسب ارکان کی تعداد کے درمیان ہر ریاست ارضی حلقوں کی ترتیب کے لحاظ سے نیز اوس حلقہ کی آبادی کے مدنظر جو ماسبق کی مردم شماری میں اوسکے شائع شدہ اعداد کے لحاظ سے معلوم ہو جہاں تک قابل عمل ہو ساری ریاست میں یکساں قائم ہوگا

(۴) ہر مردم شماری کے ختم ہونے پر ہر ریاست کی مجلس مقننہ میں متعدد ارضی حلقوں کی نمائندگی ایسے ارباب اقتدار کیجانب سے اوس طریقہ پر اور ایسی تاریخ سے مکرر متوازن کی جائیگی جسے پارلیمان ذریعہ قانون متعین کرے۔ مگر

شرط یہ ہے کہ مجلس مقننہ کی نمائندگی کا یہ مکرر توازن اوسوقت تک قابل نفاذ نہ ہوگا جب تک موجودالوقت مجلس مقننہ کی تحلیل نہ ہو جائے

مجالس قانون ساز کی ترکیب | دفعہ ۱۷۱ (۱) کسی ایک ریاست کی مجلس قانون ساز کے جملہ ارکان کی تعداد۔ اوس ریاست کی مجلس مقننہ کے جملہ ارکان کی تعداد کے مقابلہ میں ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہوگی۔ مگر

شرط یہ ہے کہ کسی ریاست کے مجلس قانون ساز کے ارکان کی جملہ تعداد کسی حال بھی

بهم سے کم نہ ہوگی

(۲) تاوقتیکہ پارلیمان ذریعہ قانون کوئی اور احکام جاری نہ کرے۔ ریاست کی مجلس قانون ساز کی ترکیب وضعی حسب طریقہ ضمن متذکرہ (۳) ہوگی

(۳) ریاست کی مجلس قانون ساز کے ارکان کی جملہ تعداد کے منجملہ

(الف) تقریباً جہاں تک ہوسکے ایک تہائی تعداد ایسے منتخب افراد کی ہوگی جو اوس ریاست کے بلدیات اضلاع کے مجالس بلدی اور ایسے مقامی ارباب اقتدار کے ارکان میں سے ہونگے جسے پارلیمان ذریعہ قانون محقق کرسکے۔

(ب) تقریباً جہاں تک ہوسکے $\frac{1}{12}$ حصہ ایسے منتخب افراد کا ہوگا جو اوس ریاست کے ایسے باشندہ ہوں جو ہندوستان کے کسی علاقہ کی یونیورسٹی کے کم ازکم تین سال سے گریجویٹ (بی۔اے) رہے ہوں یا کم ازکم تین سال سے ایسی اہلیت اور صلاحیت رکھتے ہوں جسے پارلیمان نے ذریعہ قانون کسی یونیورسٹی کے گریجویٹ کے مماثل ہونا قرار دیا ہو۔

(ج) تقریباً جہاں تک ہوسکے $\frac{1}{12}$ حصہ ایسے افراد کا منتخب ہوگا جو اوس ریاست کے ایک ایسے تعلیمی ادارہ میں کم ازکم تین سال تک درس اور تدریس کا کام کیا ہو جسکا معیار مدرسہ ثانوی سے کم نہ ہو اور جسکا قرارداد پارلیمان نے ذریعہ قانون کیا ہو۔

(د) تقریباً جہاں تک ہوسکے ایک ثلث ایسے افراد کا انتخاب ہوگا جنکو اوس ریاست کی مجلس مقننہ کے ارکان نے منتخب کیا ہو لیکن وہ منتخب افراد مجلس مقننہ کے ارکان نہ ہوں۔

(ھ) بقیہ ارکان گورنر کیجانب سے بمتابعت احکام ضمن (۵) نامزد کئے جائینگے۔

(۴) تحت ضمن (۳) ذیلی فقرات (الف۔ب وج) ارکان ایسے ارضی حلقوں سے منتخب کئے جائینگے جسے پارلیمان اپنے جاری کردہ قانون کے ذریعہ مقرر کرے اور انتخابات بروے فقرات مذکورا اور حسب ذیلی فقرہ (د) تناسبہ نمائندگی کے اصول کے مطابق واحد قابل انتقال رائے کے ذریعہ منعقد ہونگے

(۵) تحت ضمن (۳) ذیلی فقرہ (ھ) ارکان جو گورنر کی جانب سے نامزد کئے جائینگے ایسے اشخاص پر مشتمل ہونگے جو حسب ذیل امور کی بابتہ خصوصی مہارت یا عملی تجربہ کے حامل ہوں

ادب. سائنس. فنون. تحریک امداد باہمی اور سماجی خدمت

ریاستی مجالس مقننہ کی میعاد

دفعہ ۱۷۲. (۱) ہر ریاست کی ہر ایک مجلس مقننہ تاوقتیکہ جلد تحلیل نہ ہو جائے اپنے پہلے اجلاس کی مقرر کردہ تاریخ سے پانچ برس تک قائم رہے گی اور اس سے زیادہ مدت تک قائم نہ رہ سکیگی اور مذکور پانچسال کی مدت کے گزرنے پر اوس مجلس کا تحلیل پانا قرار دیا جائے گا۔ مگر

شرط یہ ہے کہ مذکور مدت میں جبکہ مفاجاتی حالت جاری ہو پارلیمان ذریعہ قانون ایسی مدت تک توسیع کرسکے گی جو بوقت واحد ایکسال سے زیادہ نہ ہو اور کسی حال مفاجاتی حالت برخاست ہونیکے بعد چھ مہینہ سے زیادہ مدت تک نہ ہو۔

(۲) ریاست کی مجلس قانون ساز کسی تحلیل کے تابع نہ ہوگی لیکن ہر دوسرے سال کے ختم ہوتے ہی اوس قانون کے مطابق جسے پارلیمان اسبارہ میں وضع کرے تقریباً ایک تہائی ارکان سبکدوش ہوں گے۔

ریاستی مقننہ کے رکنیت کی اہلیت

دفعہ ۱۷۳. کسی ریاست کی مجلس مقننہ کی نشست پر کرنے کیلئے کوئی شخص منتخب ہونیکا اہل نہیں سمجھا جائے گا جب تک

(الف) وہ ہندوستان کا شہری نہ ہو۔

(ب) مجلس مقننہ کی نشست کی صورتمیں ۲۵ سال سے کم عمر اور مجلس قانون ساز کی نشست کی صورتمیں ۳۰ سال سے کم عمر کا نہ ہو اور

(ج) ایسی دوسری قابلیتیں رکھتا ہو جو اس خصوص میں کسی قانون وضع کردہ پارلیمان کے ذریعہ مقرر کئے جائیں۔

ریاستی مقننہ کی میقاتیں نشستگی اور تحلیل

دفعہ ۱۷۴. (۱) ریاستی مجالس قانون کے ایوان یا ایوانات ہر سال کم از کم دو مرتبہ منعقد ہونگے اور پہلی میقات کے آخری اجلاس کے بعد دوسری میقات کے اجلاس اول تک چھ مہینہ سے زیادہ مدت کا فصل نہ ہوگا۔

(۲) تابع احکام ضمن (۱) گورنر وقتاً فوقتاً

(الف) ایوان یا کسی ایوان کو ایسے وقت اور مقام پر طلب کرسکیگا جسے وہ مناسب خیال کرے

(ب) ایوان یا ایوانات کے اجلاسوں کو برخاست کرسکے گا۔

(ج) مجلس مقننہ کی تحلیل کرسکے گا۔

گورنر کا حق کہ ایوان یا ایوانات کو مخاطب کرے یا اپنا پیام بھیجے

دفعہ ۱۷۵ ۔ (۱) گورنر ایوان مقننہ کو مخاطب کرسکے گا یا بصورت ایسی ریاست کے جہاں ایوان قانون ساز ہو تو اوس ریاست کے دونوں ایوان میں سے کسی ایک یا دونوں ایوان کو اکٹھا کرکے مخاطب کرسکیگا اس غرض کیلئے ارکان کو حاضر رہنے پا بند کرسکے گا۔

(۲) ریاست کی مجلس یا مجالس قانونی کو گورنر اپنا پیام بھیجے گا خواہ وہ پیام کسی ایسے مسودہ قانون کی نسبت ہو جو اوس ایوان میں زیر غور ہو یا کسی اور امر سے متعلق ہو۔ اور وہ ایوان جس میں وہ پیام وصول ہوا ہو کافی سہولت کے ساتھ اوس معاملہ پر غور کرے گا جو اوس پیام میں بغرض غور پیش کیا گیا ہو۔

ہر میقات کے شروع ہونے پر ریاستی گورنر کا خصوصی ایڈریس

دفعہ ۱۷۶ (۱) ہر میقات کے شروع ہونے پر۔ گورنر مجلس مقننہ اور جب اوس ریاست میں مجلس قانون ساز بھی ہو تو مقننہ کے دونوں ایوان کو ملا کر مخاطب کرے گا اور مقننہ کو اوسکی طلبی کے اسباب سے مطلع کرے گا۔

(۲) احکام ذریعہ قواعد مرتب کئے جائینگے جسمیں ایوان یا کسی ایک ایوان کے طریقہ کار کا ضابطہ مقرر کیا جائے گا جسمیں ایسے ایڈریس کی بابتہ جو امور بحث طلب ہوں اون کے لئے وقت کا تعین نیز ایوان کے دوسرے کاروبار کے مقابلہ میں ایسے مباحثہ کیلئے اولیت کا قرارداد ہوگا۔

وزرا اور ایڈوکیٹ جنرل کے حقوق بہ تعلق ایوانات

دفعہ ۱۷۷ ۔ ریاست کا ہر ایک وزیر اور ایڈوکیٹ جنرل ریاست کی مجلس مقننہ کی کارروائیوں میں بحث۔ یا بات یا اور طور پر حصہ لے سکیگا اور جب اوس ریاست میں مجلس قانون ساز بھی قائم ہو تو دونوں ایوان میں حصہ لے سکیگا نیز مجلس مقننہ کی کسی ایسی کمیٹی میں حصہ لے سکیگا جسمیں وہ بحیثیت رکن مقرر ہوا ہو لیکن بحت دفعہ دفعہ ہذا رائے دینے کا مجاز نہ ہوگا۔

ریاستی مقننہ کے عہدہ داران

مجلس مقننہ کے خطیب اور نائب خطیب

دفعہ ۱۷۸ - ریاست کی ہر مجلس مقننہ جہاں تک جلد ہوسکے ایوان کے دو ارکان کا انتخاب کرے گا جو علی الترتیب خطیب یا نائب خطیب سے موسوم ہونگے اور جب کبھی خطیب یا نائب خطیب کا عہدہ تقرر طلب نکلے۔ تو ایوان جو بھی صورت ہو کسی دوسرے رکن کو خطیب یا نائب خطیب منتخب کرے گا۔

خطیب یا نائب خطیب کے عہدوں سے سبکدوشی استعفاء اور علیحدگی

دفعہ ۱۷۹ - کوئی رکن جو کسی مجلس مقننہ کے عہدہ خطیب یا نائب خطیب پر مامور ہو۔

(الف) اپنے عہدہ سے سبکدوش ہوگا اگر وہ ایوان مقننہ کا رکن باقی نہ رہے۔

(ب) کسی وقت اپنی قلمی تحریر کے ذریعہ اگر وہ نوشتہ خطیب ہو تو نائب خطیب کو اور اگر ایسی تحریر نائب خطیب کا نوشتہ ہو تو خطیب کو موسوم کرکے اپنے عہدہ سے مستعفی ہوسکیگا۔

(ج) ایوان کی کسی قرارداد کے ذریعہ اپنے عہدہ سے علیحدہ ہوسکے گا جو ایوان کے اوسوقت کے سارے ارکان کی کثرت رائے سے طے پایا ہو۔ مگر

شرط یہ ہے کہ باغراض فقرہ (ج) کوئی تحریک قرارداد پیش نہیں کیجائے گی جب تک ایسی قرارداد پیش کرنیکی تحریک کا منشاء کم از کم چودہ روز پہلے ذریعہ نوٹس ظاہر نہ کیا جائے

مزید شرط یہ ہے کہ جب کبھی مقننہ کی تحلیل ہوجائے تو خطیب اپنے عہدہ سے سبکدوش ہوگا تاآنکہ تحلیل کے بعد جدید مقننہ کا پہلا اجلاس نہ ہوجائے۔

نائب خطیب یا کسی دوسرے شخص کا بحیثیت عہدہ خطیب کے فرائض کو سرانجام دے

دفعہ ۱۸۰ - (۱) جب خطیب کا عہدہ خالی ہوجائے تو اوس عہدہ کے فرائض نائب خطیب کیجانب سے انجام دئے جائینگے یا اگر نائب خطیب کا عہدہ بھی خالی ہوجائے تو مقننہ کے کسی رکن کو گورنر اس مقصد کے لئے مقرر کرے گا۔

(۲) جب کسی اجلاس میں خطیب غیر موجود ہو تو نائب خطیب اور اگر وہ بھی موجود نہ ہو تو ایسا شخص جو مقننہ کے قواعد ضابطہ کی رو سے مقرر کیا جائے یا اگر ایسا شخص بھی موجود نہ ہو تو وہ شخص خطیب قرار دیا جائے گا جسے ایوان مقننہ مقرر کرے۔

خطیب یا نائب خطیب کا صدارت نہ کرنا

دفعہ ۱۸۱ - (۱) مجلس مقننہ کے کسی اجلاس میں جب کوئی قرارداد

جب اوسکی علیحدگی کی قرارداد زیر غور ہو	خطیب کو اوسکے عہدہ سے علیحدہ کرنیکی زیر غور ہو تو خطیب یا جب کوئی قرارداد نائب خطیب کو اوسکے عہدہ سے علیحدگی کی ہو تو نائب خطیب

اگرچیکہ وہ موجود ہو اجلاس کی صدارت نہ کرسکیگا اور احکام مندرجہ دفعہ ۱۸۰ ضمن (۲) ہر ایسے اجلاس سے متعلق ہونگے جو اوس صورت میں کسی اجلاس سے متعلق ہوتے جبکہ خطیب یا نائب خطیب جیسی صورت ہو غیر موجود ہوں۔

(۲) خطیب کو مجلس مقننہ کی اون کارروائیوں میں حصہ لینے اور اپنا جواب پیش کرنیکا حق ہوگا جبمیں اوسکے علیحدگی کی کوئی قرارداد مجلس میں زیر غور ہو باوجود احکام مندرجہ دفعہ ۱۸۹ ایسی قرارداد پر یا کسی دوسرے معاملہ میں جب کہ ایسی قرارداد کا دوران ہو بلکہ اول رائے دینے کا مجاز ہوگا لیکن اوس صورت میں رائے نہیں دیسکیگا جب کہ آراء مساوی ہوجائیں

مجلس قانون ساز کا صدرنشین اور نائب صدرنشین	**دفعہ ۱۸۲** ہر ریاست جسمیں مجلس قانون ساز قائم ہو اوس ایوان میں جہاں تک جلد ہو ایوان کے دو ارکان منتخب کیئے جائیں گے جو

علی الترتیب صدرنشین اور نائب صدرنشین ہونگے۔ اور جب کبھی صدرنشین یا نائب صدرنشین کا عہدہ خالی ہوجائے تو ایوان دوسرے رکن کو بہ حیثیت صدرنشین یا نائب صدرنشین جیسی بھی صورت ہو منتخب کرے گا۔

صدرنشین اور نائب صدرنشین کے عہدوں سے سبکدوشی استعفا اور علیحدگی	**دفعہ ۱۸۳** کوئی رکن جو مجلس قانون ساز کے عہدہ پر بحیثیت صدرنشین یا نائب صدرنشین فائز ہو۔

(الف) اپنے عہدہ سے سبکدوش ہوگا اگر وہ ایوان کا رکن باقی نہ رہے

(ب) کسی وقت اپنے قلمی نوشتہ کے ذریعہ اگر وہ صدرنشین کا ہو تو نائب صدرنشین اور اگر وہ نائب صدرنشین ہو تو صدرنشین کو مخاطب کرکے اپنے عہدہ کا استعفا پیش کرسکیگا اور

(ج) ایوان کی کسی ایسی قرارداد کے ذریعہ علیحدہ کیا جا سکے گا جو ایوان کے تمام موجودہ ارکان کی اکثریت کے ذریعہ طے پائی ہو۔ مگر

شرط یہ ہے کہ باغراض ذیلی فقرہ (ج) کوئی قرارداد پیش نہیں کیجائے گی جب تک ایسی قرارداد پیش کرنیکا منشاء چودہ روز پہلے ذریعہ نوٹس ظاہر نہ کیا گیا ہو

نائب صدر نشین یا کوئی اور شخص کا اختیار جبکہ وہ عہدہ صدارت کا منصرانہ کام انجام دے

دفعہ ۱۸۴ - (۱) جب صدر نشین کا عہدہ خالی ہو اوس عہدہ کے فرائض نائب صدر کیجانب سے انجام دئے جائینگے یا اگر نائب صدر نشین کا عہدہ خالی ہو تو مجلس قانون ساز کا ایسا رکن انجام دیگا جسے گورنر اس غرض کیلئے مقرر کرے۔

(۲) مجلس قانون ساز کے کسی اجلاس سے صدر نشین کی غیر موجودگی کے دوران میں نائب صدر نشین یا اگر وہ بھی غیر موجود ہو تو ایسا شخص جسے ایوان ذریعہ قواعد ضابطہ مقرر کرے یا اگر ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا دوسرا شخص جسے مجلس قانون ساز بحیثیت صدر نشین کام انجام دینے کی غرض سے مقرر کر سکے گا۔

صدر نشین یا نائب صدر نشین کا ایوان کی صدارت نہ کرنا جبکہ اوسکی عہدہ سے علیحدگی کی قرارداد زیر غور ہو

دفعہ ۱۸۵ - (۱) مجلس قانون ساز کے کسی اجلاس میں جب کوئی قرارداد صدر نشین کو اوسکے عہدہ سے علیحدہ کرنے سے متعلق زیر غور ہو تو صدر نشین یا جب کوئی قرارداد نائب صدر نشین کو اوسکے عہدہ سے علیحدگی کی زیر غور ہو تو نائب صدر نشین خواہ وہ موجود ہوں۔ صدارت نہ کر سکینگے اور احکام مندرجہ دفعہ ۱۸۴ ضمن (۲) ہر ایسے اجلاس سے متعلق ہونگے جو اوس صورت میں متعلق ہوتے جبکہ صدر نشین یا نائب صدر نشین جو بھی صورت ہو غیر موجود ہوتے۔

(۲) مجلس قانون ساز کی روئدادوں میں صدر نشین کو حصہ لینے۔ جوابدہی اور نمائندگی کرنیکا حق ہوگا جب کوئی قرارداد اوسکے عہدہ سے علیحدگی کی مجلس قانون ساز میں زیر غور ہو اور باوجود احکام مندرجہ دفعہ ۱۸۹ ایسی تحریک پر یا ایسی کارروائیوں کے دوران میں کسی اور معاملہ پر صرف بوہلہ اول رائے دینے کا مجاز ہوگا لیکن جب آراء مساوی ہوں تو رائے دینے کا مجاز نہ ہوگا۔

خطیب اور نائب خطیب، صدر نشین اور نائب صدر نشین کے تنخواہ اور الونس

دفعہ ۱۸۶ - مجلس مقننہ کے خطیب اور نائب خطیب اور مجلس قانون ساز کے صدر نشین اور نائب صدر نشین کو ایسی تنخواہیں اور الونسیں دئے جائینگے جسے علی الترتیب ریاست کی مجلس مقننہ ذریعہ قانون مقرر کرے اور جب تک اس خصوص میں احکام جاری نہوں۔ ایسی تنخواہیں اور الونسیں متذکرہ ضمیمہ دوم دے جائینگے

ریاستی ایوان قانون کی معتمدی

دفعہ ۱۸۷ - (۱) ریاست کے ایوان مقننہ یا ہر ایک ایوان قانون سازمیں معتمدی کا علیحدہ عملہ ہوگا. مگر

شرط یہ ہے کہ ضمن ہذا کا کوئی حکم بصورت اس کے کہ اوس ریاست میں مجلس قانون ساز بھی موجود ہو اس امر کا مانع نہ ہوگا کہ ایسے مقننہ کے دونوں ایوانوں کے لئے مشترک خدمات قائم کئے جائیں۔

(۲) ریاست کی ایوان مقننہ ذریعہ قانون ماموری اور ایسے اشخاص کی ملازمت کے شرائط مقرر کرے گی جو ریاست کے ایوان ہائے قانون یا ایوان کے عملہ معتمدی کے تقررات پر موثر ہوں۔

(۳) جب تک حسب ضمن (۲) ریاست کی ایوان مقننہ سے احکام مدون نہ کئے جائیں۔ گورنر مجلس مقننہ کے خطیب یا مجلس قانون ساز کے صدر نشین سے جیسی صورت ہو مشورہ کرنے کے بعد ایسے قواعد مرتب کرے گا جو ایوان مقننہ یا ایوان قانون ساز کے عملہ معتمدی کے ماموره اشخاص کی ملازمت کے شرائط اور تقررات پر موثر ہوں اور کوئی ایسے قواعد جو مرتب کئے جائیں کسی ایسے قانون کے احکام کے تابع ہونگے جو ضمن مذکور کے تحت مرتب کیا جائے

کاروبار کی انجام دہی

ارکان کیجانب سے حلف یا اقرار صالح

دفعہ ۱۸۸ - مجلس مقننہ یا مجلس قانون ساز کا ہر رکن اپنی نشست پر آنے سے پہلے گورنر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جو گورنر اس خصوص میں مقرر کرے۔ بموجب مونہ مندرجہ ضمیمہ سوم حلف لیگا یا اقرار صالح کریگا۔

ایوانوں میں رائے دہی ایوانوں کا اختیار باوجود یکہ وہ نشستیں خالی ہوں

دفعہ ۱۸۹ - (۱) بجز اسکے کہ دستور ہذا میں کوئی اور حکم ہو۔ ریاست کی مجلس مقننہ کے کسی اجلاس میں تمام امور اراکین موجود کی کثرت آراء سے طے پائینگے جسمیں خطیب یا صدر نشین یا کوئی شخص جو اوسکی بجائے مقرر ہو اوسکی رائے نہ ہوگی خطیب یا صدر نشین یا کوئی شخص جو اوسکی بجائے مقرر ہو پہلے اول رائے نہیں دے گا لیکن آراء مساوی ہونے کی صورت میں اوسکو انفصالی رائے (کاسٹنگ ووٹ) استعمال

کرنیکا اختیار رہوگا۔

(۲) مجلس مقننہ کو اختیار ہوگا کہ اپنا کام انجام دے باوجود اسکے کہ اوسمیں رکنیت کی کوئی نشستیں خالی ہوں اور کسی ریاست کے ایوان قانون سازی کی ہر کارروائی جائز ہوگی باوجود اسکے کہ بعدازاں یہ پایا جائے کہ بعض اشخاص جو مجاز نہ تھے ایوان میں شریک تھے رائے دے اور دیگر طور پر بھی کارروائیوں میں حصہ لے۔

(۳) جب تک کسی ریاست کی ایوان قانون ساز بذریعہ قانون اور طور پر احکام جاری نہ کرے کسی ریاست کے ایوان قانون ساز کا نصاب دس ارکان سے زیادہ ہوگا۔ یا ایوان کے جملہ ارکان کی تعداد کا ۱/۱۰ حصہ جو بھی زیادہ ہو اجلاس منعقد ہو سکے گا۔

(۴) اگر کسی ریاست کے مجلس مقننہ یا مجلس قانون ساز کے اجلاس کے دوران میں کسی وقت تکمیل نصاب نہو تو اوسوقت خطیب یا صدرنشین یا وہ شخص جو اوسکی بجائے مقرر ہو اوسکا یہ فرض ہوگا کہ اوس ایوان کو یا تو برخاست یا اوسوقت تک ملتوی کردے جب تک نصاب پورا ہو جائے۔

ارکان کی نااہلیت

نشستوں کا خالی ہونا — **دفعہ ۱۹۰** ۔ (۱) کوئی رکن ریاست کے دونوں ایوان کا رکن نہو سکیگا اور ریاست کی ایوان قانون ساز سے احکام ذریعہ قانون جاری کئے جائیں گے کہ کسی ایسے شخص کی نشست خالی ہوئی ہے جو دونوں ایوان کا رکن منتخب ہوا ہے اور ایسی خالیہ نشست دونوں ایوان میں سے کسی ایک ایوان کی ہوگی

(۲) کوئی شخص دو یا زیادہ ریاستوں کے ایوان مصرحہ ضمیمہ اول کا رکن نہو سکیگا اور اگر کوئی شخص دو یا زیادہ ریاستوں کے ایوانوں کا رکن منتخب ہو جائے تو ایسی مدت کے گزرنے پر جسکی صراحت قواعد مجریہ صدر جمہوریہ میں کیگئی ہو اوس شخص کی نشست سارے ایسی ریاستوں کے ایوانوں میں خالیہ سمجھی جائیگی تاوقتیکہ وہ شخص سوائے ایک ریاست کے بقیہ ریاستوں کے ایوانوں کی اپنی نشست سے مستعفی نہو جائے۔

(۳) اگر ریاست کے ایوان قانون ساز کا کوئی رکن۔
(الف) حسب دفعہ ۱۹۱ ضمن (۱) کسی ایک نااہلی کا تابع ہو جائے۔
(ب) اپنی نوشتہ تحریر موسومہ خطیب یا صدر نشین کے ذریعہ جو بھی صورت ہو اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے تو اوسکی نشست اس بنا پر خالیہ سمجھی جائیگی۔
(۴) اگر ریاست کے کسی ایوان کا کوئی رکن (۶۰) دن کی میعاد تک ایوان کی اجازت کے بغیر تمام اجلاسوں سے غیر حاضر رہے تو ایوان یہ قرار دادے سکیگا کہ اوسکی نشست خالیہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ (۶۰) دن کا حساب لگانے میں وہ زمانہ شمار نہیں کیا جائیگا جسمیں ایوان مسلسل چار دن سے زیادہ ملتوی یا برخاست رہا ہو۔

رکنیت کیلئے نااہلیت

دفعہ ۱۹۱۔ (۱) کوئی شخص ریاست کی مجلس مقننہ یا مجلس قانون ساز کی رکنیت پر منتخب ہونیکے ناقابل سمجھا جائے گا۔ اگر
(الف) وہ حکومت ہند یا کسی ریاست مصرحہ ضمیمہ اول کی حکومت میں کسی نفع بخش عہدہ پر سوائے ایسے عہدہ کے مامور ہو جو اوس ریاست کے ایوان نے ذریعہ قانون یہ قرار دیا ہو کہ اوس عہدہ کا مامور نا قابل نہیں ہے۔
(ب) وہ غیر صحیح العقل ہو اور ایسا ہونا کسی عدالت مجاز سے قرار دیا گیا ہو
(ج) وہ بری شدہ دیوالیہ ہو۔
(د) وہ ہندوستان کا شہری نہ ہو یا باختیار خود کسی بیرونی ریاست کی شہریت اختیار کر لیا ہو یا کسی خارجی ریاست کی اطاعت اور وفاداری کا اپنے آپکو پابند کر لیا ہو
(ھ) وہ کسی قانون مجریہ پارلیمان یا اوسکے تحت ناقابل قرار دیا گیا ہو۔
(۲) اغراض دفعہ ہذا کیلئے کوئی شخص۔ حکومت ہند یا کسی ریاست مصرحہ ضمیمہ اول کی حکومت میں کسی نفع بخش عہدہ پر مامور ہونا صرف بایں وجہ نہیں سمجھا جائے گا کہ وہ یونین یا کسی ایسی ریاست کا وزیر ہے۔

اراکین کی ناقابلیتوں کے امور کا تصفیہ

دفعہ ۱۹۲۔ (۱) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کسی ریاست کے ایوان مقننہ کا کوئی رکن کسی ایسی ناقابلیتوں میں مبتلا ہے جن کی

صراحت دفعہ ۱۹۱ ضمن (۱) میں کیگئی ہے تو وہ سوال گورنر کے پاس بغرض تصفیہ رجوع کیا جائیگا اور گورنر کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(۲) کسی ایسے سوال پر کوئی فیصلہ صادر کرنیسے پہلے گورنر انتخابی کمیشن کی رائے حاصل کرنیکے بعد اوسکے مطابق عمل کرے گا۔

تاوان ایوان میں شریک ہونے اور رائے دینے کی نسبت قبل اسکے کہ تحت دفعہ ۱۸۸ حلف لے یا اقرار صالح کرے یا جب اوسمیں نااہلیت یا ناقابلیت ہو

دفعہ ۱۹۳۔ اگر کوئی شخص کسی ریاست کی مجلس مقننہ یا مجلس قانون ساز میں قبل اسکے کہ احکام مندرجہ دفعہ ۱۸۸ کی تعمیل کرے بحیثیت رکن شریک ہوکر رائے دے یا جب اوسکو معلوم ہو کہ اوسمیں ایوان کا رکن بننے کی نااہلیت یا کسی قانون مجریہ پارلیمان کے احکام کے ذریعہ وہ ایسا عمل کرنے سے ممنوع ہے تو وہ ہر روز کی بابت جسمیں وہ شریک ہوکر رائے دیا ہو مستوجب ادائی تاوان ہوگا جسکی مقدار (۵۰۰) روپیہ ہوگی اور وہ تاوان ریاست کیجانب سے قابل وصولی ہوگا۔

اختیارات۔ مراعات اور مستثنیات ریاستی ایوان قانونی اور اونکے ارکان سے متعلق

ایوان مقننہ اونکے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات اور مراعات وغیرہ

دفعہ ۱۹۴۔ (۱) تابع احکام مندرجہ دستور ہذا اور بہ تحت اون قواعد و احکام نافذ الوقت جو مقننہ کے طریقہ کار سے متعلق ہیں ہر ریاست کے ایوان مقننہ میں تقریر کی آزادی ہوگی۔

(۲) کسی ریاست کے ایوان قانونی کا کوئی رکن کسی ایسی عدالتی کارروائی کا مستوجب نہ ہوگا جو ایوان یا اوسکی کسی کمیٹی میں کسی امر کے ظاہر کرنے یا رائے دینے سے متعلق ہو نیز کوئی شخص کسی ایوان مقننہ کی اجازت سے یا اجازت کے تحت کسی رپورٹ۔ دستاویز۔ آراء یا روئدادوں کی اشاعت کے باعث کسی ایسی کارروائی کا مستوجب نہ ہوگا۔

(۳) دیگر امور میں کسی ریاست کے ایوان قانونی اوسکے ارکان اور ایسے ایوان قانونی کی کمیٹیوں کے اختیارات۔ مراعات۔ اور مستثنیات وہی قرار دئے جائینگے جیسے مقننہ بذریعہ قانون مقرر کرے اور جب تک ایسا قرارداد نہو حقوق مذکور وہی ہونگے جو نفاذ دستور ہذا کے وقت مملکت متحدہ برطانیہ کی پارلیمان کے بیت العوام اور اوسکے

ارکان کمیٹیوں کو حاصل ہے۔

(۴) احکام مندرجہ ضمن ہائے (۱-۲ و ۳) ایسے اشخاص سے بھی متعلق ہونگے جو دستور ہذا کی متابعت میں کسی ریاست کے ایوان قانون یا اوسکی کمیٹی کی کارروائیوں میں حصہ لینے اور اظہار خیال کا حق رکھتے ہوں اور اوسی طرح متعلق ہونگے جس طرح ایوان قانون کے ارکان سے متعلق کئے گئے ہیں

ارکان کی تنخواہیں اورالونس | **دفعہ ۱۹۵**۔ ریاست کی مجلس قانون ساز کے ارکان ایسی تنخواہوں اور الونسوں کے مستحق ہیں جو اوس ریاست کی مقننہ ذریعہ قانون مقرر کرے اور جب تک اس بارہ میں احکام وضع نہ کئے جائیں تنخواہیں اور الونس ایسی شرح کے لحاظ سے اور ایسے شرائط کے ساتھ دئے جائینگے جو نفاذ دستور ہذا سے فوری قبل متعلقہ صوبجات کی مجالس قانونی کے ارکان کے متعلق جاری تھے۔

ضابطہ دستور سازی

سوودات قانون کی پیش سازی اور منظوری کے احکام | **دفعہ ۱۹۶**۔ (۱) زری اور دیگر مالیاتی مسودات قانون کے تعلق سے تابع احکام مندرجہ دفعات ۱۹۸ و ۲۰۷ کوئی مسودہ قانون کسی ایسی ریاست کے کسی ایوان قانون میں پیش ہو سکتا ہے جہاں کہ مجلس قانون ساز قائم ہے

(۲) تابع احکام مندرجہ دفعات ۱۹۷ و ۱۹۸ کوئی مسودہ قانون کسی ایسی ریاست کے ایوان قانون سے منظور ہونا متصور نہ ہوگا جہاں کہ مجلس قانون ساز قائم ہوتا وقتیکہ دونوں ایوان اوس سے متفق نہ ہوں یا اوس میں ایسی ترمیمات کئے جائیں جن سے دونوں ایوان متفق ہوں۔

(۳) کسی ریاست کے ایوان قانون کا مرجوعہ مسودہ قانون ایوان یا ایوانوں کے برخاست ہو جانیکے باعث ختم نہ ہوگا۔

(۴) کوئی مسودہ قانون جو کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں زیر غور ہو اور مجلس مقننہ سے منظور نہوا ہو مجلس مقننہ کی تحلیل پر مسودہ قانون ختم نہیں ہوگا۔

(۵) کوئی مسودہ قانون جو کسی ریاست کی مجلس مقننہ میں زیر غور ہو یا جسکو مجلس مقننہ نے منظور کیا ہو لیکن مجلس قانون ساز میں زیر غور رہو۔ مجلس مقننہ کی تحلیل پر ختم ہو جائیگا۔

رقمی سودات قانون کے سوا دوسرے مسودات قانون کی نسبت مجلس قانون ساز کے اختیارات پر قیود

دفعہ ۱۹۷۔ (۱) اگر کسی ایسی ریاست کی مجلس مقننہ سے کوئی مسودہ قانون منظور ہو نیکے بعد جہاں کہ مجلس قانون ساز قائم ہو۔ وہ مسودہ مجلس قانون ساز کے پاس روانہ کیا جائے۔

(الف) تب اوس مسودہ قانون کو مجلس قانون ساز مسترد کردے یا

(ب) مسودہ قانون کی منظوری کے بغیر مجلس قانون ساز کے سامنے وہ مسودہ پیش ہونیکی تاریخ سے تین مہینہ سے زیادہ عرصہ گزر جائے یا

(ج) اوس مسودہ قانون کو مجلس قانون ساز ترمیمات کے ساتھ منظور کرلے جس سے مجلس مقننہ نے اتفاق نہیں کیا ہے۔ تو

مجلس مقننہ اوسکے طریقہ کار کے قواعد کے تابع اوسی میقات میں یا کسی بعد کی میقات میں ایسی ترمیمات کے ساتھ یا اونکے بغیر اگر کوئی ہوں جنکو مجلس قانون ساز کیجانب سے پیش کیا گیا تجویز کیا گیا یا اتفاق کیا گیا ہو اوس مسودہ قانون کو منظور کریگی اور بعد ازاں ایسے منظور شدہ مسودہ قانون کو مجلس قانون ساز کے پاس روانہ کریگی

(۲) اگر مجلس مقننہ کسی مسودہ قانون کو دوسری بار منظور کرنیکے بعد اوسکو مجلس قانون ساز کے پاس روانہ کرے۔ اور

(۱) مسودہ قانون مجلس قانون ساز سے مسترد ہو۔

(۲) مسودہ قانون منظور ہوئے بغیر مجلس قانون ساز میں وہ مسئلہ زیر غور رہو اور اسی میں تاریخ پیش سازی مسودہ سے ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ گزر جائے

(۳) مسودہ قانون کو مجلس قانون ساز ترمیمات کے ساتھ منظور کرے جس سے مجلس مقننہ نے اتفاق نہ کیا ہو۔

تو اوس مسودہ کی نسبت یہ قرار دیا جائے گا کہ ریاست کے ایوان مقننہ نے مسودہ کو اوسی شکل میں منظور کیا ہے جسکو مجلس مقننہ نے دوسری بار اون ترمیمات کے

ساتھ جو تجویز کئے گئے تھے منظور کیا ہے جس سے مجلس قانون ساز اور مجلس مقننہ نے اتفاق کیا تھا۔

(۳) دفعہ ہذا کا کوئی حکم کسی رقمی مسودہ قانون سے متعلق نہ ہوگا۔

رقمی مسودات قانون کی نسبت خاص ضابطہ

دفعہ ۱۹۸۔(۱) کوئی رقمی مسودہ قانون مجلس قانون ساز میں پیش نہ ہو سکے گا۔

(۲) کوئی رقمی مسودہ قانون کسی ایسی ریاست کے مجلس مقننہ سے منظور ہونیکے بعد جہاں مجلس قانون ساز قائم ہو تو وہ مسودہ مجلس قانون ساز کے پاس اپنی سفارشات کے ساتھ روانہ کیا جائے گا اور مجلس قانون ساز مسودہ قانون وصول ہونے کے چودہ دن کے اندر اپنی ترمیمات کے ساتھ مجلس مقننہ کے پاس اوس مسودہ کو واپس کریگا اور مجلس مقننہ کو یہ اختیار ہوگا کہ مجلس قانون ساز کے کل یا بعض ترمیمات کو منظور یا مسترد کرے

(۳) اگر مجلس مقننہ مجلس قانون ساز کی کسی ترمیم کو قبول کرنے کی صورت میں یہ متصور ہوگا کہ وہ رقمی مسودہ قانون اون ترمیمات کے ساتھ منظور کیا گیا جسکی مجلس قانون ساز نے سفارش کی تھی اور مجلس مقننہ نے اوس سے اتفاق کیا تھا۔

(۴) اگر مجلس مقننہ مجلس قانون ساز کی کسی ترمیم کو قبول نہ کرے تو رقمی مسودہ قانون دونوں ایوان سے اوسی طریقہ پر منظور متصور ہوگا جس طرح مجلس مقننہ نے بغیر کسی ایسی ترمیمات کے منظور کیا ہے جسکی مجلس قانون ساز نے سفارش کی تھی۔

(۵) اگر رقمی مسودہ قانون کو مجلس مقننہ نے منظور کیا ہو اور مجلس قانون ساز کے پاس سفارشات کیلئے روانہ کیا جائے اور وہ مسودہ مجلس مقننہ کے پاس چودہ دن کے اندر واپس نہ ہو تو مذکورہ مدت گزرنے پر اوس مسودہ کا دونوں ایوان سے اوسی طریقہ پر منظور ہونا متصور ہوگا جس طرح مجلس مقننہ منظور کیا کرتی ہے

رقمی مسودات قانون کی تعریف

دفعہ ۱۹۹(۱) اغراض فصل ہذا کیلئے کوئی مسودہ۔ رقمی مسودہ قانون متصور ہوگا۔ اگر اوس میں صرف امور ذیل میں سے کسی ایک کی نسبت احکام موجود ہوں یعنی

(الف) کسی محصول کے قیام تخفیف. معافی تبدیلی یا قرارداد کی نسبت
(ب) حصول قرضہ کا طریقہ کار یا ریاست کی جانب سے کسی ضمانت یا کسی مالیاتی واجبات کے تعلق سے جو ریاست نے قبول کیا ہو قانون کی ترمیم
(ج) ریاست کے منضبط فنڈ یا موقتی فنڈ کی نگہداشت. نیز کسی ایسے فنڈ سے رقوم کی ادائی یا برداشت کیا جانا
(د) ریاست کے منضبط فنڈ سے رقوم کی تخصیص حسابی
(ھ) کسی ایسے صرفہ کا قرارداد جو منضبط فنڈ پر لایق تحسیب ہو یا کسی ایسے صرفہ کی رقم میں اضافہ
(و) ریاست کے منضبط فنڈ میں رقم کے وصولات یا ریاست کے عوامی حسابات یا ایسی رقم کے اجرا یا نگہداشت سے متعلق یا
(ز) کسی ایسے امر کی نسبت جو ذیلی فقرات (الف تا و) کے مصرحہ معاملات سے متعلق ہوں۔
(۲) کوئی مسودہ. رقمی مسودہ قانون صرف اس وجہ سے متصور نہ ہوگا کہ اوس میں جرمانہ عائد کرنے یا دوسرے رقمی تاوان قائم کرنے یا لائسنس کی فیس کی ادائیوں کے مطالبہ یا خدمات انجام دادہ کی نسبت یا اس وجہ سے کہ اوس میں کسی حکومت مقامی یا مجلس مقامی کی جانب سے کسی محصول کے قیام تخفیف. معافی تبدیلی یا قرارداد کی نسبت احکام موجود ہیں۔
(۳) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ مسودہ قانون جو کسی ایسی ریاست کے ایوان قانون میں پیش ہو جہاں مجلس قانون ساز قایم ہے آیا رقمی مسودہ قانون ہے یا نہیں تو ایسی ریاست کے مجلس مقننہ کے خطیب کا فیصلہ اوسکی نسبت قطعی متصور ہوگا
(۴) ہر ایک رقمی مسودہ قانون پر یہ شرح درج ہوگی کہ تحت دفعہ ۱۹۸- مجلس قانون ساز کے پاس روانہ کیا جائے اور وہ تحت دفعہ ۲۰۰ گورنر کے پاس بغرض منظوری پیش کیا جائے تو اوس پر مجلس مقننہ کے خطیب کی دستخطی شرح تصدیق ہوگی کہ وہ

رقمی مسودہ قانون ہے۔

مسودہ قانون کی منظوری

دفعہ ۲۰۰۔ جب کسی مسودہ قانون کو کسی ریاست کے مجلس مقننہ نے منظور کیا ہو تو ایسی ریاست کی صورت میں جہاں مجلس قانون ساز قائم ہو اوس ریاست کے دونوں ایوان نے اوس مسودہ کو منظور کیا ہو تو وہ مسودہ گورنر کے پاس منظوری کیلئے پیش کیا جائے گا اور گورنر یہ قرار دے گا کہ آیا اوس مسودہ کو منظور کیا جائے یا نامنظور یا اوس مسودہ کو صدر جمہوریہ کے پاس بغرض غور پیش کرنیکے لئے محفوظ کیا جائے مگر شرط یہ ہے کہ گورنر جہاں تک جلد ممکن ہو وہ مسودہ قانون اوسکے پاس بغرض منظوری پیش ہونے پر اوسکو اگر رقمی مسودہ قانون نہو اپنے اس پیام کے ساتھ واپس کریگا کہ ایوان یا دونوں ایوان اوس مسودہ یا اوسکے خاص احکام پر مکرر غور کرے اور خصوصاً کوئی ایسے ترمیمات کے پیش ہونے کی واجبیت پر غور کرے جو اوس پیام میں محکوم ہو اور جب کوئی مسودہ قانون اسطرح واپس ہو جائے تو ایوان یا دونوں ایوان حسبہ مکرر غور کرینگے اور اگر وہ مسودہ قانون۔ اوس ایوان یا دونوں ایوان سے ترمیم کے ساتھ یا بغیر ترمیم کے منظور ہو جائے اور گورنر کے پاس بغرض منظوری پیش کیا جائے تو گورنر ایسی منظوری پر مجبور ہوگا

مگر شرط یہ ہے کہ گورنر کسی مسودہ قانون کی منظوری نہیں دیگا بلکہ صدر جمہوریہ کے غور کیلئے محفوظ کرے گا اگر وہ مسودہ قانون جب وہ فی نفسہ قانون بنجائے۔ گورنر کی دانست میں ہائیکورٹ کے اختیارات کو اسطرح متاثر کرے گا کہ اوسکا موقف مخدوش ہو جائے جو بروئے دستور ہذا وہ ہائیکورٹ اون اختیارات کو سرانجام دینے کیلئے قائم ہوا ہے۔

مسودات قانون جو بغرض غور محفوظ کیے جائیں

دفعہ ۲۰۱۔ جب کسی مسودہ قانون کو گورنر نے صدر جمہوریہ کے پاس بغرض غور محفوظ کیا ہو تو صدر جمہوریہ یہ قرار دے گا کہ وہ یا تو اوس مسودہ کو منظور یا نامنظور کرتا ہے۔ مگر

شرط یہ ہے کہ جب کوئی مسودہ رقمی مسودہ قانون نہ ہو تو صدر جمہوریہ گورنر کو یہہ ہدایت کرے گا کہ وہ اوس مسودہ کو ایوان کے پاس یا اوس صورت میں جب کہ اوس ریاست کے دو ایوان ہوں تو اون دو ایوان کے پاس اپنے کسی ایسے پیام کے

ساتھ جو شرط متذکرہ دفعہ ۲۰۰ میں مندرج ہو واپس کرے اور جب کوئی مسودہ اس طرح واپس ہو تو وہ ایوان یا دونوں ایوان ایسے پیام کے وصول ہونے سے پہلے چھ مہینہ کی مدت کے اندر حسبہٗ اوس پر غور کرینگے اور اگر وہ ایوان یا دونوں ایوان اوس مسودہ کو ترمیمات کے ساتھ یا بغیر ترمیمات کے منظور کر لے تو وہ مسودہ مکرر صدر جمہوریہ کے پاس بغرض منظوری پیش کیا جائے گا۔

مالیاتی امور میں ضابطہ

دفعہ ۲۰۲ سالانہ مالیاتی موازنہ (۱) گورنر ریاست کے ایوان یا دونوں ایوان قانون کے سامنے ہر مالیاتی سال پر سال متعلقہ کی بابتہ اوس ریاست کی آمدنی اور خرچ کے اندازہ کا موازنہ پیش کرنیکا حکم دیگا جو باغراض باب ہذا سالانہ مالیاتی موازنہ متصور ہوگا۔

(۲) سالانہ مالیاتی موازنہ میں خرچ کا جو اندازہ شریک کیا جائے اوس کو علیحدہ ظاہر کیا جائے گا۔

(الف) وہ گنجائش جو بروئے دستور ہذا ریاست کے منضبطہ فنڈ پر اخراجات عائد شدنی محقق اور محسوب کیجائے

(ب) وہ گنجائش جو ریاست کے منضبطہ فنڈ سے مجوزہ اخراجات کیلئے درکار ہو نیز مقررہ اخراجات محاصل عامہ کو دوسرے اخراجات سے ممیز کیا جائے۔

(۳) حسب ذیل اخراجات ہر ریاست کے منضبطہ فنڈ پر عائد اور محسوب ہونگے

(الف) گورنر کی ماہوار اور الونس نیز دیگر اخراجات جو اوس عہدہ کی بابتہ ہوں

(ب) مجلس مقننہ کے خطیب اور نائب خطیب کی تنخواہیں اور الونس اور بصورت اسکے کہ اوس ریاست میں مجلس قانون ساز قائم ہو تو مجلس قانون ساز کے صدر نشین اور نائب صدر نشین کی تنخواہیں اور الونس

(ج) اخراجات قرضہ جو بشمول سود ریاست کی جانب سے ادا شدنی ہوں گنجائش انفکاک قرضہ و بیباقی قرضہ نیز وہ دیگر اخراجات جو حصول قرضہ یا خدمات کے وہ اخراجات

جو وصول اور بیباقی قرضہ کی بابتہ عائد ہوں

(د) کسی ہائیکورٹ کی تنخواہوں اور الاونسوں کے اخراجات

(ہ) کوئی گنجایش جو کسی فیصلہ۔ ڈگری یا حکم عدالتی یا عدالت ثالثی کے ایفا کیلئے عائد ہو

(و) کوئی اور اخراجات جو بموجب احکام دستور ہذا مقرر کئے گئے ہوں یا وہ اخراجات جو ریاست کی ایوان قانون کی طرف سے ذریعہ قانون اس فنڈ کیلئے عائد کئے گئے ہوں

ایوان قانون کا ضابطہ بہ تعلق تخمینہ جات

دفعہ ۲۰۳ (۱) ایسے تخمینہ جات جو کسی ریاست کے منضبطہ فنڈ پر عائد شدنی اخراجات سے متعلق ہوں مجلس مقننہ میں رائے دہی کیلئے پیش نہیں ہونگے لیکن ضمن ہذا کا یہ منشا نہ ہوگا کہ مجلس مقننہ اون تخمینوں میں سے کسی ایک کی نسبت بحث و تحقیق کرنیسے ممنوع ہے

(۲) مذکور تخمینہ جات میں سے وہ تخمینہ جات جو دوسرے اخراجات سے متعلق ہوں مجلس مقننہ میں سربستہ گنجایشیں بطور مطالبات پیش کئے جائینگے اور مجلس مقننہ کو کسی مطالبہ کی نسبت اوسکی منظوری دینے یا منظوری سے انکار کرنے یا کسی ایسے مطالبہ کی منظوری دینے کا اختیار رہوگا جو اوسکی مندرجہ تخفیف گنجایش کے تابع ہو۔

(۳) سربستہ گنجایش کا کوئی مطالبہ بجز گورنر کی سفارش کے پیش نہ کیا جا سکیگا۔

سوودات قانونی برائے بتوبیب حسابی

دفعہ ۲۰۴ ۔(۱) جب کبھی مجلس مقننہ تحت دفعہ ۲۰۳ سربستہ گنجایش کو مقرر کردے تو اوسکی نسبت ایک مسودہ قانون پیش کیا جائیگا جسمیں یہ احکام درج ہونگے کہ ریاست کے منضبطہ فنڈ سے تمام رقوم جو اخراجات کیلئے درکار ہوں اونکی بتوبیب حسابی کیونکر کیجائے۔

(الف) سربستہ گنجایش جو مجلس مقننہ کیجانب سے محقق کیجائے

(ب) وہ اخراجات جو ریاست کے منضبطہ فنڈ پر عائد ہوں جو کسی صورت میں اوس رقم سے زیادہ نہونگے جو سابق میں تحت گوشوارہ ایوان یا دونوں ایوان میں پیش کرتے وقت ظاہر کئے گئے تھے

(۲) ریاست کے ایوان ہائے مقننہ کے کسی ایوان میں کوئی ایسی ترمیم نہ کیجائیگی جو

کسی سررشتہ گنجایش قائم کردہ کی مختتم صورت کو بدل دینے یا اوسکی کسی رقم کو متغیر کرنے پر اثر انداز ہو یا کسی ایسے خرچ کی رقم میں تبدیلی پر موثر ہو جو ریاست کے منضبط فنڈ پر عائد شدنی ہو اور وہ شخص جو اوس اجلاس کی صدارت کرے اوسکا یہ فیصلہ کہ آیا ایسی ترمیم بروئے ضمن ہذا ناقابل قبول ہے قطعی ہوگا۔

(۳) تابع احکام مندرجہ دفعات ۲۰۵ و ۲۰۶ ریاست کے منضبط فنڈ سے کوئی رقم برداشت نہیں کیجائیگی بجز اسکے کہ ایسے قانون کے ذریعہ بتوبیب حسابی عمل میں لائی جائے جو تابع احکام دفعہ ہذا منظور ہوا ہو

ضمیمہ۔مزید متجاوز گنجائش ہیز | **دفعہ ۲۰۵**۔ (۱) (الف) اگر کسی ایسے قانون کے ذریعہ جو تابع احکام مندرجہ دفعہ ۲۰۴ وضع کیا گیا ہو۔ مالیاتی سال رواں میں کوئی گنجایش کسی خاص سررشتہ کے اخراجات کیلئے مختص کیگئی ہو۔ اوس سال میں اغراض متعلقہ کیلئے ناکافی پائی جائے یا مالیاتی سال رواں کے دوران میں جب کوئی ایسی ضرورت پیدا ہو کہ بعض جدید سررشتوں کیلئے جنکی پیش قیاسی اوس سال کے موازنہ سالانہ میں نہ کیگئی ہو ضمیمہ یا اضافہ خرچ لاحق ہوگا۔

(ب) اگر کوئی رقم مالیاتی سال کے دوران میں کسی سررشتہ کیلئے اوس گنجایش سے متجاوز خرچ ہو جائے جو اوس سررشتہ کیلئے اوس سال کی بابتہ مختص کیگئی تھی تو

گورنر اوس ریاست کے ایوان یا ایوان ہائے قانونی میں ان اخراجات کے تخمینوں کو ظاہر کرتے ہوئے یہ حکم دے سکیگا کہ دوسرا گوشوارہ پیش کرے یا ایسے متجاوز صرفہ کی بابتہ جیسی صورت ہو ریاست کی مجلس مقننہ میں اوسکے تخمینہ کو پیش کرنیکا حکم دیگا

(۲) احکام مندرجہ دفعات ۲۰۲-۲۰۳ اور ۲۰۴ دستور ہذا متعلق ہونگے جب کسی ایسے گوشوارہ خرچ یا مطالبہ نیز کسی ایسے قانون سے جو ریاست کے منضبط فنڈ کی گنجائشوں سے ایسے اخراجات کی سبیل سے متعلق بتوبیب حسابی کے جواز کیلئے وضع کیا جائے یا کسی ایسی سررشتہ گنجائش سے جنکی نسبت وہ موازنہ سالانہ پر موثر اور خرچ کی وضاحت بھی اوسمیں ہوئی ہو یا کسی ایسی تحریک سے جو سررشتہ گنجایش کیلئے ہو اور ایسے قانون سے

جو ریاست کے منضبط فنڈ کی گنجائشوں سے ایسے اخراجات یا سربستہ گنجائش کی سبیل کے لئے بتوبیب حسابی کو جائز قرار دے۔

حسابات کیلئے آرا جمع اور مستثنیٰ اور سربستہ گنجائشوں کی راہ ہی

دفعہ ۲۰۶۔ (۱) باوجود احکام مندرجہ ما قبل فصل ہذا ریاست کی مجلس مقننہ کو اختیار رہو گا کہ۔

(الف) پیشگی ایسی گنجائش مختص کرے جو کسی مالیاتی سال کی جزوی مدت کیلئے بموجب طریقہ کار مندرجہ دفعہ ۲۰۳ دستور ہذا ایسی سربستہ گنجائش کے لئے آرا کا مرحلہ طے پانے تک خرچ کے اندازہ کے مطابق ہو نیز ایسے اخراجات کے تعلق سے جو بموجب احکام مندرجہ دفعہ ۲۰۴ قانون وضع ہونے تک معنادی خرچ کا اندازہ کیا گیا ہو۔

(ب) ریاست کی نقدیات پر غیر متوقعہ مطالبہ کے سربراہ کیلئے کوئی سربستہ گنجائش مہیا کرے جبکہ اوس سررشتہ کی وسعت کار یا غیر محدود نوعیت کار کے اعتبار سے اوس مطالبہ کے وہ تفصیلات ظاہر نہ کئے جا سکتے جو بالعموم ہر سالانہ موازنہ کے وقت ظاہر کئے جاتے ہیں۔

(ج) کوئی استثنائی سربستہ گنجائش محفوظ کرے جو کسی مالیاتی سال کے چالو اخراجات کا جزو نہ ہو۔

اور ریاست کی مجلس مقننہ کو اختیار رہو گا کہ بذریعہ قانون ریاست کے منضبط فنڈ سے اون رقوم کو برداشت کرلے کا مجاز قرار دے جن اغراض کیلئے متذکرہ سربستہ گنجائشیں منظور رہوئی ہیں۔

(۲) احکام مندرجہ دفعات ۲۰۳ و ۲۰۴ ان امور پر بھی موثر ہونگے جو ضمن (۱) کی کسی سربستہ گنجائش سے متعلق ہو نیز کسی ایسے قانون پر موثر ہونگے جو تحت ضمن مذکور مدون کیا جائے گو یا کسی سربستہ گنجائش کے قیام کی نسبت کسی ایسے اخراجات کے تعلق سے اوسکے احکام موثر ہونگے جو سالانہ موازنہ میں مندرج ہوں نیز ریاست کے منضبط فنڈ کی گنجائش سے ایسے اخراجات کی سبیل کیلئے رقوم برداشت کرنیکے جواز کی نسبت قانون کی تدوین پر بھی موثر ہونگے

مالیاتی مسودات قانون کی نسبت خاص احکام

دفعہ ۲۰۷ ۔ (۱) کوئی مسودہ قانون یا ترمیم جسمیں کوئی امر متعلقہ احکام مندرجہ دفعہ ۱۹۹ ضمن (۱) فقرات (الف تا و) سے متعلق کسی مجلس قانون ساز میں پیش کیا جا سکیگا۔ اور نہ تحریک ہو سکیگی۔ بجز اسکے کہ گورنر سفارش کرے اور نہ کوئی مسودہ قانون جسمیں زرین قبیل احکام ہوں پیش نہو سکیگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ تحت ضمن ہذا کسی ترمیم کی تحریک کے لئے کسی سفارش کی ضرورت نہ ہوگی جسمیں کسی محصول کی تخفیف یا برخاستنت کے احکام مدون کئے جائیں

(۲) کوئی مسودہ قانون یا ترمیم امور متذکرہ صدر میں سے کسی امر کی نسبت محض اس وجہ سے اجرائی احکام کا موجب نہ ہوگا جسمیں جرمانے یا دیگر مالی تاوان عائد کرنے یا کسی مطالبہ کیلئے یا لائسنس کیلئے فیس کی ادائی یا خدمات انجام دادہ کے معاوضہ سے متعلق احکام مدون کئے گئے ہوں۔ یا اسوجہ سے کہ اوسمیں کسی مقامی اقتدار یا کسی جماعت مفاد عامہ کیجانب سے کسی محصول کے قیام تخفیف۔ معافی تبدیلی یا قرارداد سے متعلق احکام جاری کئے گئے ہیں

(۳) کوئی مسودہ قانون جو مدون اور نافذ کیا جائے ریاست کے منضبطہ فنڈ پر اوسکے اخراجات عائد ہوں تو ایسے قانون کو ریاست کے ایوان قانون سے منظور نہ کیا جا سکیگا جب تک گورنر اس مسودہ پر غور کرنے کی سفارش نہ کرے۔

عام ضابطہ

قواعد متعلق ضابطہ

دفعہ ۲۰۸ ۔ (۱) کسی ریاست کا ایوان قانون ایوان کے کاروبار اور اوسکا ضابطہ کارمقرر کرنے کیلئے تابع احکام دستور ہذا قواعد مرتب کر سکیگا۔

(۲) تاوقتیکہ قواعد حسب ضمن (۱) مرتب نہ کئے جائیں۔ ضابطہ اور احکام نافذ الوقت کے قواعد جو نفاذ دستور ہذا کے فوری قبل سابقہ صوبہ جات ہند سے متعلق تھے۔ وہ ریاست کے ایوان قانون پر ایسے ترمیمات اور انطباق کے ساتھ موثر ہونگے جنکو مجلس مقننہ کا خطیب یا مجلس قانون ساز کا صدر نشین جیسی کہ صورت ہو اسبارہ میں مرتب کرا

(۳) کسی ایسی ریاست میں جہاں مجلس قانون ساز قائم ہو گورنر مجلس مقننہ کے خطیب اور مجلس قانون ساز کے صدرنشین سے مشورت کے بعد دونوں ایوان کے مابین خط و کتابت سے متعلق طریقہ کار کے نسبت قواعد مرتب کر سکیگا۔

مالیاتی کاروبار کے تعلق سے ریاست کے ایوان قانون میں ضابطہ کا بذریعہ قانون انضباط

دفعہ ۲۰۹۔ ریاست کا ایوان قانون۔ مالی کاروبار کے وقتیہ تکمیل کے مدنظر ریاست کے ایوان یا ایوان ہائے قانون کے طریقہ کار اور ضابطہ کو ذریعہ قانون منضبط کرے گا جسکا تعلق ریاستی مسئلہ یا کسی ایسے مسودہ قانون سے ہو جو ریاست کے منضبطہ فنڈ کی گنجایشوں سے رقوم برداشت کی جائیں اور جہاں تک کسی قانون کے احکام جو اس طرح مدون کئے جائیں کسی ایسے قاعدہ کے مغائر ہوں جو کسی ایوان یا ایوان ہائے مقننہ سے حسب دفعہ ۲۰۸ ضمن (۱) اجرا ہوں یا کسی قاعدہ یا ایسے قاعدہ نافذ الوقت کے خلاف ہو جو تحت ضمن (۲) دفعہ ہذا ریاست کے ایوان قانون پر موثر ہو تو ایسے احکام قابل نفاذ ہونگے۔

ایوان قانون میں زبان کا استعمال

دفعہ ۲۱۰۔ احکام مندرجہ باب ہفدہم کے کسی حکم کے باوجود لیکن تابع احکام مندرجہ دفعہ ۳۴۸ ریاست کے ایوان قانون کے کاروبار ریاست کی سرکاری زبان یا زبانوں یا ہندی یا انگریزی میں انجام دئیے جائینگے۔ مگر شرط یہ ہے کہ مجلس مقننہ کا خطیب یا مجلس قانون ساز کا صدرنشین یا کوئی شخص جو ایسے عہدہ پر کارگزار ہو (جیسی صورت ہو) کسی رکن کو جو کسی متذکرہ صدر زبانوں میں اظہار خیال پر حاوی نہ ہو اپنی مادری زبان میں ایوان کو مخاطب کرنے کی اجازت دے سکیگا

(۲) جب تک ریاست کا ایوان ذریعہ قانون اور طور پر تحت دفعہ ہذا مدون نہ کرے دستور ہذا سے پندرہ سال کی مدت گزرنے کے بعد اسطرح موثر ہوگا گویا کہ الفاظ "یا انگریزی میں" دستور ہذا سے حذف کئے گئے

ایوان قانون میں مباحثہ کی پابندی

دفعہ ۲۱۱۔ ریاست کے ایوان قانون میں سوپریم کورٹ یا ہائیکورٹ کے کسی جج کے طریقہ عمل سے متعلق جو فرائض منصبی انجام دہی کے سلسلہ میں واقع ہوں کوئی مباحثہ نہیں ہو سکے گا۔

عدالتوں کو ایوان کی روئداد پر دریافت کا اختیار نہ ہوگا

دفعہ ۲۱۲۔ (۱) کسی ریاست کے ایوان قانون کی کسی روئداد کے جواز کا کوئی سوال اسلئے معرض بحث میں نہیں آئے گا کہ اون روئدادوں میں کوئی بے ضابطگی رونما ہوئی ہے۔

(۲) کوئی عہدہ دار یا کسی ریاست کے ایوان قانون کا کوئی رکن جسکو بروئے دستور ہذا یا تحت دستور ہذا یہ اختیارات حاصل ہوں کہ ایوان کا طریقہ کار یا اوسکے کاروبار کی انجام دہی یا اوسمیں نظم وضبط قائم رکھنے کے احکام مرتب کرے اپنے استعمال اختیارات کے تعلق سے کسی عدالت کی جو (رسڈکشن) اختیار سماعت) کا تابع نہ ہوگا۔

گورنر کو قانون سازی کا اختیار

ایوان قانون کے وقفہ کے دوران میں منجانب گورنر آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار

دفعہ ۲۱۳۔ (۱) اگر کسی وقت سوائے اسکے کہ کسی ریاست کی مجلس مقننہ کے اجلاس کی میقات ہو رہی ہو یا جہاں کہیں مجلس قانون ساز قائم ہو تو بجز اسکے کہ دونوں ایوان قانون کے اجلاس کی میقات جاری ہو اور گورنر کو یہ اطمینان ہو کہ حالات ایسے پیدا ہوئے ہیں کہ اوسکے فوری کارروائی کا اقدام ضروری ہے تو وہ ایک ایسا آرڈیننس جاری کرسکیگا جسکی بدولت حالات ایسی ضرورت کے متقاضی ہوں ، مگر

شرط یہ ہے کہ گورنر صدر جمہوریہ کی ہدایات کے بغیر کوئی ایسا آرڈیننس جاری نہ کرے گا۔ اگر

(الف) وہ مسودہ قانون ایسے احکام پر مشتمل ہو جسکو بروئے دستور ہذا ایوان قانون میں پیش کرنیکے لئے قبل از قبل صدر جمہوریہ کی منظوری درکار ہے

(ب) گورنر اس امر کو ضروری خیال کرے کہ وہ مسودہ قانون جو اونہی احکام پر مشتمل ہو صدر جمہوریہ کے غور کیلئے مختص کیا جائے

(ج) ریاست کے ایوان کا کوئی قانون جو ایسے احکام پر مشتمل ہو تحت دستور ہذا ناجائز قرار پائے گا تا وقتیکہ وہ قانون صدر جمہوریہ کے غور کے لئے مختص اور

اوسپر صدر جمہوریہ کی منظوری حاصل نہ ہو جائے۔
(۲) کوئی آرڈیننس جو تحت دفعہ ہذا جاری کیا جائے اوسی طرح قابل نفاذ ہوگا جیسا کہ کوئی قانون کسی ریاست کے ایوان قانون سے طے پانیکے بعد گورنر کی منظوری سے قابل نفاذ ہوتا ہے لیکن ہر ایسا آرڈیننس۔
(الف) ریاست کی مجلس مقننہ کے جس کسی ریاست میں مجلس قانون ساز بھی قائم ہو تو دونوں ایوان کے سامنے پیش کیا جائے گا اور ایوان قانون کے مکرر منعقد ہونے سے چھ ہفتوں کے گزرنے پر یا اگر مدت مذکور گزرنے سے پہلے مجلس مقننہ کی ایک ایسی قرار داد جس سے مجلس قانون ساز کو بھی اتفاق ہو یہ طے کرے کہ وہ آرڈیننس نامناسب ہے تو ایسی قرارداد کے طے پانے پر یا مجلس قانون ساز کیجانب سے اوس قرارداد پر اظہار اتفاق ہونے پر اوس آرڈیننس کا نفاذ ختم ہو جائے گا۔
(ب) گورنر کسی وقت بھی اختیار واپس لے سکے گا۔
توضیح۔ جب کسی ایسی ریاست کے ایوان ہائے قانون کو جہاں کہ مجلس قانون ساز قائم ہو مختلف تواریخ پر بلا انعقاد کیلئے طلب کیا جائے تو ضمن ہذا کی اغراض کیلئے چھ ہفتوں کی میعاد کا شمار اون تواریخ کی آخری تاریخ سے ہوگا۔
(۳) اگر حسب دفعہ ہذا کوئی ایسا آرڈیننس جاری کیا جائے جسمیں ایسے احکام مدون کئے جائیں جو اوس صورت میں ناجائز قرار پاتے جبکہ وہ احکام بشکل قانون کسی ایوان قانون سے طے پا کر گورنری کی منظوری کے بعد ناجائز متصور ہوتے تو ایسا آرڈیننس کالعدم ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ کسی ریاست کے ایوان قانون سے کسی قانون کے نافذ ہونیکی نسبت باغراض احکام مندرجہ دستور ہذا جب وہ قانون کسی پارلیمان کے قانون کے مغائر یا وہ نافذ قانون کسی ایسے مسئلہ سے متعلق ہو جسکا ذکر دستور ہذا کے متبادل فہرست (CONCURRENT LIST.) میں درج ہو۔ کوئی آرڈیننس تحت دفعہ ہذا صدر جمہوریہ کے ہدایات کی متابعت میں جاری کیا جائے تو اوسکی نسبت یہ قرار دیا جائیگا کہ وہ ریاستی ایوان کا ایک ایسا قانون ہے جس کو صدر جمہوریہ کے غور کیلئے مختص کیا گیا تھا اور جسکی منظوری صدر جمہوریہ سے لیگئی تھی

فصل پنجم

ریاستوں کی ہائیکورٹ

ریاستوں کی ہائیکورٹ

دفعہ ۲۱۴ ۔ (۱) ہر ریاست میں ایک ہائیکورٹ قائم رہیگی

(۲) اغراض دستور ہذا کیلئے وہ ہائیکورٹ جو نفاذ دستور ہذا سے فوری قبل کسی صوبہ جات ہند میں اپنا اختیار سماعت استعمال کرے وہ اوس متعلقہ ریاست کا ہائیکورٹ قرار دیا جائیگا

(۳) احکام مندرجہ فصل ہذا ہر اوس ہائیکورٹ سے متعلق ہونگے جنکا ذکر دفعہ ہذا میں کیا گیا ہو

ہائیکورٹس یادداشت کی عدالتیں ہونگے

دفعہ ۲۱۵ ۔ ہر ہائیکورٹ ایک یادداشت رکھنے والی عدالت ہوگی اور اوسکو ایسی عدالت کے وہ تمام اختیارات بشمول اوس اختیار کے جو اوسکی تحقیر کی صورت میں سزا دہی سے متعلق ہو حاصل ہونگے۔

ہائیکورٹ کی تشکیل

دفعہ ۲۱۶ ۔ ہر ہائیکورٹ کا ایک میر مجلس اور ایسے دوسرے ارکان پر مشتمل ہوگا جسے صدر جمہوریہ وقتاً فوقتاً مقرر کرنا ضروری خیال کرے۔ مگر

شرط یہ ہے کہ ارکان جو مقرر ہونگے کسی وقت بھی اوس انتہائی تعداد سے زیادہ نہ ہونگے جسے صدر جمہوریہ وقتاً فوقتاً اوس ہائیکورٹ کی مناسبت سے ذریعہ حکم نامہ مقرر کرے

ارکان ہائیکورٹ کے عہدہ پر ماموری کے شرائط

دفعہ ۲۱۷ ۔ (۱) ہائیکورٹ کا ہر رکن صدر جمہوریہ کے قلمی حکمنامہ اور مہر کے ذریعہ ہندوستان کے چیف جسٹس ریاستی گورنر اور بصورت اسکے کہ وہ تقرر میر مجلس کے سوا ارکان ہائیکورٹ پر موثر ہو تو اوس ہائیکورٹ کے میر مجلس سے مشورہ کے بعد مقرر کیا جائیگا اور اوس عہدہ پر مامور رہیگا جب تک وہ اپنی ساٹھ سال کی عمر پوری نہ کرلے مگر شرط یہ ہے کہ۔

(الف) کوئی رکن اپنی نوشتہ تحریر موسومہ صدر جمہوریہ کے ذریعہ مستعفی ہوسکیگا۔

(ب) کوئی رکن اپنے عہدہ سے صدر جمہوریہ کیجانب سے اوسی طرح علیحدہ ہوسکے گا

جسطرح سوپریم کورٹ کا جج حسب دفعہ ۱۲۴ ضمن (۴) علیحدہ ہوسکتا ہے

(ج) رکنیت کا عہدہ اوسوقت تقرر طلب ہوگا جبکہ صدر جمہوریہ نے اوسکا تقرر سوپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے منظور کیا ہو یا صدر جمہوریہ نے اوسکو ہندوستان کے علاقہ کی کسی دوسرے ہائیکورٹ میں منتقل کیا ہو۔

(۲) کوئی شخص۔ ہائیکورٹ کی رکنیت پر تقرر کا اہل نہو گا جبتک کہ وہ ہندوستان کا شہری نہو اور

(الف) ہندوستان کے علاقہ میں عدالتی عہدہ پر کم سے کم دس سال تک مامور رہا ہو

(ب) کسی ریاست مصرحہ ضمیمہ اول کی کسی ہائیکورٹ یا باری باری سے ایسی دو یا زیادہ ہائیکورٹوں میں کم سے کم دس سال تک اڈوکیٹ نہ رہا ہو

توضیح۔ اغراض ضمن ہذا کے لئے۔

(الف) اوس میعاد کے شمار کرنے میں جسمیں کوئی شخص ہائیکورٹ کا اڈوکیٹ رہا ہے کوئی ایسی میعاد بھی شامل ہوگی جسمیں وہ شخص اڈوکیٹ ہونیکے بعد عدالتی عہدہ پر مامور رہا ہو

(ب) اوس میعاد کا شمار کرنے میں جسمیں کوئی شخص ہندوستان کے علاقہ میں عدالتی عہدہ پر مامور یا ہائیکورٹ کا اڈوکیٹ رہا ہو کوئی ایسی میعاد بھی شامل ہوگی جو نفاذ دستور ہذا سے پہلے کسی ایسے رقبہ میں عدالتی عہدہ پر مامور رہا ہو جو ۱۵ اگسٹ ۱۹۴۷ء سے پہلے بروئے تعریف محکومہ قانون ہند بابتہ ۱۹۳۵ء ہندوستان میں شامل سمجھا گیا ہو یا کسی ایسے علاقہ میں کسی ہائیکورٹ کا اڈوکیٹ رہا ہو (جیسی بھی صورت ہو)

دفعہ ۲۱۸۔ (سوپریم کورٹ کے بعض احکام کا ہائیکورٹ پر اطلاق) احکام مندرجہ دفعہ ۱۲۴ ضمن (۴۔۵) ہر ہائیکورٹ سے اوسی طرح متعلق ہونگے جسطرح وہ سوپریم کورٹ سے متعلق ہیں اور جہاں کہیں سوپریم کورٹ کا ذکر آیا ہو اوسکی بجائے ہائیکورٹ کا ذکر متصور ہوگا۔

دفعہ ۲۱۹۔ (ارکان ہائیکورٹ کیجانب سے حلف یا اقرار صالح) ہر شخص جو ریاست کے ہائیکورٹ کا رکن مقرر ہو قبل اسکے کہ اپنے عہدہ کا جائزہ لے ریاست کے گورنر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جسے گورنر نے اس کام کیلئے مقرر کیا ہو نمونہ مندرجہ ضمیمہ سوم کے مطابق حلف لیگا۔ یا اقرار صالح کرے گا۔

ارکان کیجانب سے عدالتوں میں یاکسی اقتدار کے پاس پیشہ وکالت کی ممانعت

دفعہ ۲۲۰۔ کوئی شخص جو نفاذ دستور ہذا کے بعد کسی ہائیکورٹ کے عہدہ رکنیت پر مامور ہو ہندوستان کے علاقہ میں کسی عدالت یا کسی ارباب اقتدار کے پاس کوئی پیروی یا پیشہ وکالت انجام نہ دیسکیگا۔

ارکان کی تنخواہیں وغیرہ

دفعہ ۲۲۱ (۱) ہر ہائیکورٹ کے رکن کو تنخواہیں مندرجہ ضمیمہ دوم دیجائینگی

(۲) ہر رکن بوجہ رخصت غیر موجودگی کی صورت میں اور وظیفہ کی نسبت ایسے الونس اور ایسے حقوق کا مستحق ہوگا جو وقتاً فوقتاً پارلیمان کیجانب سے ذریعہ قانون مقرر ہوں اور جب تک مقرر نہوں ہر جج ایسے الونس اور حقوق مندرجہ ضمیمہ دوم کا مستحق ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ بوجہ رخصت غیر موجودگی کے باعث یا باغراض وظیفہ کسی رکن کے الونس یا حقوق اسطرح تبدیل نکئے جائینگے جو اوسکی ماموری کے بعد اوسکے نقصان کا موجب ہوں

کسی رکن کا تبادلہ ایک ہائیکورٹ سے دوسرے ہائیکورٹ پر

دفعہ ۲۲۲ (۱) صدر جمہوریہ ہندوستان کے علاقہ میں ہندوستان کے میر مجلس سے مشورہ کے بعد کسی ہائیکورٹ کے رکن کا تبادلہ ایک ہائیکورٹ سے دوسرے ہائیکورٹ پر کرسکے گا۔

(۲) جب کسی رکن کا اسطرح تبادلہ ہو تو اوس مدت کے دوران میں جسمیں وہ دوسرے ہائیکورٹ کا رکن رہا ہو اپنی تنخواہ کے علاوہ ایسا الونس معاوضہ بھی پانیکا مستحق ہوگا جو پارلیمان ذریعہ قانون مقرر کرے اور جبتک اسطرح مقرر نہو ایسا الونس معاوضہ پائیگا جسے صدر جمہوریہ ذریعہ حکم مقرر کرے

سفرم میر مجلس کا تقرر

دفعہ ۲۲۳۔ جب کسی ہائیکورٹ کے میر مجلس کا عہدہ خالیہ ہو یا جب کوئی ایسا میر مجلس اپنی غیر موجودگی کے باعث یا اور طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے سے متعذر ہو تو میر مجلس کے فرائض اوس ہائیکورٹ کے دوسرے ارکان میں سے کسی ایک ایسے رکن کی جانب سے انجام دئے جائینگے جسے صدر جمہوریہ اس غرض کیلئے مقرر کرے

ہائیکورٹوں کے اجلاسوں پر وظیفہ یاب ارکان کی شرکت

دفعہ ۲۲۴۔ باوجود کسی حکم مندرجہ فصل ہذا کسی ریاست کے ہائیکورٹ کا میر مجلس کسی وقت صدر جمہوریہ کی قبل از قبل رضامندی حاصل کرکے کسی ایسے شخص سے جو اوس ہائیکورٹ میں یا کسی اور ہائیکورٹ میں رکنیت کے عہدہ پر مامور رہا ہو یہ خواہش کرے کہ اوس ریاست کی ہائیکورٹ میں بحیثیت رکن اجلاس کرکے کام انجام

دے اور ہر ایسے شخص سے جس سے خواہش کیگئی ہو جب اجلاس میں شریک ہوکر کام انجام دے تو ایسے الونس کا مستحق ہوگا جسے صدر جمہوریہ بذریعہ حکم مقرر کرے اور اوسکو وہ تمام اختیار سماعت اقتدارات اور مراعات حاصل ہونگے جو ہائیکورٹ کے کسی رکن کو حاصل ہوتے ہیں لیکن وہ اور طور پر رکن متصور نہیں ہوگا۔

موجودہ ہائیکورٹ کا اختیار سماعت | **دفعہ ۲۲۵** ۔ تابع احکام دستور ہذا نیز ایسی مقننہ مجاز کے کسی احکام قانون کے تابع جو دستور ہذا کے ذریعہ اوس مقننہ کے اختیارات حاصلہ کے تحت مرتب کئے گئے ہوں کسی موجودہ ہائیکورٹ کا اختیار سماعت نیز وہ قانون جو قابل عمل ہو اور ارکان کے متعلقہ اختیارات جو اوس عدالت کی عدل گستری سے وابستہ ہوں بشمول کسی ایسے اختیار کے جو عدالت کے قواعد کی طور پر مرتب کئے گئے ہوں اور عدالت کے اجلاسوں کی ترکیب نیز وہ اجلاس منفردہ یا متفقہ وہی ہونگے جو دستور ہذا کے نفاذ سے فوری قبل جاری تھے۔ مگر شرط یہ ہے کہ کوئی امتناع جو ہائیکورٹوں میں کسی کیجانب سے ابتدائی اختیار سماعت کے استعمال کیلئے کسی ایسے معاملہ کی نسبت جسکا تعلق مالگزاری سے ہو یا کسی ایسے فعل کی نسبت جو اوسکی وصولی کے ضمن میں حکم دیا جائے یا سرزد ہو نفاذ دستور ہذا سے فوری قبل عائد ہو ایسے اختیار سماعت کے استعمال کیلئے وہ امتناع متعلق نہ ہوگا

ہائیکورٹوں کا اختیار بعض حکمنامجات کے اجراء کی نسبت | **دفعہ ۲۲۶** ۔(۱) باوجود کسی حکم مندرجہ احکام دفعہ ۳۲ ہر ہائیکورٹ اپنے حدود اراضی میں جہاں کہ وہ اپنا اختیار سماعت استعمال کرتا ہے یہ اختیار ہوگا کہ کسی شخص یا اقتدار کے نام جس میں بصورت ہائے مناسب کوئی حکومت بھی شامل ہے اپنے علاقوں میں ہدایات۔ احکام یا حکمنامجات بشمول حکمنامجات بشکل حبس بیجا (HABEAS CORPUS) تاکیدی (MANDAMUS) امتناعی (PROHIBITION) نیز حکمنامہ سلبی (QUO WARRANTO) اور معدلتی (CERTIORARI) یا اونمیں سے کسی ایک کی نسبت اجرا کرے تاکہ باب سوم کے حاصلہ حقوق کا نیز کسی اور غرض کا نفاذ عمل میں آئے

(۲) اقتدار جو ہائیکورٹ کو تحت ضمن (۱) حاصل ہو سوپریم کورٹ کے اوس حاصلہ اقتدار کے منافی نہ ہوگا جو بروئے دفعہ ۳۲ ضمن (۲) عطا ہوئے ہوں

ہائیکورٹوں کیجانب سے تمام عدالتوں پر اختیار نگرانی

دفعہ ۲۲۷۔ (۱) ہر ہائیکورٹ کو اون علاقوں میں جہاں وہ اپنا اختیار سماعت استعمال کرتا ہے تمام عدالتوں نیز عدالت ہائے خاص پر نگرانی کا اختیار ہوگا۔

(۲) متذکرہ صدر حکم کی عمومیت کو متاثر کئے بغیر ہائیکورٹ

(الف) ایسی عدالتوں سے تختہ جات طلب کر سکے گا۔

(ب) عام قواعد مرتب اور جاری اور ایسے نمونہ مقرر کر سکے گا جو ان عدالتوں کے طریقہ کار اور عمل کو منضبط کرے اور

(ج) نمونے قائم کر سکیگا جن میں رجسٹرات۔ داخلے اور حسابات کسی ایسی عدالتوں کے عہدہ داروں کیجانب سے رکھے جاتے ہیں۔

(۳) ہائیکورٹ ایسی عدالتوں کے شریف تمام اہلکاران اور عہدہ داروں کی رہنمائی کے لئے نیز اٹارنی۔ ایڈوکیٹ اور وکلار کیلئے جو وہاں پیروی کرتے ہوں سہولت کی خاطر شروح فیس کے تختہ جات تجویز کر سکے گا۔ مگر

شرط یہ ہے کہ تحت ضمن (۲) یا ضمن (۳) کوئی قواعد جو مرتب کوئی نمونہ جو قائم یا تختہ جات جو مقرر کئے جائیں کسی قانون نافذ الوقت کے احکام کے مغائر نہونگے اور اوسکی نسبت قبل از قبل گورنر کی توثیق حاصل کیجائے گی۔

(۴) دفعہ ہذا کا کوئی حکم کسی ہائیکورٹ کو کسی ایسی عدالت یا ایسی عدالت خاص پر نگرانی کے اختیارات حاصل ہونا متصور نہوگا جو افواج مسلح کے تعلق سے کسی قانون کے حکم سے قائم ہو

ہائیکورٹ میں بعض مقدمات کا انتقال

دفعہ ۲۲۸۔ اگر ہائیکورٹ کو یہ اطمینان ہوجائے کہ کوئی ایسا مقدمہ عدالت تحتنی میں زیر دوران ہے جسمیں دستور ہذا کی تعبیر کے تعلق سے قانون کا ایک اہم سوال درپیش ہے جسکا قرار داد اس مقدمہ کے تصفیہ کیلئے ضروری ہے تو اوس مقدمہ کو ہائیکورٹ اپنے ہاں طلب کرلے گا اور

(الف) یا تو اوس مقدمہ کا خود تصفیہ کرے گا یا

(ب) مذکور مسئلہ قانونی کی یکسوئی کر کے اوس مقدمہ کو اوس عدالت کے پاس واپس کر دیگا

جہاں سے وہ مقدمہ طلب ہوا تھا نیز ایسے تصفیہ کی ایک نقل روانہ کیجائیگی اور مذکورعدالت وہ نقل وصول ہونے پر مقدمہ کا تصفیہ ایسے فیصلہ کے مطابق کرے گی۔

ہائیکورٹوں کے عہدہ دار ملازمین اور اخراجات

دفعہ ۲۲۹۔ (۱) ہائیکورٹ کے عہدہ دار اور ملازمین کے تقررات اوس ہائیکورٹ کے میر مجلس کیجانب یا کسی ایسے رکن یا عہدہ دار کیجانب سے کئے جائینگے جسے میر مجلس ہدایت کرے۔ مگر

شرط یہ ہے کہ ریاست کا گورنر جہاں کہ ہائیکورٹ کا محل وقوع ہے ذریعہ حکم اس امر کا پابند کرے گا کہ ایسی صورتیں جنکی صراحت اوس حکم میں کیگئی ہے کوئی شخص جو عدالت سے قبل ازیں وابستہ نہو کسی ایسے عہدہ پر مامور کیا جائیگا جسکا تعلق عدالت سے ہو بجز اسکے کہ اوس ریاست کی پبلک سروس کمیشن کا مشورہ حاصل کیا گیا ہو۔

(۲) تابع احکام کسی قانون کے جو ریاست کے ایوان قانون نے مدون کیا ہو ہائیکورٹ کے ملازمین اور عہدہ داروں کے شرائط خدمات وہی ہونگے جنکو میر مجلس نے بذریعہ قواعد مقرر کیا ہو یا کوئی اور رکن یا عدالت کا ایسا عہدہ دار جو میر مجلس کیجانب سے مجاز کیا گیا ہو اس مقصد کیلئے قواعد مرتب کرے۔ مگر

شرط یہ ہے کہ قواعد جو تحت ضمن ہذا مرتب کئے جائیں اونکا جس حد تک تعلق تنخواہوں۔ الونس۔ رخصت یا وظائف سے ہے اوس ریاست کے گورنر کی توثیق کے محتاج ہونگے جہاں کہ ہائیکورٹ کا محل وقوع ہے

(۳) ہائیکورٹ کے انتظامی اخراجات بشمول تمام تنخواہیں۔ الونس اور وظائف کے جو اوس عدالت کے عہدہ داروں اور ملازمین کو واجب الادا ہوں ریاست کے منضبطہ فنڈ پر عائد ہونگے اور کوئی آمدنی یا دیگر رقوم جو عدالت کو وصول ہو اوس فنڈ کا ایک جزء قرار پائے گا

ہائیکورٹوں کے اختیار سماعت کی توسیع یا اخراج

دفعہ ۲۳۰۔ پارلیمان ذریعہ قانون۔

(الف) کسی ہائیکورٹ کے اختیار سماعت کو وسیع یا

(ب) کسی ہائیکورٹ کے اختیار سماعت کو کسی ایسی ریاست مصرحہ ضمیمہ اول سے خارج کرسکیگی بجز کسی ایسے رقبہ کے جو اوس ریاست میں شامل نہو جہاں کہ ہائیکورٹ کا مستقل قیام ہے

ریاستوں کے ایوان ہائے قانون کے اختیارات پر قوانین وضع کرنیکے امتناعات جنکا تعلق کسی ایسی ریاست کے ہائیکورٹ کے اختیار سماعت سے ہو جو اوس ریاست کے باہر کے اختیار سماعت پر محیط ہو

دفعہ ۲۳۱ - جب کوئی ہائیکورٹ اپنا اختیار سماعت کسی ایسے رقبہ میں استعمال کرے جو ریاست سے باہر ہو اور اوس ریاست میں ہائیکورٹ کا مستقلاً قیام ہو۔ دستور ہذا کے کسی حکم کا یہ منشاء نہ لیا جاسکیگا کہ

(الف) گویا کسی ایسی ریاست کے ایوان قانون کو مقتدر کیا گیا ہے جہاں ہائیکورٹ کا مستقلاً قیام ہے کہ اوسکے اختیار سماعت میں اضافہ اوسکو محدود یا برخاست کرے۔

(ب) گویا کسی ریاست مصرحہ حصہ الف اور ب ضمیمہ اول کے ایوان قانون کو جسمیں کوئی ایسا رقبہ واقع ہے اختیار سماعت کے برخاست کرنے کا مقتدر کیا گیا ہے۔ یا

(ج) گویا ایوان قانون کو جسے اس خصوص میں کسی ایسے رقبہ کیلئے قوانین وضع کرنے کا اختیار حاصل ہے اس امر سے ممنوع کیا گیا ہے کہ تابع احکام فقرہ (ب) ہائیکورٹ کے اختیار سماعت کے تعلق سے ایسے قوانین کو منظور کرے جو ایسے رقبہ پر موثر ہو جہاں کسی قانون کو منظور کرنیکا مجاز ہوتا اگر اوس ہائیکورٹ کا مستقلاً قیام اوس رقبہ میں ہوتا۔

تعبیر

دفعہ ۲۳۲ - جہاں کوئی ہائیکورٹ۔ ایک سے زیادہ کسی ایسی ریاست میں اپنا اختیار سماعت مندرجہ ضمیمہ اول استعمال کرے اور یا تعلق کسی ریاست کے ایک ایسے رقبہ کی نسبت جو اوس ریاست کا جزو نہو۔

(الف) ہائیکورٹ کے ارکان کے تعلق سے فصل ہذا میں گورنر کے حوالہ جات سے یہ مراد لیجائیگی کہ گویا ایک ایسی ریاست کا گورنر ہے جہاں ہائیکورٹ کا مستقلاً قیام ہے۔

(ب) عدالت ہائے تحت کیلئے قواعد نمونہ جات اور تختہ جات کی توثیق کیلئے جہاں گورنر کا حوالہ ہے اوس سے یہ مراد ہے کہ ایسے گورنر یا ایسی ریاست کے راج پرمکھ کی توثیق مراد ہے جہاں کہ عدالت ہائے تحت واقع ہوں یا اگر وہ کسی ایسے رقبہ میں واقع ہوں جہاں کہ ضمیمہ اول کے حصہ الف یا حصہ ب کی متذکرہ کسی ریاست کا جزو نہ ہو تو ایسی صورت میں توثیق سے مراد صدر جمہوریہ ہوگی اور

(ج) ریاست کے منضبطہ فنڈ کے حوالوں سے مراد اوس ریاست کے منضبطہ فنڈ سے

ہو گی جہاں کہ ہائیکورٹ کا مستقلاً قیام ہو۔

فصل ششم

عدالت ہائے تحت

نظماء عدالت ضلع کے تقررات

دفعہ ۲۳۳۔ (۱) کسی ریاست میں نظماء عدالت ضلع پر اون اشخاص کے تقررات اور تعیناتی اور ترقیاں ریاست کے گورنر کیجانب سے اوس ہائیکورٹ کے مشورہ سے عمل میں لائے جائینگے جو ایسی ریاست میں اپنا اختیار سماعت استعمال کرتا ہو

(۲) کوئی شخص جو قبل ازیں یونین یا ریاست کی ملازمت میں نہو صرف اوس صورت میں ناظم عدالت ضلع کی خدمت پر مامور ہونیکا اہل سمجھا جائیگا جبکہ وہ ایک ایسا ایڈوکیٹ یا وکیل رہا ہو جسکی مدت سات سال سے زیادہ نہو۔ اور ہائیکورٹ کیجانب سے اوس کی ماموری کے لئے سفارش ہوئی ہو۔

عدالتی خدمات پر ایسے اشخاص کی ماموری جو نظماء عدالت ضلع کے سوا ہوں

دفعہ ۲۳۴۔ ریاست کی عدالتی خدمات میں نظماء عدالت ضلع کے سوا دوسرے خدمات پر اون اشخاص کی ماموری ریاست کے گورنر کیجانب سے مطابعت اون قواعد کے کیجائے گی جسے گورنر نے اوس ریاست کی پبلک سروس کمیشن سے مشورہ کرنیکے بعد نیز اوس ہائیکورٹ سے مشورہ کرلے کے بعد جسے اوس ریاست میں اختیار سماعت حاصل ہے مرتب کیا ہے۔

ماتحت عدالتوں پر نگرانی

دفعہ ۲۳۵۔ عدالت ہائے ضلع اور عدالت ہائے ماتحت پر نگرانی بشمول تعیناتی اور ترقی کے نیز ریاست کی عدالتی خدمات کے ماموره اشخاص کی رخصت کی منظوری اور کسی ایسی خدمت پر تعیناتی جو نظامت عدالت ضلع سے کمتر خدمت ہو ہائیکورٹ سے تعلق ہونگے لیکن احکام مندرجہ دفعہ ہذا کا یہ منشاء نہو سکیگا کہ کسی ایسے شخص کا حق مرافعہ سلب کیا گیا ہے جو اوسے تحت قانون حاصل ہو جسمیں اوسکی ملازمت کے شرائط منضبط کئے گئے ہوں یا ہائیکورٹ کو اوسکے متعلق ایسا عمل کرنے کا مقتدر کیا گیا ہو جو اوس

اقتدار کے سوا ہو جو کسی قانون کے تحت شرائط ملازمت قائم کرنیکی صورت میں حاصل ہوتا

تعبیر | **دفعہ ۲۳۶**۔ باب ہذا میں

(الف) "ناظم ضلع" کی اصطلاح میں شہر کے عدالت دیوانی کا ناظم۔ زائد ناظم ضلع شریک ناظم ضلع۔ مددگار ناظم ضلع۔ عدالت مطالبات خفیفہ کا ناظم اول دار السلطنت کا ناظم اول فوجداری اور زائد ناظم فوجداری اول سشن جج۔ زائد سشن جج اور مددگار سشن جج شامل ہیں

(ب) اصطلاح "عدالتی خدمت" سے ایسی خدمت مراد ہے جو بالکلیہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہو جو ناظم ضلع کی خدمت اور دوسری ایسی عدالتی خدمات پر جو ناظم ضلع سے کمتر ہوں مامور ہو

فصل ہٰذا کے احکام کا بعض درجہ یا مدارج کے نظماء فوجداری پر اطلاق | **دفعہ ۲۳۷**۔ گورنر ذریعہ اعلان مشتہرہ یہ ہدایت کرسکیگا کہ احکام مندرجہ ہذا نیز کوئی قواعد جو مرتب کئے جائیں ایسی تاریخ کے نفاذ سے جسے گورنر نے اس بارہ میں مقرر کیا ہو۔ ریاست کے کسی ایسے درجہ یا مدارج کے نظماء فوجداری سے متعلق ہونگے جو اون اشخاص سے متعلق ہوتے جو ریاست کی عدالتی خدمات پر ایسی مستثنیات اور ترمیمات کے تابع مامور ہوں جنکی صراحت اوس اعلان میں کیگئی ہے۔

باب ہفتم

ضمیمہ اول کی ریاستیں مصرحہ باب (ب)

باب ششم کے احکام کا اطلاق اون ریاستوں پر جنکا ذکر ضمیمہ اول کے باب (ب) میں ہوا ہے | **دفعہ ۲۳۸**۔ احکام مندرجہ باب ششم ریاستہائے مصرحہ ضمیمہ اول باب (ب) سے متعلق ہونگے جیساکہ ضمیمہ مذکور کی ریاستیں مصرحہ باب (الف) سے متعلق ہیں البتہ ترمیمات اور متروکات ذیل کے تابع احکام مندرجہ باب (ب) متعلق رہینگے۔

(۱) لفظ "گورنر" کی بجائے جہاں کہیں مذکورہ باب ششم میں واقع ہو بجز اسکے دفعہ ۲۳۲ کے فقرہ (ب) میں دوسری بار وہ لفظ واقع ہوا ہے لفظ "راج پرمکھ" قائم کیا جائے گا۔

(۲) دفعہ ۱۵۲ میں لفظ اور حرف باب الف کی بجائے لفظ اور حرف باب (ب) قائم کیا جائیگا

(۳) دفعات ۱۵۵-۱۵۶-اور ۱۵۷ حذف کئے جائیں

(۴) دفعہ ۱۵۸ میں

(۱) تحت ضمن (۱) الفاظ "مقرر کیا جائے" کے بجائے ہونا ہے قائم کیا جائے

(۲) ضمن (۳) کی موجودہ عبارت حذف کی جائے اور اسکے بجائے ضمن (۳) دفعہ ۱۲ حسب ذیل عبارت میں قائم کیجائے

(۳) راج پرکھ تا وقتیکہ اوسکے پاس ریاستی حکومت کے مستقر پر اپنی ذاتی سکونت گاہ ہو۔ مجاز ہوگا کہ سرکاری مکان کو بلا ادائی کرایہ استعمال کرے نیز ایسے الونس اور مراعات کا مستحق ہوگا جسے صدر جمہوریہ بذریعہ حکم عام یا خاص مقرر کرے۔

(۴) تحت ضمن (۴) الفاظ "ماہوارانہ اور" حذف کئے جائیں۔

(۵) دفعہ ۱۵۹ میں الفاظ "اوس عدالت کا موجودہ سینیر ترین جج" کے بعد الفاظ "یا ایسے طریقہ پر جسے صدر جمہوریہ اسبارہ میں مقرر کر سکے" اضافہ کئے جائیں

(۶) دفعہ ۱۶۴ میں ضمن (۱) کے جملہ شرطیہ کی بجائے حسب ذیل جملہ شرطیہ قائم کیا جائے

مگر شرط یہ ہے کہ مدھیا بھارت کی ریاست میں قبائلی سود و بہبود کی نگرانی کیلئے ایک وزیر مقرر ہوگا جسکے ذمہ درج فہرست فرقوں اور پست طبقات کی بہبودی کی نگرانی بھی یا کوئی اور کام تفویض رہے گا

(۷) دفعہ ۱۶۸ کی موجودہ ضمن (۱) حذف کیجائے اور اوسکی بجائے حسب ذیل عبارت میں ضمن (۱) قائم کیجائے

(۱) ہر ریاست میں ایک مقننہ ہوگی جو مشتمل ہوگی راج پرکھ اور

(الف) ریاست میسور کی صورت میں دو ایوانوں پر

(ب) دوسری ریاستوں میں ایک ایوان پر

(۸) دفعہ ۱۸۶ میں الفاظ "جنکی صراحت ضمیمہ دوم میں کیگئی ہے" کی بجائے الفاظ "جیسا کہ راج پرکھ مقرر کرے" قائم کئے جائیں۔

(۹) دفعہ ۱۹۵ میں الفاظ جیسا کہ نفاذ دستور ہذا سے فوری قبل متعلقہ صوبجات کے

مجلس مقننہ کے ارکان کیلئے متعلق ہونے" کی بجائے الفاظ "جیسا کہ راج پرمکھ مقرر کرے"
قائم کیے جائیں۔

(۱۰) دفعہ ۲۰۲ کی ضمن (۳) میں

(۱) فقرہ (الف) کی موجودہ عبارت حذف کیجائے اور اوسکے بجائے حسب ذیل عبارت
میں فقرہ (الف) قائم کیا جائے

"(الف) راج پرمکھ کے الونسیں اور دوسرے اخراجات جو اوس عہدہ سے متعلق ہیں
اونکو صدر جمہوریہ عام یا خاص حکم کے ذریعہ مقرر کرے"

(۲) فقرہ (ھ) کی موجودہ عبارت حذف کیجائے اور اسکی بجائے حسب ذیل عبارت
میں فقرہ (و) قائم کیا جائے

(و) ریاست ٹراونکور کوچین کی صورت میں سالانہ (۵۱) لاکھ روپیہ کی رقم دیواسوم
فنڈ کو ادا کیجائیگی جو ایک ایسی میثاق کے تابع ہے جسے نفاذ دستور ہذا سے پہلے ٹراونکور
اور کوچین کے مذکور والیان ریاست نے ٹراونکور اور کوچین کی متحدہ ریاست کی تشکیل
کے وقت طے کیا تھا۔

(ھ) کوئی اور خرچ جو دستور ہذا میں واضح کیا گیا ہو یا ریاست کے ایوان قانون
نے ذریعہ قانون یہ ظاہر کیا ہو کہ اسطرح عائد کیا جائے

(۱۱) دفعہ ۲۰۸ ضمن (۲) کی موجودہ عبارت حذف کی جائے اور اوسکے بجائے حسب
ذیل عبارت میں ضمن (۲) قائم کی جائے

(۲) جب تک قواعد حسب ضمن (۱) مرتب نہ ہوں ضابطہ اور موجودہ احکام و قواعد جو
نفاذ دستور ہذا سے فوری قبل نافذ ہوں جہانتک کہ اونکا تعلق ریاست کے ایوان قانون سے
متعلق ہوسکتا ہے یا جس ریاست میں کوئی ایوان قانون موجود نہو تو ضابطہ اور احکام موجودہ
قواعد جو نفاذ دستور ہذا سے فوری قبل نافذ ہوں جہانتک کہ اونکا تعلق ایسے صوبہ کی مجلس قانون
ساز سے ہے جسے ریاست کے راج پرمکھ نے اسبارہ میں مختص کیا ہو۔ ریاست کے ایوان قانون
کی نسبت ایسی ترمیمات اور اطلاق کے تابع نافذ ہونگے جسے مجلس مقننہ کے خطیب یا مجلس قانون

ساز کے صدر نشین نے جو بھی صورت ہو تجویز کیا ہو۔

(۱۲) دفعہ ۲۱۴ کی ضمن (۲) میں۔ لفظ "صوبہ" کی بجائے الفاظ "ہندوستانی ریاست" قائم کیئے جائیں۔

(۱۳) دفعہ ۲۲۱ کی موجودہ عبارت حذف کیجائے اور اسکے بجائے حسب ذیل عبارت میں دفعہ ۲۲۱ قائم کی جائے

(۱) دفعہ ۲۲۱۔ ہر ہائیکورٹ کے رکن کو ایسی تنخواہیں دیجائینگی جیسے صدر جمہوریہ راج پرمکھ سے مشورہ کے بعد مقرر کرے۔

(۲) ہر رکن ایسے الونس اور بصورت رخصت غیر موجودگی میں ایسے حقوق اور وظیفہ کا مستحق ہوگا جسے پارلیمان نے وقتاً فوقتاً ذریعہ قانون مقرر کیا ہو اور جبتک اسطرح مقرر نہو ایسے الونس اور حقوق وہی ہونگے جیسے صدر جمہوریہ نے راج پرمکھ کے مشورہ سے مقرر کیا ہو مگر شرط یہ ہے کہ کسی رکن کا الونس نہ اوسکے حقوق بہ تعلق رخصت بصورت غیر موجودگی یا وظیفہ اوسکے خلاف اوسکے تقرر کے بعد تبدیل نہ کیئے جائینگے۔

باب ہشتم

ضمیمہ اول کے باب ج کی ریاستیں

ضمیمہ اول کے باب (ج) کی ریاستوں کا نظم و نسق

دفعہ ۲۳۹ (۱) تابع دیگر احکام باب ہذا کوئی ریاست متذکرہ ضمیمہ اول باب (ج) صدر جمہوریہ کیجانب سے اوسکا نظم و نسق چلایا جائے گا جو ذریعہ چیف کمشنر یا لفٹننٹ گورنر اوس حد تک جیسے صدر جمہوریہ مناسب خیال کرے اور جیسے صدر جمہوریہ یا اوسکی متصلہ ریاست کی حکومت نے مقرر کیا ہو انجام پائیگا مگر شرط یہ ہے کہ صدر جمہوریہ کسی متصلہ ریاست کی حکومت کے ذریعہ عمل نکریگا بجز اسکے کہ

(الف) حکومت متعلقہ سے مشورہ کیا جائے اور

(ب) اس طریقہ پر جسطرح صدر جمہوریہ نے زیادہ مناسب خیال کیا ہو ریاست

کی اوس رعایا، کا موقف معلوم کرلیا جائے جس پر ایسی حکمرانی کیجائے
(۲) بروئے دفعہ ہذا کسی ریاست کے حوالہ جات میں ریاست کے کسی جزو کے حوالہ جات بھی شامل ہیں۔

ایوان ہائے مقامی یا مجلس مشیران یا وزرا کا قیام یا برقراری

دفعہ ۲۴۰۔ (۱) پارلیمان ذریعہ قانون ضمیمہ اول کے باب (ج) کی مندرجہ کسی ریاست میں جسکا نظم ونسق چیف کمشنر یا لفٹننٹ گورنر کے ذریعہ چلایا جاتا ہو قائم یا برقرار رکھے گا۔
(الف) ایک ایسی جماعت کو خواہ نامزد شدہ منتخبہ یا جزءً نامزد شدہ اور جزءً منتخبہ ہو جو ریاست کے ایوان قانون کی حیثیت سے انجام دے۔
(ب) مشیران یا وزراء کی مجلس
یا ہر دو ایسے دستور۔ اختیارات اور کاروبار کیساتھ جو بذریعہ قانون مقرر کئے جائیں
(۲) کوئی ایسا قانون محولہ ضمن (۱) باغراض دفعہ ۳۶۸ دستور ہذا کی ترمیم کا موجب نہیں قرار دیا جائے گا۔ باوجود اسکے کہ اوس قانون میں ایسے احکام موجود ہوں جو دستور کو ترمیم کرتے ہیں یا ترمیم کا اثر رکھتے ہیں۔

ضمیمہ اول کے باب (ج) کی ریاستوں کے ہائیکورٹس

دفعہ ۲۴۱ (۱) ضمیمہ اول کے باب (ج) کی مندرجہ کسی ریاست کیلئے پارلیمان ذریعہ قانون ایک ہائیکورٹ قائم کرسکے گا یا کسی ایسی ریاست میں کسی عدالت کو دستور ہذا کے جملہ یا کسی غرض کیلئے ہائیکورٹ قرار دیسکیگا
(۲) تابع احکام مندرجہ باب ششم فصل پنجم ہر ہائیکورٹ محولہ ضمن (۱) اس طرح سے متعلق ہونگے جس طرح کسی ایسے ہائیکورٹ محولہ دفعہ ۲۱۴ سے متعلق ہوتے تابع ایسی ترمیمات یا مستثنیات جس طرح پارلیمان ذریعہ قانون وضع کرسکے۔
(۳) تابع احکام مندرجہ دستور ہذا اور تابع احکام متعلقہ ایوان مقننہ کے کسی قانون کے مندرجہ اختیارات کے ذریعہ جاری کئے گئے ہوں جو بروئے دستور ہذا اوس مقننہ کو حاصل ہوں۔ ہر ہائیکورٹ جو دستور ہذا کے فوری پہلے کسی ریاست کے تعلق سے جو ضمیمہ اول کے باب (ج) میں مندرج یا وہاں کے کسی رقبہ کے لحاظ سے اختیار سماعت استعمال کرتا

ہو۔ دستور ہذا کے بعد بھی اوس ریاست یا رقبہ کے تعلق سے اختیار سماعت کا استعمال جاری رکھے گا۔

(۴) دفعہ ہذا کا کوئی حکم پارلیمان کے ایسے اقتدار کو متاثر نکریگا جو ضمیمہ اول کے باب الف یا باب ب کی کسی مصرحہ ریاست کے ہائیکورٹ کو اختیار سماعت یا ضمیمہ مذکور کی کسی ریاست مصرحہ باب (ج) یا اوس ریاست کے کسی شامل شدہ رقبہ کو وسیع یا خارج کرے

کورگ — دفعہ ۲۴۲۔ (۱) جبتک پارلیمان ذریعہ قانون اور طور پر احکام نہ دے کورگ کی مجلس قانون ساز کی تشکیل اختیارات اور کاروبار وہی ہونگے جو قبل نفاذ دستور ہذا فوری جاری تھے۔

(۲) انتظامات جو کورگ میں مالگزاری وصول کرنے اور اخراجات عائد کرنیسے متعلق عمل میں لائے جاتے ہیں۔ تاوقتیکہ صدر جمہوریہ ذریعہ حکم اسبارہ میں کوئی اور حکم جاری نہ کرے بلا تبدیلی برقرار رہینگے

باب نہم

ضمیمہ اول باب (د) کے علاقے نیز دیگر وہ علاقے جو اوس ضمیمہ میں درج نہوں

ضمیمہ اول باب (د) کے مصرحہ علاقوں نیز اون دوسرے علاقوں کا نظم و نسق جو اوس ضمیمہ میں درج نہوں — دفعہ ۲۴۳۔ (۱) کوئی علاقہ مندرجہ ضمیمہ اول باب (د) اور کوئی دوسرا علاقہ جو ہندوستان کے حدود میں واقع ہو لیکن کسی ضمیمہ میں مندرج نہو اوسکا نظم و نسق صدر جمہوریہ کیجانب سے چلایا جائے گا جو چیف کمشنر یا کسی ایسے اقتدار کے ذریعہ جسے صدر جمہوریہ نے مقرر کیا ہو اور اوس حد تک جسے صدر جمہوریہ نے مناسب خیال کیا ہو انجام پائے گا۔

(۲) صدر جمہوریہ کسی ایسے علاقہ کے امن اور عمدہ نظم و نسق کیلئے دساتیر العمل مرتب کرسکے گا اور کوئی دستور العمل جو اس طرح مرتب کیا جائے کسی ایسے قانون کو منسوخ یا ترمیم کرسکے گا جسے پارلیمان نے جاری کیا ہو یا کسی ایسے موجودہ قانون کو جو اوس علاقہ میں نافذ ہو لیکن اگر صدر جمہوریہ کوئی دستور العمل جاری کرے تو اوسکا بھی وہی عمل اور نفاذ ہوگا

جیساکہ پارلیمان کا کوئی قانون ایسے علاقہ پر قابل اطلاق ہوتا ہے

باب دہم

درج فہرست اور قبائلی رقبہ جات

درج فہرست اور قبائلی رقبہ جات کا نظم و نسق

دفعہ ۲۴۴۔ (۱) احکام مندرجہ ضمیمہ پنجم ضمیمہ اول کی کسی ریاست مصرحہ باب (الف) یا باب (ب) میں بجز ریاست آسام درج فہرست رقبہ جات اور قبائلی رقبوں کی نگرانی اور نظم و نسق سے متعلق ہونگے۔

(۲) ضمیمہ ششم کے احکام۔ ریاست آسام کے قبائلی رقبوں کے نظم و نسق سے متعلق ہونگے

باب یازدہم

تعلقات یونین اور ریاستوں کے درمیان

فصل اول۔ قانون سازی کے تعلقات۔ اختیارات۔ قانون سازی کی تقسیم

پارلیمان کے وضع کردہ اور ریاستی ایوانہائے قانون کے وضع کردہ قوانین کے حدود

دفعہ ۲۴۵۔ (۱) تابع احکام مندرجہ دستور ہذا پارلیمان ہندوستان کے کل علاقہ یا کسی حصہ کیلئے قوانین وضع کرسکے گا اور ریاست کا ایوان قانون ریاست کے کل یا جزو میں قوانین مدون کرسکے گا

(۲) پارلیمان کی جانب سے جب کوئی قانون وضع کیا جائے تو وہ اسلئے ناجائز متصور نہو گا کہ اوسکا نفاذ ماورا الارض پر موثر ہے

نفس معاملہ کی نسبت قوانین جو پارلیمان اور ریاستی ایوان ہائے قانون کی جانب سے مدون کئے جائیں

دفعہ ۲۴۶۔ (۱) باوجود احکام مندرجہ ضمن (۲) (۳) پارلیمان کو ایسے قوانین وضع کرنے کا انفرادی اقتدار حاصل ہے جنکا تعلق کسی ایسے معاملات سے ہو جسکی تفصیل ضمیمہ ہفتم کی فہرست اول کے تحت ظاہر کی گئی ہے (جو دستور ہذا میں "یونین کی فہرست" کے حوالہ سے موسوم ہے)

(۲) باوجود کسی حکم مندرجہ ضمن (۳) پارلیمان کو اور تابع احکام مندرجہ ضمن (۱) ضمیمہ اول کسی ریاست مصرحہ باب (الف) یا باب (ب) کو ایسے قوانین مدون کرنیکا اقتدار حاصل ہے جنکا تعلق کسی ایسے معاملات سے ہو جنکی تفصیل ضمیمہ ہفتم فہرست سوم میں ظاہر کی گئی ہے (جو دستور ہذا میں "متبادل فہرست" کے حوالہ سے موسوم ہے)

(۳) تابع احکام مندرجہ ضمن (۱) (۲) ضمیمہ اول کی کسی ریاست مصرحہ باب (الف) یا باب (ب) یا اوسکے کسی جزو کو ایسے قوانین مدون کرنیکا انفرادی اقتدار حاصل ہے جنکا تعلق کسی ایسے معاملات سے ہو جنکی تفصیل ضمیمہ ہفتم فہرست دوم کے تحت ظاہر کیگئی ہے (جو دستور ہذا "ریاستی فہرست" کے حوالہ سے موسوم ہے)

(۴) پارلیمان کو ایسے قوانین وضع کرنیکا اقتدار حاصل ہے جو علاقہ ہند کے کسی جزو کیلئے جو ضمیمہ اول کے باب (الف) یا باب (ب) میں شامل نہو کسی امر پر موثر ہو باوجود اسکے کہ وہ ایک ایسا امر ہو جسکی تفصیل ریاستی فہرست میں ظاہر کیگئی ہے۔

بعض زائد عدالتوں کے قیام کیلئے احکام اجراء کرنیکی نسبت پارلیمان کا اختیار

دفعہ ۲۴۷ فصل ہذا کے کسی حکم کے باوجود۔ پارلیمان ذریعہ قانون مزید عدالتوں کے قیام کیلئے احکام جاری کرسکے گا تاکہ پارلیمان کے جاری کردہ قوانین یا کسی ایسے موجودہ قانون کی نسبت جسکے متعلق "یونین کی فہرست" میں تفصیل بیان کیگئی ہو۔ بہتر عدل گستری نہو سکے۔

قانون سازی کے باقیماندہ اختیارات

دفعہ ۲۴۸۔ (۱) پارلیمان کو تنہا کوئی قانون کسی ایسے مسئلہ سے متعلق وضع کرنیکا اختیار حاصل ہے جسکا ذکر "ریاستی فہرست" یا "متبادل فہرست" میں نہوا ہو۔

(۲) ایسا اختیار کسی ایسے قانون کے وضع کرنے پر مشتمل ہوگا جسکے ذریعہ محصول عائد کیا جائے اور جسکا تذکرہ متذکرہ فہرستوں میں سے کسی میں نہوا ہو۔

پارلیمان کا اختیار ریاستی فہرست کے کسی ایسے معاملہ کے قانون سازی کی نسبت جو قومی مفاد سے متعلق ہو

دفعہ ۲۴۹۔ (۱) باوجود احکام مندرجہ فصل ہذا اگر ایوان مملکت ہند کسی ایسی قرارداد کے ذریعہ جسکی تائید میں ارکان موجودہ کے دو تہائی ارکان سے کم نہوں اس امر کے متعلق رائے دیں کہ قومی مفاد کیخاطر

یہ ضروری اور قرین مصلحت ہے کہ پارلیمان کسی ایسے معاملہ سے متعلق بھی قوانین وضع کرے جسکا تذکرہ "ریاستی فہرست" میں ہوا ہے اور اوس معاملہ کی تخصیص ایسی قرارداد میں ہو تو پارلیمان کیلئے یہ جائز ہوگا کہ ہندوستان کے کل یا بعض علاقہ کیلئے اوس معاملہ کی نسبت جو اوس قرارداد کے باعث قابل نفاذ ہو قوانین مدون کرے۔

(۲) قرارداد جو حسب فقرہ (۱) طے پائے کسی ایسی مدت تک قابل نفاذ ہوگی جو اوس قرارداد میں درج ہو اور جو ایکسال سے زیادہ نہو۔ مگر

شرط یہ ہے کہ اگر بالعموم اوس قرارداد میں اوسکے نفاذ کو جاری رکھنا اوس طریقہ پر طے کیا گیا ہے جسکی وضاحت فقرہ (۱) میں ہوئی ہے تو ایسی قرارداد کا نفاذ مزید ایکسال کیلئے اوس تاریخ سے قائم رہ سکیگا جس تاریخ اوس قرارداد کا نفاذ اور طور پر ختم ہو جاتا ہو

(۳) قانون جسے پارلیمان نے وضع کیا ہو اور جو پارلیمان کہ اوس قانون کو اوس صورت میں وضع کرنیکا مجاز نہوتا اگر حسب ضمن (۱) قرارداد طے نہ پائے تو ایسا قانون اوس قرارداد کا نفاذ ختم ہونے کی تاریخ سے چھ مہینہ کی مدت گزرنے پر غیر مجاز ابواب کی حد تک ختم شدہ متصور ہوگا بجز اسکے کہ مذکورہ مدت گزرنے سے پہلے متعلقہ امور انجام پا چکے ہوں یا انجام پانے سے متروک ہوگئے ہوں۔

"ریاستی فہرست" کے کسی مندرجہ معاملہ سے متعلق پارلیمان کو قانون بنانیکا اختیار جبکہ مفاجاتی حالات کا اعلان نافذ ہو

دفعہ ۲۵۰ - (۱) باوجود احکام مندرجہ فصل ہذا کے کسی حکم کے پارلیمان اوس صورت میں جبکہ مفاجاتی حالات کا اعلان نافذ ہو۔ ہندوستان کے کل یا کسی علاقہ کیلئے کسی ایسے معاملہ سے متعلق قوانین وضع کرسکے گا جو "ریاستی فہرست" میں درج ہو۔

(۲) کوئی قانون جسے پارلیمان نے وضع کیا ہو جو اوس صورت میں پارلیمان وضع کرنیکا مجاز نہوتا اگر کوئی مفاجاتی حالت کا اعلان نہوتا تو اوس اعلان کا نفاذ ختم ہونے سے چھ مہینہ کی مدت گزرنے پر وہ قانون غیر مجاز ابواب کی حد تک ختم شدہ متصور ہوگا بجز اون امور کے جو مذکورہ مدت گزرنے سے پہلے انجام پائے ہوں یا انجام پانے سے متروک ہوگئے ہوں۔

پارلیمان کے وضع شدہ قوانین تحت

دفعہ ۲۵۱ - کوئی حکم مندرجہ دفعات ۲۴۹ و ۲۵۰ ریاستی ایوان

دفعات ۲۴۹ و ۲۵۰ اور ریاستی ایوان قانون کے وضع شدہ قوانین کے درمیان مغائرت

قانون کے کسی قانون سازی کے ایسے اختیار کو محدود نکریگا جو تحت دستور ہذا اوس ایوان کو وضع کرنیکا اختیار حاصل ہو لیکن اگر ایک ایسے قانون کا کوئی حکم جسے ریاستی ایوان قانون نے مدون کیا ہے کسی ایسے قانون کے حکم کے مغائر ہو جسے پارلیمان نے اون صورتوں میں وضع کیا ہے جو مذکورہ دفعات میں سے کسی ایک دفعہ کی صورت میں وضع کرنیکا اختیار حاصل ہو تو وہ قانون جسے پارلیمان نے وضع کیا ہے خواہ وہ ریاست کے ایوان قانون کے مدونہ قانون سے پہلے وضع ہوا ہو بعد نافذہ سمجھا جائیگا اور ریاست کے ایوان قانون کا مدونہ قانون تا بحد مغائرت اور اوس مدت تک جبتک پارلیمان کا وضع شدہ قانون باقی رہے منسوخ سمجھا جائیگا۔

پارلیمان کو دو یا زیادہ ریاستوں میں رضامندی سے قانون وضع کرنے اور ایسے قانون کو کسی اور ریاست سے متعلق کرنیکا اختیار

دفعہ ۲۵۲ - (۱) اگر دو یا زیادہ ریاستوں کے ایوان ہائے قانون کو یہ مناسب معلوم ہو کہ کسی ایسے معاملہ کی نسبت جسے پارلیمان کو ریاستوں کیلئے قوانین وضع کرنیکا اختیار حاصل نہیں ہے بجز اون احکام کے جو دفعات ۲۴۹ و ۲۵۰ میں مندرج ہیں پارلیمان کی جانب سے ذریعہ قانون ایسی ریاستوں کیلئے احکام مدون کئے جائیں اور اگر اس خصوص میں اون ریاستوں کے ایوان ہائے قانون کی طرف سے قرارداد یں طے پائیں تو ایسی صورتوں میں پارلیمان مجاز ہوگا کہ کوئی ایسا قانون اوس معاملہ سے متعلق منضبط کرکے حسبہ منظور کرے اور کوئی قانون جو اس طرح منظور ہو اون ریاستوں پر قابل اطلاق ہوگا نیز کسی اور ایسی ریاست پر بھی قابل اطلاق ہوگا جو اوس ریاست کے ایوان نے ذریعہ قرارداد طے کیا ہو اور جب اوس ریاست میں دو ایوان ہوں تو اوس ریاست کے دونوں ایوان ہائے قانون نے طے کیا ہو۔

(۲) کوئی قانون جسے پارلیمان نے اس طرح منظور کیا ہو اوسی پارلیمان کے کسی قانون کے ذریعہ مماثل طریقہ کے مطابق منسوخ یا قابل ترمیم قرار پائیگا لیکن کسی ایسی ریاست کے ایوان قانون سے وہ منسوخ یا قابل ترمیم نہوگا جو اوس ریاست کیلئے قابل نفاذ قرار دیا گیا ہو۔

بین الاقوامی معاہدات کے نفاذ کیلئے قانون سازی

دفعہ ۲۵۳ - احکام مندرجہ فصل ہذا کے کسی حکم کے باوجود پارلیمان کو اختیار ہوگا کہ ہندوستان کے علاقوں میں سے کل یا بعض کیلئے

ایسا قانون وضع کرے جو کسی عہدنامہ. معاہدہ یا میثاق جو کسی اور ملک یا ممالک سے طے پائے یا کسی فیصلہ کو جو کسی بین الاقوامی کانفرنس۔ اجتماع یا دیگر مجلس سے طے پائے منضبط کیا گیا ہو

پارلیمان کے وضع کردہ قوانین اور ریاستی ایوانوں کے مدونہ قوانین کے درمیان مغائرت

دفعہ ۲۵۴۔ (۱) اگر کسی ریاست کے ایوان قانون کیجانب سے قانون کا کوئی ایسا حکم جاری کیا گیا ہو جو پارلیمان کے وضع کردہ قانون کے کسی حکم کے مغائر ہو اور جو پارلیمان اوس قانون کو وضع کرنیکا مجاز ہو یا کسی ایسے نافذالوقت قانون کے کسی حکم کے مغائر ہو جو اون ابواب میں سے کسی ایک سے متعلق ہو جو "متبادل فہرست" میں مندرج ہے تو تابع احکام ضمن (۲) وہ قانون جسے پارلیمان نے وضع کیا ہے خواہ وہ اوس ریاستی ایوان قانون کے مدونہ قانون سے پہلے منظور رہا ہو یا بعد یا بہرحال جو بھی صورت ہو مجوزہ قانون قابل نفاذ ہوگا اور وہ قانون جو ریاست کے ایوان قانون نے مدون کیا ہے تا بحد مغائرت منسوخ متصور ہوگا۔

(۲) جب کوئی قانون اون ریاستوں کے کسی ایوان قانون کیجانب سے مدون کیا جائے جو ضمیمہ اول باب (الف) یا باب (ب) میں مندرج ہیں اور وہ قانون کسی ایسے ابواب پر موثر ہو جو "متبادل فہرست" میں مندرج ہے اوسمیں کوئی ایسا حکم موجود ہو جو پارلیمان کے ماقبل وضع شدہ کسی قانون کے احکام کے مغائر ہو یا ایسے نافذالوقت قوانین کے مغائر ہو جو "متبادل فہرست" کے کسی باب سے متعلق ہے تو ایسا قانون جسے اوس ریاست کے ایوان قانون نے مدون کیا ہو اور وہ صدر جمہوریہ کے غور کیلئے مختص کیا گیا ہو اور اوس پر حسبہ صدر جمہوریہ کی منظوری لیگئی ہو تو ایسا قانون اوس ریاست میں نافذ سمجھا جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ ضمن ہذا کا کوئی حکم پارلیمان کو کسی نوبت پر کسی ایسے قانون کے وضع کرنے سے ممنوع نہ کریگا جو کسی ابواب مصرحہ صدر سے متعلق ہو بشمول کسی ایسے قانون کے جو ریاستی ایوان قانون کے مدونہ قانون میں اضافہ ترمیم۔ تبدیلی یا منسوخی کا موجب ہوں

سفارشات اور ماقبل منظوریوں کے لوازمات صرف ضابطہ کے امور متصور ہونگے

دفعہ ۲۵۵۔ پارلیمان کا کوئی قانون یا کسی ایسی ریاست کے ایوان قانون کا کوئی قانون جو ضمیمہ اول باب (الف) یا باب (ب) میں مندرج ہے اور کسی ایسے قانون کا کوئی حکم صرف اسوجہ سے ناجائز متصور نہو گا کہ

بعض سفارش یا منظوری ناقبل جو بروئے دستور ہذا درکار ہے نہیں لیگئی تھی جبکہ اوس قانون کے متعلق منظوری بطریق ذیل صادر ہو جائے۔

(الف) جہاں کہ سفارش گورنر کی مطلوب ہو مگروہ گورنر کی جانب سے ہو یا صدر جمہوریہ کی جانب سے۔

(ب) جہاں کہ سفارش راج پرمکھ کی مطلوب ہو مگروہ راج پرمکھ کیجانب سے ہو یا صدر جمہوریہ کی جانب سے

(ج) جہاں کہ سفارش یا منظوری ناقبل صدر جمہوریہ کی مطلوب ہو مگروہ صدر جمہوریہ کیجانب سے ہو

فصل دوم انتظامی تعلقات

عام

ریاستوں اور یونین کے واجبات

دفعہ ۲۵۶ ہر ریاست کا عاملانہ اقتدار اس طرح استعمال کیا جائے گا جس سے یہ یقین ہو کہ اون قوانین کی پابندی کیجائے گی جو پارلیمان سے وضع کئے گئے ہوں نیز کوئی نافذ الوقت قوانین کی پابندی کیجائیگی جو اوس ریاست میں نافذ ہوں اور یونین کا عاملانہ اقتدار کسی ریاست کو ایسے ہدایات دینے پر محیط ہوگا جو حکومت ہند کی دانست میں اوس غرض کیلئے ضروری متصور ہو۔

بعض معاملات میں یونین کی نگرانی ریاستوں پر

دفعہ ۲۵۷ (۱) ہر ریاست کا عاملانہ اقتدار اس طرح استعمال کیا جائیگا کہ اوس سے یونین کے عاملانہ اقتدار کا استعمال متاثر یا مزاحم نہو اور یونین کا عاملانہ اقتدار کسی ریاست کو ایسے ہدایات دینے پر محیط ہوگا جو حکومت ہند کی دانست میں اوس غرض کیلئے ضروری متصور ہو۔

(۲) یونین کا عاملانہ اقتدار کسی ریاست کو ایسے ہدایات دینے پر بھی محیط ہوگا جو رسل و رسائل کے ایسے وسائل کی تعمیر اور برقراری سے متعلق ہو جو قومی یا فوجی اہمیت کے حامل قرار دئے گئے ہوں۔ مگر

شرط یہ ہے کہ ضمن ہذا کا کوئی حکم پارلیمان کے اوس اقتدار پر تحدید قائم نکرے گا جو شاہ راہوں یا آب راہوں کو قومی شاہ راہوں یا قومی آب راہوں کے قرار دینے سے متعلق ہو یا یونین کے ایسے اقتدار کو متاثر نکرے گا جو شاہ راہوں یا آب راہوں کے قرار دینے سے متعلق ہو یا یونین کے اوس اقتدار پر اثر نہ ڈالے گا جو رسل و رسائل کے وسائل کی تعمیر یا اونکے قیام کی نسبت ہو گو یا یہ کاروبار بھی کارہائے افواج بحری۔ فوجی اور فضائی کے تعلق کا ایک جزو ہیں۔

(۳) یونین کا عاملانہ اقتدار کسی ریاست کا ایسے ہدایات دینے پر بھی محیط ہو گا جو اون تدابیر سے متعلق ہو گا جو اوس ریاست میں ریلوے کی حفاظت کیلئے ضروری ہو

(۴) جب کسی ریاست کو حسب ضمن (۲) رسل و رسائل کے کسی وسائل کی تعمیر یا برقراری کیلئے یا حسب فقرہ (۳) کسی ریلوے کی حفاظت کیلئے تدابیر اختیار کرنے کی نسبت کوئی ہدایت دیجائے تو ایسے اخراجات جو ریاست کے معمولی فرائض کی انجام دہی میں عائد ہوں جبکہ کوئی ہدایت نہ ملی ہو بجز اسکے اون زائد مصارف کو حکومت ہند کیجانب سے اوس ریاست کو اوس قدر مقدار رقم تک دئے جائینگے جو طے پائیں یا عہد سے قاصر رہنے کی صورت میں ایسی رقم جو ایک ثالث مقرر کردہ میر مجلس ہند قائم کرے ان زائد مصارف عائد شدہ کی بابتہ ریاست کو ادا کیجائے گی

بعض صورتوں میں یونین کو اختیار ہونا کہ ریاستوں کو اختیارات وغیرہ عطا کرے	**دفعہ ۲۵۸** - احکام مندرجہ دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود۔ صدر جمہوریہ ریاست کی حکومت کی رضامندی سے خواہ مشروط یا غیر مشروط اوس حکومت یا اوسکے ایسے عہدہ داروں کو کاروبار

تفویض کرے جو کسی معاملہ کے تعلق سے عاملانہ اقتدار پر محیط ہو۔

(۲) کوئی قانون جسے پارلیمان نے وضع کیا ہو اور جو کسی ریاست سے متعلق ہو۔ باوجود اسکے کہ وہ قانون کسی ایسے معاملہ سے متعلق ہے جسپر ریاست کے ایوان قانون کو قوانین مدون کرنیکا کوئی اقتدار نہو۔ اختیارات عطا اور فرائض عائد کرسکے گا یا اختیارات اور فرائض اوس متعلقہ ریاست یا عہدہ داران اور ارباب اقتدار کو

عطا اور عائد کرنے کا مجاز قرار دے سکیگا۔

(۳) جب بموجب دفعہ ہذا کسی ریاست یا عہدہ داروں یا ارباب اقتدار کو اختیارات اور فرائض عطا یا عائد کئے جائیں تو حکومت ہند کی جانب سے اوس ریاست کو ایسی رقم دیجائے گی جو طے پائے یا ایسی قرارداد سے قاصر رہنے پر وہ رقم ایسا ثالث مقرر کرے گا جو ہندوستان کے میر مجلس کیجانب سے مقرر ہو۔ اون فاضل اخراجات نظم و نسق کی بابتہ جو ریاست کیجانب سے اون اختیارات اور فرائض کو عمل میں لانے کی وجہ سے عائد ہوں۔

ضمیمہ اول باب (ب) کی ریاستوں کی مسلح افواج

دفعہ ۲۵۹۔ (۱) احکام مندرجہ دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود۔ کوئی ریاست جو ضمیمہ اول باب (ب) میں مختص ہو نفاذ دستور ہذا سے فوری قبل کوئی مسلح افواج رکھے تا وقتیکہ پارلیمان ذریعہ قانون اور طور پر احکام نہ دے۔ مذکور افواج کو نفاذ دستور کے بعد بھی ایسے عام یا خاص احکام کے تابع قائم رکھ سکیگی جیسے صدر جمہوریہ اس خصوص میں وقتاً فوقتاً جاری کرے

(۲) کوئی ایسے مسلح افواج محولہ ضمن (۱) یونین کی مسلح افواج کا جزو قرار دئیے جائینگے

یونین کا اختیار سماعت بتعلق اون علاقوں کے جو ہندوستان سے باہر ہوں

دفعہ ۲۶۰۔ حکومت ہند کسی ایسے علاقہ کی حکومت سے جو ہندوستان کے علاقہ کا کوئی جزو نہو بذریعہ معاہدہ کوئی ایسے عاملانہ قانون سازی یا عدالتی فرائض کو انجام دے سکیگی جو اوس علاقہ کی حکومت کو حاصل ہوں لیکن ہر ایسا معاہدہ کسی ایسے قانون کے تابع اور زیر اثر سمجھا جائے گا جو خارجی اختیار سماعت کے استعمال کیلئے نافذہ متصور ہو۔

سرکاری امور، مثلات اور عدالتی کارروائیاں

دفعہ ۲۶۱۔ (۱) یونین اور ہر ایک ریاست کے سرکاری امور مثلیں اور عدالتی کارروائیوں پر ہندوستان کے پورے علاقہ میں کامل اعتماد اور اعتبار قائم کیا جائے گا

(۲) وہ طریقہ اور وہ شرائط جس میں اور جنکے تحت وہ امور مثلیں اور کارروائیاں محولہ ضمن (۱) ثابت کیجائیں اور نافذ کیجائیں تو ایسے قانون کے تحت معین کئے جائینگے

جیسے پارلیمان وضع کرے۔

(۳) قطعی فیصلہ جات یا احکام جو ہندوستان کے علاقہ کے کسی حصہ کی عدالت ہائے دیوانی سے صادر یا نافذ کیئے جایئں۔ اوس علاقہ میں کسی جگہ بھی قانون کے مطابق قابل تعمیل ہونگے۔

نزاعات متعلق حقوق آب

بین الریاستی دریاؤں یا دریائی وادیوں کے حقوق آب سے متعلق نزاعات کا تصفیہ

دفعہ ۲۶۲۔ (۱) پارلیمان ذریعہ قانون کسی بین الریاستی دریا یا دریائی وادی کے حقوق آب کے استفادہ۔ تقسیم یا نگرانی کی نسبت کسی نزاع یا شکایت کے تصفیہ کیلئے احکام وضع کر سکیگا

(۲) احکام مندرجہ دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود پارلیمان ذریعہ قانون حکم دے سکیگا کہ نہ تو سوپریم کورٹ (ہندوستان کی اعلیٰ ترین عدالت) نہ کوئی اور عدالت کسی ایسی نزاع یا شکایت محولہ ضمن (۱) کی نسبت اختیار سماعت استعمال کر سکے گی

ریاستوں کے درمیان اشتراک

بین الریاستی مجلس کی نسبت احکام

دفعہ ۲۶۳۔ اگر کسی نوبت پر صدر جمہوریہ کو یہ معلوم ہو کہ عوامی مفاد۔ ایک مجلس کے مفاد سے پورا ہوگا جسکے ذمہ یہ فرض ہو

(الف) ریاستوں کے درمیان جو نزاعات پیدا ہوں اونکی تحقیقات کرنا اور مشورہ دینا۔

(ب) کسی ایسے عام مفاد کیلئے اون مسائل کی تحقیق کرنا اور غور کرنا جن میں سب یا بعض ریاستیں یا یونین اور ایک یا اوس سے زیادہ ریاستیں وابستہ ہوں

(ج) کسی ایسے معاملہ میں اور خصوصاً پالیسی کے بہتر اشتراک عمل کیلئے سفارشات نیز اوس معاملہ کے تعلق سے عمل آوری کی نسبت تجاویز پیش کرنا

تو ان حالات میں صدر جمہوریہ پر قانوناً یہ ضروری ہوگا کہ ذریعہ حکم ایک ایسی مجلس قائم

کرے اور اوسکے فرائض کی نوعیت نیز اوسکی تنظیم اور دستور العمل کو جو سرانجام پائینگے متعین کرے

باب دوازدہم

مالیہ جائداد معاہدات اور نالشات

فصل اول مالیات

عام

تعبیر — **دفعہ ۲۶۴**۔ باب ہذا میں بجز اسکے کہ مضمون یا سیاق عبارت اسکے خلاف ہو۔

(الف) "مالی کمیشن" سے ایک ایسا مالی کمیشن مراد ہے جسکی تشکیل تحت دفعہ ۲۸۰ ہوئی ہو

(ب) "ریاست" میں ریاست مصرحہ ضمیمہ اول باب (ج) شامل نہیں ہے۔

(ج) ضمیمہ اول کے باب (ج) میں جہاں کہیں ریاستوں کا ذکر آئے اونمیں کوئی ایسا علاقہ بھی شامل ہوگا جو ضمیمہ اول کے باب (د) میں درج ہو نیز ہندوستان کے علاقہ میں کوئی ایسا علاقہ بھی شامل ہوگا جسکی وضاحت ضمیمہ مذکور میں نہ ہو۔

محصولات بجز اقتدار قانون کے عائد نہیں کئے جائینگے — **دفعہ ۲۶۵**۔ کوئی محصول بجز اقتدار قانون کے نہ تو عائد کیا جائیگا اور نہ وصول کیا جائے گا۔

منضبط فنڈ ہاور ہندوستان نیز ریاستوں کے سرکاری حسابات — **دفعہ ۲۶۶**۔ (۱) احکام مندرجہ دفعہ ۲۶۷ نیز تابع احکام مندرجہ فصل ہذا جو ریاستوں کے حق میں بعض محصولات اور آمدنیوں کی خالص وصولات کا کل یا جزو مختص کرنے کی نسبت ہیں۔ جملہ آمدنیاں جو حکومت ہند کو وصول ہوں۔ جملہ قرضہ جات جو مذکورہ حکومت کو خزانہ واری تمسکات کے اجراء سے وصول ہوں۔ دیون یا پیشگیات کے وسائل اور ذرائع نیز تمام رقوم جو مذکورہ حکومت کو ایفاء قرضہ جات کیلئے وصول ہوں ان سب کی تشکیل ایک منضبط فنڈ میں ہوگی جو "ہندوستان کے منضبط فنڈ" کے نام سے موسوم ہوگا اور

تمام آمدنیاں جو ریاست کی حکومت کو وصول ہوں. سارے قرضہ جات جو مذکور حکومت کو خزانہ واری تمسکات کے اجراء سے وصول ہوں۔ دیون یا پیشگیات کے وسائل اور ذرائع نیز تمام رقوم جو مذکور حکومت کو ایفاء قرضہ جات کیلئے وصول ہوں ان سب کی تشکیل ایک منضبط فنڈ میں ہوگی جو "ریاست کے منضبطہ فنڈ" کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) تمام دیگر سرکاری رقوم جو حکومت ہند کے ذریعہ یا اوسکی جانب یا ریاست کی حکومت کے ذریعہ یا اوسکی جانب سے وصول ہوں ہندوستان کے سرکاری حساب یا ریاست کے سرکاری حساب میں جو بھی صورت ہوں محسوب کئے جائینگے۔

(۳) ہندوستان کے منضبطہ فنڈ یا کسی ریاست کے منضبطہ فنڈ سے رقوم کا جمع و خرچ بجز طریقہ معینہ قانون نہو گا جو ان اغراض کیلئے اور اوس طریقہ پر قائم ہو گا جو دستور ہذا میں محکوم ہوں۔

موقتی فنڈ دفعہ ۲۶۷۔ پارلیمان ذریعہ قانون ایک موقتی فنڈ از قبیل پیشگی مدامی قائم کرے گا۔ جو "ہندوستان کے موقتی فنڈ" کے نام سے موسوم ہوگا جسمیں وقتاً فوقتاً وہ رقوم داخل کئے جائینگے جو کسی ایسے قانون کے ذریعہ مقرر کئے جائیں اور مذکور فنڈ صدر جمہوریہ کے زیر تصرف قرار دیا جائے گا تاکہ صدر جمہوریہ کی جانب سے مذکور فنڈ کی گنجائش سے غیر متوقعہ اخراجات کی پابجائی کیلئے ایسے مصارف کی منظوری تک جنکو پارلیمان ذریعہ قانون تحت دفعہ ۱۱۵ یا دفعہ ۱۱۶ مجاز کرے پیشگیات ادا کیجا سکیں۔

(۲) ریاست کا ایوان قانون ذریعہ قانون ایک موقتی فنڈ از قبیل پیشگی مدامی قائم کرے گا جو "ریاست کے موقتی فنڈ" کے نام سے موسوم ہوگا جسمیں وقتاً فوقتاً وہ رقوم داخل کئے جائینگے جو کسی ایسے قانون کے ذریعہ مقرر کئے جائیں اور مذکور فنڈ گورنر یا راج پرکھ کے زیر تصرف قرار دیا جائیگا۔ تاکہ گورنر یا راج پرکھ کی جانب سے مذکور فنڈ کی گنجائش سے غیر متوقعہ اخراجات کی پابجائی کے لئے ایسے مصارف کی منظوری تک جنکو ریاست کا ایوان قانون ذریعہ قانون تحت دفعہ ۲۰۵ یا دفعہ ۲۰۶ مجاز کرے پیشگیات ادا کی جاسکیں۔

یونین اور ریاستوں کے درمیان آمدنیوں کی تقسیم

محصولات جو یونین کیجانب سے عائد کئے جائیں اور انکا جمع وخرچ ریاستوں کی جانب سے ہو

دفعہ ۲۶۸ (۱) ایسے محصولات رسوم اور ایسے محصولات صنعتی جو طبی اور آرائشی سامانوں پر مشتمل ہو جنکا تذکرہ مرکزی فہرست میں ہو حکومت ہند کیجانب سے عائد اور وصول کئے جائینگے۔

(الف) بصورت اسکے کہ وہ محصولات کسی ایسی ریاست مندرجہ ضمیمہ اول باب سوم میں عائد کئے جائیں وصولات حکومت ہند کیجانب سے ہونگے اور

(ب) دوسری صورتوں میں اون ریاستوں کی جانب سے وصول کئے جائینگے جہاں پر کہ ایسے محصولات علی الترتیب عائد کئے جائیں۔

(۲) کسی مالی سال میں کسی ایسے محصول کے وصولات جو کسی ریاست میں عائد کئے جائیں ہندوستان کے منضبط فنڈ کا جزو نہ سمجھے جائینگے بلکہ اوس ریاست کیلئے مختص کئے جائینگے

یونین کیجانب سے وہ محصولات جو عائد اور وصول کئے جائیں لیکن ریاستوں کیلئے مختص ہوں

دفعہ ۲۶۹ (۱) حسب ذیل آمدنیاں اور محصولات جو حکومت ہند کی جانب سے عائد اور وصول کئے جائینگے لیکن ریاستوں کیلئے اوس طریقہ پر مختص کئے جائینگے جو ضمن (۲) میں محکوم ہے یعنی

(الف) آمدنیاں جو جائداد کی توریث کے تعلق سے زرعی اراضی کے سوا ہوں

(ب) جائداد کے تعلق سے انتقال جائداد کی آمدنی جو زرعی آراضی کے سوا ہو

(ج) سامان یا مسافرین پر محصولات راہداری جو ریلوے۔ سمندر یا فضائی حمل و نقل کے ذریعہ ہو

(د) مسافرین ریلوے کے کرایوں اور ریلوے سامان کے کرایوں پر محصولات

(ھ) صرافہ اور پیشگی کاروبار کے بازاروں میں داد و ستد پر رسوم مہور کے سوا محصولات

(و) خرید یا فروخت اخبارات اور اشتہارات مشتہرہ پر محصولات

(۲) کسی مالی سال میں کسی ایسی آمدنی یا محصول کے خالص وصولات بجز اون وصولات کے جو ضمیمہ اول کے باب (ج) کی متذکرہ ریاستوں سے متعلق ہوں، ہندوستان کے منضبط فنڈ کا جزو متصور نہ ہونگے لیکن اون ریاستوں کیلئے مختص کئے جائینگے۔ جہاں پر کہ وہ آمدنی یا

محصول اوس سال عائد کیا گیا ہو اور اون ریاستوں میں قابل تقسیم ہونگے جہاں کہ کسی قانون پارلیمان کے ذریعہ تقسیم کے ایسے اصول منضبط کئے جائیں

محصولات جو یونین کیجانب سے عائد و وصول ہوں اور یونین اور یونٹو کے درمیان تقسیم کئے جائیں

دفعہ ۲۷۰ (۱) زرعی آمدنی کے سوا آمدنی پر محصول حکومت ہند کی جانب سے عائد اور وصول کیا جائیگا اور یونین اور ریاستوں کے درمیان اوس طریق پر تقسیم کیا جائیگا جو ضمن (۲) میں محکوم ہے۔

(۲) کسی مالی سال میں کسی ایسے محصول کے خالص وصولات کا فیصدی تناسب جو مقرر کیا جائے بجز اون ریاستوں کے وصولات کے جو ضمیمہ اول کے باب (ج) کی ریاستوں سے منسوب ہیں یا اون محصولات کے قطع نظر جو یونین کے مشاہرات پر واجب الوصول ہو ہندستان کے منضبطہ فنڈ کا جز و نہیں قرار دیا جائے گا لیکن اون ریاستوں کیلئے مختص ہوگا جہاں کہ سال متعلقہ میں وہ محصول عائد کیا گیا ہو اور اون ریاستوں کے درمیان ایسی میعاد پر اور ایسے طریقہ سے تقسیم کیا جائے گا جو مقرر کئے جائیں۔

(۳) ضمن (۲) کی اغراض کیلئے ہر مالی سال میں ایسا فیصدی تناسب جو مقرر کیا جائے محصولات آمدنی کے خالص وصولات کی اسقدر مقدار جو محصولات کے ایسے خالص وصولات سے منسوب ہو جو یونین کے مشاہرات سے واجب الوصول ہو ایسے وصولات سے بھی متعلق متصور ہوگا جو ضمیمہ اول کی ریاست ہائے مصرحہ باب (ج) سے منسوب ہو۔

(۴) دفعہ ہذا میں۔

(الف) "آمدنی پر محصولات" میں محصول کارپوریشن شامل نہیں ہے۔

(ب) "مقررہ" سے مراد ہے۔

(۱) جب تک مالی کمیشن کی تشکیل نہ ہو جائے۔ صدر جمہوریہ کیجانب سے بذریعہ حکم مقرر ہونا۔ اور

(۲) مالی کمیشن کی تشکیل کے بعد صدر جمہوریہ کی جانب سے مالی کمیشن کی سفارشات پر غور کرنیکے بعد بذریعہ حکم مقرر ہونا۔

(ج) "یونین کے مشاہرات" میں وہ تمام مشاہرات اور وظائف شامل ہیں جو ہندوستان کے منضبطہ فنڈ سے واجب الادا ہوں اور جن پر محصول آمدنی عائد کیا جائے۔

زائد محصول بعض آمدنیوں اور محصولات پر یونین کی اغراض کیلئے ہو

دفعہ ۲۷۱۔ احکام مندرجہ دفعات ۲۶۹-۲۷۰ کے کسی حکم کے باوجود پارلیمان کسی نوبت پر ایسی آمدنیوں یا محصولات میں سے کسی محصول محولہ دفعات پر اغراض یونین کیلئے محصول کا اضافہ کرسکے گی اور کسی ایسے زائد محصول کے کل وصولات ہندوستان کے منضبطہ فنڈ کا جزو متصور ہونگے۔

محصولات جو یونین کیجانب سے عائد اور وصول کئے جائیں اور یونین اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کئے جائیں

دفعہ ۲۷۲۔ یونین کے محصولات صنعتی اور ایسے محصولات صنعتی جو بجز طبی اور آرائشی سامان کے بموجب فہرست مرکزی قائم ہوں حکومت ہند کیجانب سے عائد اور وصول کئے جائینگے لیکن اگر پارلیمان قانون وضع کرے کہ ہندوستان کے منضبطہ فنڈ سے ریاستوں کو اوس محصول کی بابتہ کسقدر معاوضہ ادا کیا جائے جو وہ ایسی رقم پر محیط ہوگا جو اوس محصول کے خالص وصولات کے کل یا جزو کے مساوی ہو اور ایسی رقوم کی اون ریاستوں میں تقسیم اون اصولون کے مطابق عمل میں آئیگی جو قانون میں محکوم ہوں۔

پٹ سن اور اسکے سامان پر محصول برآمد کے معاوضہ میں ادائیاں

دفعہ ۲۷۳۔ (۱) ہر سال۔ ہندوستان کے منضبطہ فنڈ پر ریاست ہائے آسام۔ بہار۔ اوریسہ۔ اور مغربی بنگال کی آمدنیوں میں امدادی گنجایش کی طور پر اون ریاستوں کے پٹ سن اور اوسکے سامان کے سالانہ محصول برآمد کے معاوضہ میں خالص وصولات میں سے کسی حصہ کو مختص کرنیکے لئے ایسے رقوم عائد کئے جائینگے جو مقرر کئے جائیں

(۲) رقوم جو اس طرح مقرر ہوں ہندوستان کے منضبط فنڈ پر اوسوقت تک عائد ہوتے رہینگے جب تک حکومت ہند کی جانب سے پٹ سن اور اوسکے سامان پر کوئی محصول برآمد عائد رہے یا دستور ہذا کے نفاذ سے دس برس نہ گزرجائیں بہرحال جو زمانہ کہ پہلے واقع ہو۔

(۳) دفعہ ہذا میں اصطلاح "مقرر کئے" وہی معنی ہیں جو دفعہ ۲۷۰ میں درج ہیں۔

عندیہ ہو کی ماقبل سفارش جو ایسے مسودات قانون کیلئے درکار جہاں محصول اندازی شامل ہو جس میں ریاستوں کے اغراض ہوں

دفعہ ۲۷۴۔ (۱) کوئی مسودہ یا قانون یا ترمیم جسکے ذریعہ کوئی آمدنی یا محصول عائد یا تبدیل کیا جائے اور جسمیں ریاستوں کے اغراض ہوں یا جو ایسے اصطلاح "زرعی آمدنی" کے منشا کو متغیر کرتا ہو جسکی تعریف

ہندوستان کے محصول آمدنی کے قوانین کی اغراض کیلئے کیگئی ہو یا اون اصولوں کو متاثر کرتا ہو جو تحت احکام مندرجہ فصل ہذا ایسے رقوم ریاستوں میں قابل تقسیم ہیں یا تقسیم کئے جائیں یا باغراض یونین احکام مصرحہ مندرجہ فصل ہذا کوئی ایسا زائد محصول عائد کیا جائے تو ایسی صورت میں صرف صدر جمہوریہ کی سفارش پر پارلیمان کے دونوں ایوان میں پیش یا قابل غور ہو سکیگا۔

(۲) دفعہ ہذا میں اصطلاح "محصول یا آمدنی جسمیں ریاستوں کا مفاد ہو" سے مراد ہے

(الف) محصول یا آمدنی کے خالص وصولات کا کل یا جزو جو کسی ریاست کے لئے مختص کیا جائے۔ یا۔

(ب) محصول یا آمدنی کے خالص وصولات کے حوالہ سے وہ رقوم جو ہندوستان کے منضبطہ فنڈ سے بدوران نافذہ کسی ریاست کو واجب الادا ہوں

یونین کیجانب سے بعض ریاستوں کو کمیٹت رقوم

دفعہ ۲۷۵ - (۱) ایسے رقوم جسے پارلیمان نے ذریعہ قانون محکوم کیا ہو۔ ہر سال ہندوستان کے منضبطہ فنڈ پر ایسے ریاستوں کی آمدنیوں میں امدادی گنجایش کے طور پر عائد کئے جائینگے جسکو پارلیمان ایسی امداد کی ضرورت کے لحاظ سے معین کیا ہو ایسے رقوم مختلف مقدار میں مختلف ریاستوں کیلئے مقرر ہونگی۔ مگر

شرط یہ ہے کہ ہندوستان کے منضبطہ فنڈ سے کسی ریاست کی آمدنیوں میں بطور امدادی گنجایش ایسے مقررہ رقوم وکارہائے سرمایہ کی انجام دہی کیلئے دئے جائینگے جس سے ترقیات کی ایسی اسکیموں کے مصارف کی سبیل ہو سکے جسے ریاست نے حکومت ہند کی توثیق سے اوس ریاست کے درج فہرست قبائل کی بہبودی میں اضافہ یا درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق کے معیار کو اوس ریاست کے باقیماندہ رقبوں کے نظم ونسق کے مقابلہ میں بلند کرنیکے لئے سر انجام دئے جائیں

مزید شرط یہ ہے کہ ہندوستان کے منضبطہ فنڈ سے ریاست آسام کی آمدنیوں میں امدادی گنجایشوں کے طور پر سر سینہ اور مقررہ رقوم دے جائینگے جو مساوی ہونگے

(الف) دستور ہذا کا فوری کے نفاذ سے ماقبل کے دو سال کی آمدنیوں کے مقابلہ میں فاضل اوسط اخراجات مندرجہ فقرہ (۲) ضمیمہ ششم مصرحہ باب (الف) قبائلی رقبہ جات کے

نظم ونسق کیلئے معین ہو۔

(ب) ترقیات کی اون اسکیموں کے مصارف جو حکومت ہند کی توثیق سے مذکور رقبوں کے نظم ونسق کے معیار کو اوس ریاست کے باقیماندہ رقبوں کے نظم ونسق کے مقابلہ میں وسیع کرنے کیلئے سرانجام پائیں۔

(۲) تاوقتیکہ پارلیمان سے تحت احکام مندرجہ ضمن (۱) وضع نہ ہوں تحت ضمن مذکور پارلیمان کو جو اختیارات عطا ہوں وہ صدر جمہوریہ کے حکم سے قابل استعمال ہونگے اور کوئی حکم جو صدر جمہوریہ کیجانب سے تحت ضمن ہذا دیا جائے کسی ایسے حکم کے تابع نافذ ہوسکیگا جسے پارلیمان نے وضع کیا ہو۔ مگر۔

شرط یہ ہے کہ مالی کمیشن کی تشکیل ہونیکے بعد صدر جمہوریہ کیجانب سے تحت ضمن ہذا کوئی حکم نہ دیا جاسکیگا بجز اسکے کہ مالی کمیشن کی سفارشات پر غور کرنیکے بعد ایسا حکم دیا گیا ہو۔

پیشوں۔ تجارت، دھندوں اور ملازمتوں پر محصولات

دفعہ ۲۷۶۔ (۱) احکام مندرجہ دفعہ ۲۴۶ کے کسی حکم کے باوجود ریاستی ایوان کا کوئی قانون جو ریاست۔ بلدیہ۔ مجلس ضلع۔ مقامی مجلس یا دیگر مقامی اقتدار کے مفاد کیلئے محصولات کی نسبت بدون ہوا ورجو پیشوں۔ تجارت دھندوں یا ملازمتوں سے متعلق ہو وہ اسلئے ناجائز متصور نہو گا کہ قانون مذکور ایک ایسے محصول پر موثر ہے جسکا تعلق آمدنی سے ہے

(۲) ریاست کے کسی ایک شخص پر یا کوئی ایک بلدیہ مجلس ضلع۔ مقامی مجلس یا ریاست کے دوسرے مقامی اقتدار کو پیشوں۔ تجارت۔ دھندوں اور ملازمتوں کے محصولات کی بابتہ جملہ رقم جو واجب الادا ہوگی وہ سالانہ (۲۵۰) روپیوں سے متجاوز نہو گی۔ مگر

شرط یہ ہے کہ دستور ہذا کے نفاذ سے فوری ماقبل اگر مالی سال میں کسی ریاست یا کسی بلدیہ۔ مجلس یا اقتدار کے حق میں پیشوں۔ تجارت۔ دھندوں یا ملازمتوں پر محصول جاری رہا ہے جسکی شرح یا جسکی انتہائی شرح۔ سالانہ (۲۵۰) روپیہ سے متجاوز ہو ایسے محصول کا قیام جاری رہے گا۔ جب تک کہ پارلیمان ذریعہ قانون اسکے برعکس احکام وضع نہ کرے اور کوئی قانون جو اس طرح پارلیمان کیجانب سے وضع ہو خواہ بالعموم ہو یا

کسی مختص ریاستوں۔ بلدیات۔ مجالس یا ارباب اقتدار کے تعلق سے ہو وہ وضع کیا جاسکیگا۔

(۳) ریاست کے ایوان قانون کا اقتدار جو متذکرہ صدر اموریں پیشوں۔ تجارتوں وہنروں اور ملازمتوں پر محصولات کیلئے قوانین وضع کرنے کی نسبت ہے اوس کا یہ منشا نہیں ہے کہ کسی طور بھی پارلیمان کے اقتدار کو ایسے قوانین کے وضع کرنے کی نسبت محدود کرے جو ایسی آمدنیوں پر محصولات عائد کرنے سے متعلق ہوں جو اون پیشوں تجارتوں وہنروں اور ملازمتوں کی بدولت حاصل ہو۔

مستثنیات

دفعہ ۲۷۷۔ کوئی محصولات آمدنیاں پیش کش یا رسوم جو دستور ہذا کے نفاذ سے فوری ماقبل کسی ریاست کی حکومت کسی بلدیہ یا دیگر مقامی اقتدار یا مجلس کیجانب سے اوس ریاست بلدیہ ضلع یا دیگر مقامی رقبہ کے اغراض کیلئے قانوناً عائد کئے جاتے تھے باوجود اسکے کہ وہ محصولات آمدنیاں پیشکش۔ یا رسوم مرکزی فہرست میں مندرج ہوں۔ عائد ہونا قائم اور انہی اغراض کیلئے متعلق کئے جائینگے حیث تک کہ اسکے برعکس پارلیمان ذریعہ قانون کوئی اور حکم جاری نہ کرے۔

ضمیمہ اول کے باب (ب) کی ریاستوں کیساتھ بعض مالی امور سے متعلق معاہدہ

دفعہ ۲۷۸۔ (۱) احکام مندرجہ دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود۔ حکومت ہند تابع احکام ضمن (۲) ضمیمہ اول کسی ریاست مصرحہ باب (ب) کے ساتھ بہ تعلق ذیل معاہدہ کرسکے گی۔

(الف) کسی محصول یا آمدنی کا قیام اور وصولی جو کسی ایسی ریاست میں حکومت ہند کیجانب سے عائد شدنی ہو نیز وصولات کی تقسیم علاوہ اون وصولات کے جو احکام مندرجہ فصل ہذا کے مطابق ہوں

(ب) حکومت ہند کیجانب سے ایسی ریاست کو کسی مالی امداد کی سربراہی جو کسی آمدنی کے ایسے نقصان کے معاوضہ میں ہو جو اوس ریاست کو کسی محصول یا آمدنی کے تحت دستور ہند حکومت ہند کیجانب سے عائد کئے جانیکے باعث یا کوئی اور وسائل اختیار کئے جانیکے باعث رونما ہو۔

(ج) ایسی ریاست کیجانب سے رقم کی وہ ادائی جسکے تعلق سے حکومت ہند تحت

دفعہ ۲۹۱ ضمن (۱) ادائی عمل میں لائی ہو
اور جب کہ کوئی معاہدہ اس طرح منعقد ہوا ہو تو احکام مندرجہ فصل ہذا بہ تعلق ایسی ریاست کے تابع شرائط معاہدہ موثر ہونگے

(۲) معاہدہ جو بروئے ضمن (۱) وقوع میں آئے کسی ایسی میعاد تک نافذ رہے گا۔ جو دستور ہذا کے نفاذ سے دس سال سے متجاوز نہ ہو مگر
شرط یہ ہے کہ صدر جمہوریہ کسی وقت بھی نفاذ دستور سے پانچسال گزرنیکے بعد کسی ایسے معاہدہ کو اگر مالی کمیشن کی رپورٹ کو غور کرنے کے بعد وہ ایسے عمل کو مناسب سمجھے ختم یا ترمیم کر سکے گا۔

خالص وصولات کا احتساب | دفعہ ۲۷۹ (۱) احکام مندرجہ فصل ہذا میں "خالص وصولات" سے کسی محصول یا آمدنی کے تعلق سے وہ وصولات مراد ہیں جو وصول کرنے کے مصارف کی منہائی کے بعد حاصل ہوں نیز ان احکام کی اغراض کیلئے کسی محصول یا آمدنی یا اوسکے کسی جزو کے خالص وصولات جو کسی رقبہ سے منسوب کئے جائیں اونکی تشخیص اور تصدیق ہندوستان کا صدر ناظم حسابات و تنقیح کریگا جسکا صداقت نامہ قطعی ہوگا

(۲) متذکرہ بالا نیز تابع احکام مصرحہ فصل ہذا کوئی قانون جو پارلیمان کیجانب سے وضع ہو یا کوئی حکم جو صدر جمہوریہ صادر کرے کسی ایسی صورت میں جہاں تحت باب ہذا کسی محصول یا آمدنی کے وصولات کسی ریاست سے مختص ہوں یا مختص کئے جائیں۔ اس طرح منضبط کیا جا سکیگا جسکے ذریعہ وصولات شمار کرنیکا طریقہ معلوم کیا جا سکے جسمیں وہ وقت اور صورت تبلائی جائیگی جبکہ ادائیاں عمل میں آنا ہو تاکہ ایک مالی سال اور دوسرے مالی سال کے مابین رقمی تو ازن نیز کسی اور وقتی یا ضمنی معاملات کا بھی اندراج کیا جا سکے۔

مالی کمیشن | دفعہ ۲۸۰ (۱) صدر جمہوریہ نفاذ دستور ہذا سے دو سال کے اندر اور بعد ازاں ہر پانچسال کے گزرنے پر یا ایسے اولین وقت جبکہ صدر جمہوریہ ضروری خیال کرے۔ اپنے حکم سے ایک مالی کمیشن کی تشکیل دے سکیگا جو ایک صدر نشین اور چار دوسرے اراکین پر مشتمل ہوگا۔

(۲) پارلیمان ذریعہ قانون ارکان کمیشن کی اہلیتوں کا تعین کر سکے گا جسکے لحاظ سے تقرر عمل میں آئیگا۔ نیز وہ طریقہ قائم کریگا جسکے ذریعہ اونکا انتخاب ہو۔

(۳) کمیشن کا یہ فرض ہوگا کہ صدر جمہوریہ کے پاس امور ذیل کی نسبت سفارشات پیش کرے

(الف) محصولات کے خالص وصولات کی یونین اور ریاستوں کے مابین تقسیم جو تحت فصل ہذا اونکے درمیان تقسیم شدنی ہوگی یا ہوسکے گی نیز ایسے وصولات کے متعلقہ حصص کی بابتہ ریاستوں کے درمیان تعین رقوم

(ب) وہ اصول جنکے بموجب ہندوستان کے منضبطہ فنڈ سے ریاستوں کے مداخل میں امدادی آمدنی کی سربراہی کیجائے۔

(ج) کسی ایسے معاہدہ کے شرائط کی برقراری یا ترمیم جو حکومت ہند اور کسی ریاست مندرجہ ضمیمہ اول باب (ب) کی مصرحہ ریاست تحت دفعہ ۲۷۸ یا دفعہ ۳۰۶ ضمن (۱) منعقد ہو

(د) کوئی دوسرا معاملہ جو صدر جمہوریہ کی جانب سے مستحکم مالیہ کے مفاد میں کمیشن کے سپرد ہو۔

(۴) کمیشن اپنا طریقہ کار مقرر کرے گا اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں اوسے ایسے اختیارات حاصل ہونگے جسے پارلیمان نے ذریعہ قانون عطا کیا ہو

مالی کمیشن کے سفارشات

دفعہ ۲۸۱ ۔ صدر جمہوریہ کے پاس ہر ایسی سفارش پیش ہوگی۔ جسے مالی کمیشن نے تحت احکام دستور ہذا تجویز کیا ہو نیز ایک ایسی تشریحی یادداشت بھی پیش کی جائیگی جسمیں وہ کارروائی بیان کیجائیگی جو پارلیمان کے ہر ایک ایوان میں پیش شدنی ہو۔

متفرق مالی احکام

اخراجات جو یونین اور ریاستوں کے مالیہ سے صرف شدنی ہوں

دفعہ ۲۸۲ ۔ یونین یا کوئی ریاست کسی سرکاری غرض کیلئے کوئی گنجایش فراہم کرسکے گی باوجود اسکے کہ وہ غرض ایسی نہو جسے پارلیمان یا ریاست کی ایوان قانون نے جیسی صورت ہو ذریعہ قوانین وضع کیا ہو۔

منضبطہ فنڈ موقتی فنڈ نیز رقوم

دفعہ ۲۸۳ ۔ ہندوستان کے منضبطہ فنڈ اور ہندوستان کے موقتی فنڈ

جو سرکاری حسابات میں جمع ہوں اونکی نگہداشت

کی نگہداشت ان میں رقوم کی ادائی اون سے رقوم کی واپسی۔ اون رقوم کے سوا جو ان فنڈوں میں جمع کی جائے اور جو حکومت ہند کے ذریعہ یا اوسکی جانب سے وصول ہو سرکاری رقوم کی نگہداشت ہندوستان کے سرکاری حساب میں اونکی ادائی اور ایسے حساب سے رقوم کی واپسی نیز جملہ دوسرے معاملات جو متذکرہ بالا امور سے متعلق یا اونکے تابع ہوں ان جملہ مسائل کو پارلیمان کے وضع کردہ قانون کے ذریعہ منضبط کیا جا سکیگا اور جب تک اس خصوص میں اس طرح احکام وضع نہوں وہ مسائل قواعد مرتبہ صدر جمہوریہ کے ذریعہ منضبط کئے جائینگے۔

(۲) ریاست کے منضبط فنڈ اور ریاست کے موقتی فنڈ کی نگہداشت ان میں رقوم کی ادائی۔ ان سے رقوم کی واپسی۔ اون رقوم کے سوا جو ان فنڈوں میں جمع کیجائے اور جو ریاست کی حکومت کے ذریعہ یا اوسکی جانب سے وصول ہو سرکاری رقوم کی نگہداشت ریاست کے سرکاری حساب میں اونکی ادائی اور ایسے حساب سے رقوم کی واپسی نیز وہ سب دوسرے معاملات جو متذکرہ بالا امور سے متعلق یا اونکے تابع ہوں ان سب مسائل کو ریاستی ایوان قانون کے مدونہ قانون کے ذریعہ منضبط کیا جا سکیگا اور جبتک اس خصوص میں اسطرح احکام وضع نہوں وہ مسائل اوس ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ کے مرتبہ قواعد کے ذریعہ منضبط کئے جائینگے۔

دعویداروں کی امانتوں نیز دیگر جو سرکاری ملازمین یا عدالتوں کیجانب سے وصول ہوں اونکی نگہداشت

دفعہ ۲۸۴ تمام رقوم جو وصول ہوں یا امانت رکھے جائیں

(الف) کسی عہدہ دار کی جانب سے یونین یا ریاست کے معاملات کی نسبت اپنے عہدہ کے تعلق سے سوائے اون محاصل یا سرکاری رقوم کے وصول یا امانت رکھے جائیں جو حکومت ہند یا ریاست کی حکومت کی جانب سے جو بھی صورت ہو عائد یا وصول کئے جائیں یا

(ب) ہندوستان کے علاقہ کی کسی عدالت میں کسی مقدمہ۔ معاملہ۔ حساب یا اشخاص کے تعلق سے جمع ہوں۔

ایسی رقوم ہندوستان کے سرکاری حساب یا ریاست کے سرکاری حساب

سے جیسی کہ صورت ہو ادا کیجائے گی۔

یونین کی جائداد کا ریاستی محصولات سے مستثنیٰ ہونا

دفعہ ۲۸۵۔ (۱) یونین کی جائداد بجز اسکے کہ پارلیمان ذریعہ قانون اور طور پر احکام وضع کرے کسی ریاست یا کسی اقتدار اندرون ریاست کے سارے عائد شدہ محصولات سے مستثنیٰ ہوگی

(۲) ضمن (۱) کا کوئی حکم تاوقتیکہ پارلیمان ذریعہ قانون یا اور طور پر احکام وضع نہ کرے ریاست کے کسی اقتدار کو یونین کی کسی ایسی جائداد پر کوئی محصول عائد کرنیکا مانع نہوگا جو دستور ہذا کے نفاذ سے فوری پہلے وہ جائداد اوس محصول کے پابند اور تابع تھی جو ریاست میں عائد کیا جائے۔

سامان کی خرید اور فروخت پر محصول عائد کرنیکے لئے قیود

دفعہ ۲۸۶۔ (۱) ریاست کسی ایسا قانون مدون کرنیکی مجاز نہوگی جس سے کوئی محصول کسی ایسے سامان کی خرید یا فروخت پر عائد ہو سکے۔ جہاں ایسی خرید و فروخت واقع ہو

(الف) بیرون ریاست

(ب) سامان جو ہندوستان کے علاقہ میں برآمد یا اوس علاقہ سے برآمد ہو

توضیح۔ فقرہ (الف) کی اغراض کیلئے خرید و فروخت ریاست میں واقع ہونا متصور ہوگا جب کہ سامان درحقیقت بطور نتیجہ خرید و فروخت اوس ریاست کے مصرف کے اغراض کیلئے حوالہ کیا جائے باوجود اس امر کے کہ عام قانون متعلق بیع مال کے تحت مال کی ملکیت اوس مال کا سامان بوجہ بیع یا شراء دوسری ریاست سے گزرے۔

(۲) بجز اسکے کہ پارلیمان اور طور پر کوئی قانون نافذ کرے ریاست کا کوئی قانون کسی مال کے بیع یا شراء پر کوئی محصول عائد کر سکے گا اور نہ محصول عائد کرنیکا مجاز قرار دے سکیگا جہاں بین الریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران میں ایسی بیع یا شراء منعقد ہو مگر شرط یہ ہے کہ صدر جمہوریہ ذریعہ حکم یہ ہدایت کر سکے گا کہ کوئی محصول جو کسی ریاست کی حکومت کی جانب سے نفاذ دستور ہذا سے فوری قبل مال کی ایسی بیع یا شراء پر قانوناً وصول کیا جاتا ہو باوجود اسکے کہ ایسے محصول کا عائد کیا جانا احکام مندرجہ ضمن ہذا کے مغائر ہوگا ایسا محصول ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء تک وصول ہوتا رہے گا۔

(۳) ریاست کا کوئی ایوان قانون کوئی ایسا قانون مدون کرے جسکے ذریعہ کسی ایسے مال کی بیع یا شرا پر محصول عائد یا عائد کرنیکا مجاز کیا جائے جسکو پارلیمان نے بذریعہ قانون کسی طبقہ کی معیشت کیلئے ضروری قرار دیا ہو وہ اوسوقت تک نافذ نہ ہوسکیگا جب تک وہ قانون صدر جمہوریہ کے پاس بغرض غور پیش ہوکر اوسکی منظوری حاصل نہو جائے

برقی پر محصولات کا استثناء

دفعہ ۲۸۷ بجز اسکے کہ پارلیمان بذریعہ قانون اورطور پر کوئی حکم جاری کرے ریاست کا کوئی قانون برقی کے ایسے مصرف یا فروخت پر (خواہ حکومت یا دیگر اشخاص کی جانب سے سبراہ ہو) کوئی محصول عائد یا عائد کرنے کا مجاز نہ ہوسکیگا۔ جو برقی کو۔

(الف) حکومت ہند کی جانب سے صرف کیا گیا ہو یا اوس حکومت کیجانب سے حکومت ہند کو بغرض مصرف فروخت کیا گیا ہو یا

(ب) حکومت ہند کیجانب سے کسی ریل کی تعمیر، نگہداشت یا اوسکو متحرک کرنے کیلئے صرف کیا جائے یا ریلوے کمپنی اوس ریلوے کو چلائے یا اوس حکومت کو بیع کر یا ایسی ریلوے کمپنی کسی ریلوے کی تعمیر نگہداشت یا اوسکے چلانے میں صرف کرے نیز کوئی ایسا قانون جو برقی کے فروخت پر محصول عائد کیا جائے یا عائد کرنے کا مجاز قرار دے اسبات کی طمانیت دیگا کہ برقی کی قیمت فروخت جو اوس حکومت سے حکومت ہند کو سبراہ کیجائے گی یا کسی ریلوے کے چلانے اوسکی تعمیر یا نگہداشت کیلئے کسی ایسی کمپنی متذکرہ بالا کو سبراہ کی جائیگی جسکی مقدار اوس محصول سے کمتر رقم میں ہوگی جو برقی کے دوسرے صارفین پر کثیر مقدار میں سبراہ ہونے پر عائد کیا جاسکتا ہو۔

بعض صورتوں میں ریاستوں کی جانب سے پانی یا برقی کی سبراہی کے محصولات سے استثناء

دفعہ ۲۸۸ (۱) بجز اسکے کہ صدر جمہوریہ ذریعہ حکم اورطور پر ہدایت کرے۔ ریاست کا کوئی قانون جو نفاذ دستور ہذا سے فوری ماقبل نافذ ہو کسی پانی یا برقی پر محصول عائد یا عائد کرنیکا مجاز ہوسکے گا جو کسی ایسے اقتدار کی جانب سے محفوظ، پیدا، صرف، تقسیم یا فروخت کی جائے جسے کسی قانون نافذہ نے یا کسی ایسے قانون وضع کردہ پارلیمان نے قائم کیا ہو جو کسی

بین الریاستی دریا یا دریا کے وادی کو منظم یا ترقی دینے کیلئے ضروری ہو

توضیح۔ اصطلاح "ریاست کا قانون نافذہ" محکومہ ضمن ہذا میں ریاست کا کوئی ایسا قانون بھی داخل ہوگا جو دستور ہذا کے نفاذ سے قبل مدون یا منظور ہوا ہو اور جو اوس وقت منسوخ نہوا ہو باوجود اسکے کہ وہ قانون یا اوسکے اجزا اوس زمانہ میں یا تو تمام رقبہ جات یا خاص رقبوں میں نافذ نہوں

(۲) ریاست کا ایوان قانون بذریعہ قانون کسی ایسے محصول کو عاید کرسکے گا یا عائد کرنے کا مجاز قرار دیسکیگا جسکی صراحت ضمن (۱) میں کیگئی ہے لیکن کوئی ایسا قانون نافذ ہوسکیگا جب تک وہ صدر جمہوریہ کے پاس بغرض غور پیش ہوکر منظوری حاصل نہ ہو نیز اگر کسی ایسے قانون میں یہ حکم ہو کہ ایسے محصول کے شروح اور دیگر لوازمات کا تعین اون قواعد یا احکام کے ذریعہ کیا جائے جو کسی اقتدار کیجانب سے تحت قانون مرتب کئے گئے ہوں تو اوس قانون میں یہ حکم ہوگا کہ کسی ایسے قاعدہ یا حکم کو مرتب کرنیکے لئے صدر جمہوریہ کی منظوری ماقبل حاصل کیجائے

ریاست کی جائداد اور آمدنی پر یونین کے محصولات سے استثناء

دفعہ ۲۸۹۔ (۱) کسی ریاست کی جائداد اور اوسکی آمدنی۔ یونین کی محصول اندازی سے مستثنیٰ رہے گی۔

(۲) ضمن (۱) کا کوئی حکم یونین کو اس امر سے باز نہ رکھ سکے گا کہ ان امور کی حد تک اگر کوئی ہوں کوئی ایسا محصول عاید یا عاید کرنے کا مجاز قرار دے جبکو کسی قسم کی تجارت یا کاروبار کو ریاست کی حکومت کے ذریعہ یا اوسکی جانب سے چلانے کیلئے یا کسی سرگرمیوں کو جو اوس سے متعلق ہو یا ایسی تجارت یا کاروبار کے اغراض کیلئے کوئی ایسی جائداد زیر استعمال یا زیر تصرف ہو یا کوئی آمدنی اوسکے تعلق سے پیدا یا حاصل ہوئی ہو جسکو پارلیمان نے ذریعہ قانون نافذ کیا ہو۔

(۳) ضمن (۲) کا کوئی حکم کسی ایسی تجارت یا کاروبار یا تجارت یا کاروبار کے کسی ایسے مدارج پر اثر انداز نہ ہوگا جسے پارلیمان نے ذریعہ قانون یہ قرار دیا ہو کہ حکومت کے معمولی کاروبار کیلئے یہ امور ضمنی ہیں۔

بعض اخراجات اور وظائف کا جمع وخرچ	**دفعہ ۲۹۰** - بتحت احکام مندرجہ دستور ہذا کسی عدالت یا کمیشن کے اخراجات یا اون اشخاص کے واجب الادا وظائف جنھوں

نے نفاذ دستور ہذا سے قبل ہندوستان میں تاج کے تحت خدمات انجام دی ہوں۔ یا نفاذ دستور ہذا کے بعد یونین یا کسی ریاست کی امور کے تعلق سے خدمات انجام دی ہوں ہندوستان کے منضبطہ فنڈ یا ریاست کے منضبطہ فنڈ پر عائد کئے جائیں اگر۔

(الف) ہندوستان کے منضبطہ فنڈ پر بار عائد کیا جائے تو وہ عدالت یا کمیشن جس نے کسی ریاست کے کئی مختلف ضروریات کیلئے کام انجام دیا ہو یا کسی شخص نے ریاست کے امور میں کلاً یا جزءً خدمات انجام دیا ہو یا۔

(ب) ریاست کے منضبطہ فنڈ پر بار عائد کیا جائے تو وہ عدالت یا کمیشن جس نے یونین کے کئی مختلف ضروریات کیلئے کام انجام دیا ہو یا کسی شخص نے یونین یا کسی دوسری ریاست کے امور میں کلاً یا جزءً خدمات انجام دئے ہوں ایسے اخراجات ریاست کے منضبطہ فنڈ پر عائد اور ادا کئے جائینگے یا جیسی صورت ہو ہندوستان کے منضبطہ فنڈ یا دوسری ریاست کے منضبطہ فنڈ پر عائد اور ادا کئے جائینگے اخراجات یا وظائف کا اس طرح جمع وخرچ یا تو باہمدیگر اتفاق سے ہوگا یا باہمی انفاق سے قاصر ہو تو اوسکا تصفیہ بذریعہ ثالثی ہوگا۔ ثالث کا تقرر ہندوستان کا عدالتی میر مجلس کرے گا۔

روساء کے جیب خرچ کی رقوم	**دفعہ ۲۹۱** (۱) جہاں کسی میثاق یا عہد نامہ کے تحت جو نفاذ

دستور ہذا سے قبل کسی ہندوستانی ریاست کے حکمران کیجانب سے منعقد ہو کسی ایسے رقوم کی بطور جیب خرچ ادائیوں کے لئے جو محصول سے مستثنیٰ ہو۔ مملکت ہند کی حکومت کی جانب سے ایسی ریاست کے کسی حکمران کو طمانیت دیجائے یا یقین دلایا جائے تو

(الف) ایسے رقوم۔ ہندوستان کے منضبطہ فنڈ پر عائد اور اوس گنجائش سے ادا کئے جائینگے اور

(ب) رقوم جو کسی حکمران کو اس طرح ادا کی جائیں۔ آمدنی کے سارے محصولات سے مستثنیٰ ہوں گے۔

(۲) جہاں کسی ایسی ہندوستانی ریاست متذکرہ صدر کے علاقے کسی ایسی ریاست پر مشتمل ہوں جو ضمیمہ اول باب (الف) یا باب (ب) سے متعلق ہوں تو ایسی وائیاں اگر کیجا ہیں تو اونکا بار اوس ریاست کے منضبطہ فنڈ پر عائد اور اوسی گنجائش سے ہوگا نیز حکومت ہند سے حسب ضمن (۱) جو رقوم اداطلب ہون اونکی بابتہ ایسی میعاد کیلئے جو مقرر ہو جمع وخرچ کسی ایسی قرارداد کے تابع ہوگا جو صدر جمہوریہ کے حکم سے تحت دفعہ ۲۷۸ ضمن (۱) اس غرض کیلئے منعقد ہو۔

فصل دوم

حصول قرضہ جات

دفعہ ۲۹۲ *حکومت ہند کیجانب سے قرضہ جات کا حصول* - یونین کا عاملانہ اقتدار۔ ہندوستان کے منضبطہ فنڈ کی کفالت پر ایسے حدود میں اگر قائم کئے جایں نیز ایسے حدود میں اگر کچھ ہوں مقررشدہ طمانیتوں کو واضح کرتے ہوئے جو پارلیمان ذریعہ قانون وقتاً فوقتاً مقرر کرے قرضہ جات کے حصول پر محیط ہوگا۔

دفعہ ۲۹۳ *ریاستوں کیجانب سے قرضہ جات کا حصول* ۔ تابع احکام دفعہ ہذا۔ ریاست کا عاملانہ اقتدار ہندوستان کے علاقہ میں ریاست کے منضبطہ فنڈ کی کفالت پر ایسے حدود میں اگر قائم کئے جایں نیز ایسے حدود میں اگر کچھ ہوں مقررشدہ طمانیتوں کو واضح کرتے ہوئے جو کسی ایسی ریاست کا ایوان قانون بذریعہ قانون وقتاً فوقتاً مقرر کرے قرضہ جات کے حصول پر محیط ہوگا

(۲) حکومت ہند تحت ایسے شرائط جو پارلیمان کے کسی وضع کردہ قانون کے تحت مقرر کئے جایں کسی ریاست کو قرضہ جات دے سکیگی یا جبتک کوئی مقررہ حدود دفعہ ۲۹۲ سے متجاوز نہ ہوں کسی ایسی ریاست کو قرضہ جات عطا ہونے پر اونکی طمانیت بھی دے سکیگی نیز کوئی رقوم جو ایسے قرضہ جات عطا کرنے

کی غرض کیلئے درکار ہوں ہندوستان کے منضبطہ فنڈ کی گنجایش میں محسوب ہونگے۔

(۳) کوئی ریاست حکومت ہند کی رضامندی کے بغیر کوئی قرضہ حاصل کرنیکا اعلان نہ کرسکے گی۔ اگر حکومت ہند یا اوسکی پیشرو حکومت کی جانب سے اوس ریاست کو دئیے ہوئے قرضہ کا کوئی جزو ہنوز واجب الادا ہو یا حکومت ہند یا اوسکی پیشرو حکومت کیجانب سے اوس ریاست کے قرضہ کی بابتہ کوئی طمانیت دیگئی ہو۔

(۴) رضامندی تحت ضمن (۳) ایسے شرائط کے اگر کچھ ہوں تابع دیجاسکیگی جیسے حکومت ہند عائد کرنا مناسب سمجھے۔

فصل سوم

جائداد معاہدات حقوق۔ ذمہ داریاں۔ واجبات اور نالشات

بعض صورتوں میں جائداد۔ اثاثہ حقوق ذمہ داریاں اور واجبات کی منتقلی

دفعہ ۲۹۴۔ دستور ہذا کے نفاذ سے

(الف) وہ تمام جائداد اور اثاثہ جو دستور ہذا کے نفاذ سے فوری قبل ملک معظم کو مملکت ہند کیجانب سے حاصل تھا نیز وہ تمام جائیداد اور اثاثہ جو دستور ہذا کے نفاذ سے فوری قبل ملک معظم کو ہر ایک گورنر کے صوبہ کی حکومت کی جانب سے حاصل تھا یونین میں اور اوسکے متعلقہ ریاست میں منتقل ہوگا نیز

(ب) تمام حقوق۔ ذمہ داریاں اور واجبات مملکت ہند اور ہر ایک گورنر کے صوبائی حکومت کو خواہ کسی معاہدہ کے باعث یا اور طور پر پیدا ہوں علی الترتیب حکومت ہند یا ہر ایک متعلقہ ریاست کی حکومت کے حقوق ذمہ داریاں اور واجبات قرار دئیے جائینگے۔ کسی ایسی قرارداد کے تابع جو دستور ہذا کے نفاذ سے قبل مملکت پاکستان کی تخلیق یا مغربی بنگال۔ مشرقی بنگال۔ مغربی پنجاب اور مشرقی پنجاب کے صوبہ جات کے قیام کے باعث تکمیل پائے یا تکمیل شدنی ہو

دوسرے اشکال میں جائداد۔ اثاثہ حقوق

دفعہ ۲۹۵ (۱) دستور ہذا کے نفاذ سے۔

ذمہ داریاں اور واجبات کی منتقلی

(الف) وہ تمام جائداد اور اثاثہ جو نفاذ دستور ہذا سے فوری قبل کسی ایسی ہندوستانی ریاست کو حاصل ہو جنکی متعلقہ ریاست ضمیمہ اول باب (ب) کی ریاستوں میں مختص ہو یونین کو حاصل ہوگا اگر وہ اغراض جنکے لئے ایسی جائداد اور اثاثہ نفاذ دستور ہذا سے فوری قبل یونین کے ایسے امور سے وابستہ اور زیر تصرف ہو جنکی وضاحت مرکزی فہرست میں کیگئی ہے۔ اور

(ب) وہ تمام حقوق۔ ذمہ داریاں اور واجبات کسی ایسی دیسی ریاست کی حکومت کے جو ضمیمہ اول باب (ب) کی متعلقہ ریاستیں قرار دیگئی ہیں۔ خواہ کسی معاہدہ سے پیدا ہوں یا اور طور پر۔ حکومت ہند کے حقوق۔ ذمہ داریاں اور واجبات قرار دئے جائینگے۔ اگر وہ اغراض جنکے لئے ایسے حقوق حاصل یا ذمہ داریاں یا واجبات نفاذ دستور ہذا سے قبل عائد ہوں بعد ازآن حکومت ہند کے ایسے اغراض سے وابستہ اور ایسے امور سے متعلق ہوں جنکی وضاحت مرکزی فہرست میں کیگئی ہے۔

کسی ایسی قرارداد کے تابع جو اس خصوص میں حکومت ہند کی جانب سے اوس ریاست کی حکومت کے ساتھ منعقد ہو۔

(۲) تابع وضاحت متذکرہ بالا ہر ریاست کی حکومت مصرحہ باب (ب) ضمیمہ اول گویا دستور ہذا کے نفاذ سے متعلقہ دیسی ریاست ہند کی حکومت کی باعتبار تمام جائداد اور اثاثہ اور تمام حقوق۔ ذمہ داریاں اور واجبات کے خواہ کسی معاہدہ سے پیدا ہوں یا اور طور پر۔ اون امور کے سوا جنکی صراحت ضمن (۱) میں کیگئی ہے۔ قائمقام متصور ہوگی۔

جائداد جو شریک حکومت یا ضم یا لاوارث ہونیکے باعث حاصل ہو

دفعہ ۲۹۶ تابع اون احکام کے جو بعد ازآں محکوم کئے جائیں ہندوستان کے علاقہ کی کوئی ایسی جائداد جو اگر دستور ہذا کا نفاذ نہ ہوتا تو ملک معظم کو یا کسی دیسی ریاست ہند کے حکمران کو جیسی صورت ہو حاصل ہوتی جبکہ وہ جائداد شریک حکومت یا ضم یا کوئی قانونی حقدار نہ ہونیکے باعث لاوارث ہو جائے ایسی جائداد اگر کسی ریاست میں واقع ہو تو ریاست کو اور کسی دوسری صورت میں یونین کو حاصل ہوگی۔ مگر۔

شرط یہ ہے کہ کوئی جائداد جو اوس تاریخ پر جب کہ ملک معظم یا کسی دیسی ریاست ہند کے حکمران کو اسطرح پر حاصل ہوسکتی ہو۔ حکومت ہند یا ریاستی حکومت کے قبضہ یا نگرانی میں ہو اون اغراض کے مطابق جنکے لیئے وہ جائداد زیر تصرف یا زیر نگرانی تھی۔ یونین یا کسی ریاست کے اغراض سے وابستہ رہی ہو تو یونین یا اوس ریاست کو حاصل ہوگی

توضیح۔ دفعہ ہذا میں اصطلاحات "حکمران" اور "ریاست ہند" کے وہی معنی ہیں۔ جو دفعہ ۳۶۳ میں مندرج ہیں۔

قیمتی اشیاء جو سمندری حدود میں واقع ہوں یونین کی ملک متصور ہوں

دفعہ ۲۹۷۔ تمام اراضیات۔ معدنیات۔ نیز دیگر اشیائے قیمتی جو ہندوستان کے سمندری علاقوں میں بحیرہ کی حصار میں واقع ہوں یونین کو حاصل ہونگے نیز یونین کے اغراض کیلئے زیر تصرف رہینگے۔

حصول جائداد کا اقتدار

دفعہ ۲۹۸۔ (۱) یونین اور ہر ریاست کا عاملانہ اقتدار کسی ایسی جائداد کے عطا۔ بیع۔ تصرف یا ارتہان پر جو یونین یا دیسی ریاستوں کے اغراض کیلئے جیسی صورت ہو زیر نگرانی ہو کسی ایسے قانون کے تابع جو متعلقہ ایوان قانون کا مدونہ ہو وسعت پذیر ہوگا۔ نیز ان اغراض کیلئے علی الترتیب جائداد کی خریدی یا حصول کیلئے یا معاہدات منعقد کرنے پر بھی محیط ہوگا۔

(۲) تمام جائداد جو یونین یا کسی ریاست کی اغراض کیلئے حاصل کیجائے یونین یا کسی ریاست میں جو بھی صورت ہو ضم ہوگی

معاہدات

دفعہ ۲۹۹۔ (۱) تمام معاہدات جو یونین یا کسی ریاست کے عاملانہ اقتدار کے استعمال میں تکمیل پائیں۔ صدر جمہوریہ یا گورنر یا راج پرمکھ کیجانب سے جیسی کچھ صورت ہو واضح کئے جائینگے اور جائداد کے تمام ایسے معاہدات اور تمام تنقیحات جو اوس اقتدار کے استعمال میں کئے جائیں۔ صدر جمہوریہ یا گورنر یا راج پرمکھ کیجانب سے ایسے اشخاص کے توسط سے اور ایسے طریقہ پر جسے ہدایت کیجائے یا مجاز کیا جائے عمل میں لائے جائینگے۔

(۲) نہ تو صدر جمہوریہ نہ گورنر اور نہ راج پرمکھ کسی ایسے معاہدہ یا تیقن دلانے کی نسبت جو اغراض دستور ہذا کیلئے یا کسی ایسے قانون کے اغراض کیلئے ہو جو بعد از آن

حکومت ہند میں نافذ ہو ذاتی طور پر ذمہ دار ہوگا. کوئی ایسا شخص جو مذکور اشخاص کی جانب سے کوئی ایسا معاہدہ تکمیل کرے یا یقین دلائے اون امور کی بابتہ ذاتی طور پر ذمہ دار نہوگا

نالشات اور کارروائیات | **دفعہ ۳۰۰**۔ (۱) حکومت ہند کی جانب سے یا اوسکے مقابلہ میں نالشات بنام یونین ہند دائر یا پیش ہونگے اور ریاست کی حکومت کی جانب سے یا اوسکے مقابلہ میں نالشات بصراحت نام "ریاست" دائر یا پیش ہونگے اور تابع احکام قانون وضع کردہ پارلیمان یا ایسی ریاست کے ایوان قانون کیجانب سے اون اختیارات کے تحت جو تحت دستور ہذا حاصل ہوں۔ مماثل مقدمات میں اونکے متعلقہ امور سے متعلق نالشات منجانب یا بمقابل دائر یا پیش کئے جائینگے گویا ہند کی مملکت اور متعلقہ صوبہ جات یا متعلقہ ریاست ہائے ہند کی جانب سے یا بمقابل نالشات دائر یا پیش ہوتے اگر دستور ہذا نافذ نہ ہوتا۔

(۲) اگر دستور ہذا کے نفاذ تک

(الف) کوئی قانونی کارروائیات جو زیر دوران ہوں جسمیں مملکت ہند ایک فریق ہے تو ہند یونین۔ اون کارروائیات میں مملکت کی بجائے مستقل ہوگا۔

(ب) کوئی قانونی کارروائیات زیر دوران ہوں جسمیں صوبہ یا کوئی ریاست ہند ایک فریق ہے تو "متعلقہ ریاست" اون کارروائیات میں صوبہ یا ریاست ہند کی بجائے مستقل ہوگی

باب سیزدہم

تجارت۔ بیوپار۔ باہمی لین دین اندرون علاقہ ہند

تجارت بیوپار اور باہمی لین دین کی آزادی | **دفعہ ۳۰۱**۔ تابع دیگر احکام مندرجہ باب ہذا۔ تجارت۔ بیوپار اور باہمی لین دین کی ہندوستان کے سارے علاقہ میں آزادی حاصل ہوگی

پارلیمان کا اختیار تجارت بیوپار یا باہمی لین دین پر قیود عائد کرنے کی نسبت | **دفعہ ۳۰۲**۔ پارلیمان بذریعہ قانون۔ تجارت۔ بیوپار یا باہمی لین دین کی آزادی پر جو باہم دیگر ریاستوں کے مابین یا ہندوستان کے علاقہ کے کسی حصہ میں ہو ایسے قیود عائد کرسکے گی جو عوامی مفاد کے لئے

ضروری ہوں۔

یونین اور ریاستوں کی قانون سازی کے اختیارات پر بہ تعلق تجارت اور بیوپار قیود

دفعہ ۳۰۳۔ (۱) احکام مندرجہ دفعہ ۳۰۲ کے کسی حکم کے باوجود نہ تو پارلیمان اور نہ کسی ریاست کی ایوان قانون کو کوئی ایسا قانون وضع کرنیکا اختیار ہوگا جسکے ذریعہ ایک ریاست کو دوسرے کے مقابلہ میں کوئی ترجیح عطا کرے یا عطا کرنے کا مجاز کرے یا ایک ریاست اور دوسری ریاست کے مابین کوئی امتیاز قائم کرے یا ایسے قیام کا مجاز کرے محض اس بناء پر کہ ضمیمہ سات کی کسی ایک فہرست میں تجارت اور بیوپار کے امور شریک ہیں۔

(۲) ضمن (۱) کا کوئی حکم پارلیمان کو کوئی ایسا قانون وضع کرنے سے باز نہ رکھ سکیگا۔ جسکے ذریعہ ترجیح عطا یا عطا کرنیکا مجاز یا کوئی امتیاز قائم یا ایسے قیام کا مجاز کرے اگر اوس قانون سے یہ قرار دیا گیا ہو کہ ہندوستان کے علاقہ کے کسی حصہ میں سامان کی قلت کے باعث ایسی حالت پیدا ہوگئی ہے کہ اس طرح سے عمل کرنا باغراض لین دین ضروری ہے

ریاستوں کے مابین تجارت بیوپار یا باہمی لین دین پر قیود

دفعہ ۳۰۴۔ احکام مندرجہ دفعہ ۳۰۱ یا دفعہ ۳۰۳ کے کسی حکم کے باوجود ریاست کا ایوان قانون بذریعہ قانون

(الف) دوسری ریاستوں کے درآمد شدہ سامان پر کوئی محصول عائد کرسکے گا۔ جو اوسی طرح کا سامان اوس ریاست میں تیار یا پیدا ہونیکی صورت میں عائد کیا جاتا بریں ہمہ ایسے درآمد شدہ اور ایسے تیار شدہ یا پیدا شدہ سامان کے مابین کوئی امتیاز نہ ہوگا۔

(ب) کسی ریاست کے ساتھ یا اوسکے حدود میں تجارت۔ بیوپار یا باہمی لین دین کی آزادی پر ایسے واجبی قیود عائد کرسکے گا۔ مگر

شرط یہ ہے کہ اغراض فقرہ (ب) کیلئے ریاست کے ایوان قانون میں کوئی مسودہ قانون یا ترمیم صدر جمہوریہ کی قبل از قبل منظوری کے بغیر پیش یا متحرک نہ ہوسکے گا۔

موجودہ قوانین پر دفعات ۳۰۱ اور ۳۰۳ کا نفاذ

دفعہ ۳۰۵۔ احکام مندرجہ دفعات ۳۰۱ اور ۳۰۳ کسی نافذ الوقت قانون کے احکام کو متاثر نہ کر سکینگے بجز اسکے کہ صدر جمہوریہ کسی امر میں بذریعہ حکم اور طور پر احکام صادر کرے۔

ضمیمہ اول کے حصہ (ب) کی بعض ریاستوں کا تجارت و بیوپار پر قیود عاید کرنے کا اختیار

دفعہ ۳۰۶۔ احکام مندرجہ باب ہذا کے کسی حکم یا دستور ہذا کے کوئی دیگر احکام کے باوجود ضمیمہ اول باب (ب) کی مصرحہ کوئی ریاست جو نفاذ دستور ہذا سے قبل اوس ریاست میں دوسری ریاستوں سے سامان کے درآمد ہونے یا اوس ریاست سے دوسری ریاستوں میں سامان کے برآمد ہونے پر کوئی محصول یا حق (Duty) عائد کرتی تھی ایسے محصول یا حق کا عائد کرنا یا وصول کرنا جاری رکھ سکے گی اگر اوس ریاست کی جانب سے حکومت ہند کے مقابلہ میں اس خصوص میں کوئی قرارداد تکمیل پا جائے اور اوس قرارداد کی شرائط کے تابع اور کسی ایسی میعاد کیلئے جو نفاذ دستور ہذا سے دس سال سے متجاوز ہو قرارداد کی منذکرہ مدت تک عمل ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ صدر جمہوریہ نفاذ دستور ہذا سے پانچسال گزرنیکے بعد کسی وقت بھی کسی ایسے قرارداد کو یا تو برخاست یا اوسمیں ترمیم کرسکیں گے اگر بالیہ کمیشن قائم شدنی تحت دفعہ ۲۸۰ کی پیشکردہ رپورٹ پر غور کرنیکے بعد ایسا عمل کرنا ضروری خیال کرے۔

اغراض محکومہ دفعات ۳۰۱ تا ۳۰۴ کی بجا آوری کیلئے ارباب اقتدار کا تقرر

دفعہ ۳۰۷۔ پارلیمان بذریعہ قانون ایسے اقتدار کو مقرر کرسکے گی جو اغراض مندرجہ دفعات ۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳ و ۳۰۴ کی تکمیل کے لئے مناسب خیال کرے اور اوس اقتدار کو جو مقرر ہو ایسے اختیارات عطا اور ایسے فرائض تفویض کرے جنکو وہ ضروری خیال کرے۔

باب چہاردہم

یونین اور ریاستوں کے تحت خدمات

فصل اوّل خدمات

عام

تعبیر

دفعہ ۳۰۸۔ باب ہذا میں بجز اسکے کہ مضمون یا سیاق عبارت

اسکے خلاف ہو۔ اصطلاح ریاست سے ریاست مندرجہ ضمیمہ اول باب (الف) یا باب (ب) مراد ہے۔

اون اشخاص کے ملازمت کی بھرتی اور شرائط جو یونین یا کسی ریاست میں مامور بہ کار ہوں

دفعہ ۳۰۹ - تابع احکام دستور ہذا متعلقہ ایوان قانون کے قوانین ملازمین مامور شدہ کے خدمات کی بھرتی اور شرائط کی نسبت منضبط ہو سکینگے جو یونین یا کسی ریاست کے متعلقہ اموریں سرکاری ملازمتوں اور خدمات سے متعلق ہوں۔ مگر

شرط یہ ہے کہ صدر جمہوریہ یا ایسا شخص جسے صدر جمہوریہ ہدایت کرے یونین کے معاملات میں ملازمتوں اور خدمات کے تعلق سے نیز ریاست کا گورنر یا راج پرمکھ یا ایسا شخص جسے گورنر یا راج پرمکھ ہدایت کرے ریاست کے معاملات میں ملازمتوں اور خدمات کے تعلق سے قواعد مرتب کرنیکے مجاز ہونگے جو اشخاص مامور شدہ کی خدمت کے شرائط اور ماموری پر موثر ہوں تا وقتیکہ تحت دفعہ ہذا متعلقہ ایوان قانون سے قانون کے ذریعہ اس بارہ میں احکام مدون نہوں اور کوئی قواعد جو اس طرح مرتب ہوں کسی ایسے احکام قانون کے تابع ہوں گے

اشخاص کے عہدے جو یونین یا ریاست کی خدمات پر مامور ہوں

دفعہ ۳۱۰ - (۱) بجز اسکے کہ بذریعہ دستور ہذا صراحتاً حکم ہو ہر شخص جو یونین کی دفاعی ملازمت یا سیول ملازمت یا کل ہند ملازمت کا رکن ہو یا کسی ایسی خدمت پر مامور ہو جسکا تعلق یونین کے تحت دفاع یا کسی سیول خدمت سے متعلق ہو صدر جمہوریہ کی خوشنودی تک عہدہ پر مامور رہے گا۔ نیز ہر شخص جو ریاست کی سیول سروس کا رکن ہو یا ریاست میں کوئی سیول خدمت رکھتا ہو گورنر یا ریاست کے راج پرمکھ کی خوشنودی تک جیسی کچھ صورت ہو اپنے منصب پر مامور رہے گا۔

(۲) باوجود اسکے کہ کوئی شخص یونین یا ریاست میں صدر جمہوریہ کی خوشنودی تک یا ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ کی خوشنودی تک جیسی کچھ صورت ہو سیول خدمت پر مامور رہے۔ کوئی معاہدہ جسکے ذریعہ کوئی ایسا شخص تحت دستور ہذا مقرر کیا جائے جو یونین یا ریاست کی دفاعی خدمت یا کل ہند خدمت یا سیول سروس کا رکن نہ ہو اور ایسی خدمت پر مقرر ہو جسے صدر جمہوریہ یا گورنر یا راج پرمکھ نے جیسی صورت ہو یہ ضروری خیال کرے کہ

ایسے شخص کے خدمات حاصل کئے جائیں جسکے پاس خصوصی اہلیتیں موجود ہیں اوسکے معاوضہ کی ادائی سے متعلق متعلقہ امور منضبط کئے جا سکینگے اگرکسی معہودہ مدت کے گزرنے سے پہلے اوسکی جائداد برخاست کردیجائے یا وہ کسی بدچلنی کے اسباب کی بنیاد پر نہیں بلکہ اوس جائداد کو خالی کرنے کا پابند ہو۔

یونین یا ریاست میں ایسے عہدہ داروں کی برطرفی علیحدگی یا تخفیف جو سیول خدمت پر مامور ہوں

دفعہ ۳۱۱۔ (۱) کوئی شخص جو یونین کی سیول سروس یا کل ہند سروس یا ریاستی سیول سروس کا رکن ہو یا یونین یا ریاست میں کسی سیول خدمت پر مامور ہو کسی ایسے اقتدار کی جانب سے برطرف یا علیحدہ کیا جا سکیگا جسکے ماتحت اقتدار کے ذریعہ اوسکی ماموری ہوئی تھی

(۲) کوئی ایسا شخص حسب صراحت صدر اپنے عہدہ سے برطرف یا علیحدہ یا تخفیف نہ کیا جا سکیگا تاوقتیکہ اوسکو ایک واجبی موقع نہ دیا جائے کہ وہ وجہ بتلائے کہ کیوں نہ اوسکے مقابلہ میں ایسی کارروائی نہ کیجائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ضمن ہذا متعلق نہ ہوگی

(الف) جبکہ وہ شخص جو اپنے عہدہ سے برطرف علیحدہ یا تخفیف ہوا ہے اپنے کسی ایسے عمل کی پاداش میں ہو۔ جو اوس کے کسی جرم فوجداری کے ارتکاب کا موجب ہو

(ب) جہاں کوئی اقتدار کسی شخص کو برطرف یا علیحدہ یا اوسکو عہدہ سے تخفیف کرنیکا مجاز ہو اس امر سے مطمئن ہو کہ بعض وجوہ سے جو منجانب اوس اقتدار کے قلمبند ہونگے موجہ طور پر یہ ناقابل عمل ہے کہ اوس شخص کو وجہ پیش کرنیکا موقعہ عطا کیا جائے یا

(ج) جہاں صدر جمہوریہ یا گورنر یا راج پرمکھ جیسی کہ صورت ہو اس امر سے مطمئن ہو کہ ریاستی تحفظ کے مفاد میں یہ قرین مصلحت نہیں ہے کہ اوس شخص کو کوئی ایسا موقعہ دیا جائے

(۳) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا بوجہ معقول یہ قابل عمل ہے کہ کسی شخص کو کوئی ایسا موقعہ وجہ حسب ضمن (۲) ظاہر کرنیکا عطا کیا جائے تو ایسے اقتدار کا فیصلہ جو اوس شخص کو اوسکے عہدہ سے برطرف۔ علیحدہ یا تخفیف کرنیکا جیسی کہ صورت ہو مجاز ہو قطعی ہوگا۔

کل ہند خدمات

دفعہ ۳۱۲۔ (۱) باب نہم کے کسی حکم کے باوجود اگر مجلس مملکت بذریعہ ایسی قرارداد کے جو ارکان موجودہ کے دو تہائی ارکان سے کم آراء سے طے نہ پائی ہو

یہ قرار دے کہ قومی مفاد کیلئے ایسا عمل کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے کہ پارلیمان ذریعہ قانون ایک یا زائد قسم کے کل ہند خدمات کے قیام کو جو یونین اور ریاستوں کیلئے عام ہوں وضع کرے نیز دیگر احکام مندرجہ فصل ہذا کسی ایسی خدمت کے اشخاص ماموره کی ملازمت کے شرائط اور ماموری کے احکام منضبط کرے۔

(۲) وہ خدمات جو نفاذ دستور ہذا سے قبل بحیثیت انتظامی ملازمت ہند (I.A.S.) اور ملازمت کوتوالی ہند (I.P.S.) سمجھے جاتے تھے وہ ایسے خدمات متصور ہونگے جنکو پارلیمان نے تحت دفعہ ہذا قائم کیا ہے

عبوری احکام

دفعہ ۳۱۳۔ تا وقتیکہ تحت دستور ہذا اس خصوص میں کوئی قانون وضع ہو وہ تمام قوانین جو نفاذ دستور ہذا کے فوری قبل نافذہ ہوں اور کسی ایسی سرکاری خدمت یا عہدہ سے متعلق ہوں جو نفاذ دستور ہذا کے بعد موجود اور قائم ہو تو بحیثیت کل ہند ملازمت یا یونین یا ریاست کے تحت کی ملازمت یا عہدہ کی حیثیت سے اس طرح بدستور برقرار رہینگے جہاں تک کہ احکام مندرجہ دستور ہذا کے مطابق ہوں۔

بعض خدمات کے موجودہ عہدہ داروں کے تحفظ کیلئے احکام

دفعہ ۳۱۴۔ بجز اسکے کہ بذریعہ دستور ہذا اور طور پر صریحاً احکام صادر ہوں ہر شخص جو وزیر ہند یا وزیر ہند باجلاس کونسل کیجانب سے تاج کی سیول خدمت کیلئے مقرر ہوا ہو۔ نفاذ دستور ہذا کے وقت یا اوسکے بعد اگر حکومت ہند یا ریاست کے تحت اپنی خدمت برقرار رکھے تو حکومت ہند اور ریاستی حکومت سے جہاں وہ وقتاً فوقتاً اپنی ملازمت انجام دے چکا ہو۔ ملازمت کے وہی شرائط بہ تعلق ماہوارات۔ رخصت۔ اور وظیفہ نیز وہی حقوق بہ تعلق تادیبی معاملات یا وہی حقوق جنکو بدلے ہوئے حالات اجازت دیں۔ حاصل کرنیکا مستحق ہوگا جو وہ شخص اوسوقت حاصل کرنے کا مستحق ہوتا جبکہ نفاذ دستور ہذا کے فوری ماقبل کا دور حکومت ہوتا

فصل دوم

کمیشن برائے خدمت سرکاری (پبلک سروس کمیشن)

یونین اور ریاستوں کیلئے سرکاری خدمت کا کمیشن

دفعہ ۳۱۵۔(۱) تابع احکام مندرجہ دفعہ ہذا یونین کیلئے ایک کمیشن سرکاری خدمت کا اور ہر ریاست کیلئے ایک کمیشن سرکاری خدمات کا مقرر ہوگا

(۲) دو یا زیادہ ریاستیں جب متفق ہوں کہ اون ریاستوں کے حلقہ کیلئے ایک کمیشن سرکاری خدمت کا مقرر ہو۔ نیز ایسی عمل آوری کیلئے کوئی قرارداد کسی ایوان سے منظور ہو یا جہاں دو ایوان ہوں۔ اون ریاستوں کے ہر ایک ایوان قانون سے منظور ہو پارلیمان ذریعہ قانون یہ حکم دے سکیگی کہ مشترکہ ریاست کا کمیشن برائے خدمت سرکاری (جو فصل ہذا میں مشترکہ کمیشن سے موسوم ہے) اون ریاستوں کے ضروریات کی تکمیل کیلئے مقرر کیا جائے۔

(۳) کوئی ایسا قانون متذکرہ صدر ایسے اتفاقی اور معنی خیز احکام پر مشتمل ہوگا جو اغراض قانون کی تکمیل کیلئے ضروری یا مناسب ہو۔

(۴) یونین کے کمیشن برائے خدمت سرکاری کو اگر کسی ریاست کے گورنر یا راج پرکھ کی جانب سے اپنا کام انجام دینے کی تحریک کیجائے تو صدر جمہوریہ کی توثیق سے اوس ریاست کے کل یا کوئی ضروریات کی تکمیل پر کمیشن مذکور متفق ہو سکے گا۔

(۵) دستور ہذا میں یونین کا کمیشن برائے خدمت سرکاری یا ریاستی کمیشن برائے خدمت سرکاری کے محولات سے بجز اسکے کہ مضمون یا سیاق عبارت اسکے خلاف ہو ایسا کمیشن مراد ہوگا جو یونین کے ضروریات کی تکمیل یا کوئی متعلقہ صورت ہو تو وہ ریاست کے خاص امور زیر بحث کی تکمیل کرے۔

ارکان کے عہدہ پر تقرر اور شرائط

دفعہ ۳۱۶۔(۱) سرکاری خدمت کے کمیشن کا صدرنشین اور دوسرے ارکان یونین کی کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر جمہوریہ کی جانب سے مقرر ہوگا اور ریاستی کمیشن کی صورت میں ریاست کے گورنر یا راج پرکھ کیجانب سے مقرر ہوگا۔ مگر

شرط یہ ہے کہ ہر سرکاری خدمت کے کمیشن میں نصف ارکان ایسے اشخاص ہونگے جو اپنے متعلقہ تقررات کی تواریخ پر کم از کم دس سال تک حکومت ہند یا ریاستی حکومت میں کسی عہدہ پر مامور رہے ہوں اور مذکورہ دس سال کی مدت شمار کرنیکے لئے نفاذ دستور ہذا سے قبل کی کوئی مدت جسکے دوران میں کوئی شخص ہندوستان میں تاج کے تحت یا کسی ہندوستانی

ریاست کی حکومت میں کسی عہدہ پر کارگزار رہا ہو شامل کیجائیگی

(۲) سرکاری خدمت کے کمیشن کا کوئی رکن چھ سال کی میعاد تک اوس تاریخ سے اپنے عہدہ پر مامور ہوگا جس تاریخ وہ اپنے عہدہ کا جائزہ حاصل کرے اور جب تک یونین کے کمیشن کی صورت میں اوسکی عمر ۶۵ برس کی ہو جائے اور ریاستی کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں اوسکی عمر ساٹھ برس کی نہ ہو جائے ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو مگر شرط یہ ہے کہ

(الف) سرکاری ملازمت کے کمیشن کا کوئی رکن۔ یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں اپنی نوشتہ تحریر موسومہ صدر جمہوریہ کے ذریعہ اور ریاستی کمیشن کی صورت میں اپنی نوشتہ تحریر موسومہ ریاستی گورنر یا راج پرمکھ کے ذریعہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو سکے گا۔

(ب) سرکاری ملازمت کے کمیشن کا کوئی رکن اپنے عہدہ سے اوس طریقہ پر علیحدہ کیا جاسکیگا جسکی صراحت دفعہ ۳۱۷ ضمن (۱) یا ضمن (۳) میں کیگئی ہے

(۳) کوئی شخص جو سرکاری ملازمت کے کمیشن کی رکنیت کے عہدہ پر مقرر ہو اپنے عہدہ کی میعاد گزرنے پر اوسی عہدہ پر انتخاب مکرر کا نا اہل متصور ہوگا۔

رکن کمیشن ملازمت سرکاری کی علیحدگی اور معطلی

دفعہ ۳۱۷ (۱) تابع احکام ضمن (۳) کمیشن ملازمت سرکاری کا صدر نشین یا کوئی اور رکن اپنے عہدہ سے بہ سبب بد چلنی صرف صدر جمہوریہ کے حکم سے علیحدہ ہو سکیگا۔ جبکہ صدر جمہوریہ سوپریم کورٹ میں اوس معاملہ کو رجوع کرے اور سوپریم کورٹ۔ مطابق ضابطہ محکومہ دفعہ ۱۴۵ اور یافت عمل میں لانیکے بعد یہ رپورٹ پیش کرے کہ صدر نشین یا کوئی ایسا رکن جیسی کہ صورت ہو کسی ایسی علت میں علیحدہ کیا جانا چاہئیے

(۲) صدر جمہوریہ یونین کمیشن یا مشترک کمیشن کی صورت میں صدر جمہوریہ نیز ریاستی کمیشن کی صورت میں گورنر یا راج پرمکھ کمیشن کے صدر نشین یا اوسکے کسی رکن کو اوسکے منصب سے معطل کر سکے گا۔ جبکہ وہ معاملہ تحت ضمن (۱) سوپریم کورٹ کے پاس رجوع ہوا ہو اور جب تک صدر جمہوریہ سوپریم کورٹ کی رپورٹ اوس مسئلہ میں پیش ہونے پر احکام صادر نکرے

(۳) ضمن (۱) کے کسی حکم کے باوجود صدر جمہوریہ کمیشن ملازمت سرکاری کے صدر نشین

یا اوسکے رکن کو اوسکے عہدہ سے بذریعہ حکم علیحدہ کر سکے گا اگر صدر نشین یا کوئی دوسرا رکن جیسی کہ صورت ہو۔

(الف) دیوالیہ قرار دیا جائے یا

(ب) اپنے عہدہ کے فرائض سے باہر اپنی میعاد ملازمت کے دوران میں کوئی مشاہرہ کی خدمت پر مصروف ہو۔ یا

(ج) صدر جمہوریہ کی دانست میں صحیح الدماغی یا صحیح الجسم ہونیکے باعث اپنے عہدہ پر قائم رہنے کے قابل نہ ہو۔

(۴) اگر کمیشن ملازمت سرکاری کا صدر نشین یا کوئی اور رکن کسی ایسے معاہدہ یا قرارداد میں کسی قسم کا دخل یا دلچسپی رکھے جو حکومت ہند کیجانب سے یا ریاستی حکومت سے تکمیل پا یا یا کسی طرح اوس منافعہ میں شریک ہو یا کسی ایسے نفع یا ماحوار میں شریک ہو۔ جو رکنیت کمیشن کے سوا اور طور پر حاصل ہو۔ اور بالعموم کسی رجسٹری شدہ کمپنی کے دیگر ارکان کے ساتھ شریک ہو تو اوسکی نسبت باغراض ضمن (۱) بدچلنی کا مرتکب ہونا متصور ہوگا

دفعہ ۳۱۸ کمیشن کے ارکان اور عملہ کی ملازمت کے شرائط سے متعلق دساتیر العمل کی تدوین کا اختیار

یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر جمہوریہ اور ریاستی کمیشن کی صورت میں ریاست کا گورنر یا راج پرمکھ ذریعہ دساتیر العمل۔

(الف) کمیشن کے ارکان کی تعداد نیز اونکی ملازمت کے شرائط مقرر کر سکے گا

(ب) کمیشن کے عملہ میں تعداد نفری اور ملازمت کے شرائط کی نسبت احکام وضع کر سکیگا شرط یہ ہے کہ کمیشن ملازمت سرکاری کے کسی رکن کے شرائط خدمات اوسکی ماموری کے بعد اوسکے مفاد کے خلاف متغیر نہونگے۔

دفعہ ۳۱۹ ارکان کمیشن کیجانب سے عہدے کے ماموُر ہونیکی نسبت جبکہ وہ ارکان باقی نہ رہے ہوں

اپنے عہدہ پر باقی نہ رہنے کے بعد

(الف) یونین کے کمیشن برائے ملازمت سرکاری کا صدر نشین حکومت ہند یا کسی ریاستی حکومت میں مزید ماموری کا اہل نہوگا۔

(ب) ریاستی کمیشن برائے ملازمت سرکاری کا صدر نشین یونین کے کمیشن برائے ملازمت

سرکاری کا صدرنشین یونین کے کمیشن برائے ملازمت سرکاری کی صدارت یا کوئی اور رکنیت پر تنیز کسی اور ریاستی کمیشن برائے ملازمت سرکاری کی صدارت پر مامور ہونیکا اہل ہوگا۔ لیکن حکومت ہند یا کسی ریاستی حکومت میں کسی اور خدمت پر مامور نہو سکے گا۔

(ج) یونین کے کمیشن برائے ملازمت سرکاری کا کوئی رکن جو صدرنشین نہو۔ یونین کے کمیشن برائے ملازمت سرکاری کی صدارت یا ریاستی کمیشن برائے ملازمت سرکاری کی صدارت پر مامور ہونیکا اہل ہوگا لیکن حکومت ہند یا کسی ریاستی حکومت میں کسی اور خدمت پر مامور نہو سکے گا۔

(د) ریاستی کمیشن برائے ملازمت سرکاری کا کوئی رکن جو صدرنشین نہو یونین کے کمیشن برائے ملازمت سرکاری کی صدارت یا رکنیت یا اوس ریاستی کمیشن برائے ملازمت سرکاری یا کسی اور ریاستی کمیشن کی صدارت پر مامور ہونیکا اہل ہوگا لیکن حکومت ہند یا کسی ریاستی حکومت میں کوئی اور خدمات پر مامور نہو سکے گا

کمیشن برائے ملازمت سرکاری کے کاروبار

دفعہ ۳۲۰۔(۱) یونین اور ریاستی کمیشن برائے ملازمت سرکاری کا یہ فرض ہوگا کہ علی الترتیب یونین کے خدمات اور ریاست کی خدمات پر ماموری کیلئے امتحانات مقرر کرے۔

(۲) یونین کے کمیشن برائے ملازمت سرکاری کا یہ بھی فرض ہوگا کہ اگر دو یا زیادہ ریاستوں کیجانب سے عمل کرنیکی تحریک کیجائے کہ بعض خدمات کیلئے باغراض مشترکہ ماموری اسکیمیں مدون کرنے اور نافذ کرنیکے لئے اون ریاستوں کو مدد دے جہاں پر کہ ایسے امیدواروں کی ضرورت ہو جو خصوصی قابلیتیں رکھتے ہوں

(۳) یونین کے کمیشن برائے ملازمت سرکاری یا ریاستی کمیشن برائے ملازمت سرکاری سے جیسی کہ صورت ہو امور ذیل میں مشورہ کیا جائے گا

(الف) اون سب امور میں جو سیول ملازمتوں اور سیول خدمات پر ماموری کے طریقوں سے متعلق ہوں۔

(ب) سیول ملازمتوں اور خدمات پر ماموری نیز ایک خدمت سے دوسری خدمت

ترقیات اور تبادلوں اور ایسے تقررات۔ ترقیات یا تبادلوں کیلئے امیدواروں کی موزونیت سے متعلق اصول قابل پابندی ہوں

(ج) تمام تادیبی امور جو بحیثیت سیول ملازمت کسی ایسے شخص پر اثر انداز ہو جو حکومت ہند یا کسی ریاستی حکومت میں کارگذار ہو بہ شمول اون یادداشتوں یا عرائض کے جو ایسے امور پر موثر ہوں۔

(د) کوئی دعویٰ جو کسی ایسے شخص کیجانب سے پیش ہو جو حکومت ہند یا کسی ریاستی حکومت یا تاج ہند یا کسی ریاست ہند کی حکومت میں بحیثیت ملازمت سیول کارگزار ہو یا کارگزار رہا ہو اور وہ دعویٰ کسی ایسے اخراجات کی بابتہ ہو جو انجام دہی فرائض کے ضمن میں قانونی کارروائیوں کی مداخت میں عائد ہو۔ ہندوستان کے منضبط فنڈ یا ریاستی منضبط فنڈ سے جیسی صورت ہو ادا کئے جائینگے۔

(ھ) کسی ایسے ادعا کیلئے جو ایسے عطاء وظیفہ کی نسبت ہو جسمیں کوئی شخص بحیثیت ملازمت سیول حکومت ہند یا ریاستی حکومت یا تاج ہند کے تحت یا کسی ہندوستانی ریاست کی حکومت میں فرائض انجام دیتے ہوئے زخمی ہو جائے اور کوئی سوال جو کسی ایسے عطاء کی مقدار رقم پر موثر ہو۔

نیز کمیشن برائے ملازمت سرکاری کا یہ بھی فرض ہوگا کہ ایسے امور یا کسی خاص امر میں مشورہ دے جو صدر جمہوریہ یا بصورت دیگر گورنر یا راج پرکھ کیجانب سے سپرد ہو مگر شرط یہ ہے کہ صدر جمہوریہ جہاں تک کہ کل ہند ملازمتوں کا تعلق ہے نیز اون دیگر ملازمتوں اور خدمات کا تعلق ہے جو یونین کے امور پر موثر ہیں۔ نیز گورنر یا راج پرکھ جیسی کچھ صورت ہو دیگر ملازمتوں اور خدمات کے تعلق سے جو ریاستی امور پر موثر ہیں دساتیر العمل مدون کر سکینگے جنمیں اون امور کی تخصیص کیجائیگی جنمیں خواہ عام یا کوئی خاص مدارج کی شکل ہو یا کوئی خاص حالات ہوں یہ ضروری نہوگا کہ کمیشن برائے ملازمت سرکاری سے مشورت کرے۔

(۴) ضمن (۳) کا کوئی حکم کمیشن برائے ملازمت سرکاری کو اس امر کیلئے مشورہ

کرنیکا پابند نکرے گا جبکہ وہ کسی ایسے امر مندرجہ دفعہ ۱۶ ضمن (۴) یا ایسے امر مندرجہ دفعہ ۳۳۵ سے متعلق ہو۔

(۵) تمام دساتیرالعمل جو تحت شرط ضمن (۳) صدر جمہوریہ یا ریاست کے گورنر یا راج پرکھ کیجانب سے مدون ہوں۔ پارلیمان کے ہر ایوان کے روبرو یا ریاستی مقننہ کے ایوان یا ہر ایوان کے روبرو جیسی صورت ہو اونکی تدوین کے فوری بعد جہاں تک ممکن ہو لیکن مذکور میقات سے چودہ دن سے کم مدت کے اندر پیش کئے جائینگے اور ایسی ترمیمات کے تابع ہونگے خواہ تنسیخ کی شکل میں ہوں یا تبدیل کے جسے پارلیمان کے دونو ایوان یا ریاستی مقننہ کے دونوں ایوان یا اوس ایوان میں بدوران میقات ٹ دن ہو کر پیش ہوئے ہوں۔

دفعہ ۳۲۱ - کوئی قانون جسے پارلیمان یا کسی اور صورت میں ریاستی مقننہ نے مدون کیا ہو یونین کے کمیشن برائے ملازمت سرکاری یا ریاستی کمیشن ملازمت سرکاری کو مزید فرائض انجام دینے کے احکام پر موثر ہوگا جو یونین یا ریاست کی ملازمتوں نیز کسی مقامی ارباب اقتدار یا دیگر جماعت شخصیہ قائم شدہ ذریعہ قانون یا کسی سرکاری ادارہ کی ملازمتوں سے متعلق ہو۔

(کمیشن برائے ملازمت سرکاری کے کاروبار میں وسعت کا اختیار)

دفعہ ۳۲۲ - یونین یا ریاستی کمیشن برائے ملازمت سرکاری کے اخراجات بشمول تنخواہیں۔ الونس۔ اور وظائف جو کمیشن کے ارکان اور عملہ سے متعلق واجب الادا ہیں۔ ہندوستان کے منضبط فنڈ یا بصورت دیگر ریاستی منضبطہ فنڈ پر عائد ہونگے۔

(کمیشن برائے ملازمت سرکاری کے اخراجات)

دفعہ ۳۲۳ - (۱) یونین کے کمیشن کا یہ فرض ہوگا کہ سالانہ اپنے کمیشن کی کارگزاری سے متعلق رپورٹ صدر جمہوریہ کے پاس پیش کرے اور ایسی رپورٹ وصول ہونے پر صدر جمہوریہ اوسکی ایک نقل معہ یادداشت جسمیں امور انجام دادہ کی اگر کچھ ہوں یہ صراحت ہوگی کہ کمیشن کے کس مشورہ کو قبول نہیں کیا گیا نیز ایسی نامنظوری کے اسباب بیان کرکے پارلیمان کے ہر ایوان میں

(کمیشن برائے ملازمت سرکاری کی رپورٹیں)

پیش کرنے کا حکم دے سکیگا۔

(۲) ریاستی کمیشن کا یہ فرض ہوگا کہ سالانہ اپنے کمیشن کی کارگزاری سے متعلق رپورٹ ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ کے پاس پیش کرے اور ہر مشترکہ کمیشن کا یہ فرض ہوگا کہ ریاست ہائے متعلقہ میں سے ہر ریاست کی ضروریات سے متعلق جسکے لیئے مشترکہ کمیشن کا تقرر ہوا ہے اپنے کمیشن کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ گورنر یا راج پرمکھ کے پاس پیش کرے اور انمیں سے کوئی ایک شکل میں گورنر یا راج پرمکھ جو بھی صورت ہو ایسی رپورٹ کے وصول ہونے پر اوسکی ایک نقل معہ یادداشت کے جسمیں امور انجام دادہ کی اگر کچھ ہوں صراحت ہوگی کہ کمیشن کے کس مشورہ کو قبول نہیں کیا گیا نیز ایسی نامنظوری کے اسباب بیان کرکے ریاستی ایوان قانون کے سامنے پیش کرنے کا حکم دے سکے گا۔

باب پانزدہم

انتخابات

انتخابات کی جانچ ہدایت اور نگرانی کا انتخابی کمیشن میں ضم ہونا

دفعہ ۳۲۴۔(۱) انتخابی فہرستوں کی تیاری پر جانچ۔ ہدایت اور نگرانی نیز تمام انتخابات کی انجام دہی پارلیمان اور ہر ایک ریاستی ایوان قانون نیز صدر جمہوریہ اور نائب صدر جمہوریہ کے انتخابات جو تحت دستور ہذا منعقد ہو بشمول ایسی انتخابی عدالت خصوصی کے جو ریاستوں کے ایوانہائے قانون اور پارلیمان کے انتخابات کے تعلق سے شکوک اور نزاعات پیدا ہونے پر اونکا تصفیہ کرسکے ایک کمیشن کے تفویض ہونگے (جسے دستور ہذا میں انتخابی کمیشن کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔

(۲) جو انتخابی کمیشن چیف انتخابی کمشنر اور دیگر انتخابی کمشنروں کی ایسی تعداد پر اگر

کچھ ہوں مشتمل ہوگا جسے صدر جمہوریہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے اور چیف انتخابی کمشنر اور دیگر انتخابی کمشنروں کا تقرر تابع احکام کسی قانون جو اس بارہ میں منجانب پارلیمان وضع ہو صدر جمہوریہ کی جانب سے عمل میں آئے گا۔

(۳) جب کوئی دوسرا انتخابی کمشنر اس طرح مقرر ہو تو چیف انتخابی کمشنر انتخابی کمیشن کے صدر نشین کی حیثیت سے کام کرے گا

(۴) ایوان عمومی اور ہر ریاست کے ایوان مقننہ کے ہر عام انتخاب سے قبل اور بعد ازاں ہر ایسی ریاستی مجلس قانون ساز کے ہر دو سالہ انتخاب سے قبل جہاں پر کہ قانون ساز ایوان ہو۔ صدر جمہوریہ انتخابی کمیشن سے مشورہ کے بعد ایسے منطقہ واری کمشنران مقرر کرسکے گا جو انتخابی کمیشن کو کمیشن کے مفوضہ فرائض مصرحہ ضمن (۱) کی انجام وہی میں مدد دینا ضروری خیال کرے۔

(۵) تابع احکام کسی قانون وضع کردہ پارلیمان انتخابی کمشنروں کے عہدہ کی میعاد تقرر اور شرائط ملازمت نیز منطقہ واری کمشنروں کی نسبت بھی وہی قرار دئے جائینگے جسے صدر جمہوریہ ذریعہ حکم مقرر کرے۔ مگر۔

شرط یہ ہے کہ چیف انتخابی کمشنر اپنے عہدہ سے علیحٰدہ نہیں کیا جائے گا بجز اوس طریقہ اور اون اسباب کی بنا پر جیسا کہ سوپریم کورٹ کا ایک جج علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ اور چیف انتخابی کمشنر کی ملازمت کے شرائط اوسکے تقرر کے بعد اوسکے مفاد کے مغائر تبدیل نہیں کئے جائینگے۔

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی دیگر انتخابی کمشنر یا ایک منطقہ واری کمشنر اپنے عہدہ سے علیحدہ نہ کیا جائیگا بجز اسکے کہ چیف انتخابی کمشنر نے ایسی علیحدگی کی تحریک کی ہو

(۶) صدر جمہوریہ یا کسی ریاست کا گورنر یا راج پرمکھ انتخابی کمیشن کی تحریک پر یا منطقہ واری کمشنروں کو ایسا عملہ دیا جائے گا جو انتخابی کمیشن مصرحہ ضمن (۱) کے معطیہ فرائض کی انجام دہی کیلئے ضروری ہو۔

کوئی شخص خاص انتخابی فہرست میں **دفعہ ۳۲۵**۔ پارلیمان کے کسی ایوان یا ریاستی مقننہ یا کسی

بوجوہ مذہب - نسل - فرقہ - یا جنس شہرت کا یا شرکت کئے جانیکے ادعا رکا نا اہل نہیں قرار دیا جائے گا

ایک ایوان کے انتخاب کیلئے ہر ایک ارضی حلقہ کی بابتہ ایک عام انتخابی فہرست تیار ہوگی اور کوئی شخص کسی ایسی فہرست میں شرکت نام کیلئے اور کسی ایسے حلقہ کیلئے کسی خاص انتخابی فہرست میں شہرت نام کے ادعا رکا نا اہل صرف بوجوہ مذہب - نسل - فرقہ یا جنس یا ان میں سے کسی ایک کی بنار پر نہیں قرار دیا جائے گا

ایوان عمومی اور ریاستوں کے ایوانہائے مقننہ کے انتخابات کا عام رائے دہی بالغان کے اصول پر عمل میں آنا

دفعہ ۳۲۶ - ایوان عمومی اور ہر ریاست کے ایوان مقننہ کے انتخابات عام رائے دہی بالغان کی بنیاد پر عمل میں آئینگے بالفاظ دیگر ہر شخص جو ہندوستان کا شہری ہو اور جسکی عمر ایسی تاریخ پر جو اس خصوص میں کسی متعلقہ ایوان قانون کے مدونہ قانون کے ذریعہ مقرر کیجائے (۲۱) برس سے کم نہ ہو نیز اور طور پر بتحت دستور ہذا یا متعلقہ ایوان قانون کے مدونہ قانون کے تحت بوجہ عدم رہایش - غیر صحیح الدماغی - جرم یا مذموم یا غیر قانونی افعال کے باعث نا قابل نہ قرار دیا گیا ہو کسی ایسے انتخاب کیلئے بحیثیت رائے دہندہ درج رجسٹر کرانیکا مستحق ہوگا

پارلیمان کا اختیار ایوانہائے قانون کے انتخابات کیلئے احکام وضع کرنے کی نسبت

دفعہ ۳۲۷ - تابع احکام دستور ہذا پارلیمان ذریعہ قانون وقتاً فوقتاً ان تمام امور کی نسبت احکام وضع کر سکے گی جو پارلیمان کے کسی ایک ایوان کے انتخابات یا ریاستی مقننہ کے ایوان یا کسی ایک ایوان سے متعلق ہوں جنمیں انتخابی فہرستوں کی تیاری - حلقوں کی حدبندی اور ایسے تمام دیگر مسائل شامل ہیں جو ایوان یا ایوانوں کی مناسب تشکیل کی تکمیل کیلئے ضروری ہوں

ریاستی ایوان قانون کا اختیار ایوان قانون کے انتخابات کیلئے احکام مدون کرنیکی نسبت

دفعہ ۳۲۸ - تابع احکام دستور ہذا نیز اس خصوص میں جس حد تک پارلیمان کیجانب سے احکام وضع نہوں - ریاستی ایوان قانون وقتاً فوقتاً بذریعہ قانون ان سب معاملات میں احکام مدون کر سکے گی جو ریاستی مقننہ کے ایوان یا کسی ایک ایوان کے انتخابات سے متعلق ہوں جنمیں انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ایسے تمام دیگر مسائل شامل ہیں جو ایوان یا ایوانوں کی مناسب تشکیل کی تکمیل کیلئے ضروری ہوں -

انتخابی معاملات میں عدالتوں کیجانب سے مداخلت کا امتناع

دفعہ ۳۲۹۔ احکام مندرجہ دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود
(الف) کسی ایسے قانون کا جواز جو حلقوں کی حدبندی یا اون حلقوں کی نشستوں کے تعین سے متعلق تحت دفعہ ۳۲۷ یا دفعہ ۳۲۸ مدون کیا یا مدون کئے جانے کا منشاء ہو کسی عدالت میں معرض بحث نہ آسکے گا
(ب) پارلیمان کے کسی ایوان یا ریاستی مقننہ یا کسی ایوان کا انتخاب معرض بحث میں نہیں آئے گا بجز اسکے کہ ایک انتخابی عرضی کسی ایسے اقتدار کے پاس اور اوس طریقہ پر پیش کیجائے جو متعلقہ ایوان قانون کیجانب سے کسی قانون کے ذریعہ یا اوس کے تحت مقرر ہو۔

باب شانزدہم

بعض طبقات سے متعلق خصوصی احکام

ایوان عمومی میں درج فہرست فرقوں اور درج فہرست قبائل کی نشستوں کا تحفظ

دفعہ ۳۳۰۔ (۱) ایوان عمومی میں فرقہ ہائے ذیل کے لئے نشستیں محفوظ کی جائینگی
(الف) درج فہرست
(ب) درج فہرست قبائل باستثناء اون درج فہرست قبائل کے جو ریاست آسام کے قبائلی رقبہ میں سکونت رکھتے ہیں اور
(ج) آسام کے خود اختیاری اضلاع کے درج فہرست
(۲) تحت ضمن (۱) درج فہرست فرقہ جات یا درج فہرست قبائل کیلئے کسی ریاست کے محفوظ نشستوں کی تعداد اوسیقدر ہوگی جس تناسب کے ساتھ ایوان عمومی کی نشستوں کو اوس ریاست میں ہاں اوسکے جزو کے مقابل وہاں کی درج فہرست فرقوں اور درج فہرست قبائل کی آبادی کے اعتبار سے جو بھی صورت ہو مختص کیا جا سکتا ہو جس صورت میں نشستیں

جو اس طرح محفوظ کیجائیں وہ۔ اوس ریاست کی جملہ آبادی پر حاوی ہونگی۔

ایوان عمومی میں ہند کے عیسائی طبقہ کی نمائندگی

دفعہ ۳۳۱۔ احکام مندرجہ دفعہ ۸۱ کے کسی حکم کے باوجود صدر جمہوریہ کی اگر یہ رائے ہو کہ ہند کے عیسائی طبقہ کی نمائندگی ایوان عمومی میں مناسب طریقہ پر نہیں ہے تو ایوان عمومی میں اوس طبقہ کیلئے ایسی تعداد میں ارکان کو نامزد کرسکیگا جو (۲) سے زیادہ نہو۔

ریاستوں کے ایوانہائے قانون میں درج فہرست فرقوں اور درج فہرست قبائل کی نشستوں کا تحفظ

دفعہ ۳۳۲۔ (۱) ضمیمہ اول کے باب (الف) یا باب (ب) کی مصرحہ ریاستوں میں سے ہر ریاست کے مجلس مقننہ میں باستثناء اوس درج فہرست قبائل کے جو ریاست آسام کے قبائلی رقبہ میں واقع ہو درج فہرست فرقوں اور درج فہرست قبائل کیلئے نشستیں محفوظ کیجائینگی۔

(۲) ریاست آسام کی مجلس مقننہ میں خود اختیاری اضلاع کیلئے نشستیں محفوظ کیجائینگی

(۳) کسی ریاست مصرحہ ضمن (۱) کی مجلس مقننہ میں درج فہرست فرقون یا درج فہرست قبائل کیلئے محفوظ شدہ نشستوں کی تعداد اوسیقدر ہوگی جو مقننہ کی نشستوں کی جملہ تعداد کے تناسب کے مقابل میں اوس ریاست کے یا اوسکے جزو کے درج فہرست فرقوں یا درج فہرست قبائل کی آبادی کے اعتبار سے جیسی صورت ہو متحقق کیجائے جس صورت میں نشستیں جو اسطرح محفوظ کیجائیں وہ ریاست کی جملہ آبادی پر حاوی ہونگی۔

(۴) ریاست آسام کی مجلس مقننہ میں خود اختیار اضلاع کیلئے محفوظ شدہ نشستوں کی تعداد اوس مجلس کی جملہ تعداد نشست کے مقابل ایک ایسے تناسب پر حاوی ہوگی۔ جو اوس ریاست کی آبادی کے مقابل میں اوس ضلع کی آبادی کے اعتبار سے کمتر تعداد نہو

(۵) آسام کے کسی خود اختیاری ضلع کیلئے محفوظ شدہ نشستوں کے حلقہ جات کسی ایسے رقبہ پر مشتمل نہونگے جو اوس ضلع سے باہر ہو باستثناء اوس حلقہ کی صورت میں جب کہ وہ شیلانگ کی چھاونی اور بلدیہ پر محیط ہو

(۶) کوئی شخص جو ریاست آسام کے کسی خود اختیاری ضلع کے کسی درج فہرست قبیلہ کا کوئی رکن نہو اوس ریاست کی مجلس مقننہ کے انتخاب کا اوس ضلع کے کسی حلقہ سے

اہل مقصور ہوگا بجز اسکے کہ وہ حلقہ شیلانگ کی چھاؤنی اور بلدیہ پر مشتمل ہو۔

ریاستی مجالس مقننہ میں دیسی عیسائی طبقہ کی نمائندگی

دفعہ ۳۳۳۔ احکام مندرجہ دفعہ ۱۷۰ کے کسی حکم کے باوجود۔ ریاست کا گورنر یا راج پرمکھ کی اگر یہ رائے ہو کہ دیسی عیسائی طبقہ کی اوس ریاست کے مجلس مقننہ میں نمائندگی کی ضرورت ہے اور اسلئے وہاں پر کافی نمائندگی نہیں ہے تو اوس طبقہ کے ارکان کو ایسی تعداد میں نامزد کرے جسے وہ مناسب خیال کرے

خصوصی نمائندگی اور نشستوں کا تحفظ دس سال کے بعد برخاست ہوگا

دفعہ ۳۳۴۔ احکام مندرجہ باب ہذا کے کسی حکم کے باوجود۔ احکام متعلقہ دستور ہذا۔

(الف) ایوان عمومی اور ریاستوں کے مجالس مقننہ میں درج فہرست فرقون اور درج فہرست قبائل کے نشستون کے تحفظ سے اور

(ب) ایوان عمومی اور ریاستون کے مجالس مقننہ میں دیسی عیسائی طبقہ کی نمائندگی ذریعہ نامزدگی سے۔

نفاذ دستور ہذا سے دس سال کی میعاد گزرتے پر اوسکا نفاذ مسدود ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ ہذا کا کوئی حکم ایوان عمومی یا کسی ریاستی مجلس مقننہ کی کسی نمائندگی کو متاثر نہ کریگا۔ تاوقتیکہ اوس ایوان یا مجلس موجود الوقت جیسی کہ صورت ہو تحلیل نہ ہو جائے

درج فہرست فرقوں اور درج فہرست قبائل کا ملازمتوں اور خدمات پر ادعا

دفعہ ۳۳۵۔ درج فہرست فرقون اور درج فہرست قبائل کے ارکان کے مطالبات کو یونین یا کسی ریاست کے مسائل حکومت میں ملازمتوں اور خدمات پر ماموری کیلئے نظم ونسق کی کارکردگی کو بدستور برقرار رکھتے ہوئے زیر غور قرار دیا جائے گا۔

بعض ملازمتوں میں دیسی عیسائی طبقہ کیلئے خصوصی احکام

دفعہ ۳۳۶۔ (۱) نفاذ دستور ہذا کے بعد پہلے دو سال میں دیسی عیسائی طبقہ کے ارکان کے تقررات۔ یونین میں۔ ریلوے کروڑگیری ٹپہ اور تاربرقی کی ملازمتوں پر اوسی بنیاد پر عمل میں آئینگے جو پندرہ اگست ۱۹۴۷ء سے فوری قبل قائم تھا۔

دو سال کی ہر ماہ بعد میعاد میں مذکور طبقہ کے ارکان کیلئے مذکور ملازمتوں پر خدمات کی جو تعداد محفوظ کیجائے وہ دس فیصدی اوس تعداد سے کم ہو گی جو ماقبل کے دو سالہ میعاد کے دوران میں محفوظ کیگئی تھی۔ مگر

شرط یہ ہے کہ نفاذ دستور ہذا سے دس سال کے اختتام پر تمام ایسے تحفظات مسدود ہو جائینگے۔

(۲) ضمن (۱) کا کوئی حکم دیسی عیسائی طبقہ کے ارکان کو اون خدمات کے سوا یا اون خدمات کے علاوہ تقررات کے امتناع پر موثر نہ ہوگا جو تحت ضمن مذکور اوس طبقہ کیلئے محفوظ کئے گئے ہیں اگر ایسے ارکان۔ دوسرے طبقات کے ارکان کے مقابل میں ماموری کیلئے بر بناء قابلیت اہل پائے جائیں۔

دیسی عیسائی طبقہ کے مفاد کیلئے تعلیمی عطایا کے تعلق سے خاص احکام

دفعہ ۳۳۷ نفاذ دستور ہذا کے بعد پہلے تین مالی سنین کے دوران میں یونین کیجانب سے اور ضمیمہ اول کی مصرحہ باب (الف) یا باب (ب) کی ہر ریاست کی جانب سے وہی رقمی امداد اگر کچھ ہو دیسی عیسائی طبقہ کے مفاد کیلئے تعلیم کے تعلق کے اعتبار سے دیجائے گی جو ۳۱ مارچ ۱۹۴۷ء کے مالی سال کے ختم تک دیجاتی تھی ما بعد کے ہر تین سال کی میعاد میں رقمی امداد میں اوس رقمی امداد کے مقابلہ میں دس فیصدی کمی کیجائے گی جو ماقبل کے تین سالہ میعاد میں دی جاتی تھی۔ مگر

شرط یہ ہے کہ نفاذ دستور ہذا سے دس سال ختم ہونیکے بعد ایسی رقمی امداد جو دیسی عیسائی طبقہ کے حق میں خاص رعایت کی طور پر مرعی ہے موقوف ہو جائیگی۔

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی تعلیمی ادارہ تحت دفعہ ہذا کسی امداد کے پانے کا مستحق نہ ہوگا تا وقتیکہ اوس ادارہ میں کم سے کم سالانہ چالیس فیصدی اون طبقات کے ارکان شریک کئے جائیں جو دیسی عیسائی طبقہ کے سوا ہوں

درج فہرست فرقوں درج فہرست قبائل وغیرہ کیلئے خصوصی عہدہ دار

دفعہ ۳۳۸ - (۱) صدر جمہوریہ کیجانب سے ایک خصوصی عہدہ دار درج فہرست فرقوں اور درج فہرست قبائل کیلئے مقرر کیا جائیگا

(۲) عہدہ دار خصوصی کا یہ فرض ہوگا کہ تحت دستور ہذا درج فہرست فرقوں اور درج فہرست قبائل کے مندرجہ تحفظات کے تعلق سے تمام امور کی چھان بین کرے اور اون تحفظات کی کارکردگی سے متعلق ایسے وقفہ سے صدر جمہوریہ کے پاس رپورٹ پیش کرے جیسے صدر جمہوریہ ہدایت کرے اور صدر جمہوریہ ایسی رپورٹوں کو پارلیمان کے ہر ایوان کے سامنے پیش کرنے کا حکم دے سکیگا۔

(۳) دفعہ ہذا میں درج فہرست فرقوں اور درج فہرست قبائل کے حوالہ جات سے ایسے دوسرے پست طبقات کا شمول مراد ہے جیسے صدر جمہوریہ کمیشن مامور شدہ تحت دفعہ ۳۴۰ ضمن (۱) رپورٹ وصول ہونے پر بذریعہ حکم اون کو نیز دیسی عیسائی طبقہ کو مختص کرے۔

دفعہ ۳۳۹ — درج فہرست قبائل اور درج فہرست قبائل کی بہبودی کے نظم و نسق کیلئے یونین کی نگرانی

(۱) صدر جمہوریہ کسی وقت نیز دستور ہذا کے نفاذ سے دس سال ختم ہونے پر بذریعہ حکم ایک کمیشن مقرر کرے گا جو ضمیمہ اول کی ریاستیں مصرحہ باب (الف) اور باب (ب) کی درج فہرست فرقوں کے نظم و نسق اور درج فہرست قبائل کی بہبودی سے متعلق رپورٹ پیش کرے۔
حکم صدر میں کمیشن کی تشکیل۔ اختیارات۔ اور طریقہ کار کو معین کیا جاسکے گا اور ایسے اتفاقی یا ضمنی احکام پر مشتمل ہوگا جسکو صدر جمہوریہ ضروری یا مناسب تصور کرے

(۲) یونین کا عاملانہ اختیار کسی ایسی ریاست کو ہدایت دینے پر بھی وسعت پذیر ہوگا جو اسکیموں کی ترتیب اور اونکو روبہ عمل لانے کی نسبت اوس ہدایت میں صراحت ہو اور جو اوس ریاست کی درج فہرست قبائل کے سود و بہبود کیلئے ضروری ہیں

دفعہ ۳۴۰ — پست طبقات کے حالات کی دریافت کیلئے کمیشن کا تقرر

(۱) صدر جمہوریہ بذریعہ حکم ایک کمیشن مقرر کر سکے گا جو ایسے اشخاص پر مشتمل ہوگا جسے صدر جمہوریہ موزون خیال کرے کہ ہندوستان کے علاقہ میں پست طبقات کے سماجی اور تعلیمی حالات کی دریافت کرے نیز اون مشکلات کو معلوم کرے جس سے یہ طبقات روبراہ ہیں نیز یہ سفارشات پیش کرے کہ یونین یا ریاست کی جانب سے کیا تدابیر اختیار کئے جانے چاہئیں جن سے ایسی

مشکلات کا ازالہ کیا جائے اور اونکے حالات کی اصلاح کیجائے نیز وہ رقمی امداد جو ان اغراض کیلئے یونین یا ریاست کی جانب سے دیجانی چاہئے اور وہ شرائط جنکے تابع ایسی رقمی امدادیں جاری کیجائیں اور حکم جسکے ذریعہ ایسے کمیشن کا تقرر ہو اوس طریقہ کار کو معین کریگا جسکی پابندی کمیشن پر لازم ہوگی

(۲) کمیشن جو اس طرح مقرر ہو اون امور کی تحقیقات کرے گا جو اوسکے سپرد ہوں نیز صدر جمہوریہ کے پاس رپورٹ پیش کرے گا جسمیں وہ واقعات بیان کئے جائینگے جو کمیشن کو معلوم ہوں اور ایسے سفارشات پیش کریگا جسے وہ مناسب خیال کرے

(۳) صدر جمہوریہ رپورٹ پیش ہونے پر اوسکی ایک نقل معہ اوس یادداشت کے جس میں اوس کارروائی کی جو اختیار کی گئی ہو۔ صراحت کرکے پارلیمان کے ہر ایک ایوان میں پیش کرنیکا حکم دے سکیگا۔

دفعہ ۳۴۱ — درج فہرست فرقہ جات

(۱) صدر جمہوریہ ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ کے مشورہ کے بعد ذریعہ اعلان سرکاری اون فرقہ جات۔ قوموں یا قبائل کو مختص یا اون حصص یا حلقوں کو معین کرے گا جنمیں کہ وہ فرقہ جات۔ اقوام یا قبائل دستور ہذا کے اغراض کیلئے ریاست متعلقہ میں درج فہرست فرقہ جات کے نام سے موسوم متصور ہوں

(۲) پارلیمان ذریعہ قانون۔ درج فہرست فرقہ جات مصرحہ اعلان مجریہ تحت ضمن (۱) کے ضمیمہ میں کسی فرقہ قوم یا قبیلہ کو شامل یا اوس سے خارج کرسکے گی لیکن بجز طریقہ مصرحہ صدر۔ اعلان جو تحت ضمن مذکور اجرا ہو کسی مابعد اعلان کے ذریعہ تبدیل نہ ہوسکے گا۔

دفعہ ۳۴۲ — درج فہرست قبائل

(۱) صدر جمہوریہ ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ سے مشورت کے بعد بذریعہ اعلان سرکاری اون قبائل یا قبائلی طبقات کو مختص یا اون حصص یا حلقوں کو معین کرے گا جنمیں کہ وہ قبائل یا قبائلی طبقات دستور ہذا کے اغراض کیلئے ریاست متعلقہ میں درج فہرست قبائل کے نام سے موسوم متصور ہوں

(۲) پارلیمان ذریعہ قانون۔ درج فہرست قبائل مصرحہ اعلان مجریہ تحت ضمن (۱)

کے ضمیمہ میں کسی قبیلہ یا قبائلی طبقہ کو شامل یا اوس سے خارج کر سکیگی لیکن بجز طریقہ مصرحہ صدر اعلان جو تحت ضمن مذکور راجرا ہو کسی مابعد اعلان کے ذریعہ تبدیل نہ ہو سکے گا

باب ہفدہم

سرکاری زبان

فصل اول۔ یونین کی زبان

یونین کی سرکاری زبان | **دفعہ ۳۴۳**۔ (۱) یونین کی سرکاری زبان دیوناگری رسم الخط میں ہندی ہوگی۔

اعداد کی شکل جو یونین کی اغراض کیلئے مستعمل ہو۔ ہندوستانی اعداد کی بین الاقوامی شکل ہوگی

(۲) احکام مندرجہ ضمن (۱) کے کسی حکم کے باوجود۔ نفاذ دستور ہذا سے پندرہ سال تک انگریزی زبان۔ یونین کے تمام سرکاری اغراض کیلئے مستعمل رہے گی جو دستور مذکور کے نفاذ سے فوری قبل مستعمل رہی ہے۔ مگر

شرط یہ ہے کہ صدر جمہوریہ۔ مذکور میعاد میں بذریعہ حکم زبان ہندی کے استعمال کو انگریزی زبان کے علاوہ جائز قرار دے سکیگا نیز اعداد کے دیوناگری شکل کو ہندوستانی اعداد کے بین الاقوامی شکل کے علاوہ یونین کے سرکاری اغراض کے منجملہ کسی ایک کیلئے جائز قرار دے سکیگا۔

(۳) دفعہ ہذا کے کسی حکم کے باوجود پارلیمان ذریعہ قانون (۱۵) سال کی مذکور مدت کے بعد۔

(الف) انگریزی زبان کے استعمال یا

(ب) اعداد کے دیوناگری شکل کے استعمال سے متعلق ایسے اغراض کیلئے حکم جاری

کرسکیگی۔ جسکی وضاحت اوس قانون میں کیگئی ہو

سرکاری زبان کی نسبت پارلیان کا کمیشن اور کمیٹی

دفعہ ۳۴۴ ۔ (۱) صدر جمہوریہ۔ نفاذ دستور ہذا سے پانچسال ختم ہونے پر اور بعد ازآں نفاذ دستور سے دس سال ختم ہونے پر بذریعہ حکم ایک کمیشن مقرر کرے گا جو ایک صدر نشین اور ایسے دیگر ارکان پر مشتمل ہوگا جو ضمیمہ (۸) کی متذکرہ مختلف زبان کی نمائندگی کرتے ہوں اور جیسے صدر جمہوریہ مقرر کرے اور وہ حکم اوس طریقۂ کار کو معین کرے گا۔ جو کمیشن کیلئے قابل پابندی ہو۔

(۲) کمیشن کا یہ فرض ہوگا کہ صدر جمہوریہ کے پاس امور ذیل کی نسبت سفارشات پیش کرے

(الف) یونین کے سرکاری اغراض کیلئے زبان ہندی کا ترقی پذیر استعمال

(ب) یونین کے کوئی یا کل سرکاری اغراض کیلئے انگریزی زبان کے استعمال پر تحدید بندش

(ج) دفعہ ۳۴۸ کے کوئی یا کل مصرحہ اغراض کیلئے زبان استعمال شدنی

(د) یونین کے کوئی ایک یا زیادہ اغراض کیلئے اعداد کی استعمال شدنی شکل

(ھ) کوئی دوسرا امر جو صدر جمہوریہ کیجانب سے یونین کی سرکاری زبان اور وہ زبان جو یونین یا کسی ریاست کے درمیان یا ایک ریاست اور دوسری ریاست کے مابین رسل و رسائل کے تعلق سے استعمال کیجائے کمیشن کے سپرد ہو۔

(۳) بتحت ضمن (۲) اپنی سفارشات پیش کرتے وقت کمیشن ہندوستان کے صنعتی ثقافتی اور سائنسی ترقی کا کافی خیال رکھے گا نیز اون اشخاص کے مفاد اور منصفانہ مطالبات کا بھی کافی خیال رکھے گا جو سرکاری خدمات کیلئے غیر ہندی بولنے والے رقبہ جات سے متعلق ہوں۔

(۴) تیس ارکان کی ایک کمیٹی قائم ہوگی جسمیں (۲۰) ایوان عومی کے ارکان ہونگے اور (۱۰) ایوان مجلس مملکت کے ارکان ہونگے جو ایوان عومی کے ارکان اور ایوان مجلس مملکت کی طرف سے علی الترتیب منتخب ہوں اور متناسبہ نمائندگی کا طریقہ بذریعہ واحد قابل انتقال رائے کے مطابق ہوگا

(۵) کمیشن قائم شدہ بتحت ضمن (۱) کی سفارشات کی جانچ کا فرض اس کمیٹی کا ہوگا۔ نیز

صدر جمہوریہ کے پاس رپورٹ معہ اپنی رائے پیش کرنا ہوگا

(۶) احکام مندرجہ دفعہ ۳۴۳ کے کسی حکم کے باوجود صدر جمہوریہ رپورٹ محولہ فقرہ (۵) پر غور کرنیکے بعد اوس رپورٹ کے کل یا کسی باب کے مطابق ہدایت جاری کرسکیگا

فصل دوم

مقامی زبانین

ریاست کی سرکاری زبان یا زبانین	**دفعہ ۳۴۵** ۔ تابع احکام مندرجہ دفعات ۳۴۶ و ۳۴۷ ۔ ریاستی ایوان قانون بذریعہ قانون ریاست کی مستعملہ کوئی ایک یا زائد

زبانون کو اختیار کرسکے گا یا ہندی کو اوس ریاست کے جملہ یا کوئی سرکاری اغراض کیلئے استعمال شدنی زبان یا زبانون کی حیثیت سے اختیار کیا جاسکے گا ۔ مگر

شرط یہ ہے کہ تاوقتیکہ ریاستی ایوان قانون بذریعہ قانون اور طور پر حکم نہ دے انگریزی زبان اوس ریاست میں سرکاری اغراض کیلئے مستعمل رہے گی جو دستور ہذا کے نفاذ سے فوری قبل مستعمل رہی ہے

سرکاری زبان ایک ریاست اور دوسری ریاست کے مابین یا کوئی ریاست اور یونین کے درمیان خط وکتابت کیلئے	**دفعہ ۳۴۶** ۔ بوقت موجودہ زبان مجاز استعمال باغراض سرکاری خط وکتابت کیلئے وہ سرکاری زبان ہوگی جو ایک ریاست اور دوسری ریاست کے درمیان اور کسی ریاست و یونین کے مابین کیجائے مگر شرط یہ ہے کہ اگر دو یا زیادہ ریاستیں اس امر پر متفق ہوں کہ زبان

ہندی ایسی ریاستوں کے مابین خط وکتابت کیلئے سرکاری زبان ہوگی تو وہ زبان ایسے خط وکتابت کیلئے مستعمل ہوسکے گی

ریاست کی آبادی کے ایک طبقہ کی جانب سے بول چال کی زبان سے متعلق خصوصی حکم	**دفعہ ۳۴۷** ۔ اس خصوص میں مطالبہ پیش ہوئے پر صدر جمہوریہ کو اگر یہ اطمینان ہو جائے کہ کسی ریاست کی آبادی کا ایک کثیر تناسب کسی ایسی زبان کے استعمال کی تحریک کرے جو اونکی بول چال

کی زبان ہے جسے ریاست نے تسلیم کیا ہے تو یہ حکم دے سکیگا کہ وہ زبان اوس ساری ریاست میں یا اوسکے کسی حصہ میں ایسی غرض کیلئے جسے صدر جمہوریہ مختص کرے سرکاری حیثیت سے بھی تسلیم کیجائے

فصل سوم

سوپریم کورٹ ہائیکورٹ وغیرہ کی زبان

سوپریم کورٹ ہائیکورٹ نیز قوانین اورسودات قانون کی استعمال شدنی زبان

دفعہ ۳۴۸ (۱) باب ہذا کے متذکرہ بالا احکام کے باوجود جب تک پارلیمان بذریعہ قانون اور طور پر کوئی احکام نافذ کرے

(الف) سوپریم کورٹ اور ہر ایک ہائیکورٹ کی تمام کارروائیاں

(ب) مصدقہ متن۔

(۱) تمام مسودات قانون یا ترمیمات جو پارلیمان کے کسی ایوان یا ریاستی مقننہ کے کسی ایوان میں پیش یا اونکی نسبت تحریک ہو۔

(۲) تمام قوانین جو پارلیمان یا ایوان مقننہ سے منظور ہو نیز تمام آرڈیننس کا جسے صدر جمہوریہ یا ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ نے جاری کیا ہو۔ اور

(۳) تمام احکام قواعد۔ دساتیر العمل ضمنی احکام (بائی لاز) جو تحت دستور ہذا یا کسی قانون وضع کردہ پارلیمان یا ایوان مقننہ نافذ کیا جائے۔ بزبان انگریزی ہوگا

(۲) احکام مندرجہ ضمن (۱) فقرہ (الف) کے کسی حکم کے باوجود ریاست کا گورنر یا راج پرمکھ صدر جمہوریہ کی سابقہ رضامندی سے زبان ہندی یا کوئی دوسری زبان کے استعمال کا مجاز ہوسکے گا جو ریاست کے کسی سرکاری اغراض کیلئے مستعمل ہو نیز اوس ہائیکورٹ کی کارروائیوں میں جہاں اوس ریاست میں اوس ہائیکورٹ کا مستقر ہوگا شرط یہ ہے کہ ضمن ہذا کا کوئی حکم کسی فیصلہ۔ ڈگری یا حکم سے متعلق نہ ہوگا جو ایسے ہائیکورٹ سے صادر یا جاری ہو۔

(۳) احکام مندرجہ ضمن (۱) ذیلی فقرہ (ب) کے کسی حکم کے باوجود جہاں کسی ایوان قانون نے مسودات قانون کے استعمال میں انگریزی کے سوا کسی اور زبان کو اختیار کر کے اون مسودات کو پیش یا قوانین کو منظور کیا ہو تو ریاستی ایوان قانون یا کسی ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ کی طرف سے آرڈیننس جاری یا ذیلی فقرہ (ب) ضمن (۳) کا کوئی محولہ حکم قاعدہ دستور العمل یا ضمنی قاعدہ نافذ کیا جائے تو اوس ریاست کے سرکاری جریدہ میں ریاستی گورنر یا راج پرمکھ کے اقتدار کے تابع انگریزی زبان میں اونکا ترجمہ بروئے دفعہ ہذا انگریزی زبان کا مصدقہ متن متصور ہوگا۔

بعض قوانین کو منضبط کرنے زبان کے متعلق خاص ضابطہ

دفعہ ۳۴۹ ۔ نفاذ دستور ہذا سے پندرہ سال کی میعاد کے دوران میں کوئی مسودہ قانون یا ترمیم جو دفعہ ۳۴۸ ضمن (۱) کے کسی متذکرہ اغراض کیلئے استعمال شدنی زبان کی نسبت تدوین حکم سے متعلق ہو پارلیمان کے کسی ایوان میں صدر جمہوریہ کی سابقہ منظوری کے بغیر نہ تو پیش ہوگا یا نہ متحرک ہوگا اور صدر بھی کسی ایسے مسودہ قانون کے پیش کرنے یا کسی ایسی ترمیم کو متحرک کرنیکے لئے اپنی منظوری نہیں دے سکیگا بجز اسکے کہ وہ کمیشن قائم شدہ تحت دفعہ ۳۴۴ ضمن (۱) کی سفارشات پر نیز کمیٹی قائم شدہ تحت ضمن (۴) دفعہ مذکور کی رپورٹ پر غور کرلیا ہو۔

فصل چہارم

خصوصی ہدایات

اپنے احتیاج کی تکمیل کیلئے نمائندگی کی استعمال شدنی زبان

دفعہ ۳۵۰ ۔ ہر شخص مجاز ہوگا کہ وہ یونین یا ریاست کے کسی عہدہ دار یا اقتدار کے پاس اپنے کسی احتیاج کی تکمیل کیلئے یونین یا اوس ریاست کی مستعملہ زبانوں میں سے کسی ایک زبان میں اپنی نمائندگی کو پیش کرے۔

زبان ہندی کی ترغیب کے لئے ہدایات

دفعہ ۳۵۱ ۔ یونین کا یہ فرض ہوگا کہ ہندی زبان کے پھیلنے میں ترقی دے یا اوسکی اصلاح کرے تاکہ وہ ہندوستان کے مشترک

ثقافت کے سارے عناصر کیلئے اظہار خیال کا ذریعہ ہو سکے نیز اوسکی وسعت پذیری کو حاصل کریں تاکہ زبان ہندوستانی کی مستعملہ جدت، نمونہ، طرز تحریر نیز اظہار خیال کو دست اندازی کئے بغیر منتم کیا جا سکے نیز ہندوستان کی دوسری زبانوں میں جسکی صراحت ضمیمہ (۸) میں کیگئی ہے جب کبھی مناسب یا ضروری ہو اوسکی لغت کی ترتیب کیلئے اصل میں بزبان سنسکرت اور دوسری زبانوں میں ضمناً قابل استعمال ہوگی

باب ہژدہم

مفاجاتی احکام

دفعہ ۳۵۲ - (مفاجاتی حالت کا اعلان) (۱) اگر صدر جمہوریہ کو اس امر کا اطمینان ہو کہ اہم مفاجاتی حالت موجود ہے جسکی وجہ سے ہندوستان یا اوسکے علاقہ کے کسی حصہ کو امن کا خطرہ لاحق ہے خواہ ایسا خطرہ بذریعہ جنگ ہو بیرونی اقدام ہو یا اندرونی خلفشار کے ذریعہ ہو تو صدر جمہوریہ ذریعہ تشہیر اس خصوص میں اعلان کریگا۔

(۲) اعلان متذکرہ مجریہ

(الف) کسی مابعد اعلان کے ذریعہ منسوخ کیا جا سکیگا

(ب) پارلیمان کے ہر ایک ایوان میں پیش کیا جائے گا

(ج) دو مہینہ گزرنے پر اوسکا نفاذ ختم ہو جائے گا تاوقتیکہ مذکور میعاد گزرنے سے قبل پارلیمان کے دونوں ایوان ذریعہ قرارداد اعلان کے نفاذ کو منظور کیا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی اعلان کسی ایسے وقت جاری ہو جب کہ ایوان عمومی کی تحلیل ہو جائے یا ایوان عمومی کی تحلیل دو مہینہ کی میعاد متذکرہ فقرہ (ج) کے اندر واقع ہو اور اگر کوئی قرارداد جسکے ذریعہ اعلان کے اجرا کو مناسب اور مجلس مملکت سے منظور کیا گیا ہو لیکن میعاد مذکورہ سے پہلے اوس اعلان کی نسبت ایوان عمومی کی کوئی قرارداد منظور نہو تو ایوان عمومی کی مکرر تشکیل ہونیکے بعد اوسکی پہلی نشست

کی تاریخ سے تیس دن گزرنے پر اوس اعلان کا نفاذ ختم ہو جائے گا تاوقتیکہ تیس دن کی مذکور میعاد گزرنے سے پہلے کوئی قرارداد جسمیں اوس اعلان کو مناسب خیال کیا گیا ہو پارلیمان عمومی سے بھی منظور ہو جائے

(د) مفاجاتی صورت کا اعلان جسمیں یہ ذکر ہو کہ ہندوستان یا اوسکے علاقہ کے اوسکے علاقہ کے کسی حصہ کے امن کو جنگ بیرونی اقدام یا اندرونی خلفشار کے ذریعہ خطرہ لاحق ہے تو یہ اعلان جنگ کے حقیقی رونما ہونے یا کسی ایسے اقدام یا خلفشار کے ظہور میں آنے سے پہلے کیا جانا چاہئے اگر صدر جمہوریہ اس امر سے مطمئن ہو جائے کہ شدید خطرہ لاحق ہے

مفاجاتی حالت کے اعلان کا اثر

دفعہ ۳۵۳۔ جب مفاجاتی اعلان نافذ ہو۔

(الف) احکام مندرجہ دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود۔ یونین کا عاملانہ اقتدار کسی ریاست کو اوس طریقہ پر ہدایت دینے پر بھی محیط ہو گا جسمیں کہ عاملانہ اقتدار کا استعمال مناسب ہو۔

(ب) پارلیمان کا اختیار کسی امر میں تدوین قانون کی نسبت ایسے قوانین کی تدوین کے اختیار پر بھی مشتمل ہو گا جسکے ذریعہ اختیارات عطا اور فرائض عائد کئے جائیں جو یونین یا اوسکے عہدہ دار اور ارباب مقتدر سے بہ تعلق اوس معاملہ کے متعلق رہینگے باوجود اسکے کہ ایسے معاملہ کا ذکر یونین کی مرکزی فہرست میں نہ ہوا ہو

محاصل کی تقسیم کی نسبت احکام کا اطلاق جبکہ مفاجاتی اعلان نافذ ہو

دفعہ ۳۵۴۔ (۱) صدر جمہوریہ جہاں کہ مفاجاتی صورت کا اعلان کیا جائے بذریعہ حکم یہ ہدایت دے سکے گا کہ احکام مندرجہ دفعات ۲۶۸ تا ۲۷۹ کے کل یا جزو احکام کسی ایسی میعاد کے لئے جو کسی حال۔ اوس مالی سال گزرنے سے متجاوز کوئی توسیعی مدت نہ ہو جسمیں ایسے اعلان کا نفاذ موقوف ہوا ہو تابع ایسے مستثنیات یا ایسی ترمیمات کے نفاذ پذیر ہونگے۔ جیسے صدر جمہوریہ مناسب خیال کرے۔

(۲) ہر ایک حکم جو تحت ضمن (۱) جاری کیا جائے بہ مجرد اجرا پارلیمان کے ہر ایک ایوان

میں پیش کرنے پر موثر ہوگا

یونین کا فرض ہوگا کہ ریاستوں کو بیرونی حملوں سے بچایا جائے اور اندرونی خلفشار مٹایا جائے

دفعہ ۳۵۵ - یونین کا یہ فرض ہوگا کہ ہر ریاست کو بیرونی حملہ اور اندرونی خلفشار سے بچایا جائے اور اس امر کا اطمینان کرے کہ ہر ریاست کی حکومت کا انصرام دستور ہذا کے احکام کے موجب ہو رہا ہے۔

ریاستوں میں دستوری مشنری ناکام ہونے کی صورتمیں احکام

دفعہ ۳۵۶ - اگر صدر جمہوریہ کو ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ کی جانب سے یا اور طور پر اطلاع ملنے پر اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ ایسی حالت پیدا ہوگئی ہے جسمیں کسی ریاست کی حکومت مطابق احکام دستور ہذا نہیں چلائی جاسکتی تو صدر جمہوریہ بذریعہ اعلان

(الف) اوس ریاستی حکومت کے جملہ یا بعض امور کو خود اپنے اختیار میں لے سکیگا۔ اور وہ کل یا بعض اختیارات جو گورنر یا راج پرمکھ کو جیسی صورت ہو یا اوس ریاست کی کسی جماعت یا اقتدار کو ریاستی ایوان قانون کے سوا تفویض یا قابل استعمال ہوں حاصل کرسکیگا

(ب) یہ قرار دے سکیگا کہ ریاستی ایوان قانون کے اختیارات پارلیمان کے اقتدار کی جانب سے یا اوس کے تحت قابل استعمال ہونگے۔

(ج) ایسے موقت اور نتیجہ خیز احکام جاری کرسکے گا جسے صدر جمہوریہ ضروری یا مناسب خیال کرے تاکہ اعلان کے مقاصد کا نفاذ ہوسکے بشمول ایسے احکام کے جو اوس ریاست میں کسی جماعت یا اقتدار کے تعلق سے دستور ہذا کے مجریہ احکام کے نفاذ کو کلاً یا جزءً ملتوی کرے مگر

شرط یہ ہے کہ فقرہ ہذا کا کوئی حکم صدر جمہوریہ کو اس امر کا مجاز نہیں کریگا کہ ہائیکورٹ کے کسی حاصلہ یا زیر استعمال کوئی اختیارات کو خود حاصل کرے یا دستور ہذا کے کسی حکم کے نفاذ کو ہائیکورٹوں کے تعلق سے کلاً یا جزءً ملتوی کرے

(۲) کوئی ایسا اعلان ذریعہ اعلان مابعد منسوخ یا قابل تبدیل ہوسکیگا

(۳) تحت دفعہ ہذا ہر ایک اعلان پارلیمان کے ہر ایک ایوان کے سامنے پیش

کیا جائیگا اور بجز اوس اعلان کے جسکے ذریعہ سابقہ اعلان کو منسوخ کیا گیا ہو ایسے اعلان کا نفاذ دو ماہ کے انقضاء پر برخاست ہو جائے گا تاوقتیکہ اوس مدت کے انقضاء سے پہلے دونوں ایوان پارلیمان نے قرار دادوں کے ذریعہ اوسکو منظور نہ کرے۔

مگر شرطیہ ہے کہ اگر کوئی ایسا اعلان (جو ایسا اعلان نہ ہو جسکے ذریعہ سابقہ اعلان کی تنسیخ ہوئی ہو) ایسے وقت جاری کیا جائے جبکہ ایوان عمومی کی تحلیل ہو جائے یا ایوان عمومی کی تحلیل دو ماہ کی میعاد محولہ فقرہ ہذا کے دوران میں وقوع پذیر ہوتی ہے اور اگر کوئی قرارداد۔ اعلان کی منظوری سے متعلق ایوان مملکت کی جانب سے طے پا جائے لیکن مذکور میعاد کے انقضاء سے قبل ایوان عمومی کی جانب سے ایسے اعلان کی نسبت کوئی قرارداد منظور نہ ہو تو ایوان عمومی کی دوبارہ تشکیل کے بعد اوسکی پہلی نشست کی تاریخ سے (۳۰) یوم کے گزرنے پر اوس اعلان کا نفاذ برخاست ہو جائیگا تاوقتیکہ (۳۰) یوم کی مذکور میعاد کے انقضاء سے قبل ایوان عمومی ذریعہ قرارداد اوس اعلان کو منظور نہ کرے۔

(۴) کوئی اعلان جو اس طرح منظور ہو تاوقتیکہ منسوخ نہ ہو۔ تحت ضمن (۳) منظوری اعلان پر مابعد کی قرار دادیں طے پانے سے چھ ماہ کی میعاد گزرنے پر اوس کا نفاذ برخاست ہو جائے گا۔ مگر

شرطیہ ہے کہ اگر اور اگر جب کوئی قرارداد ایسے اعلان کے نفاذ کو برقرار رکھنے کی منظوری سے متعلق پارلیمان کے دونوں ایوانوں کی جانب سے طے پا جائے تو وہ اعلان تاوقتیکہ منسوخ نہ ہو اوس تاریخ سے مزید چھ ماہ کیلئے قابل نفاذ رہے گا جو فقرہ ہذا کے تحت اور بطور پر اوسکا نفاذ برخاست ہو جاتا لیکن کوئی ایسا اعلان کسی حالت میں تین سال سے زیادہ مدت کیلئے قابل نفاذ نہ ہوگا۔ مگر

مزید شرطیہ ہے کہ اگر چھ ماہ کی کسی ایسی میعاد کے دوران میں ایوان عمومی کی تحلیل وقوع پذیر ہو جائے اور ایوان مملکت کی جانب سے ایسے اعلان کے نفاذ کو برقرار رکھنے کی منظوری سے متعلق کوئی قرارداد طے پا جائے لیکن مذکور میعاد کے دوران میں ایوان عمومی کی جانب سے ایسے اعلان کے نفاذ کو برقرار رکھنے کی منظوری سے

متعلق کوئی قرارداد طے نہ پائے تو ایوان عمومی کی دوبارہ تشکیل کی پہلی نشست کی تاریخ سے تیس یوم کے گزرنے پر اوس اعلان کا نفاذ برخاست ہو جائے گا تاوقتیکہ تیس دن کی مذکورہ میعاد کے انقضاء سے قبل اوس اعلان کے نفاذ کی برقراری کو منظور کرنے سے متعلق ایوان عمومی کی جانب سے بھی کوئی قرارداد طے نہ پائے۔

اعلان مجریہ دفعہ ۳۵۶ کے تحت قانون سازی کے اختیارات کا استعمال

دفعہ ۳۵۷۔(۱) جہاں ذریعہ اعلان مجریہ تحت دفعہ ۳۵۶ ضمن (۱) یہ قرار دیا جائے کہ ریاستی ایوان قانون کے اختیارات پارلیمانی اقتدار کی جانب سے یا اوسکے تحت قابل استعمال ہونگے تو

(الف) پارلیمان مجاز ہوگی کہ تدوین قوانین کی نسبت ریاستی ایوان قانون کا اختیار صدر جمہوریہ کو عطا کرے اور تابع ایسے قیود کے جسے صدر جمہوریہ عائد کرنا مناسب خیال کرے صدر جمہوریہ کو مجاز کرے گی کہ اپنے اس معطیہ اختیار کو کسی اور اقتدار کے تفویض کرے جسکو اوس نے اس غرض کیلئے مختص کیا ہو

(ب) پارلیمان مجاز ہوگی یا صدر جمہوریہ یا کوئی اور اقتدار جسکو تدوین قوانین تحت فقرہ (الف) کا اختیار تفویض ہوا ہو مجاز ہوگا کہ ایسے قوانین وضع کرے جسکی بدولت یونین یا اوسکے عہدہ داروں اور اوسکے ارباب اقتدار کو اختیارات عطا اور فرائض تفویض ہوں یا اختیارات عطا اور فرائض تفویض کرنے کا مجاز کرے۔

(ج) صدر جمہوریہ مجاز ہوگا کہ اس امر کو جائز قرار دے کہ جب ایوان عمومی کی میقات نہ ہو رہی ہو تو ریاست کے منضبطہ فنڈ سے اخراجات تابع منظوری پارلیمان عائد کرے

(۲) کوئی قانون جو ریاستی ایوان قانون کو اختیار استعمال میں پارلیمان یا صدر جمہوریہ یا کسی اقتدار محولہ ضمن (۱) فقرہ (الف) کی جانب سے مدون کیا جائے جو پارلیمان یا صدر جمہوریہ یا کوئی ایسا اقتدار مدون نہ کرتا لیکن اعلان مجریہ تحت دفعہ ۳۵۶ کی بدولت تدوین کے مجاز ہوں۔ تا حد عدم مجازیت نفاذ اعلان کے برخاست ہو نیکے بعد ایک سال کی میعاد منقضی ہونے پر وہ استعمال بھی برخاست متصور ہوگا بجز اسکے کہ وہ امور جو مذکورہ میعاد کے انقضاء سے قبل صادر ہوں یا صادر ہونے سے ترک

ہوں۔ تاوقتیکہ وہ احکام جو اس طرح نفاذ کو برخاست کرے۔ جلد از جلد ایوان قانون مجاز کے کسی قانون کے ذریعہ منسوخ ہوں یا ترمیم یا بلا ترمیم مکرر منضبط ہوئے ہوں

دفعہ ۳۵۸ مفاجاتی دوران میں دفعہ ۱۹ کے احکام کا التواء

جب کوئی مفاجاتی اعلان نافذ ہو۔ دفعہ ۱۹ کا کوئی حکم ریاست کے اوس اقتدار کو جو باب سوم میں محکوم ہے کسی ایسے قانون کی تدوین یا کسی ایسے عاملانہ کارروائی کے اختیار کرنے کو محدود نہ کرے گا جو وہ ریاست مذکور باب کے متذکرہ احکام کی غیر موجودگی میں مجاز ہوتی کہ کوئی قانون مدون کرے یا عاملانہ کارروائی اختیار کرے لیکن کوئی قانون جو اس طرح مدون ہو تا بہ حد نا جوازی نفاذ ختم ہو جائے گا جون ہی اعلان کا نفاذ برخاست ہو جائے باستثنائے اون امور کے جو نفاذ قانون کے اس طرح برخاست ہونے سے پہلے صادر ہوں یا صادر ہونے سے ترک ہوں

دفعہ ۳۵۹ مفاجاتی دوران میں حقوق حاصلہ تحت باب سوم کے نفاذ کا التواء

(۱) جب کوئی مفاجاتی اعلان نافذ ہو تو صدر جمہوریہ ذریعہ حکم یہ قرار دے سکیگا کہ باب سوم کے وہ حقوق حاصلہ جسکی صراحت اوس حکم میں کیجائے گی اون کو کسی عدالت کے ذریعہ حاصل کرنیکا حق نیز وہ تمام متذکرہ کارروائیاں جو کسی عدالت میں ایسے حقوق کے نفاذ کیلئے دائر ہوں اوس مدت کیلئے ملتوی ہوں گے جسکے دوران تک وہ اعلان نافذ رہے یا کسی ایسی قلیل مدت کیلئے ملتوی ہونگے جسکی صراحت اوس حکم میں ہو۔

(۲) کوئی حکم جو حسب صراحت بالا صادر ہو وہ علاقہ ہند کے کل یا جزو حصہ میں نافذ رہے گا۔

(۳) ہر حکم جو حسب ضمن (۱) صادر ہو۔ صدور حکم کے فوری بعد ہی ہر ایک پارلیمان کے ایوان میں پیش کیا جائے گا

دفعہ ۳۶۰ مالی مفاجات سے متعلق احکام

(۱) اگر صدر جمہوریہ کو یہ اطمینان ہو کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہوئی ہے جسکے باعث ہندوستان یا اوسکے علاقہ کے کسی جزو کا مالی استحکام یا وقار معرض خطر میں ہے تو وہ اس خصوص میں بذریعہ اعلان

مشتہر کرے گا۔

(۲) دفعہ ۳۵۲ ضمن (۲) کے احکام کسی ایسے اعلان سے متعلق ہونگے جو تحت دفعہ ہذا جاری کیا جائے گویا کہ وہ ایک ایسے مفاجاتی اعلان سے متعلق ہیں جو تحت دفعہ ۳۵۲ جاری ہو۔

(۳) کسی ایسے اعلان کی مدت کے دوران میں جسکی صراحت ضمن (۱) میں کی گئی ہے جب تک وہ نافذ ہے یونین کا عاملانہ اقتدار کسی ایسی ریاست کو ہدایات دینے پر محیط ہوگا کہ مالی مصالح کے ایسے اصولوں کو ملحوظ رکھا جائے جنکی صراحت اون ہدایات میں کیگئی ہو نیز ایسے دیگر ہدایات دینے پر موثر ہوگا جیسے صدر جمہوریہ اس غرض کیلئے ضروری اور مناسب تصور کرے۔

(۴) دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود

(الف) کسی ایسی ہدایت میں شامل ہے

(۱) وہ حکم جسکے ذریعہ تمام یا کسی ایسے طبقہ کے اشخاص کی جو ریاست کے امور کو سرانجام دیتے ہوں تنخواہیں اور الونس میں تخفیف کیجائے

(۲) وہ حکم جسکے ذریعہ تمام رقمی مسودات قانون یا دوسرے مسودات قانون جن سے دفعہ ۲۰۷ کے احکام متعلق ہیں صدر جمہوریہ کے غور کیلیے اوسوقت محفوظ کردینے سے بھی متعلق ہونگے جبکہ ریاستی ایوان قانون اونکو منظور کرلے۔

(ب) کسی ایسے اعلان کے دوران میں جو دفعہ ہذا کے تحت جاری ہوا ہو صدر جمہوریہ مجاز ہوگا کہ اون تمام اشخاص یا کسی طبقہ کو جو یونین کے حکومتی کاروبار بشمول سوپریم کورٹ اور ہائیکورٹوں کے ججوں کے سرانجام دیتے ہیں اونکی ماہوار اور الونس کی تخفیف سے متعلق ہدایات جاری اور نافذ کرے

باب نوزدہم

متفرق

صدر جمہوریہ۔ گورنران اور راج پرمکھوں کا تحفظ

دفعہ ۳۶۱۔ (۱) صدر جمہوریہ یا کسی ریاست کا گورنر یا راج پرمکھ اپنے عہدہ کے اختیارات اور فرائض کے استعمال اور انجام دینے کی نسبت نیز کسی ایسے فعل کی نسبت جو انجام دیا جائے یا اوسکی جانب سے انجام دیا جانا ظاہر ہو جو ان اختیارات اور فرائض کے استعمال اور انجام دہی کے سلسلہ میں ہو کسی عدالت کے پاس جوابدہ نہیں ہونگے۔ مگر

شرط یہ ہے کہ صدر جمہوریہ کے طریقہ کار کو کسی عدالت۔ عدالت خصوصی یا ایسی جماعت کی تنقید کا مورد قرار دیا جا سکتا ہے جو پارلیمان کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایک کی طرف سے حسب دفعہ ۶۱ کسی الزام کی دریافت کے لئے مقرر یا نامزد کیا گیا ہو۔

مزید شرط یہ ہے کہ ضمن ہذا کا کوئی حکم کسی ایسے شخص کے حق کو محدود کرنے پر دلالت نہیں کرے گا جو حکومت ہند یا کسی ریاست کی حکومت کے مقابلہ میں مناسب کارروائی پیش کیجائے۔

(۲) کسی نوعیت کی کوئی فوجداری کارروائی۔ صدر جمہوریہ یا کسی ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ کے مقابلہ میں کسی عدالت میں اونکے عہدہ کی مدت کے زمانہ میں دائر یا پیش ہی نہ ہو سکے گی

(۳) صدر جمہوریہ یا کسی ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ کی گرفتاری یا قید کیلئے کسی عدالت سے کوئی حکم نامہ اونکے عہدہ کی میعاد کے دوران میں جاری نہ کیا جا سکے گا

(۴) کوئی دیوانی کارروائی جس میں صدر جمہوریہ یا ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ کے مقابلہ میں دادرسی چاہی گئی ہو اونکے عہدہ کی میعاد کے دوران میں بہ تعلق کسی ایسے فعل کے جو انجام دیا جائے یا اوسکی جانب سے بحیثیت شخصی انجام دیا جانا ظاہر ہوتا ہو کسی عدالت میں دائر نہیں کیجائے گی۔ خواہ وہ اپنے منصب پر بحیثیت صدر جمہوریہ یا ایسی ریاست کے گورنر یا راج پرمکھ کی حیثیت سے

پہلے فائز ہو یا بعد نافذ تک نوٹس تحریری میعادی دو ماہ صدر جمہوریہ یا گورنر یا راج پرمکھ کو جیسی کہ صورت ہو حوالہ یا اونکے دفتر پر روانہ کیجائے جس میں کارروائی کی نوعیت بنائے دعوی۔ نام تفصیل اور اوس فریق کی جائے سکونت جسکی جانب سے ایسی کارروائی دائر اور دادرسی چاہی گئی ہو

دیسی والیان ہند کے حقوق اور مراعات

دفعہ ۳۶۲۔ پارلیمان کے یا ریاستی ایوان مقننہ کو قانون وضع کرنے کا اختیار استعمال کرنے یا یونین یا ریاست کا عاملانہ اختیار استعمال کرنے میں اوس طمانیت اور تیقن کا کافی لحاظ رکھا جائے گا۔ جو کسی دیسی والی ریاست کے شخصی حقوق مراعات اور مرتبت کے اعتبار سے تحت دفعہ ۲۹۱ ضمن (۱) کسی میثاق یا عہدنامہ دیئے گئے ہوں

بعض عہدناموں و معاہدات وغیرہ سے پیدا شدہ نزاعات میں عدالتوں کی مداخلت کا امتناع

دفعہ ۳۶۳۔ (۱) دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود لیکن تابع احکام دفعہ ۱۴۳ نہ تو سوپریم کورٹ اور نہ کسی اور عدالت کو یہ اختیار سماعت حاصل ہوگا جو کسی ایسی نزاع کی بابتہ حاصل ہے جو کسی ایسے عہدنامہ معاہدہ میثاق۔ قرارداد۔ سند یا دیگر ازین قبیل دستاویز کی مندرجہ کسی عبارت کے تعلق سے پیدا ہو جو دستور ہذا کے نفاذ سے قبل ہندوستان کے کسی والی ریاست کی جانب سے اور مملکت ہند کی حکومت کی طرف سے یا اوسکی ماقبل کی حکومتوں کیجانب سے بحیثیت فریق منعقد ہو یا تکمیل پائے اور جو دستور ہذا کے نفاذ کے بعد بھی برقرار ہو یا کسی ایسے حق کی نزاع کی بابتہ کوئی اختیار سماعت حاصل نہوگا جو کسی ایسی ذمہ داری یا وجوب کی نسبت ہو جو دستور ہذا کے کسی محکومات کی رو سے بہ تعلق کسی ایسے عہدنامہ۔ معاہدہ میثاق۔ قرارداد۔ سند یا دیگر ازین قبیل دستاویز کے مدنظر پیدا ہو۔

(۲) دفعہ ہذا میں

"ہندوستانی ریاست" سے وہ علاقہ مراد ہے جو دستور ہذا کے نفاذ سے قبل ملک معظم یا مملکت ہند کی حکومت نے کسی دیسی ریاست کے والی کی حیثیت سے

تسلیم کیا ہو۔

"والی ریاست" میں شامل ہے شہزادہ۔ سردار۔ یا ایسے دیگر اشخاص جنکو نفاذ دستور ہذا سے قبل ملک معظم یا مملکت ہند کی حکومت نے کسی دیسی ریاست کے والی کی حیثیت سے تسلیم کیا ہو۔

بڑے بندرگاہوں اور طیرانگاہوں کی نسبت خاص احکام

دفعہ ۳۶۴۔ (۱) دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود صدر جمہوریہ ذریعہ اعلان مشتہرہ یہ حکم دے سکینگے کہ تاریخ مندرجہ اعلان سے

(الف) کوئی قانون جو پارلیمان یا ریاستی ایوان کیجا تب سے جاری کیا جائے کسی ایسے بڑے بندرگاہ یا طیران گاہ سے متعلق نہ ہوگا یا ایسے مستثنیات یا ترمیمات کے تابع متعلق ہوگا جنکی صراحت اوس اعلان میں کیجائے

(ب) کسی بڑے بندرگاہ یا طیرانگاہ میں کسی نافذہ قانون کا نفاذ بجز اون امور کے موقوف ہوجائے گا جو مذکورہ تاریخ سے قبل انجام دئے جائیں یا انجام پانا متروک ہوں یا اوسکا اطلاق کسی ایسے بندرگاہ یا طیران گاہ تابع ایسے مستثنیات یا ترمیمات کے نافذ ہوگا جنکی صراحت اوس اعلان میں کیجائے۔

(۲) دفعہ ہذا میں۔

"بڑے بندرگاہ" سے ایسا بندرگاہ مراد ہے جو پارلیمان کے جاری کردہ قانون یا کسی اور قانون نافذہ کی رو سے بڑا بندرگاہ قرار دیا گیا ہو اور بحالت موجودہ اوس میں وہ تمام رقبہ جات شامل ہیں جو کسی ایسے بندرگاہ کے حدود میں واقع ہوں۔

"طیران گاہ" سے مراد وہ طیران گاہ ہے جنکی تعریف بروئے قوانین فضائی راہ ہوائی جہاز اور ہوائی جہاز رانی کے تعلق سے کیگئی ہو۔

یونین کے مصدرہ ہدایات کی تعمیل کرنے یا اونکو قابل عمل قرار دینے سے قاصر رہنے کا اثر

دفعہ ۳۶۵۔ جہاں کوئی ریاست دستور ہذا کے ایسے احکام کی رو سے یونین کے عاملانہ اقتدار کے استعمال میں ہدایات مصدرہ کو بجا لانے یا اونکو قابل عمل بنانے سے قاصر رہے تو صدر جمہوریہ کو اوسکی نسبت یہ قرار دینا جائز ہوگا کہ ایک ایسی حالت پیدا ہوگئی ہے

جسمیں ریاست کی حکومت دستور ہذا کے محکومات کی متابعت میں چلائی نہیں جاسکتی۔

تعریفات **دفعہ ۳۶۶** - دستور ہذا میں تاوقتیکہ سیاق عبارت یا کوئی مضمون اسکے خلاف ہو حسب ذیل اصطلاحات سے وہی معنی مراد ہوں گے جو ترتیب وار محقق کئے گئے ہیں۔ بالفاظ دیگر۔

(۱) "زرعی آمدنی" سے ایسی زرعی آمدنی مراد ہے جسکی تعریف محصول آمدنی ہند کے تعلق سے قوانین میں کیگئی ہے۔

(۲) "ایک دیسی عیسائی" سے ایسا شخص مراد ہے جسکے باپ یا سلسلہ آبائی میں اوسکا جدی مورث ذکور۔ یورپی۔ نژاد ہو یا رہا ہو لیکن جو ہندوستان کے علاقہ میں متوطن ہوگیا اور ایسے علاقہ میں اپنے ایسے والدین کی پیدائش سے ہو جو وہاں پر بالعموم سکونت گزین ہوا اور ہندوستان کے علاقہ میں مجرد عارضی رہایش کے لئے مقیم نہ ہو

(۳) "دفعہ" سے دستور ہذا کی کوئی دفعہ مراد ہے۔

(۴) "قرضہ لینا" میں بعطائے سالیانہ رقم نکالنا شامل ہے اور "دین" سے جسبہ عمل ہونا مراد ہے

(۵) "ضمن" سے دفعہ کی ایسی ضمن مراد ہے جسمیں وہ اصطلاح واقع ہوئی ہے۔

(۶) محصول تخفیفیہ (کارپوریشن ٹکس) سے ایسا محصول مراد ہے جو آمدنی پر عائد ہو۔ اور جو محصول کہ کمپنیوں کی جانب سے واجب الادا ہو اور وہ ایک ایسا محصول ہے جسکی بابتہ حسب ذیل شرائط کی تکمیل کیجاتی ہو۔

(الف) یہ کہ وہ زرعی آمدنی پر عائد شدنی نہیں ہے۔

(ب) یہ کہ ایسا محصول جو کمپنیوں کیجانب سے اداشدنی ہے کسی ایسی وضعات پر حاوی نہیں ہے جو ایسے قوانین کے ذریعہ کوئی ایسا محصول عائد کیا جائے جو کمپنیوں کیجانب سے اشخاص کو اداشدنی منافعہ پر عائد کئے جانے کی اجازت دیتا ہو۔

(ج) یہ کہ کوئی حکم ایسا موجود نہیں ہے جس کی روسے جو محصول لیا جائے۔ وہ اوس حساب میں شمار کیا جائے جو محصول آمدنی ہند کے تعین کی اغراض کے لئے اون کی مجموعی آمدنی کو بشمول منافعہ کمپنی شامل کیا جائے یا ایسے اشخاص کی

جانب سے ہندوستانی محصول آمدنی کے ادا طلب قرار دینے یا بازگشت طلب کے وقت شامل کیا جائے

(۷) "متعلقہ صوبہ" "متعلقہ ہندوستانی ریاست" یا "متعلقہ ریاست" سے بصورت شبہات ناشی ہونیکے ایسا صوبہ۔ ایسی ہندوستانی ریاست یا ریاست مراد ہے جسے صدر جمہوریہ نے بہمہ قرار دیا ہو کہ خاص غرض زیر بحث کیلئے وہ متعلقہ صوبہ متعلقہ ہندوستانی ریاست یا متعلقہ ریاست (جیسی کہ صورت ہو) ہے

(۸) "دین" میں بہ تعلق کسی وجوب کے ایسی ذمہ داری داخل ہے جو بہ گنجائش سرمایہ بطریق سالیانہ ایفاء شدنی ہو نیز اون میں کوئی ایسی ذمہ داری شامل ہے۔ جو کسی ضمانت کے تحت دیجائے اور اخراجات فرضہ سے بھی یہی منشاء مراد ہے۔

(۹) "ریاستی حق" (اسٹیٹ ڈیوٹی) سے ایک ایسا حق مراد ہے جو ایسی اصلی مالیت پر مشخص کیا جائے جو پارلیمان یا ریاستی ایوان مقننہ کے مجریہ قانون کے ذریعہ ایسے قواعد کے تحت تعین کیا جائے جس میں وہ حق ایسی تمام جائداد پر عائد کیا جائے جو کسی کی وفات پر عود کرے یا مذکور قوانین کے محکومات کے تحت اس طرح عود کرنا متصور ہو۔

(۱۰) "قوانین موجودہ" سے کوئی قانون آرڈنینس۔ حکم ضمنی قاعدہ۔ قاعدہ۔ یا دستورالعمل مراد ہے جو نفاذ دستور ہذا سے قبل کسی ایسے ایوان قانون ارباب اقتدار یا شخص کی جانب سے جسکو ایسا قانون آرڈنینس۔ حکم ضمنی قاعدہ۔ قاعدہ یا دستورالعمل وضع کرنیکا اختیار حاصل ہو۔ مدون یا جاری کیا جائے۔

(۱۱) "وفاقی عدالت" سے وہ وفاقی عدالت مراد ہے جو تحت قانون ہند بابتہ ۱۹۳۵ء تشکیل پائی ہو۔

(۱۲) "سامان" میں تمام مال مسالہ۔ اسباب اور اشیاء داخل ہیں۔

(۱۳) "ضمانت" میں کوئی ایسا وجوب شامل ہے جو نفاذ دستور ہذا سے قبل مقررہ رقم سے کمتر منافعہ کسی کاروبار میں برآمد ہونے کی صورت میں اون کی ادائیوں

کے لئے طانیت دیجائے۔

(۱۴) "ہائیکورٹ" سے کوئی ایسی عدالت مراد ہے جو باغراض دستور ہذا کسی ریاست کی عدالت العالیہ متصور ہوا اور اوسمیں شامل ہے

(الف) ہندوستان کے علاقہ کی کوئی عدالت جو تحت دستور ہذا بحیثیت عدالت العالیہ اور اوسکی تشکیل از سر نو تشکیل دیجائے۔

(ب) ہندوستان کے علاقہ کی کوئی اور عدالت جسے پارلیمان نے بذریعہ قانون یہ قرار دیا ہو کہ دستور ہذا کے کل یا جزو کے اغراض کیلئے وہ عدالت العالیہ ہے۔

(۱۵) "ہندوستانی ریاست" سے کوئی ایسا علاقہ مراد ہے جسے مملکت ہند کی حکومت نے بحیثیت ریاست کے تسلیم کیا ہو۔

(۱۶) "جزو" سے دستور ہذا کا جزو مراد ہے

(۱۷) "وظیفہ" سے وظیفہ کی کوئی ایسی قسم مراد ہے خواہ امدادی ہو یا نہو جو کسی مقدار میں اور کسی شخص کو ادا شدنی ہوا اور اوسمیں اداشدنی وظیفہ حسن خدمت اداطلب الانعام اور کوئی رقم یا رقوم جو کسی معاوضہ کی شکل میں معہ یا بلا سود یا کسی اور اضافہ کیساتھ اداطلب ہوں نیز وہ چندہ جو پراویڈنٹ فنڈ کو دیا جائے شامل ہیں۔

(۱۸) "مفاجاتی اعلان" سے ایسا اعلان مراد ہے جو بروئے دفعہ ۳۵۲ ضمن (۱) شائع ہو۔

(۱۹) "اعلان مشتہرہ" سے ایسا اعلان مراد ہے جو حکومت ہند کے گزٹ میں یا جیسی کہ صورت ہو۔ ریاست کے سرکاری جریدہ میں طبع اور شائع ہو۔

(۲۰) "ریلوے" میں شامل نہیں ہے

(الف) ٹرام چلنے کا راستہ جو کلیتاً بلدی رقبہ میں واقع ہو یا

(ب) حمل و نقل کوئی اور پٹری جو کلیتاً کسی ریاست میں واقع ہو اور پارلیمان کی جانب سے ذریعہ قانون یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ ریل کا راستہ نہیں ہے

(۲۱) "راج پرمکھ" سے مراد ہے۔

(الف) بہ تعلق ریاست حیدرآباد وہ شخص جو بحالت موجودہ صدر جمہوریہ کیجانب سے بحیثیت نظام حیدرآباد تسلیم کیا گیا ہے۔

(ب) بہ تعلق جموں و کشمیر یا ریاست میسور وہ شخص جو بحالت موجودہ صدر جمہوریہ کیجانب سے اوس ریاست کے مہاراجہ کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔

(ج) کسی دوسری ریاست مصرحہ باب (ب) ضمیمہ اول کے تعلق سے وہ شخص جو بحالت موجودہ صدر جمہوریہ کی جانب سے اوس ریاست کا راج پرمکھ تسلیم کیا گیا ہے اور مذکورہ ریاستوں میں سے کسی ایک کے تعلق سے کوئی ایسا شخص بھی داخل ہے جو بحالت موجودہ صدر جمہوریہ کی جانب سے اوس ریاست میں راج پرمکھ کے اختیارات استعمال کرنیکا مجاز قرار دیا گیا ہو۔

(۲۲) "والی ریاست" سے بہ تعلق کسی ہندوستانی ریاست کے وہ شہزادہ۔ سردار یا اور شخص مراد ہے جسکی جانب سے کوئی ایسا میثاق یا عہدنامہ محولہ دفعہ ۲۹۱ ضمن (۱) منعقد ہوا ہو اور جو بحالت موجودہ صدر جمہوریہ کیجانب سے بحیثیت والی ریاست تسلیم کیا گیا ہے اور اوسمیں وہ شخص بھی داخل ہے جو بحالت موجودہ صدر جمہوریہ کی جانب سے ایسے والی ریاست کا ولیعہد تسلیم کیا گیا ہے

(۲۳) "ضمیمہ" سے دستور ہذا کا ضمیمہ مراد ہے۔

(۲۴) "اقوام درج فہرست" سے ایسے اقوام نسل یا قبائل مراد ہیں جو ایسے اقوام نسل یا قبائل کے حصص یا گروہ میں موجود ہوں جو تحت دفعہ ۳۴۱ دستور ہذا کی اغراض کیلئے اقوام درج فہرست متصور ہونا قرار دئے گئے ہیں۔

(۲۵) "قبائل درج فہرست" سے ایسے قبائل یا قبائلی طبقات مراد ہیں جو ایسے قبائل یا قبائلی طبقات کے حصص یا گروہ میں موجود ہوں بروئے دفعہ ۳۴۲ دستور ہذا کی اغراض کیلئے قبائل درج فہرست متصور ہونا قرار دئے گئے ہیں۔

(۲۶) "کفالت ناجات" میں حصص اور تمسکات شامل ہے۔

(۲۷) "فقرہ" سے دستور ہذا کے ضمن کا فقرہ مراد ہے جسمیں یہ اصطلاح مستعمل ہوئی ہے

(۲۸) "محصولات" میں کسی محصول یا پیشکش کا عائد کیا جانا داخل ہے۔ خواہ عام ہو یا مقامی یا خاص نیز محصول سے بھی یہی مراد ہے۔

(۲۹) "آمدنی پر محصول" میں ایسا محصول بھی شامل ہے جو محصول زائد نفع اندوزی کی قسم سے ہو

(۳۰) "اوپ راج پرکھ" سے ضمیمہ اول کے باب (ج) کی کسی مصرحہ ریاست کے تعلق سے وہ شخص مراد ہے جو بہ حالت موجودہ صدر جمہوریہ کی جانب سے ریاست کے بہ حیثیت اوپ راج پرکھ (نائب راج پرکھ) تسلیم کیا گیا ہو۔

دفعہ ۳۶۷ تعبیر

(۱) تاوقتیکہ مضمون یا سیاق عبارت اسکے خلاف نہ ہو (قانون تعبیر و اطلاق قوانین) بابتہ ۱۸۹۷ء کسی اطلاقیت اور ترمیمات کے تابع جو بہ تحت دفعہ ۳۷۲ عمل میں لائے جائیں دستور ہذا کی تعبیر سے بھی اوسی طرح متعلق ہو گا جیسا کہ مملکت ہند کے ایوان مقننہ کے کسی قانون کی تعبیر سے متعلق ہے۔

(۲) دستور ہذا میں ایسے ضوابط یا قوانین کا کوئی حوالہ جو پارلیمان کی جانب سے وضع کئے جائیں یا ایسے ضوابط یا قوانین کا کوئی حوالہ جو ضمیمہ اول کے باب ہائے (الف یا ب) کی مصرحہ ریاستوں کے ایوان مقننہ کی جانب سے مدون کئے جائیں۔ کسی ایسے حوالہ سے بھی متعلق ہوتا سمجھا جائے گا جبکا ذکر کسی آرڈیننس مجریہ صدر جمہوریہ یا کسی آرڈیننس مجریہ گورنر یا راج پرکھ میں جیسی کہ صورت ہو کیا جائے

(۳) دستور ہذا کی اغراض کیلئے "خارجی ریاست" سے کوئی ایسی ریاست مراد ہے جو ہندوستان کے سوا ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ کسی قانون وضع کردہ پارلیمان کے احکام کے تابع صدر جمہوریہ بذریعہ حکم یہ قرار دے سکیگا کہ اون اغراض کیلئے جنکی صراحت اوس حکم میں کی گئی ہو کوئی ریاست "خارجی ریاست" نہیں ہے۔

باب بستم

دستور کی ترمیم

دستور کی ترمیم کا ضابطہ

دفعہ ۳۶۸ - دستور ہذا کی کوئی ترمیم۔ پارلیمان کے کسی ایوان میں بہ شکل مسودہ قانون پیش کیجائے گی اور جب وہ مسودہ قانون ہر ایسے ایوان سے منظور ہو جو ایوان کے جملہ ارکان کی اکثریت پر مبنی ہو اور وہ اکثریت پر منحصر ہو جو اوس ارکان کے موجود ارکان اور رائے دہندوں کی مجموعی تعداد سے دو ثلث سے کم نہ ہو۔ جبکے بعد وہ مسودہ صدر جمہوریہ کے پاس بغرض منظوری پیش ہوگا اور مسودہ پر ایسی منظوری صادر ہونیکے بعد دستور مرممہ حالت میں مسودہ قانون کے شرائط کے مطابق قابل نفاذ ہوگا۔ مگر

شرط یہ ہے کہ اگر اس ترمیم سے کوئی ایسی تبدیلی مقصود ہے یعنی

(الف) دفعہ ۵۴۔ دفعہ ۵۵۔ دفعہ ۷۳۔ دفعہ ۱۶۲ یا دفعہ ۲۴۱ یا

(ب) باب (۵) کے فصل (۴) باب (۶) کے فصل (۵) یا باب (۱۱) فصل (۱)

(ج) ضمیمہ ہفتم کی کوئی فہرست

(د) پارلیمان میں ریاستوں کی نمائندگی } کی تبدیلی

(ہ) دفعہ ہذا کے احکام

ایسی ترمیم ضمیمہ اول کے ابواب (الف اور ب) کی مصرحہ ریاستوں کے ایوان مقننہ کے نصف سے کم ارکان کی تعداد سے موثق نہ ہو اون ایوان ہائے مقننہ کے پاس قراردادوں کے ذریعہ قبل اسکے کہ مسودہ قانون صدر جمہوریہ کے پاس منظوری کے لئے پیش ہو بغرض منظوری پیش کیجائے گی۔

باب بستم

عارضی اور عبوری احکام

پارلیمان کو ریاستی فہرست کے بعض امور کی نسبت قوانین وضع کرنیکا عارضی اختیار گویا کہ وہ امور متبادل فہرست میں مندرج ہیں

دفعہ ۳۶۹۔ احکام مندرجہ دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود نفاذ دستور ہذا سے پانچسال کے دوران میں پارلیمان کو امور ذیل کی نسبت قوانین وضع کرنیکا اسی طرح اختیار حاصل ہوگا گویا کہ وہ امور متبادل فہرست میں مندرج ہیں یعنی۔

(الف) بیوپار اور تجارت کسی ریاست میں۔ نیز پیداوار۔ رسد اور تقسیم۔ روئی اونی کپڑے۔ خام روئی (بشمول گرنی شدہ یا غیر گرنی شدہ روئی یا کپاس کے) تخم پنبہ۔ کاغذ (بشمول اخبارات کے) غذائی اشیاء (بشمول قابل استعمال تخم روغنیات اور روغن کے) چارہ مویشی (بشمول روغنی ٹکیوں اور دیگر منجمد اشیاء کے) کوئلہ (بشمول ٹکیوں اور دیگر ساختہ سامان زغال کے) لوہا۔ فولاد اور ابرک کی نسبت

(ب) امور مصرحہ فقرہ (الف) کے کسی امر سے متعلق تحت قوانین جرائم تمام عدالتوں کے باستثناء سوپریم کورٹ اختیارات سماعت اور اقتدارات سے متعلق احکام نیز کوئی ایسی فیس جو ان ابواب سے متعلق عائد کیجائے جمیں وہ رسوم عدالت شامل نہیں ہے جو کسی عدالت کی بابتہ لیا جائے لیکن کسی قانون وضع کردہ پارلیمان جسے پارلیمان وضع نہ کرتی لیکن دفعہ ہذا کے احکام کے باعث پارلیمان نے وضع کیا ہو۔ مذکور مدت کے انقضاء پر تابہ عدم مغائرت اوسکا نفاذ موقوف ہوجائے گا بجز اون امور کے جو مذکور مدت کے انقضاء سے قبل انجام دیے جائیں یا انجام پانا متروک ہوں۔

ریاست جموں اور کشمیر کی نسبت عارضی احکام

دفعہ ۳۷۰۔ (۱) احکام مندرجہ دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود

(الف) دفعہ ۲۳۸ کے احکام ریاست جموں اور کشمیر سے متعلق نہونگے

(ب) پارلیمان کا اختیار مذکور ریاست کیلئے قوانین مدون کرنے کی نسبت امور ذیل تک محدود ہوگا۔

(۱) وہ امور جو یونین اور متبادل فہرست میں مندرج ہیں۔ اوس ریاست کی حکومت سے مشورت کے بعد صدر جمہوریہ کیجانب سے یہ قرار دیے گئے ہوں کہ اون

دستاویز شراکت میں جو مملکت ہند سے ریاستوں کی شراکت سے متعلق منضبط کیا گیا ہے اون ابواب کی تصریح ہے جنکی رو سے مملکتی ایوان مقننہ اوس ریاست کے لئے قوانین مدون کرسکتی ہے۔ اور

(۲) مذکورہ فہرستون کے ایسے دیگر امور جنکو صدر جمہوریہ نے اوس ریاست کی حکومت کی رضامندی سے بذریعہ حکم مختص کیا ہو۔

توضیح۔ دفعہ ہذا کی اغراض کیلئے ریاست کی حکومت سے وہ شخص مراد ہے جو بحالت موجودہ صدر جمہوریہ کیجانب سے جموں و کشمیر کے مہاراجہ کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے اور جو مہاراجہ کے اعلان مظہرہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء کے تحت ایوان وزراء کے مشورہ پر کارفرما ہو

(ج) دفعہ ۱۔ اور دفعہ ہذا کے احکام اوس ریاست سے متعلق ہونگے

(د) دستور ہذا کے ایسے دیگر احکام تابع ایسے مستثنیات اور ترمیمات کے جسے صدر جمہوریہ بذریعہ حکم مختص کرے متعلق ہونگے مگر

شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا حکم جو فقرہ (ب) ذیلی فقرہ (۱) کی ریاست متذکرہ کے نوشتہ شراکت میں اون امور کو مختص کیا گیا ہے بجز اوس ریاست کی حکومت کے مشورہ کے جاری نہیں کیا جائے گا

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا حکم جو آخری عبارت شرطیہ کے ماقبل فقرہ میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے اونکے سوا کسی اور امر سے متعلق اوس حکومت کی استرضار کے بغیر جاری نہیں کیا جائے گا

(۲) اگر ریاست کی حکومت محولہ ضمن (۱) فقرہ (ب) ذیلی فقرہ (۱۱) یا ضمن مذکور کے فقرہ (د) شرط دوم کے تحت اپنی رضامندی ظاہر کرے تو قبل اسکے کہ اوس ریاست کے دستور کی ترتیب کیلئے مجلس دستور ساز منعقد کیجائے وہ رضامندی مجلس دستور ساز کے پاس ایسے فیصلہ کیلئے پیش کیجائیگی جو وہ صادر کرے

(۳) دفعہ ہذا کے متذکرہ بالا کسی حکم کے باوجود صدر جمہوریہ ذریعہ اعلان سرکاری یہ قرار دے سکیگا کہ دفعہ ہذا کا نفاذ موقوف ہوگیا ہے یا اوسکا نفاذ صرف کسی

ایسے مستثنیات اور ترمیمات کے ساتھ ایسی تاریخ ہوگا جو صدر جمہوریہ مقرر کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ضمن (۲) کی محولہ ریاست کے مجلس دستور ساز کی سفارش قبل اسکے کہ صدر جمہوریہ ایسا اعلان جاری کرے ضروری ہوگی۔

ضمیمہ اول کے باب (ب) کی ریاستوں سے متعلق عارضی احکام

دفعہ ۳۷۱۔ احکام مندرجہ دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود۔ دستور ہذا کے نفاذ سے دس سال تک یا ایسی طویل یا قلیل مدت کے دوران میں جسے صدر جمہوریہ کسی ریاست کے نسبت بذریعہ قانون مقرر کرے ضمیمہ اول باب (ب) کی ہر ایک متذکرہ ریاست کی حکومت عام نگرانی میں ہوگی اور ایسے خصوصی ہدایات کی عامل رہے گی جنکو صدر جمہوریہ وقتاً فوقتاً جاری کرے مگر شرط یہ ہے کہ صدر جمہوریہ بذریعہ حکم یہ ہدایت دے سکیگا کہ دفعہ ہذا کے احکام کسی ایسی ریاست سے متعلق نہونگے جسکی صراحت اوس حکم میں کیگئی ہو۔

موجودہ احکام نافذہ کی برقراری اور اونکا اطلاق

دفعہ ۳۷۲۔ (۱) دستور ہذا کے ذریعہ قوانین محولہ دفعہ ۳۹۵۔ کی تنسیخ کے باوجود مگر دستور ہذا کے دیگر احکام کے تابع تمام قوانین جو علاقہ ہند میں دستور ہذا کے نفاذ سے فوری قبل نافذ ہوں نافذ رہنا برقرار رہیگا تاوقتیکہ مقننہ مجاز یا دیگر ارباب مجاز کیجانب سے وہ تبدیل یا منسوخ یا ترمیم ہوجائے۔

(۲) علاقہ ہند کے کسی قانون نافذہ کے احکام کو دستور ہذا کے احکام کی سطح اور مطابقت پر لانے کیلئے صدر جمہوریہ بذریعہ حکم ایسے قانون کی اطلاقیت اور ترمیمات کو عمل میں لاسکیگا۔ خواہ بہ شکل تنسیخ ہو یا ترمیم جسکو وہ ضروری یا قرین مصلحت سمجھے اور یہ محکوم کرے کہ وہ قانون ایسی تاریخ سے جسکی صراحت اوس حکم میں ہو اون اطلاقیت اور ترمیمات کے تابع جو وضع کئے جائیں نافذ ہوگا۔ اور کوئی ایسا اطلاق یا ترمیم قانون کی کسی عدالت میں معرض بحث نہیں آسے گا

(۳) ضمن (۲) کا حکم متصور نہ ہوگا کہ

(الف) صدر جمہوریہ کو مجاز کرے کہ کسی قانون کے اطلاق یا ترمیم کو نفاذ دستور ہذا سے دو سال گزرنیکے بعد وضع کرے یا۔

(ب) کسی مقننہ مجاز یا دیگر ارباب مجاز کو کسی ایسے قانون کی تنسیخ یا تبدیل سے باز رکھے جسکو صدر جمہوریہ بذریعہ ضمن مذکور متعلق یا ترمیم کرے۔

توضیح نمبر ۱۔ اصطلاح "قانون نافذہ" مندرجہ دفعہ ہذا میں کوئی ایسا قانون نافذہ مراد ہے جو دستور ہذا کے نفاذ سے قبل ہندوستان کے علاقہ میں کسی مقننہ یا دیگر ارباب مجاز کیجانب سے منظور یا مدون ہوا اور سابق سے منسوخ نہوا ہو باوجود اسکے کہ وہ قانون یا اوسکے اجزا اوس وقت تمامتر یا خاص رقبہ جات میں نافذ نہوں۔

توضیح نمبر ۲۔ کوئی قانون جو مقننہ یا دیگر ارباب مجاز کیجانب سے ہندوستان کے علاقہ میں منظور یا مدون ہو جو دستور ہذا کے نفاذ سے فوری قبل ماوراالارض اثر علاقہ ہند کے سوا رکھتا ہو متذکرہ بالا کسی ایسے اطلاقیت اور ترمیمات کے تابع ایسا ماوراالارض اثر قائم و برقرار رکھے گا

توضیح نمبر ۳۔ دفعہ ہذا کا یہ مطلب نہ ہوگا کہ کسی عارضی قانون کا نفاذ اوس تاریخ کے بعد بھی برقرار رہے جو اوسکی مسدودی کیلئے مقرر ہے یا ایسی تاریخ پر وہ قانون مسدود ہوجاتا اگر دستور ہذا نافذ نہ ہوتا۔

۱۹۳۵ء

توضیح نمبر ۴۔ کوئی آرڈیننس جو کسی گورنر صوبہ کیجانب سے قانون حکومت ہند بابتہ تحت دفعہ ۸۸ جاری کیا گیا ہو اور نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل نافذ ہو تا وقتیکہ پہلے ہی متعلقہ ریاست کے گورنر کیجانب سے واپس نہ لیا جائے وس ریاست کی مجلس مقننہ کے افتتاح کے بعد جو تحت دفعہ ۳۸۲ ضمن (۱) کارفرما ہو پہلے اجلاس سے چھ ہفتے گزرنے پر اوس آرڈیننس کا نفاذ مسدود ہو جائیگا اور دفعہ ہذا کے کسی حکم کا یہ مطلب نہ ہوگا کہ مذکورہ مدت کے بعد بھی کوئی ایسا آرڈیننس نافذ العمل رہے گا۔

دفعہ ۳۷۳

صدر جمہوریہ کا اقتدار حکم وضع کرنیکی نسبت قبلی ایسے اشخاص کے جو بعض اشکال میں انسدادی نظربندی کے تحت مقید ہوں

تا وقتیکہ پارلیمان تحت دفعہ ۲۲ ضمن (۷) حکم وضع نہ کرے یا تا وقتیکہ نفاذ دستور ہذا سے ایکسال نہ گزر جائے یعنی انمیں سے پہلے واقع ہو۔ مذکورہ دفعہ کا یہ اثر ہوگا کہ گویا کہ ضمن ہائے (۴ اور ۷) میں پارلیمان کا کوئی حوالہ۔ صدر جمہوریہ کے حوالہ کا اور کسی قانون

وضع کردہ پارلیمان کا حوالہ صدر جمہوریہ کے مجریہ کسی حکم کے حوالہ کا مترادف ہوگا۔

وفاقی عدالت کے ججوں اور کارروائیوں کی نسبت احکام جو وفاقی عدالت یا ملک معظم کی عدالت میں متدائرہ ہوں

دفعہ ۳۷۴۔ (۱) وفاقی عدالت کے آراکین جو دستور ہذا کے نفاذ سے عین قبل اپنے عہدہ پر فائز ہوں۔ تا وقتیکہ اون کا اور طور پر انتخاب ہو نفاذ دستور ہذا پر سوپریم کورٹ کے ارکان قرار پائینگے اور ایسی تنخواہوں اور الاونس کے پانے کے مستحق ہونگے اور اون کی غیر موجودگی میں رخصت اور وظیفہ کی نسبت ایسے حقوق حاصل کرنیکے مجاز ہونگے جو دفعہ ۱۲۵ میں سوپریم کورٹ کے ججوں کی نسبت محکوم کئیے گئے ہیں

(۲) تمام نالشات۔ مرافعات اور کارروائیاں۔ دیوانی یا فوجداری جو نفاذ دستور ہذا کے وقت وفاقی عدالت میں متدائرہ ہوں۔ سوپریم کورٹ میں منتقل ہو جائینگے۔ اور سوپریم کورٹ کو اونکی سماعت اور انفصال کا اختیار سماعت حاصل ہوگا اور دستور ہذا کے نفاذ سے پہلے اون فیصلہ جات اور احکام کا جو وفاقی عدالت کے مصدرہ ہوں وہی اثر اور نفاذ ہوگا گو یا کہ وہ سوپریم کورٹ کیجانب سے صادر اور اجرا ہوئے۔

(۳) دستور ہذا کا کوئی حکم ملک معظم با جلاس کونسل کے کسی اختیار سماعت کے استعمال کو ناجائز نہیں کریگا جو ہندوستان کے علاقہ کی بابتہ کسی عدالت کے کسی فیصلہ ڈگری یا حکم کی بناء پر مرافعات اور درخواستوں کے انفصال کے ضمن میں صادر ہو جہاں تک کہ ایسے اختیار سماعت کے استعمال کو بذریعہ قانون جائز قرار دیا گیا ہے اور ملک معظم با جلاس کونسل کا کوئی حکم جو نفاذ دستور ہذا کے بعد بہ طبق کسی ایسے مرافعہ یا درخواست کے صادر ہو تمام اغراض کے لئیے وہی اثر رکھیگا گو یا کہ وہ سوپریم کورٹ کا صادر شدہ حکم یا ڈگری ہے جسکو دستور ہذا کے ذریعہ ایسے اختیار سماعت کے استعمال کا اقتدار عطا ہوا ہے

(۴) دستور ہذا کے نفاذ سے اوس ارباب اقتدار کا اختیار سماعت جو ضمیمہ اول باب (ب) کی کسی متذکرہ ریاست میں بحیثیت پریوی کونسل کارفرما ہو اوس ریاست کے کسی عدالت کے کسی فیصلہ۔ ڈگری یا حکم کی نا راضی سے مرافعات اور درخواستہائے پیش شدہ کو قبول کرنا اور انفصال کرنا مسدود ہو جائے گا اور تمام مرافعات اور دیگر

کارروائیاں جو مذکور ارباب اقتدار کے پاس دستور ہذا کے نفاذ کے وقت متدائرہ ہوں۔ سوپریم کورٹ میں منتقل اور وہیں اونکا انفصال عمل میں آئے گا

(۵) پارلیمان کیجانب سے بذریعہ قانون مزید احکام جو وضع کئے جائیں وہ دفعہ ہذا کے احکام کے تحت نافذ متصور ہونگے

عدالتیں ارباب اقتدار اور احکام دستور کے تابع کارگزار رہینگے

دفعہ ۳۷۵ - دیوانی۔ فوجداری اور مالگزاری کے اختیار سماعت کی تمام عدالتیں۔ تمام ارباب اقتدار اور تمام حکام عدالتی عاملانہ اور انتظامی ہندوستان کے کل علاقہ میں اپنے متعلقہ فرائض کو دستور ہذا کے احکام کے تابع سرانجام دیتے رہینگے۔

احکام متعلق ججان ہائیکورٹ

دفعہ ۳۷۶ - (۱) احکام مندرجہ دفعہ ۲۱۷ ضمن (۱) کے کسی حکم کے باوجود کسی صوبہ کے ججان ہائیکورٹ جو نفاذ دستور ہذا کے عین ماقبل اپنے اس منصب پر فائز ہوں تاوقتیکہ اونکا انتخاب اور طور پر نہ ہو۔ دستور ہذا کے نفاذ پر متعلقہ ریاست کی ہائیکورٹ کے ججان قرار دئے جائینگے اور وہ ایسی تنخواہ اور الونس کے مستحق ہونگے اور بزمانہ غیرموجودگی رخصت اور وظیفہ کی نسبت ایسے حقوق حاصل کرنیکے مجاز ہونگے جو اوس ہائیکورٹ کے ججوں کی نسبت دفعہ ۲۲۱ میں محکوم ہیں

(۲) کسی دیسی ریاست کے ججان ہائیکورٹ جو ضمیمہ اول باب (ب) کی متذکرہ ریاست میں شامل ہو اور جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل اپنے اس منصب پر فائز ہو۔ نفاذ دستور ہذا پر ریاست مصرحہ کے ججان ہائیکورٹ قرار دئے جائینگے۔ اور دفعہ ۲۱۷ کی ضمن ہائے (۱ و ۲) کے کسی حکم کے باوجود مگر دفعہ مذکور کی ضمن (۱) کی عبارت شرطیہ کے تابع اپنے اس عہدہ پر ایسی میعاد کے انقضا تک قائم رہینگے جسے صدر جمہوریہ بذریعہ حکم مقرر کرے۔

(۳) دفعہ ہذا میں اصطلاح "جج" میں منصرم جج یا زائد جج داخل نہیں ہے

ہندوستان کے صدر ناظم حسابات و تنقیح کی نسبت احکام

دفعہ ۳۷۷ - ہندوستان کا صدر ناظم حسابات و تنقیح جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل اپنے عہدہ پر فائز ہو۔ تاوقتیکہ اوس کا اور طور

انتخاب نہو۔ نفاذ دستور ہذا پر ہندوستان کا صدر ناظم حسابات و تنقیح قرار پائے گا اور اسی تنخواہ کا مستحق ہوگا اور بزمانہ غیر موجودگی ایسی رخصت اور وظیفہ کے حقوق حاصل کرنیکا مجاز ہوگا جو صدر ناظم حسابات و تنقیح کے تعلق سے دفعہ ۱۴۸ ضمن (۳) میں محکوم ہیں اور اپنے اس عہدہ پر فائز رہنے کا مجاز ہوگا تا وقتیکہ اوس عہدہ کی وہ میعاد منقضی نہ ہوجائے جو نفاذ دستور ہذا سے ماقبل احکام اوس عہدہ سے متعلق مقرر ہے

پبلک سروس کمیشن یعنی کمیشن برائے خدمات سرکاری سے متعلق احکام

دفعہ ۳۷۸ (۱) مملکت ہند میں پبلک سروس کمیشن کے وہ ارکان جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل اپنے اس عہدہ پر فائز ہوں تا وقتیکہ اونکا اور طور پر انتخاب نہو جائے نفاذ دستور ہذا پر یونین کی پبلک سروس کمیشن کے ارکان قرار دئے جائینگے اور دفعہ ۳۱۶ کے ضمن ہائے (۱ و ۲) کے کسی حکم کے باوجود مگر مذکورہ دفعہ کی ضمن (۲) کی عبارت شرطیہ کے تابع اپنے اوس عہدہ پر فائز رہنے کے مجاز ہونگے تا وقتیکہ اونکے عہدہ کی وہ میعاد منقضی نہ ہوجائے جو دستور ہذا کے نفاذ سے قبل ان ارکان سے متعلق شدنی قواعد کے ذریعہ مقرر کیگئی ہو۔

(۲) کسی صوبہ کے پبلک سروس کمیشن کے ارکان یا ایسی پبلک سروس کمیشن کے ارکان جو صوبہ جات کے منطقہ کی ضروریات کیلئے قائم ہو نفاذ دستور ہذا کے عین ماقبل اپنے اس عہدہ پر فائز ہوں تو تا وقتیکہ اونکا اور طور پر انتخاب نہو نفاذ دستور ہذا پر متعلقہ ریاست کے ارکان پبلک سروس کمیشن قرار دئے جائینگے یا ایسی مشترکہ ریاست کے ارکان پبلک سروس کمیشن قرار دئے جائینگے جو متعلقہ ریاستوں کے ضروریات کی تکمیل کرتا ہو (جو بھی صورت ہو) اور دفعہ ۳۱۶ ضمن ہائے (۱ و ۲) کے کسی حکم کے باوجود مگر دفعہ مذکور کی ضمن (۲) کی عبارت شرطیہ کے تابع وہ اپنے اس عہدہ پر فائز رہنے کے مجاز ہونگے تا وقتیکہ اونکے عہدہ کی وہ میعاد منقضی نہ ہوجائے جو نفاذ دستور ہذا سے قبل ان ارکان سے متعلق شدنی قواعد کے ذریعہ مقرر کیگئی ہو۔

عارضی پارلیمان خطیب اور نائب خطیب کی نسبت احکام

دفعہ ۳۷۹ - (۱) تا وقتیکہ پارلیمان کے دونوں ایوان کی باضابطہ تشکیل نہ ہوجائے اور احکام دستور ہذا کے تابع اوسکی

پہلی میقات منعقد نہ ہو جائے وہ جماعت جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل مملکت ہند کی مجلس دستور ساز کی حیثیت سے کارفرما رہی ہے وہی عارضی پارلیمان قرار پائے گی اور وہ تمام اختیارات استعمال اور وہ سارے فرائض انجام دے گی جو دستور ہذا کے احکام کے تحت پارلیمان کو عطا ہوں۔

توضیح ضمن ہذا کی اغراض کیلئے مملکت ہند کی مجلس دستور ساز میں داخل ہے۔

(۱) وہ ارکان جو کسی ریاست یا دیگر علاقہ کی نمائندگی کیلئے منتخب ہوں جسکی نمائندگی ضمن (۲) میں محکوم ہوئی ہے۔

(۱۱) وہ ارکان جو مذکور مجلس میں عارضی خالیہ نشستوں کو پر کرنیکے لئے منتخب کئے جائیں۔

(۲) صدر جمہوریہ بذریعہ قواعد یہ احکام دے سکینگے کہ

(الف) عارضی پارلیمان میں جو تحت ضمن (۱) کارفرما ہو کسی ایسی ریاست یا دوسرے علاقہ کی نمائندگی سے متعلق جنکو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل مملکت ہند کی مجلس دستور ساز میں نمائندگی حاصل نہ ہو

(ب) وہ طریقہ جسمیں ایسی ریاستوں یا دیگر علاقوں کے نمائندگان عارضی پارلیمان میں منتخب کئے جائیں۔ نیز

(ج) وہ اہلیت جو ایسے نمائندگان کو حاصل ہونی چاہئے۔

(۳) اگر مملکت ہند کے مجلس دستور ساز کا کوئی رکن ۶۔ اکٹوبر ۱۹۴۹ء کو یا اوسکے بعد کسی وقت مگر دستور ہذا کے نفاذ سے قبل گورنر کے صوبہ کی ایوان مقننہ یا کسی ایسی دیسی ریاست کے ایوان مقننہ کا رکن رہا ہو جو ضمیمہ اول باب (ب) کی مصرحہ کسی ریاست سے متعلق ہو یا کسی ایسی ریاست کا وزیر ہو تو نفاذ دستور ہذا سے مجلس دستور ساز کے ایسے رکن کی نشست خالی متصور ہوگی تا وقتیکہ وہ شخص اوس مجلس کا رکن ہونا باقی نہ رہے اور ہر ایسی خالی نشست عارضی نشست کے مفہوم میں داخل متصور ہوگی

(۴) باوجود اسکے کہ کوئی ایسی خالیہ نشست مملکت ہند کی مجلس دستور ساز میں اس طرح بر آمد نہ ہو جسکا ذکر ضمن (۳) میں کیا گیا ہے نفاذ دستور ہذا سے قبل ایسی خالی نشست کو

پر کرنیکے تدابیر اختیار کئے جائینگے لیکن کوئی ایسا شخص جو دستور ہذا سے قبل خالی نشست
کو پر کرنے منتخب ہوا ہو مذکورہ مجلس میں اپنی نشست حاصل کرنیکا مجاز نہ ہوگا تاوقتیکہ
ایسی نشست خالی نہ ہو

(۵) کوئی شخص جو دستور ہذا سے عین ماقبل مجلس دستور ساز کے خطیب یا نائب خطیب
کے عہدہ پر فائز رہا ہو جبکہ وہ مجلس حکومت ہند بابتہ ۱۹۳۵ء کے تحت مملکتی مقننہ کی
حیثیت سے کارفرما ہو تو وہ نفاذ دستور ہذا پر اوس عارضی پارلیمان کے خطیب یا نائب
خطیب (جیسی کچھ صورت ہو) قرار دئے جائینگے جو تحت ضمن (۱) کارفرما ہو

صدر جمہوریہ کی نسبت احکام

دفعہ ۳۸۰ (۱) ایسا شخص جسے مملکت ہند کی مجلس دستور ساز
نے اس خصوص میں منتخب کیا ہو ہندوستان کا صدر جمہوریہ قرار دیا جائے گا تاوقتیکہ وہ صدر
باب پنجم فصل اول کے متذکرہ احکام کے بموجب منتخب ہو اور اپنے عہدہ پر فائز ہو۔

(۲) صدر جمہوریہ جو اس طرح مملکت ہند کی مجلس دستور ساز کیطرف سے منتخب ہوا ہو اوسکا
عہدہ بوجہ اوسکی وفات۔ استعفا، یا علیحدگی یا اور طور پر اگر خالی قرار پائے تو اوسکو کسی ایسے
شخص سے پر کیا جائے گا جو ایسی عارضی پارلیمان کیجانب سے منتخب ہوا ہو جو تحت دفعہ
۳۷۹ کارفرما رہی ہو نیز تاوقتیکہ ایسا کوئی شخص منتخب ہو جائے ہندوستان کا میر مجلس عدالت
بحیثیت صدر جمہوریہ کارگذار رہے گا۔

صدر جمہوریہ کی مجلس وزراء

دفعہ ۳۸۱۔ ایسے اشخاص جسے صدر جمہوریہ نے اس بارہ میں مقرر
کیا ہو تحت دستور ہذا صدر جمہوریہ کی مجلس وزراء کے ارکان ہونگے اور تاوقتیکہ ایسے
تقررات عمل میں نہ لائے جائیں تمام اشخاص جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل مملکت
ہند میں بحیثیت وزراء کارگزار ہوں دستور ہذا کے نفاذ پر تحت دستور ہذا صدر جمہوریہ کی
مجلس وزراء کے ارکان کی حیثیت سے وزراء قرار دئے جائینگے اور اپنے منصب پر فائز رہینگے

ضمیمہ اول باب (الف) کی ریاستوں کے عارضی مجالس مقننہ کی نسبت احکام

دفعہ ۳۸۲ (۱) تاوقتیکہ ہر ایک ریاست مصرحہ ضمیمہ اول باب
(الف) کی مجلس مقننہ کے ایوان یا دونوں ایوان دستور ہذا کے
احکام کے تحت باضابطہ تشکیل نہ پائے اور پہلی میقات کیلئے باضابطہ

منعقد نہ ہو متعلقہ صوبہ کی مجلس مقننہ کے ایوان یا دونوں ایوان تا نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل کار فرما ہو وہی اختیارات استعمال اور فرائض سرانجام دینگے جو احکام تحت دستور ہذا ایسی ریاست کی ایوان قانون ساز کے ایوان یا دونوں ایوان کو عطا کئے جائیں

(۲) ضمن (۱) کے کسی حکم کے باوجود جہاں ایک عام انتخاب کا حکم صوبہ کی مجلس قانون ساز کو از سرِ نو تشکیل دینے کیلئے دستور ہذا کے نفاذ سے قبل دیا جائے۔ اور وہ انتخاب نفاذ دستور ہذا کے بعد اسطرح مکمل ہو جائے گویا دستور ہذا نافذ نہیں ہوا تھا تو اوس ضمن کی اغراض کیلئے دوبارہ تشکیل شدہ مجلس قانون ساز اوس صوبہ کی مجلس مقننہ متصور ہوگی۔

(۳) کوئی شخص جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل مجلس مقننہ کے خطیب یا نائب خطیب کی حیثیت سے یا صوبہ کی ایوان قانون ساز کے صدر نشین یا نائب صدر نشین کی حیثیت سے اس منصب پر فائز ہو نفاذ دستور ہذا کے وقت مجلس مقننہ کے خطیب یا نائب خطیب یا ایوان قانون ساز کے صدر نشین یا نائب صدر نشین (جیسی کہ صورت ہو) ضمیمہ اول باب (الف) کی متذکرہ ریاست متعلقہ میں قرار دئے جائینگے جب کہ ایسی مجلس یا ایوان تحت ضمن (۱) کار فرما ہو۔ مگر

شرط یہ ہے کہ جہاں نفاذ دستور ہذا سے قبل صوبائی ایوان قانون ساز کی دوبارہ تشکیل کیلئے عام انتخاب کا حکم دیا جائے اور دستور ہذا کے نفاذ کے بعد ایسی دوبارہ تشکیل شدہ ایوان قانون کا پہلا اجلاس منعقد ہو تو ضمن ہذا کے احکام متعلق نہوں گے اور ایسی دوبارہ تشکیل شدہ مجلس علی الترتیب دو ارکان کو بحیثیت خطیب اور نائب خطیب منتخب کرے گی۔

صوبائی گورنروں کی نسبت احکام

دفعہ ۳۸۳۔ کوئی شخص جو صوبہ کی گورنری کے منصب پر نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل فائز ہو دستور ہذا کے نفاذ کے وقت ضمیمہ اول باب (الف) کی متذکرہ ریاست متعلقہ کا گورنر قرار دیا جائے گا تاوقتیکہ بمتابعت احکام باب ششم فصل دوم جدید گورنر مقرر نہوا اور اپنے منصب پر فائز نہ ہو

گورنروں کی مجلس وزراء

دفعہ ۳۸۴۔ ایسے اشخاص جنکو ریاست کے گورنر نے اس خصوص میں مقرر کیا ہو تحت دستور ہذا گورنر کی مجلس وزراء کے ارکان قرار دیئے جائینگے اور تاوقتیکہ ایسے تقررات نہ کئے جائیں وہ تمام اشخاص جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل متعلقہ صوبہ کے وزراء کی حیثیت سے کارفرما ہوں نفاذ دستور ہذا کے وقت تحت دستور ہذا ریاستی گورنر کی مجلس وزراء کے ارکان قرار دیئے جائینگے اور اوس حیثیت سے اپنے منصب پر فائز رہینگے

ضمیمہ اول باب (ب) کی ریاستوں میں عارضی ایوانہائے مقننہ کی نسبت احکام

دفعہ ۳۸۵۔ تاوقتیکہ ضمیمہ اول باب (ب) کی متذکرہ ریاست کے ایوان یا دونوں ایوان قانون ساز کی باضابطہ تشکیل نہو جائے اور دستور ہذا کے احکام کے تابع اوس مجلس کی پہلی میقات منعقد نہو وہ جماعت یا ارباب اقتدار جو نفاذ دستور ہذا کے عین ماقبل متعلقہ دیسی ریاست کے ایوان قانون ساز کی حیثیت سے کارفرما ہو وہ اختیارات استعمال کرینگے اور وہ فرائض انجام دینگے جو بذریعہ احکام دستور ہذا اوس ریاست مصرحہ کے ایوان یا دونوں مقننہ کو عطا یا تفویض کئے جائیں۔

ضمیمہ اول باب (ب) کی ریاستوں کیلئے مجلس وزراء

دفعہ ۳۸۶۔ ایسے اشخاص جنکو ضمیمہ اول باب (ب) کی متذکرہ ریاست کے راج پرمکھ نے اس خصوص میں مقرر کیا ہو تحت دستور ہذا ایسے راج پرمکھ کی مجلس وزراء کے ارکان قرار دیئے جائینگے اور تاوقتیکہ اسطرح پر تقررات نہ کئے جائیں وہ تمام اشخاص جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل اوس متعلقہ دیسی ریاست کے وزراء رہے ہوں دستور ہذا کے نفاذ کے وقت تحت دستور ہذا ایسے راج پرمکھ کی مجلس وزراء کے ارکان قرار دیئے جائینگے اور اپنے اس منصب پر کارفرما رہینگے۔

بعض انتخابات کے اغراض کیلئے تعین آبادی کی نسبت خاص احکام

دفعہ ۳۸۷۔ نفاذ دستور ہذا سے تین سال کی مدت کے دوران میں کسی حکم کی بناء پر ایسے انتخابات کے اغراض کیلئے جو تحت دستور ہذا منعقد کئے جائیں دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود ہندوستان یا اوسکے کسی جزو کی آبادی کا تعین اسطرح کیا جائے گا جسطرح کہ صدر جمہوریہ بذریعہ حکم مقرر کرے اور بذریعہ ایسے حکم کے مختلف ریاستوں کے لئے اور مختلف اغراض کیلئے مختلف

احکام جاری کئے جاسکینگے

عارضی پارلیمان اور ریاستوں کی عارضی مجالس مقننہ کے ہنگامی خالیہ نشستوں کو پُر کرنے کی نسبت احکام

دفعہ ۳۸۴ -(۱) عارضی پارلیمان جو تحت دفعہ ۳۷۹ ضمن (۱) کارفرما ہو اوسکے ارکان کی نشستیں جو ہنگامی طور پر خالی ہوں بشمول اون خالیہ نشستوں کے جنکے حوالہ مذکورہ دفعہ کی ضمن ہائے (۳) اور (۴) میں دیا گیا ہے پُر کیجائینگی اور وہ تمام امور جو ایسی خالیہ نشستوں کے پُر کرنیکی نسبت محکوم ہوں (بشمول کسی تصفیہ کے جو ایسی خالی نشستوں کو پُر کرنیکے سلسلہ میں انتخابات سے متعلق نزاعات اور شکوک پیدا ہوں) منضبط کئے جائینگے۔

(الف) ایسے قواعد کے مطابق جسے صدر جمہوریہ اسبارہ میں مرتب کرے۔

(ب) تا وقتیکہ ایسے قواعد مرتب نہوں اون قواعد کے مطابق جو مملکت ہند کی مجلس دستورساز کی عارضی خالیہ نشستوں کو پُر کرنے سے متعلق ہوں اور وہ امور جو کسی ایسی خالیہ نشستوں کو پُر کرنے سے متعلق زیر دوران ہوں یا نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل جاری ہوں (جیسی بھی صورت ہو) ایسی مستثنیات اور ترمیمات کے تابع دستور ہذا کے نفاذ سے قبل مجلس مقننہ کے صدرنشین کیجاتب سے اور مابعد میں صدر جمہوریہ ہند کیجانب سے عمل میں لائے جائیں۔ مگر

شرط یہ ہے کہ جہاں کوئی ایسی نشست جسکی صراحت ضمن ہذا میں کیگئی ہو قبل اسکے کہ وہ خالیہ ہو کسی ایسے شخص کیجانب سے حاصل کیجائے جو درج فہرست اقوام یا طبقہ مسلم یا طبقہ سکھ سے تعلق رکھتا ہو اور کسی صوبہ کی نمائندگی کرتا ہو یا ضمیمہ اول باب (الف) کی متذکرہ کسی ریاست کی نمائندگی کرتا ہو (جیسی کہ صورت ہو) وہ شخص جو ایسی نشست کو پُر کرے تا وقتیکہ مجلس دستورساز کا صدرنشین یا ہندوستان کا صدر جمہوریہ (جیسی کچھ صورت ہو) یہ ضروری یا قرین مصلحت خیال نہ کرے کہ اور طور پر احکام دئے جائیں۔ اوسی طبقہ سے تعلق رکھے گا۔ مگر

مزید شرط یہ ہے کہ کسی انتخاب کی نوبت پر کسی ایسے رکن کی خالیہ نشست کو پُر کرنے کیلئے جو ضمیمہ اول باب (الف) کی متذکرہ کسی ریاست یا صوبہ کی نمائندگی کرتا ہو اوس

صوبہ کے مجلس قانون ساز یا اوس متعلقہ ریاست کی مجلس قانون ساز کا ہر رکن (جیسی کہ صورت ہو) شریک اور رائے دینے کا مجاز ہوگا۔

توضیح۔ ضمن ہذا کی اغراض کیلئے۔

(الف) تمام ایسے اقوام۔ فرقہ جات یا قبائل جو اون اقوام۔ فرقہ جات یا قبائل یا اونکے گروہ یا حصص میں سے ہوں جنکو حکومت ہند نے حکم نسبت اقوام درج فہرست بابتہ ۱۹۳۶ء کے ذریعہ کسی صوبہ میں اقوام درج فہرست قرار دیا ہو۔ اوس صوبہ یا متعلقہ ریاست کے اقوام درج فہرست متصور ہونگے تا وقتیکہ صدر جمہوریہ کی جانب سے تحت دفعہ ۳۴۱ فقرہ (۱) ایک اعلان جاری نہ کیا جائے کہ جسمیں متعلقہ ریاست کے تعلق سے اقوام درج فہرست کی تخصیص کیگئی ہے

(ب) کسی صوبہ یا ریاست کے تمام اقوام درج فہرست ایک واحد قوم متصور ہونگے

(۲) کسی ریاست کے ایسے ایوان مقننہ کے ارکان کی عارضی خالیہ نشستیں جو تحت دفعہ ۳۸۲ یا دفعہ ۳۸۵ کارفرما ہو پر کیجائینگی اور وہ تمام امور جو ایسی خالیہ نشستوں کو پر کرنیکی نسبت محکوم ہوں (بشمول کسی تصفیہ کے جو ایسی خالی نشستوں کو پر کرنیکے سلسلہ میں انتخابات سے متعلق نزاعات اور شکوک پیدا ہوں) ایسے احکام کے بموجب منضبط کئے جائینگے جو ایسی خالیہ نشستوں کو پر کرنے پر موثر اور ایسے امور کی تدوین سے متعلق ہوں جو نفاذ دستور ہذا کے عین ماقبل ایسے مستثنیات اور ترمیمات کے تابع قابل عمل رہے ہوں جسے صدر جمہوریہ ذریعہ حکم ہدایت کرے۔

دیسی ریاستوں اور صوبجات کی ایوان مقننہ اور مملکتی ایوان قانون ساز میں متنازعہ مسودات قانون کی نسبت احکام

دفعہ ۳۸۹ مسودات قانون جو دستور ہذا کے نفاذ سے عین ماقبل مملکت ہند کی ایوان قانون ساز یا کسی صوبہ یا ریاست کی مجلس مقننہ میں زیر دوران ہو تابع کسی ایسے حکم کے جو مغائر دستور ہذا نہو متعلقہ ریاست کی مجلس مقننہ یا پارلیمان کے مرتبہ قواعد میں شامل کیا گیا ہو پارلیمان یا ریاست کی مجلس مقننہ میں (جیسی کہ صورت ہو) قائم رہیگا گویا کہ کارروائیات بہ تعلق اوس مسودہ قانون کے جو مملکت ہند کی ایوان قانون یا صوبہ یا دیسی ریاست

کی مجلس مقننہ کے حوالہ سے کئے جائیں یا پارلیمان یا متعلقہ ریاست کے ایوان قانون میں پیش کئے گئے۔

نفاذ دستور ہذا اور ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء کے درمیان رقوم جو وصول کئے جائیں یا حاصل ہوں یا اونکا خرچ عائد ہو

دفعہ ۳۹۰۔ احکام مندرجہ دستور ہذا جو ہندوستان کے منضبط فنڈ یا کسی ریاست کے منضبط فنڈ سے متعلق ہوں نیز کسی ایسی گنجائش سے رقوم کے جمع و خرچ سے متعلق ہونگے جو حکومت ہند یا کسی ریاست کی حکومت کیجانب سے ایسی مدت کے درمیان حاصل یا پیدا یا مصارف عائد ہوں جو نفاذ دستور ہذا اور ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء کے درمیان بشمول ہر دو ایام عمل میں آئے اور کوئی صرفہ جو اس مدت میں عائد کیا جائے باضابطہ مصدقہ متصور ہوگا اگر وہ صرفہ منظورہ خرچ تحت احکام حکومت ہند بابتہ ۱۹۳۵ء کسی ایسے ضمیمہ میں مندرج ہو جسے مملکت ہند کے گورنر جنرل یا متعلقہ صوبہ کے گورنر نے مصدق کیا ہو یا ریاست کے راج پرکھ کی جانب سے ایسے قواعد کے مطابق مجاز کیا گیا ہو جو نفاذ دستور ہذا سے فوری ماقبل متعلقہ دیسی ریاست کے مالیہ سے جواز اخراجات کی بابتہ متعلق کئے گئے ہوں۔

بعض حالات میں صدر جمہوریہ کو ضمیمہ اول اور ضمیمہ چہارم کی ترمیم کا اختیار

دفعہ ۳۹۱۔ (۱) اگر کسی وقت دستور ہذا کی منظوری اور اوسکے نفاذ کے درمیان کوئی کارروائی قانون حکومت ہند بابتہ ۱۹۳۵ء کے احکام کے مطابق کیجائے جو صدر جمہوریہ کی رائے میں ضمیمہ اول اور ضمیمہ چہارم کی ترمیم کا موجب ہو تو صدر جمہوریہ دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود بذریعہ حکم مذکور ضمیمہ جات میں ایسی ترمیمات عمل میں لائے گا جو ایسی اختیار کردہ کارروائی کو قابل عمل بنانے کے لئے ضروری ہو نیز کوئی ایسا حکم کسی ایسے اضافی اتفاقی اور نتیجہ خیز احکامات پر مشتمل ہوگا جسے صدر جمہوریہ ضروری خیال کرے

(۲) جب ضمیمہ اول یا ضمیمہ چہارم کی اسطرح ترمیم ہو جائے تو دستور ہذا کے اوس ضمیمہ کے کسی حوالہ سے ایسے ترمیمہ ضمیمہ کا حوالہ مراد ہے

مشکلات دور کرنے صدر جمہوریہ کا اقتدار

دفعہ ۳۹۲۔ (۱) صدر جمہوریہ کسی اشکل کو رفع کرنے کیلئے خصوصاً اوس عبوری دور کی نسبت جو قانون حکومت ہند بابتہ ۱۹۳۵ء

کے احکام ... دستور ہذا کے احکام کے مابین ہے بذریعہ حکم یہ ہدایت کر سکے گا کہ دستور ہذا
ایسی میعاد کے دوران میں جسکی صراحت اوس حکم میں کیگئی ہو۔ ایسی اطلاقیت کے
تابع نافذ ہوگا خواہ وہ ایسی ترمیم۔ اضافہ یا حذف کی شکل میں ہو جیسے صدر جمہوریہ
ضروری یا قرین مصلحت قرار دے۔ مگر
شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا حکم کسی ایسی پارلیمان کے اجلاس اول کے بعد
جاری نہیں کیا جائیگا جو تحت باب پنجم فصل دوم باضابطہ تشکیل پائی ہو
(۲) ہر حکم جو تحت ضمن (۱) جاری کیا جائے پارلیمان کے سامنے پیش کیا جائیگا
(۳) وہ اختیارات جو صدر جمہوریہ کو بذریعہ دفعہ ہذا تحت دفعہ ۳۲۴ دفعہ ۳۶۷ ضمن
(۳) یا تحت دفعہ ۳۹۱ حاصل ہوں نفاذ دستور ہذا سے قبل مملکت ہند کے گورنر جنرل کی
جانب سے قابل استعمال ہونگے

باب بست و دوم

مختصر نام۔ نفاذ اور تنسیخ

مختصر نام

دفعہ ۳۹۳۔ دستور ہذا بنام دستور ہند موسوم ہو سکے گا۔

نفاذ

دفعہ ۳۹۴۔ دفعہ ہذا اور دفعات ۵-۶-۷-۸-۹-۶۰-۳۲۴-۳۶۶-
۳۶۷-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۸-۳۹۱-۳۹۲-اور ۳۹۳ فوراً نافذ ہونگے اور دستور ہذا کے باقیماندہ
احکام ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء سے نافذ ہونگے جو دن کہ دستور ہذا کے حوالے سے نفاذ دستور ہذا
کا دن قرار دیا گیا ہے

تنسیخ

دفعہ ۳۹۵۔ قانون آزادی ہند بابتہ ۱۹۴۷ء اور قانون حکومت ہند
بابتہ ۱۹۳۵ء بشمول اون تمام قوانین کے جو آخر الذکر قانون کی ترمیم یا اضافہ کا موجب ہوں
لیکن پریوی کونسل کے اختیار سماعت کی برخاستگی کا قانون بابتہ ۱۹۴۹ء شامل نہو
ذریعہ ہذا منسوخ کئے گئے

ضمیمہ اول

(دفعات ۱-۴-اور ۳۹۱)

ریاستیں اور ہندوستان کے علاقے

باب (الف)

ریاستوں کے نام	متعلقہ صوبوں کے نام
۱. آسام	آسام
۲. بہار	بہار
۳. بمبئی	بمبئی
۴. مدھیا پردیش	صوبہ جات متوسط و برار
۵. مدراس	مدراس
۶. اوریسہ	اوریسہ
۷. پنجاب	مشرقی پنجاب
۸. صوبہ جات متحدہ	صوبجات متحدہ اگرہ و اودھ (اب اس صوبہ کو اوتر پردیش کہتے ہیں)
۹. بنگال	مغربی بنگال

ریاستوں کے علاقہ جات

ریاست آسام کا علاقہ اون علاقوں پر مشتمل ہوگا جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل صوبہ آسام. ریاستہائے کھاسی اور آسام کے قبائلی رقبہ جات پر مشتمل ہو

مغربی بنگال کی ریاست کا رقبہ اوس علاقہ پر مشتمل ہوگا جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل مغربی بنگال کے صوبہ میں شامل ہو.

باب ہذا میں دوسری ریاستوں کا ہر ایک علاقہ اون علاقوں پر مشتمل ہوگا جو نفاذ دستور ہذا کے عین ماقبل متعلقہ صوبوں نیز وہ علاقوں پر مشتمل ہو جو قانون حکومت ہند بابتہ سنہ ۱۹۳۵ء

کی دفعہ (۲۹۰۔ الف) کے کسی حکم مصدرہ کے تحت نفاذ دستور ہذا سے عین قبل اسیطرح زیر انتظام تھے کہ گویا وہ اوس صوبہ کا جسنرو تھے۔

باب (ب)

ریاستوں کے نام

(۱) حیدرآباد (۲) جموں اور کشمیر (۳) مدھیا بھارت (۴) میسور (۵) پٹیالہ اور یونین یا نہما سے مشرقی پنجاب (۶) راجستھان (۷) سوراشٹر (۸) ٹراونکور کوچین (۹) وندھیا پردیش

ریاستوں کے علاقہ جات

باب ہذا میں ہر ایک ریاست کا علاقہ اوس علاقہ پر مشتمل ہوگا جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل متعلقہ دیسی ریاست میں شامل ہو اور

(الف) راجستھان اور سوراشٹر کی ہر ایک ریاستوں کی صورت میں وہ علاقہ بھی شامل ہوگا جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل دیسی ریاست متعلقہ کی حکومت کے زیر انتظام ہو خواہ وہ تحت قانون اختیار سماعت ماوراء الارض صوبائی بابتہ ۱۹۴۷ء ہو یا اور طور پر اور۔

(ب) ریاست مدھیا بھارت کی صورت میں وہ علاقہ شامل ہوگا جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل چیف کمشنر کے صوبہ میں پنتھ پیپ لوڈا شامل رہا ہو۔

باب (ج)

ریاستوں کے نام

(۱) اجمیر (۲) بھوپال (۳) بلاسپور (۴) کوچ بہار (۵) کورگ (۶) دہلی (۷) ہماچل پردیس (۸) کچھ (۹) مانی پور (۱۰) تریپورہ

ریاستوں کے علاقہ جات

اجمیر، کورگ اور دہلی کی ہر ریاست کا علاقہ وہ علاقہ پر مشتمل ہوگا جو نفاذ دستور ہذا

سے ماقبل چیف کمشنری کے صوبہ اجمیر مارواڑ۔ کورگ۔ اور دہلی میں علی الترتیب شامل ہو
باب ہذا کی دوسری ریاستوں کا ہر ایک علاقہ اون علاقوں پر مشتمل ہوگا۔ جو
قانون حکومت ہند بابتہ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۲۹۰ (الف) کے کسی مصدرہ حکم کے تحت نفاذ
دستور ہذا سے عین ماقبل اسی طرح زیر انتظام ہے گویا کہ اوسی نام کا ایک چیف کمشنری
کا صوبہ ہے۔

باب (د)

جزائر انڈمان اور نکوبار

ضمیمہ دوم

[دفعات ۵۹ (۳)۔ ۶۵ (۳)۔ ۷۵ (۶)۔ ۹۷۔ ۱۲۵۔ ۱۴۸ (۳)۔ ۱۵۸ (۳)۔
۱۶۴ (۵)۔ ۱۸۶ اور ۲۲۱]

باب (الف)

احکام متعلقہ صدر جمہوریہ اور اون ریاستوں کے گورنر جو ضمیمہ اول کے باب
(الف) میں مندرج ہیں

۱۔ صدر جمہوریہ اور ان ریاستوں کے گورنروں کو جو ضمیمہ اول کے باب (الف)
میں مندرج ہیں حسب ذیل ماہانہ ماہوار ایصال ہوگی۔ یعنے

صدر جمہوریہ	(۱۰۰۰۰) (ـــــ)
ریاست کا گورنر	(۵۵۰۰) (صـــ صماہ)

(۲) صدر جمہوریہ نیز اون ریاستوں کے گورنروں کو جو ضمیمہ اول باب (الف)
میں مندرج ہیں ایسے الونس بھی ادا کئے جائینگے جو مملکت ہند کے گورنر جنرل اور
متعلقہ صوبوں کے گورنروں کو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل علی الترتیب ایصال
کئے جاتے ہوں

(۳) صدر جمہوریہ نیز ایسی ریاستوں کے گورنران اپنے عہدہ کی متعلقہ میعاد کے

دوران میں اونہیں مراعات کے مستحق ہونگے جو نفاذ دستور ہذا کے عین ماقبل گورنر جنرل اور متعلقہ صوبوں کے گورنران علی الترتیب مستحق قرار دے گئے تھے

(۴) جب نائب صدر جمہوریہ یا کوئی اور شخص صدر جمہوریہ کے فرائض انجام دے یا منصرمانہ کارگزار ہو یا کوئی شخص گورنر کے فرائض انجام دے تو وہ وہی ماہوار۔ الونس اور مراعات کا مستحق ہوگا جو صدر جمہوریہ یا گورنر حاصل کرنیکا مجاز ہے جسکے فرائض وہ انجام دیتا ہے یا منصرمانہ کارگزار ہے (جیسی کہ صورت ہو)

باب (ب)

یونین اور ضمیمہ اول باب (الف) اور باب (ب) کی ریاستوں کیلئے وزراء کی نسبت احکام

(۵) وزیر اعظم اور یونین کے دیگر وزراء میں سے ہر ایک کو ایسی تنخواہیں اور الونس دئے جائینگے جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل مملکت ہند کے وزیر اعظم اور وزراء میں سے ہر ایک کو علی الترتیب دئے جاتے تھے۔

(۶) ضمیمہ اول باب (الف) یا باب (ب) کی متذکرہ کسی ریاست کے وزراء کو ایسی تنخواہیں اور الونس دئے جائینگے جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل متعلقہ صوبوں یا متعلقہ دیسی ریاست کے ایسے وزراء کو جیسی کہ صورت ہو دئے جاتے تھے۔

باب (ج)

ایوان عمومی کے خطیب اور نائب خطیب نیز مجلس مملکت کے صدر نشین یا نائب صدر نشین اور ضمیمہ اول باب (الف) کی ریاست میں مجلس مقننہ کے خطیب اور نائب خطیب نیز کسی ایسی ریاست میں مجلس قانون ساز کے صدر نشین اور نائب صدر نشین کی نسبت احکام۔

۷۔ ایوان عمومی کے خطیب اور ایوان مملکت کے صدر نشین کو ایسی تنخواہیں اور الونس دئے جائینگے جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل مملکت ہند کے مجلس دستور ساز کے خطیب کو دئے جاتے تھے اور ایوان عمومی کے خطیب اور ایوان عمومی کے نائب خطیب کو وہی تنخواہ

اور الونس دئے جائینگے. جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل مملکت ہند کے مجلس دستور ساز کے نائب خطیب کو دئے جاتے تھے.

۸. ضمیمہ اول باب (الف) کی کسی منذکرہ ریاست میں مجلس مقننہ کے خطیب اور نائب خطیب نیز ایسی ریاست میں مجلس قانون ساز کے صدر نشین اور نائب صدر نشین کو وہی تنخواہیں اور الونس دئے جائینگے جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل مجالس مقننہ کے خطیب اور نائب خطیب اور متعلقہ صوبہ کی مجلس قانون ساز کے صدر نشین اور نائب صدر نشین کو دئے جاتے ہوں اور جہاں متعلقہ صوبہ میں نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل کوئی ایوان قانون ساز تھو تو اوس ریاست کے ایوان قانون ساز کے صدر نشین اور نائب صدر نشین کو ایسی تنخواہ اور الونس دئے جائینگے جسے ریاست کا گورنر مقرر کرئے.

باب (د)

سوپریم کورٹ کے ججوں اور ضمیمہ اول باب (الف) کی ریاستوں میں ہائیکورٹ کے ججوں کی نسبت احکام

۹. (۱) سوپریم کورٹ کے ججوں کو فرار واقعی خدمت کی انجام دہی کی بابتہ ماہانہ حسب ذیل شروح سے تنخواہیں دیجائینگی

میر مجلس (۵۰۰۰) روپیہ (صحیح)

کوئی دوسرا جج (۴۰۰۰) روپیہ (للعہ)

مگر شرط یہ ہے کہ اگر سوپریم کورٹ کا کوئی جج اپنے تقرر کے وقت کوئی ایسا وظیفہ پاتا ہو (جو وظیفہ ناقابلیت یا زخم خوردگی کے سوا ہو) جو حکومت ہند کی کسی سابقہ ملازمت یا اوسکے ماقبل کی کسی حکومت یا ریاست کی کسی حکومت یا اوسکے ماقبل کی کسی ریاستی حکومت سے متعلق ہو تو اوسکی تنخواہ میں اوس وظیفہ کی مقدار تک سوپریم کورٹ کے خدمت کی بابتہ کمی کی جائے گی.

(۲) سوپریم کورٹ کا ہر ایک جج ایک سرکاری رہایش گاہ کے استعمال کا بلا ادائی

کرایہ مجاز ہوگا۔

(۳) فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۲) کا کوئی حکم کسی ایسے جج سے متعلق نہ ہوگا۔ جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل۔

(الف) وفاقی عدالت کے میر مجلسی کے منصب پر فائز ہو اور نفاذ دستور ہذا کے وقت تحت دفعہ ۳۷۴ ضمن (۱) سوپریم کورٹ کا میر مجلس قرار دیا گیا ہو۔

(ب) وفاقی عدالت کے کسی ججی کے منصب پر فائز ہو اور نفاذ دستور ہذا کے وقت تحت مذکور ضمن سوپریم کورٹ کا جج (میر مجلس کے سوا) قرار دیا گیا ہو کسی ایسی مدت کے دوران میں جو وہ شخص میر مجلسی یا ججی کے عہدہ پر فائز رہا ہو اور ہر جج جو میر مجلس یا سوپریم کورٹ کا کوئی جج بنایا جائے حقیقی خدمت انجام دادہ کی بابتہ بحیثیت ایسے میر مجلس یا کسی جج کے جیسی کہ صورت ہو اپنی تنخواہ متذکرہ فقرہ (۱) کے ماسوا ایسی خاص ماہوار بھی پانے کا مستحق ہوگا جو مقرر کردہ تنخواہ اور ایسی تنخواہ کے مابین تکمیلہ ماہوار کے مساوی ہو جو وہ نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل پا رہا ہو۔

(۴) سوپریم کورٹ کا ہر جج علاقہ ہند میں بسلسلہ فرائض اپنے سفر کے عائد شدہ اخراجات کی پابجائی کیلئے واجبی الونس پائے گا اور بہ ضمن سفر ایسی واجبی سہولتیں مہیا کیجائینگی جنکو صدر جمہوریہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے

(۵) بوجہ غیر موجودگی رخصت (بشمول الونس رخصت) اور وظیفہ کے حقوق متعلق ججان سوپریم کورٹ اون احکام کے پابند ہونگے جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل وفاقی عدالت کے ججان سے متعلق تھے۔

۱۰-(۱) ضمیمہ اول باب (الف) کی ہر متذکرہ ریاست کے ہائیکورٹ کے ججوں کی تنخواہ اونکے زمانہ کارگزاری کی بابتہ ماہانہ شرح حسب ذیل ہوگی۔

میر مجلس	(۴۰۰۰) (للعہ)
کوئی اور جج	(۳۵۰۰) (سہ صمار)

(۲) ہر شخص جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل

(الف) کسی صوبہ کی ہائیکورٹ میں جج کے عہدہ پر فائز ہوا اور بوقت نفاذ دستور ہذا تحت دفعہ ۳۷۶ ضمن (۱) ریاست متعلقہ کی ہائیکورٹ کا ممبر مجلس ہو جائے یا۔

(ب) کسی صوبہ کی ہائیکورٹ میں بحیثیت جج اس منصب پر فائز ہوا اور دستور ہذا کے نفاذ کے وقت تحت مذکور ضمن ریاست متعلقہ کی ہائیکورٹ کا جج (ممبر مجلس کے سوا) ہو جائے تو اگر وہ نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل کسی ایسی شرح سے تنخواہ پا رہا ہو جو فقرہ ہذا کے ذیلی فقرہ (۱) کی متذکرہ شرح سے زیادہ ہو تو بحیثیت ممبر مجلس یا جج ہائیکورٹ جیسی کہ صورت ہو اوس شرح مقررہ کے علاوہ ایسی خصوصی ماہوار پائیگا جو اوس مقدار کے مساوی ہو جو موجودہ ماہوار کی شرح مقررہ اور وہ ماہوار جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل ایصال شدنی تفاوت کے درمیان ہو۔

(۳) ہائیکورٹ کا ہر جج بہ ضمن فرائض علاقہ ہند میں سفر کے عائد شدہ اخراجات کی سبیل کیلئے واجبی الونس پائے گا اور بہ ضمن سفر ایسی واجبی سہولتیں دی جائینگی جیسے صدر جمہوریہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے۔

(۴) کسی ریاست کے ججان ہائیکورٹ کی بوجہ غیر موجودگی رخصت (بشمول الونس رخصت) نیز وظیفہ کے حقوق اون احکام کے پابند ہونگے جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل متعلقہ صوبوں کے ججان ہائیکورٹ سے متعلق تھے۔

۱۱۔ باب ہذا میں بجز اسکے کہ مضمون یا سیاق عبارت اسکے کہ خلاف ہو۔

(الف) اصطلاح "ممبر مجلس" میں منصرم ممبر مجلس داخل ہے نیز اصطلاح "جج" میں عارضی جج داخل ہے۔

(ب) حقیقی ملازمت میں داخل ہے۔

(۱) وہ ... تحت جسکو جج اپنے فرائض منصبی میں بحیثیت جج صرف کرے یا ایسے دیگر فرائض کی انجام دہی میں صرف کرے جسے بہ استدعا صدر جمہوریہ ہند اسکو سرانجام دیا گیا ہو

(۱۱) گرمائی تعطیلات بجز کسی ایسے وقفے کے کہ دوران میں وہ بوجہ رخصت غیر موجود ہو

(۱۱۱) ہائیکورٹ سے سپریم کورٹ یا ایک ہائیکورٹ سے دوسرے ہائیکورٹ میں تبادلہ

ہونے پر مدت حاضری خدمت

باب (ھ)

صدر ناظم حسابات و تنقیح کی نسبت احکام

۱۲۔(۱) ہندوستان کے صدر ناظم حسابات و تنقیح کو تنخواہ ماہانہ بحساب (۴۰۰۰) روپیہ ایصال ہوگی

(۲) وہ شخص جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل ہندوستان کے آڈیٹر جنرل کے عہدہ پر فائز ہو۔ نفاذ دستور ہذا کے وقت تحت دفعہ ۳۷۷۔ ہندوستان کا صدر ناظم حسابات و تنقیح قرار دیا جائیگا اور ذیلی فقرہ (۱) کی مقررہ شرح تنخواہ کے علاوہ ایک ایسی اسپشل ماہوار پائیگا جو اوس مقدار کے مساوی ہو جو موجودہ ماہوار کی شرح مقررہ اور وہ ماہوار جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل ایصال شدنی تفاوت کے مابین ہو

(۳) بوجہ غیر موجودگی رخصت اور وظیفہ کے حقوق نیز عہدہ صدر نظامت حسابات و تنقیح کے دیگر شرائط اون احکام کے تابع ہونگے یا رہینگے (جیسی کہ صورت ہو) جو نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل ہندوستان کے آڈیٹر جنرل سے متعلق تھے اور ان احکام میں گورنر جنرل کا حوالہ صدر جمہوریہ سے متعلق قرار دیا جائے گا۔

ضمیمہ سوم

[دفعات ۷۵(۴)۔ ۹۹۔ ۱۲۴(۶)۔ ۱۴۸(۲)۔ ۱۶۴(۳)۔ ۱۸۸ اور ۲۱۹]

حلف یا اقرار صالح کے نمونہ جات

(۱)

میں الف۔ب خدا کا نام لیکر حلف / اقرار صالح کرتا ہوں کہ میں ہندوستان کے دستور پر خلوص کے ساتھ ایقان رکھتا اور وفاداری کا اظہار کرتا ہوں جو بذریعہ قانون قائم کیا گیا ہے یہ کہ میں یونین کے وزیر کی حیثیت سے میرے فرائض کو ایمانداری اور دیانت ضمیر سے انجام دونگا اور یہ کہ میں عوام کے ساتھ دستور ہذا اور قانون کے مطابق بلا خوف یا نوازش محبت

یا دشمنی کے بہر نوع انصاف کروں گا۔

(۲)

نمونہ حلف رازداری منجانب وزیر یونین

میں۔ الف۔ ب خدا کا نام لیکر حلف / اقرار صالح کرتا ہوں کہ میں بلا واسطہ یا بالواسطہ کسی شخص یا اشخاص پر کوئی ایسا معاملہ ظاہر یا منکشف نہیں کروں گا جو میرے پاس بغرض غور آئے یا مجھے یونین کے وزیر کی حیثیت سے معلوم ہو بجز اسکے کہ بحیثیت وزیر میرے فرائض کی مناسب بجا آوری میں ایسی ضرورت پیش آئے۔

(۳)

نمونہ حلف یا اقرار صالح جو پارلیمان کے کسی رکن کیجانب سے کیا جائے

میں۔ الف۔ ب ایوان مملکت (یا ایوان عمومی) کا رکن منتخب (یا نامزد) ہوتے ہوئے خدا کا نام لیکر حلف / اقرار صالح کرتا ہوں کہ میں ہندوستان کے دستور پر خلوص کیساتھ ایقان رکھتا اور وفاداری کا اظہار کرتا ہوں جو بذریعہ قانون قائم کیا گیا ہے اور یہ کہ میں اپنے فریضہ کو جس پر فائز ہو رہا ہوں ایمانداری سے بجالاؤنگا

(۴)

نمونہ حلف یا اقرار صالح جو سپریم کورٹ کے ججوں اور ہندوستان کے صدر ناظم حسابات و تنقیح سے لیا جائے

میں۔ الف۔ ب ہندوستان کے سپریم کورٹ کا صدر مجلس (یا جج) (یا ہندوستان کا صدر ناظم حسابات و تنقیح) مقرر ہونے سے خدا کا نام لیکر حلف / اقرار صالح کرتا ہوں کہ میں ہندوستان کے دستور پر خلوص کیساتھ ایقان رکھتا اور وفاداری کا اظہار کرتا ہوں جو بذریعہ قانون قائم کیا گیا ہے یہ کہ میں اپنی اعلیٰ ترین صلاحیت، علم اور معدلت سے میرے عہدے کے فرائض کو بلا خوف یا بوارش محبت یا دشمنی کے مناسب اور ایمانداری کے ساتھ انجام دوں گا اور یہ کہ میں دستور اور قوانین پر قائم رہوں گا۔

(۵)

نمونہ حلف ریاست کی وزارت کے عہدہ کا

میں۔ الف۔ ب خدا کا نام لیکر حلف / اقرار صالح کرتا ہوں کہ میں ہندوستان کے دستور پر خلوص کیساتھ

الیقان رکھتا اور وفاداری کا اظہار کرتا ہوں جو بذریعہ قانون قائم کیا گیا ہے۔ یہ کہ میں
...... فلاں ...... ریاست کے وزیر کی حیثیت سے اپنے فرائض کو ایمانداری اور دیانت ضمیر
کیسا تھ انجام دونگا اور یہ کہ میں عوام کے ساتھ دستور اور قانون کے مطابق بلا خوف یا
نوازش محبت یا دشمنی کے بہ ہر نوع انصاف کروں گا

(۶)

نمونہ حلف رازداری منجانب وزیر ریاست

میں الف۔ ب خدا کا نام لیکر حلف / اقرار صالح کرتا ہوں کہ میں بلا واسطہ یا بالواسطہ کسی شخص یا اشخاص
پر کوئی ایسا معاملہ ظاہر یا منکشف نہیں کرونگا جو میرے پاس بغرض غور آوے یا مجھے
...... فلاں ...... ریاست کے وزیر کی حیثیت سے معلوم ہو بجز اسکے کہ بحیثیت وزیر میرے
فرائض کی مناسب بجا آوری میں ایسی ضرورت پیش آوے

(۷)

نمونہ حلف یا اقرار صالح جو ریاستی ایوان قانون کے رکن کیجانب سے کیا جاوے

میں۔ الف۔ ب مجلس مقننہ (مجلس قانون ساز) کا رکن منتخب (یا نامزد) ہونے سے
خدا کا نام لیکر حلف / اقرار صالح کرتا ہوں کہ میں ہندوستان کے دستور پر خلوص کے ساتھ ایقان رکھتا
اور وفاداری کا اظہار کرتا ہوں جو بذریعہ قانون قائم کیا گیا ہے اور یہ کہ میں اپنے
فریضہ کو جسپر فائز ہو رہا ہوں ایمانداری سے بجا لاؤنگا۔

(۸)

نمونہ حلف یا اقرار صالح جو ہائیکورٹ کے ججوں کی جانب سے کئے جائیں

میں الف۔ ب ...... فلاں ...... ہائیکورٹ کا میر مجلس (یا جج) مقرر ہونے سے
خدا کا نام لیکر حلف / اقرار صالح کرتا ہوں کہ میں ہندوستان کے دستور پر خلوص کے ساتھ ایقان رکھتا
اور وفاداری کا اظہار کرتا ہوں جو بذریعہ قانون قائم کیا گیا ہے۔ یہ کہ میں اپنی
اعلیٰ ترین صلاحیت۔ علم اور معدلت سے میرے عہدہ کے فرائض کو بلا خوف نوازش
محبت یا دشمنی کے مناسب اور ایمانداری کے ساتھ انجام دوں گا اور یہ کہ میں

دستور اور قوانین پر قائم رہوں گا۔

ضمیمہ چہارم

[دفعات ۴(۱)-۸۰(۲) اور ۳۹۱]

مجلس مملکت میں نشستوں کا تعین

ہر ایک ریاست یا مجموعہ ریاست کے متذکرہ خانہ اول میں نشستوں کے جدول کو جو ضمیمہ ہذا کے ساتھ منسلک ہے دوسرے خانہ میں اوس ریاست یا مجموعہ ریاست کے محاذی (جیسی کہ صورت ہو) تعداد نشستوں کا تعین کیا جائے گا۔

نشستوں کا جدول

مجلس مملکت

ضمیمہ اول باب (الف) کی متذکرہ ریاستوں کے نمائندگان

خانہ اول ریاستیں	خانہ دوم مجموعی نشستیں
۱۔ آسام	۶
۲۔ بہار	۲۱
۳۔ بمبئی	۱۷
۴۔ مدھیا پردیش (صوبۂ متوسط و برار)	۱۲
۵۔ مدراس	۲۷
۶۔ اوریسہ	۹
۷۔ مشرقی پنجاب	۸
۸۔ صوبہ جات متحدہ آگرہ و اودھ (اوتر پردیش)	۳۱
۹۔ مغربی بنگال	۹
جملہ	۱۴۰

ضمیمہ اول باب (ب) کی متذکرہ ریاستوں کے نمائندگان

خانہ اول ریاستیں	خانہ دوم مجموعی نشستیں
۱۔ حیدرآباد	۱۱
۲۔ جموں اور کشمیر	۴
۳۔ مدھیا بھارت (گوالیار و اندور)	۶
۴۔ میسور	۶
۵۔ پٹیالہ اور متحدہ ریاست ہائے مشرقی پنجاب	۳
۶۔ راجستھان (متفرق جے پور)	۹
۷۔ سوراشٹرا	۴
۸۔ ٹراونکور۔ کوچین	۶
۹۔ وندھیا پردیش	۹
جملہ	۵۸

ضمیمہ اول باب (ج) کی متذکرہ ریاستوں کے نمائندگان

خانہ اول ریاستیں	خانہ دوم مجموعی نشستیں
۱۔ اجمیر ۲۔ کورگ	۱
۳۔ بھوپال	۱
۴۔ بلاسپور ۵۔ ہماچل پردیش	۱
۶۔ کوچ بہار	۱
۷۔ دہلی	۱

۸. کچھ		۱
۹. مانی پور		۱
۱۰. تریپورہ	جملہ	۷
	تمام شسٹنوں کی میزان	۲۰۵

ضمیمہ پنجم

[دفعہ ۲۴۴ (۱)]

درج فہرست رقبہ جات اور درج فہرست قبائل کی نگرانی اور نظم ونسق کی نسبت احکام

باب (الف)

عام

۱. عام۔ ضمیمہ ہذا میں تاوقتیکہ مضمون یا سیاق عبارت اسکے خلاف ہو اصطلاح "ریاست" سے ضمیمہ اول باب (الف) یا باب (ب) کی متذکرہ ریاست مراد ہے لیکن اوسمیں ریاست آسام شامل نہیں ہے۔

۲. درج فہرست رقبہ جات کی ریاست کا عاملانہ اقتدار

تابع احکام ضمیمہ ہذا ریاست کا عاملانہ اقتدار۔ اوس ریاست کے درج فہرست رقبہ جات پر بھی محیط ہے۔

۳. رپورٹ منجانب گورنر یا راج پرمکھ بہ صدر جمہوریہ متعلق نظم ونسق رقبہ جات درج فہرست

ہر ریاست کا گورنر یا راج پرمکھ جسکے علاقہ میں درج فہرست رقبہ جات ہوں سالانہ یا جب کبھی صدر جمہوریہ کو درکار ہو اوس ریاست کے درج فہرست رقبہ جات کے نظم ونسق سے متعلق صدر جمہوریہ کے پاس رپورٹ روانہ کرے گا اور یونین کا عاملانہ اقتدار مذکور رقبہ جات کے نظم ونسق کی نسبت ریاست کو ہدایات دینے پر بھی موثر ہوگا

باب (ب)

درج فہرست رقبہ جات اور درج فہرست قبائل کی نگرانی اور نظم ونسق

۴۔ قبائلی مجلس مشاورت (۱) ہر ریاست میں جہاں کہ درج فہرست رقبہ جات موجود ہوں اور اگر صدر جمہوریہ اسطرح ہدایت کرے تو کسی ایسے ریاست میں جہاں درج فہرست قبائل ہوں لیکن درج فہرست رقبہ جات موجود نہوں ایک قبائلی مجلس مشاورت قائم کیجائے گی جو (۲۰) سے زائد ارکان پر مشتمل نہو جنمیں سے جہاں تک ہو سکے اوس ریاست کی مجلس مقننہ کے درج فہرست قبائل کے نمائندگان میں سے سہ ربع یعنی تین چوتھائی شامل ہونگے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر اوس ریاست کے درج فہرست قبائلی نمائندگان کی تعداد۔ قبائلی مشاورتی مجلس کے نشستوں کی تعداد سے کمتر ہو جو ایسے نمائندگان سے پُر کئے جائینگے تو باقیماندہ نشستین اون قبائل کے دیگر ارکان سے پُر کئے جائینگے۔

(۲) قبائلی مشاورتی مجلس کا یہ فرض ہو گا کہ ریاست کے درج فہرست قبائل کی ترقی اور سود اور بہبود کے متعلقہ امور میں مشورہ دے جب گورنر یا راج پرکھ کی جانب سے جیسی کہ صورت ہو اوسکے سپرد کئے جائیں۔

(۳) گورنر یا راج پرکھ تو اعد مرتب کر سکینگے جو معین یا منضبط کرنے سے جیسی کچھ صورت ہو متعلق ہوں گے۔

(الف) مجلس کے ارکان کی تعداد۔ اون کے تقرر کا طریقہ نیز مجلس کے صدر کا تقرر اور اوسکے عہدہ داران اور ملازمین۔

(ب) اوسکے اجلاس کا طریقہ کار اور عام طور پر اوسکا ضابطہ نیز

(ج) تمام دیگر اتفاقی معاملات

۵۔ درج فہرست رقبہ جات سے قانون کا اطلاق

(۱) احکام مندرجہ دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود گورنر یا راج پرکھ جیسی کہ صورت ہو بذریعہ اعلان سرکاری یہ ہدایت کر سکے گا کہ پارلیمان یا ریاستی ایوان قانون کا کوئی خاص قانون ریاست کے کسی درج فہرست رقبہ یا اوسکے جزو سے متعلق نہ ہوگا یا ریاست کے درج فہرست رقبہ یا اوس کے جزو پر ایسے مستثنیات اور ترمیمات کے تابع متعلق ہو گا جنکا اعلان میں ذکر کیا جائے نیز کوئی ہدایت جو تحت فقرہ ہذا دیجائے اسطرح صادر ہو گی کہ اوسکا اثر استقدامی ہو۔

(۲) گورنر یا راج پرکھ جیسی کہ صورت ہو ریاست کے کسی ایسے رقبہ کیلئے امن اور اچھی حکومت کیلئے وسانیرالعمل مدون کر سکینگے جو بحالت موجودہ رقبہ درج فہرست قرار دیا جائے متذکرہ بالا اقتدار کی عمومیت کو متاثر کئے بغیر اور بالخصوص ایسے دسانیرالعمل

(الف) ایسے علاقہ کے درج فہرست قبائل کے ارکان میں انتقال اراضی کو ممنوع یا مقید کر سکینگے

(ب) ایسے علاقہ کے درج فہرست قبائل کے ارکان میں اراضی کا تعین قائم کر سکینگے۔

(ج) ایسے اشخاص کیجانب سے جو قرضہ دہندگی کے کاروبار سے متعلق ہوں مدون کئے جائینگے جہاں ایسے رقبہ جات میں درج فہرست قبائل کو قرضہ دیا جاتا ہو

(۳) کسی ایسے دستورالعمل کی تدوین محولہ فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۲) گورنر یا راج پرکھ پارلیمان کے کسی قانون یا ریاست کے ایوان قانون یا کسی قانون نافذ کو جو بحالت موجودہ رقبہ زیر بحث سے متعلق ہو منسوخ یا ترمیم کر سکے گا۔

(۴) تمام دسانیرالعمل جو تحت فقرہ ہذا مدون کئے جائیں فوراً صدرجمہوریہ کے پاس پیش کئے جائینگے اور تا وقتیکہ صدرجمہوریہ کی منظوری نہ لیجائے اونکا نفاذ نہ ہوگا۔

(۵) کوئی دستورالعمل تحت فقرہ ہذا مدون نہیں کیا جائیگا تا وقتیکہ گورنر یا راج پرکھ نے تدوین دستورالعمل کی نسبت جس صورت میں کہ قبائلی مجلس مشاورت موجود ہو ایسی مجلس سے مشورہ نہ کرلے۔

باب (ج)

درج فہرست رقبہ جات

۶۔ درج فہرست رقبہ جات

(۱) دستور ہذا میں اصطلاح "درج فہرست رقبہ جات" سے ایسے رقبہ جات مراد ہیں جنکو صدرجمہوریہ بذریعہ حکم درج فہرست رقبہ جات ہونا قرار دے۔

(۲) صدرجمہوریہ کسی وقت بذریعہ حکم

(الف) یہ ہدایت کرسکے گا کہ درج فہرست رقبہ کا کل یا کوئی مختص جزو کسی ایسے قید میں درج فہرست رقبہ یا اوسکا جزو ہونا مسدود قرار دیا جائے۔

(ب) کسی درج فہرست رقبہ کو صرف بہ طریق توثیق حدود تبدیل کر سکے گا۔

(ج) ریاست کے حدود کی کوئی تبدیلی یا یونین میں شرکت پر یا جدید ریاست کے قیام پر کسی ایسے رقبہ کو جو سابق میں کسی ریاست میں شامل یا اوسکا کوئی جزو نہ ہو درج فہرست رقبہ قرار دے سکے گا۔

اور کوئی ایسا حکم ایسے ضمنی اور نتیجہ خیز محکومات پر مشتمل ہوگا جو بہ دالنست صدر جمہوریہ ضروری اور مناسب ہو لیکن بجز صراحت متذکرہ بالا کے تحت فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۱) جو حکم صادر ہو کسی حکم مابعد کے ذریعہ تبدیل نہیں ہوگا۔

باب (د)

ترمیم ضمیمہ

۷۔ ضمیمہ کی ترمیم۔

(۱) پارلیمان وقتاً فوقتاً بذریعہ قانون بطریق اضافہ۔ تبدیلی یا تنسیخ ضمیمہ ہذا کے کسی حکم کی ترمیم کر سکے گی اور جب ضمیمہ کی اسطرح ترمیم ہو جائے تو دستور ہذا کے ضمیمہ ہذا کا کوئی حوالہ ایسے مرممہ ضمیمہ کا حوالہ متصور ہوگا۔

(۲) کوئی ایسا قانون متذکرہ فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۱) دفعہ ۳۶۸ کی اغراض کیلئے دستور ہذا کی ترمیم کا موجب متصور ہوگا۔

ضمیمہ ششم

[دفعات ۲۴۴ (۲) اور ۲۷۵ (۱)]

آسام میں قبائلی رقبہ جات کے نظم ونسق کی نسبت احکام

۱۔ خود مختار اضلاع اور خود مختار علاقہ جات

(۱) فقرہ ہذا کے احکام کے تحت ضمیمہ ہذا کے فقرہ (۲۰) کے منسلکہ جدول کے باب (الف) کی ہر مد کی رو سے قبائلی رقبہ جات کا ایک خود مختار ضلع ہوگا

(۲) اگر کسی خود مختار ضلع میں مختلف درج فہرست قبائل موجود ہوں۔ گورنر بذریعہ اعلان سرکاری اوس رقبہ یا رقبہ جات کو جو اون سے آباد ہوں خود مختار منطقوں میں تقسیم کر سکیگا۔

(۳) گورنر بذریعہ اعلان سرکاری

(الف) باب الف کے مذکور جدول میں کسی رقبہ کو شامل
(ب) باب الف کے مذکور جدول سے کسی رقبہ کو خارج
(ج) ایک جدید خود مختار ضلع قائم۔
(د) کسی خود مختار ضلع کے رقبہ میں اضافہ
(ھ) کسی خود مختار ضلع کے رقبہ میں تخفیف
(و) دو یا زیادہ خود مختار اضلاع یا اون کے حصص میں شامل تاکہ ایک خود مختار ضلع قائم ہو سکے
(ز) کسی خود مختار ضلع کے حدود کو معین

کر سکیگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ تحت ذیلی فقرہ ہذا ضمن ہائے (ج۔ د۔ ھ۔ اور و) گورنر کوئی حکم جاری نہیں کرے گا بجز اسکے کہ اوس کمیشن کی رپورٹ پر غور ہو جو ضمیمہ ہذا کے فقرہ (۱۴) ذیلی فقرہ (۱) کی رو سے مقرر ہو۔

(۲) اضلاعی اور منطقہ واری مجالس کی تنظیم

(۱) ہر خود مختار ضلع کیلئے ایک مجلس ضلع جو چوبیس ارکان سے زیادہ پر مشتمل نہ ہو قائم ہوگی جنمیں سے تین چوتھائی کا انتخاب بالغ رائے دہی پر مبنی ہو۔

(۲) ہر رقبہ کیلئے ایک علیحدہ منطقہ واری مجلس قائم ہوگی جو ضمیمہ ہذا کے فقرہ (۱) ذیلی فقرہ (۲) کی رو سے ایک خود مختار منطقہ کی تشکیل کا موجب ہو۔

(۳) ہر ضلع واری مجلس اور ہر منطقہ واری مجلس ایک ایسی متحدہ جماعت ہوگی جو ضلع واری مجلس اور منطقہ واری مجلس کے نام سے موسوم اور جو دوامی طور پر قائم اور اوسکی عام مہر ہوگی اور مذکورہ نام سے مستغاث یا بخلاف دعوے پیش ہو گا۔

(۴) تابع احکام ضمیمہ ہذا کسی خود مختار ضلع کا نظم و نسق جہاں تک کہ اوسکو بروئے

ضمیمہ ہذا ایسے ضلع میں کسی منطقہ واری مجلس کو تفویض نہ کیا گیا ہو ایسے ضلع کے مجلس ضلع کو حاصل ہوگا اور کسی خود مختار منطقہ کا نظم و نسق ایسے منطقہ کیلئے منطقہ واری مجلس کے تفویض ہوگا۔

(۵) کسی خود مختار ضلع کے منطقہ واری مجالس میں ضلع واری مجلس کو اون رقبہ جات کی نسبت جو منطقہ واری مجلس کے زیر اقتدار ہو صرف ایسے اختیارات حاصل ہونگے جو منطقہ واری مجلس کیجانب سے اوسکو علاوہ اون اختیارات کے تفویض کئے جائیں جو ضمیمہ ہذا کی رو سے بہ تعلق ایسے رقبہ جات کے عطا کئے جائیں

(۶) گورنر مجالس ضلع اور مجالس منطقہ واری کی ابتدائی تنظیم کیلئے موجودہ قبائلی مجلس یا دیگر قبائلی نمائندہ تنظیمات کے مشورہ سے متعلقہ خود مختار اضلاع یا منطقوں میں قواعد مرتب کر سکے گا اور ایسے قواعد موثر ہونگے

(الف) مجالس اضلاع اور مجالس منطقہ واری کی تنظیم اور اونکی نشستوں کے تعین سے متعلق

(ب) اون مجالس کے انتخابات کیلئے ارضی حلقوں کی حد بندیاں

(ج) ایسے انتخابات کیلئے رائے دہندگان کی اہلیت اور انتخابی فہرستوں کی تیاری

(د) ایسے انتخابات میں ایسے مجالس کے ارکان کی حیثیت سے منتخب ہونیکے لئے اہلیت

(ھ) ایسے مجالس کے ارکان کے عہدہ کی میعاد

(و) کوئی دوسرا امر جو ایسے مجالس کے انتخابات یا نامزدگیوں سے متعلق ہو

(ز) مجالس ضلع و مجالس منطقہ واری کے کاروبار کی انجام دہی اور طریقہ کار

(ح) مجالس ضلع اور مجالس منطقہ واری کے عہدہ داران اور عملہ کے تقررات

(۷) مجلس ضلع یا مجلس منطقہ واری اپنی ابتدائی تنظیم کے بعد فقرہ ہذا کے ذیلی فقرہ (۶) کے متذکرہ امور کی نسبت قواعد مرتب کر سکے گی نیز ایسے قواعد مرتب کر سکے گی جو۔

(الف) ذیلی مقامی مجالس یا بورڈ کی تشکیل اونکے طریقہ کار اور انجام دہی امور سے متعلق ہوں

(ب) بالعموم وہ سارے امور جو ایسے کاروبار کی انجام دہی سے متعلق جو ضلع یا منطقہ کے نظم و نسق کی نسبت (جیسی کہ صورت ہو) ہوں۔

مگر شرط یہ ہے کہ تحت ذیلی فقرہ ہذا تا وقتیکہ مجلس ضلع یا منطقہ واری مجلس کیجانب سے

قواعد مرتب نہوں وہ قواعد جنکو گورنر نے بروئے فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۶) مرتب کیا ہو جہاں تک کہ اون کا تعلق ہر ایسی مجلس کے انتخاب عہدہ داران اور عملہ طریقۂ کار اور انجام وہی کاروبار سے متعلق ہوں اثر پذیر ہونگے۔

مزید شرط یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر یا سب ڈویژنل عہدہ دار جیسی کہ صورت ہو ضلع کا انچارج اور میکر پہاڑیوں کا باعتبار عہدہ مجلس ضلع کا صدر نشین اون رقبہ جات کی نسبت ہوگا جو ضمیمہ ہذا کے فقرہ (۲۰) میں منسلکہ جدول کے باب (الف) کی مدات ۵ اور ۶ میں شامل ہیں اور مجلس ضلع کی پہلی تنظیم کے بعد گورنر کی نگرانی کے تابع مجلس ضلع کے کسی قرار داد یا فیصلہ کو ترمیم یا منسوخ یا مجلس ضلع کو ایسے ہدایات جاری کرنے کا جسے گورنر مناسب خیال کرے چھ سال کی میعاد تک اوسکو اختیار حاصل ہوگا اور مجلس ضلع ہر ایسی ہدایت مصدرہ کی پابندی کریگی

۳۔ مجالس ضلع اور منطقہ واری مجالس کے اختیارات نسبت تدوین قوانین۔

(۱) کسی خود مختار منطقہ کیلئے منطقہ واری مجلس کو ایسے منطقہ کے تمام رقبہ جات کی نسبت نیز خود مختار ضلع کیلئے مجلس ضلع کو ضلع کے تمام رقبہ جات کی نسبت باستثناء اون رقبوں کے جو منطقہ واری مجالس کے زیر اقتدار ہیں اوس ضلع میں قوانین مدون کرنے کا اختیار ہوگا۔

(الف) تعین، قبضہ، استعمال یا مختص کرنا اراضی کا جو کسی ایسی اراضی کے سوا ہوں جو صحرا محفوظ میں واقع ہوں زرعی یا چرائی کی اغراض یا رہائشی یا دیگر غیر زراعتی اغراض کیلئے یا کسی ایسی غرض کیلئے جس سے کسی موضع یا قصبہ کے باشندوں کے مفادات میں اضافہ کا موجب ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسے قوانین کا کوئی حکم کسی اراضی کے جبریہ حصول کا مانع نہ ہوگا۔ خواہ متصرفہ ہو یا غیر متصرفہ جو حکومت آسام کے سرکاری اغراض کیلئے بمتابعت قانون نافذہ حاصل کیجائے جبکہ ایسے حصول کا اقتدار عطا ہو۔

(ب) کسی ایسے صحرا کا بندوبست جو محفوظ نہ ہو۔

(ج) زرعی غرض کیلئے کوئی نالہ یا آب راہ کا استعمال

(د) جھوم کے عمل کا انضباط یا منتقلی کاشت کے دوسرے طریقے۔

(ھ) دیہی یا قصباتی کمیٹیوں یا مجالس کا قیام اور اونکے اختیارات

(و) کوئی اور معاملہ جو دیہی اور قصباتی نظم و نسق سے متعلق ہو بشمول دیہی یا قصباتی کوتوالی اور حفظان صحت اور صفائی کے

(ز) سرداروں یا مقدم ملازمین کی توریث یا تقرر

(ح) جائداد کی توریث

(ط) ازدواج

(ی) سماجی رواجات

(۲) فقرہ ہذا میں "صحرا محفوظہ" سے کوئی ایسا رقبہ مراد ہے جو دستور العمل صحرائے آسام بابتہ سنہ ۱۸۹۱ء کی یا کسی اور قانون نافذہ کی رو سے رقبہ زیر بحث میں صحرا محفوظہ قرار دیا گیا ہے۔

(۳) تمام قوانین مدونہ فقرہ ہذا فوری گورنر کے پاس پیش اور جب تک اوسکی منظوری حاصل نہ ہو اونکا نفاذ نہیں ہوگا۔

۴۔ خود اختیار اضلاع اور خود اختیار منطقوں میں عدلیہ کا نظم و نسق

(۱) منطقہ واری مجلس کسی خود اختیار منطقہ کیلئے بہ تعلق ایسے رقبوں کے جو ایسے منطقہ میں واقع ہو نیز ضلع واری مجلس کسی خود اختیار ضلع کیلئے بہ تعلق ایسے رقبوں کے جو اوس ضلع میں واقع ہوں سوا اونکے جو منطقہ واری مجالس کے زیر اقتدار ہوں اگر کچھ اوس ضلع میں واقع ہوں نالشات اور مقدمات کی دریافت کیلئے دیہی مجالس یا عدالتیں قائم کرینگے مابین اون تمام فریقین کے جو ایسے رقبوں میں درج فہرست قبائل سے متعلق ہوں سوا اون مقدمات اور نالشات کے جن سے ضمیمہ ہذا کے فقرہ (۵) ذیلی فقرہ (۱) کے احکام متعلق ہوتے ہیں۔ موزوں اشخاص کو مقرر کرینگے جو ایسے دیہی مجالس کے ارکان ہوں یا ایسی عدالتوں کے صدارتی عہدہ دار ہوں نیز بحت ضمیمہ ہذا فقرہ (۳) قوانین مدونہ کے نظم و نسق کیلئے ایسے عہدہ داروں کو بھی مقرر کرسکینگے جو ضروری ہوں۔

(۲) دستور ہذا کے کسی حکم کے باوجود۔ خود اختیار منطقہ کیلئے منطقہ واری مجلس یا کوئی عدالت جو منطقہ واری مجلس کیجانب سے قائم ہو یا بہ تعلق کسی ایسے رقبہ کے جو خود اختیار ضلع میں واقع ہو۔ کوئی منطقہ واری مجلس قائم نہو تو ضلع واری مجلس ایسے ضلع کیلئے یا کوئی عدالت جو ضلع واری

مجلس کیجانب سے قائم ہو عدالت مرافعہ کے اختیارات استعمال کریگی بہ تعلق اون تمام نالشات اور مقدمات کے جو کوئی دیہی مجلس یا ایسی عدالت کے زیر تحقیقات ہوں جو ایسے منطقہ یا رقبہ میں تحت فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۱) قائم ہوں (جیسی کہ صورت ہو) سوا اونکے جن سے احکام ضمیمہ ہذا فقرہ (۵) ذیلی فقرہ (۱) متعلق نہیں ہیں نیز کسی اور عدالت کو سوا ہائیکورٹ اور سوپریم کورٹ کے ایسی نالشات یا مقدمات میں اختیار سماعت حاصل نہ ہوگا

(۳) آسام کی ہائیکورٹ کو مقدمات اور نالشات میں ایسا اختیار سماعت حاصل ہوگا جسکو وہ استعمال کریگا جن سے فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۲) کے احکام متعلق ہیں جیسے گورنر بذریعہ حکم وقتاً فوقتاً مختص کرے۔

(۴) منطقہ واری مجلس یا ضلع واری مجلس (جیسی کہ صورت ہو) گورنر کی قبل از قبل توثیق سے قواعد مرتب کرسکینگے جو موثر ہونگے۔

(الف) دیہی مجالس اور عدالتوں کی تشکیل اور اون اختیارات پر جو اونکی جانب سے تحت فقرہ ہذا استعمال کئے جائیں۔

(ب) طریقہ کار جسکی پابندی دیہی مجالس یا عدالتوں کی جانب سے نالشات اور مقدمات کی دریافت میں تحت فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۱) کیجاتی ہے۔

(ج) طریقہ کار جسکی پابندی منطقہ واری یا ضلع واری مجلس سے کیجائے یا کوئی عدالت جو ایسی مجلس کیجانب سے باغراض مرافعہ اور دیگر کارروائیات تحت فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۲) مقرر ہو۔

(د) ایسی مجالس اور عدالتوں کے فیصلوں اور احکام کا نفاذ۔

(ھ) تمام دیگر ذیلی امور جو فقرہ ہذا ذیلی فقرات (۱) اور (۲) کے احکام کی عمل آوری میں استعمال ہوں۔

۵۔ تحت مجموعہ ضابطہ دیوانی بابتہ سنہ ۱۹۰۸ء اور مجموعہ ضابطہ فوجداری بابتہ سنہ ۱۸۹۸ء منطقہ واری اور ضلع واری مجالس کو نیز بعض عدالتوں اور حکام کو بعض نالشات۔ مقدمات اور جرائم کی دریافت کے اختیارات کا عطا ہونا۔

(۱) گورنر۔ اون مقدمات اور نالشات کی دریافت کیلئے جو کسی خود اختیار ضلع یا منطقہ میں کسی ایسے قانون نافذہ کے تحت پیدا ہو جسے گورنر نے اس خصوص میں قانون مختص قرار دیا ہو یا ایسے جرائم کی دریافت کیلئے جو مستوجب سزائے موت حبس دوام یا ایسی سزا کے مستوجب ہوں جو تحت مجموعہ تعزیرات ہند یا کسی ایسے قانون نافذہ کے تحت پانچسال سے کم ہو جو ایسے ضلع یا منطقہ سے متعلق کیا جائے ضلع واری یا منطقہ واری مجلس کو جسے ایسے ضلع یا منطقہ میں یا ایسی عدالتوں کو جو ضلع واری مجلس کیجانب سے قائم ہوں یا کسی ایسے عہدہ دار کو جسے گورنر نے اس خصوص میں مقرر کیا ہو تحت مجموعہ ضابطہ دیوانی بابتہ سنہ ۱۹۰۸ء یا مجموعہ ضابطہ فوجداری بابتہ سنہ ۱۸۹۸ء جیسی کہ صورت ہو ایسے اختیارات عطا کریگا جسے گورنر مناسب خیال کرے اور بنا برآن۔ مذکور مجلس عدالت یا عہدہ دار۔ اپنے اختیارات معطیہ کے تحت نالشات۔ مقدمات یا جرائم کی دریافت کرے گا۔

۶۔ مدارس تحتانیہ وغیرہ کے قیام کیلئے ضلع واری مجلس کے اختیارات کسی خود اختیار ضلع کی مجلس ضلع مدارس تحتانیہ دواخانہ جات۔ مارکیٹیں۔ کونڈواڑہ۔ رود گھاٹ سمکیات۔ شوارع اور آب راہیں ضلع میں۔ قائم۔ تیار یا انتظام کرسکے گی زبان مقرر اور وہ طریقہ اختیار کرسکے گی جسمیں تحتانی تعلیم اوس ضلع کے مدارس تحتانی میں دیجائے گی۔

۷۔ ضلع واری اور منطقہ واری رقمی گنجائش۔

(۱) ہر خود اختیار ضلع کیلئے ایک ضلع واری فنڈ اور ہر خود اختیار منطقہ کیلئے ایک منطقہ واری فنڈ قائم کیا جائے گا جسمیں وہ تمام رقوم جمع کئے جائینگے جو مجلس ضلع اپنے ضلع اور منطقہ واری مجلس اپنے منطقہ میں ایسے ضلع یا منطقہ کے نظم ونسق کے دوران میں جیسی کہ صورت ہو بمتابعت احکام دستور ہذا وصول کرے۔

(۲) تابع توثیق گورنر۔ ضلع واری فنڈ یا منطقہ واری فنڈ کے (جیسی کہ صورت ہو) انتظام کیلئے قواعد مجلس ضلع اور منطقہ واری مجلس کیجانب سے مرتب کئے جاسکینگے اور قواعد جو اسطرح مرتب ہوں مذکور فنڈ سے رقوم کی ادائی کا طریقہ کار معین کرینگے جمیں رقوم کا برداشت کیا جانا اونکی حفاظت نیز کوئی اور امر جو متذکرہ امور کے تحت یا تابع ہون شامل ہونگے۔

۸۔ اراضی مالگزاری کی تشخیص اور وصولی نیز محصولات عائد کرنیکے اختیارات

(۱) منطقہ واری مجلس اپنے خود اختیار منطقہ کیلئے اون تمام اراضیات پر جو ایسے منطقہ میں واقع ہوں نیز مجلس ضلع اپنے خود اختیار ضلع کیلئے اون تمام اراضیات پر جو ایسے ضلع میں واقع ہوں باستثناء اون اراضیات کے جو منطقہ واری مجالس کے زیر اقتدار رقبہ جات میں واقع ہوں یا ضلع میں واقع ہوں ایسے اراضیات کی بابتہ زر مالگزاری متشخص اور وصول کرنیکا اختیار بمتابعت اون اصول نافذہ کے ہوگا جنکی پابندی حکومت آسام بالعموم ریاست آسام میں زر مالگزاری کیلئے بہ ضمن تشخیص اراضیات کرتی ہے۔

(۲) منطقہ واری مجلس اپنے خود اختیار منطقہ کیلئے اپنے منطقوں کے رقبوں میں اور ضلع واری مجلس اپنے خود اختیار ضلع کیلئے اپنے ضلع کے رقبوں میں باستثناء اون رقبوں کے جو منطقہ واری مجالس کے زیر اقتدار رقبہ جات یا ضلع میں واقع ہوں اراضیات اور عمارات پر محصولات عائد اور وصول کرنے نیز اون اشخاص پر جو ان رقبوں میں سکونت گزین ہوں راہداری وصول کرنیکا اختیار ہوگا۔

(۳) مجلس ضلع کو اپنے خود اختیار ضلع کیلئے اپنے ضلع کے اندر حسب ذیل محصولات میں تمام یا کوئی ایک محصول عائد کرنے یا وصول کرنیکا اختیار ہوگا۔ یعنے

(الف) محصولات بہ پیشہ تجارت۔ کاروبار اور ملازمتیں۔

(ب) محصولات بہ جانوراں۔ سواریاں اور کشتیاں۔

(ج) مارکٹ میں بغرض فروخت سامان داخل ہونے پر محصولات نیز رود گھاٹ پر مسافرین اور سامان کی حمل ونقل پر راہداری۔

(د) مدارس۔ دواخانہ جات یا شوارع کی نگہداشت پر محصولات

(۴) منطقہ واری مجلس یا ضلع واری مجلس جیسی کہ صورت ہو۔ فقرہ ہذا کے ذیلی فقرات ۲ اور ۳ کے متذکرہ محصولات میں سے کسی ایک کو عائد کرے اور وصول کرنیکی نسبت دستور العمل مرتب کرسکے گی۔

۹۔ اجازت نامجات یا پٹہ جات معدنیات کی تلاش یا برآمدی کیلئے

(۱) حق شاہی کا ایسا حصہ جو ہر سال اجازت ناموں یا پٹہ جات کی بابتہ تلاش

یا برآمدی معدن کیلئے وصول ہو جو حکومت آسام کیجانب سے تو داختیار ضلع کے کسی ایسے رقبہ میں دیا جائے جو حکومت آسام اور ایسے ضلع کے مجلس ضلع کے درمیان اتفاق رائے ہو مجلس ضلع کے حوالہ کیا جائے گا

(۲) اگر کوئی نزاع ایسے حقوق شاہی کے نزاع کی بابتہ پیدا ہوں جو مجلس ضلع کو حوالہ شدنی ہے وہ گورنر کے پاس بغرض تصفیہ پیش ہوگی اور گورنر اپنے صوابدید سے جو رقم معین کرے وہ رقم ہوگی جو تحت فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۱) مجلس ضلع کو واجب الادا ہو اور گورنر کا ایسا فیصلہ قطعی ہوگا۔

۱۰۔ غیر قبائلوں کی جانب سے قرضہ دہندگی اور تجارت پر نگرانی کیلئے مجلس ضلع کو دساتیر العمل کی تدوین کا اختیار۔

(۱) کسی خود اختیار ضلع کی مجلس ضلع ضلع میں اون اشخاص کیجانب سے جو درج فہرست قبائل ساکنین ضلع کے سوا ہوں تجارت یا قرضہ دہندگی پر نگرانی اور باقاعدگی قائم کرنیکے لئے دساتیر العمل مدون کرسکے گی۔

(۲) خصوصاً اور متذکرہ اقتدار کی عمومیت کو متاثر کئے بغیر ایسے دساتیر العمل کے ذریعہ

(الف) یہ قرار دیا جائیگا کہ کوئی شخص سوائے اجازت یافتہ کے قرضہ دہندگی کا کاروبار انجام نہیں دے سکیگا۔

(ب) انتہائی شرح سود مقرر کیا جائیگا جو قرضہ دہندہ عاید یا وصول کرے۔

(ج) قرضہ دہندگان کو حساب و کتاب رکھنے نیز اپنے حسابات کا معائنہ ایسے عہدداروں سے کرانیکے پابند ہونگے جو مجلس ضلع کیطرف سے مقرر ہوں۔

(د) یہ قرار دیا جائیگا کہ کوئی شخص جو اوس ضلع کی سکونت رکھنے والا درج فہرست قبیلہ کا رکن نہیں ہے کسی سامان کا ٹھوک یا چلر کاروبار نہیں کرسکے گا بجز اسکے کہ اجازت نامہ مجریہ مجلس ضلع حاصل کیا گیا ہو۔ مگر

شرط یہ ہے کہ کوئی دستور العمل جو تحت فقرہ ہذا مدون کیا جائے تا وقتیکہ مجلس ضلع کی مجموعی تعداد کے سہ ربع ارکان سے کم نہوں۔ ایسی اکثریت سے منظور ہوسکے گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ کسی ایسے دستور العمل کے تحت کسی قرض دہندہ یا تاجر کو اجازت نامہ دینے سے انکار کرنا جائز نہوگا جو ایسے دستور العمل کی تدوین سے پہلے اوس ضلع میں کاروبار کرتا ہو

(۳) تمام دساتیر العمل جو تحت فقرہ ہذا مدون کئے جائیں فی الفور گورنر کے پاس پیش کئے جائینگے اور جبتک اوسکی منظوری حاصل نہو اونکا نفاذ نہیں ہوگا

دفعہ ۱۱ تحت ضمیمہ ہذا مدونہ قوانین۔ قواعد اور دساتیر العمل کی اشاعت

تمام قوانین قواعد اور دساتیر العمل جو تحت ضمیمہ ہذا مجلس ضلع یا منطقہ واری مجلس کیجانب سے مدون کئے جائیں اوس ریاست کے سرکاری جریدہ میں فی الفور شائع کئے جائینگے اور بمجرد اشاعت وہ قانون کا اثر رکھینگے۔

دفعہ ۱۲۔ ریاست کے ایوان قانون اور پارلیمان کے قوانین کا خود اختیار اضلاع اور خود اختیار منطقوں پر اطلاق

(۱) دستور ہذا میں کسی حکم کے باوجود

(الف) ریاستی ایوان مقننہ کا کوئی قانون بہ تعلق کوئی امر متذکرہ فقرہ (۳) ضمیمہ ہذا کو یا کہ وہ امور جنکی رو سے مجلس ضلع یا منطقہ واری مجلس قوانین مدون کرسکتی ہے اور ریاستی ایوان مقننہ کا کوئی قانون جو کسی غیر کشید ہستی شراب کے مصرف پر امتناع یا تحدید عائد کرے کسی ایسے خود اختیار ضلع یا خود اختیار منطقہ سے متعلق نہ ہوگا تاوقتیکہ مجلس ضلع بہر صورت ایسے ضلع کیلئے یا ایسے منطقہ پر جو بذریعہ اعلان سرکاری اختیار سماعت حاصل ہو نیز مجلس ضلع کسی ایک قانون کی نسبت ایسے ہدایات صادر کرے کہ وہ قانون اپنی اطلاقیت میں ایسے ضلع یا منطقہ یا اوسکے کسی جزو میں ایسی مستثنیات یا ترمیمات کے تابع جو مناسب متصور ہوں نافذ ہوگا۔

(ب) گورنر بذریعہ اعلان سرکاری یہ ہدایت کرسکے گا کہ پارلیمان یا ریاستی ایوان مقننہ کا کوئی قانون جس سے ذیلی فقرہ ہذا ضمن (الف) کے احکام متعلق نہوں کسی خود اختیار ضلع یا خود اختیار منطقہ سے متعلق نہ ہوگا یا ایسے ضلع یا منطقہ یا اوسکے کسی حصہ سے تابع ایسی ترمیمات یا مستثنیات کے متعلق ہوگا جو گورنر اوس اعلان میں صراحت کرے

(۲) کوئی ہدایت جو تحت فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۱) دیجائے اوسکا اثر استقدامی ہوگا۔

۱۳ ف۔ اندازہ آمدنی اور خرچ متعلقہ اضلاع خود اختیاری جنکو سالانہ مالیاتی موازنہ میں علیحدہ بتلایا جائیگا۔

کسی خود اختیار ضلع کی آمدنی اور خرچ کا اندازہ جو ریاست آسام کے منضبطہ فنڈ کی گنجائش میں جمع ہو یا خرچ ہو مجلس ضلع کے پاس اولاً بغرض بحث پیش کیا جائیگا اور ایسے مباحثہ کے بعد ریاست کے سالانہ سرکاری موازنہ میں علیحدہ بتلایا جائیگا جسے تحت دفعہ ۲۰۲ ریاستی ایوان مقننہ کے سامنے پیش کیا جائیگا

۱۴ ف۔ خود اختیار اضلاع اور خود اختیار منطقوں کے نظم و نسق کی دریافت اور رپورٹ پیش کرنیکے لئے کمیشن کا تقرر

ف ۱۔ گورنر کسی وقت ایک کمیشن مقرر کرسکے گا تاکہ ریاست کے خود اختیار اضلاع اور خود اختیار منطقوں کے نظم و نسق کیلئے کسی ایسے امر کی نسبت جو گورنر صراحت کرے دریافت کرکے رپورٹ پیش کرسکے جسمیں وہ ابواب بھی شامل ہیں جو ضمیمہ ہذا فقرہ (۱) ذیلی فقرہ (۳) کی ضمن ہائے (ج) (د) (ھ) اور (و) میں مندرج ہیں نیز بالعموم خود اختیار اضلاع اور خود اختیار منطقوں کے نظم و نسق پر وقتاً فوقتاً کمیشن کا تقرر ہو کر بعد دریافت رپورٹ پیش کرسکے اور خصوصاً

(الف) تعلیمی اور طبی سہولتوں نیز ایسے اضلاع اور منطقوں میں مواصلات کے تجاویز

(ب) ایسے اضلاع اور منطقوں کے تعلق سے کسی جدید یا خاص قانون سازی کی ضرورت

(ج) قوانین۔ قواعد اور دستور العمل کا جو ضلع واری اور منطقہ واری مجالس کیجانب سے مدون ہوں نظم و نسق

نیز ایسے طریقہ کار کو معین کرے گا جسکی پابندی کمیشن کیجانب سے کیجانب سے کیجائے۔

(۲) ہر ایسے کمیشن کی رپورٹ گورنر کی متعلقہ سفارشات کیساتھ وزیر متعلقہ کیجانب سے ریاستی ایوان مقننہ میں ایک تشریحی یادداشت کے ساتھ پیش کیجائے گی جسمیں اوس کارروائی کی وضاحت کیجائے گی جو حکومت آسام کے زیر تجویز ہو۔

(۳) ریاستی حکومت کے کاروبار کو وزراء میں تقسیم کرتے میں گورنر اپنے وزراء میں سے ایک وزیر کو ریاست کے خود اختیار اضلاع اور خود اختیار منطقوں کی خصوصی بہبودی کی نگرانی متعلق کرے گا۔

۱۵ ضلع اور منطقہ واری مجالس کے قوانین اور قراردادوں کی تنسیخ یا التوار

(۱) اگر کسی وقت گورنر کو اس امر کا اطمینان ہو کہ ضلع یا منطقہ واری مجلس کا کوئی عمل یا قرارداد ہندوستان کے تحفظ کیلئے موجب خطرہ ہو گی تو وہ ایسے عمل یا قرارداد کو منسوخ یا ملتوی کر سکے گا نیز ایسے تدابیر اختیار کر سکے گا جو وہ ضروری خیال کرے بشمول التواء مجلس نیز مجلس کے استعمال کردہ یا مفوضہ اختیارات میں سے سب یا بعض کا بازحصول ہے تاکہ ایسے عمل کے ارتکاب یا برقراری یا ایسی قرارداد کے نفاذ کا انسداد کیا جا سکے۔

(۲) کوئی حکم جو گورنر کی جانب سے تحت فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۱) معہ اوسکے وجوہ کے صادر ہو ریاستی ایوان مقننہ کے سامنے جہانتک جلد ممکن ہو پیش کیا جائے اور وہ حکم جبتک کہ ریاستی مقننہ سے منسوخ نہ ہو تاریخ صدور سے بارہ مہینہ کی میعاد تک جاری رہے گا۔ مگر۔

شرط یہ ہے کہ اگر کوئی قرارداد ریاستی مقننہ سے ایسی منظور ہو کہ جسکے ذریعہ مذکور حکم کے اجراء کی توثیق کیگئی ہو تو وہ حکم تا وقتیکہ گورنر تنسیخ نکرے اوس تاریخ سے مزید بارہ ماہ تک جاری رہے گا جس تاریخ کہ تحت فقرہ ہذا اوسکا نفاذ ملتوی قرار دیا گیا ہو

۱۶ ضلع یا منطقہ واری مجلس کی تحلیل۔

گورنر۔ اوس کمیشن کی سفارش پر جو تحت ضمیمہ ہذا فقرہ (۱۴) مقرر ہو بذریعہ اعلان سرکاری کسی ضلع یا منطقہ واری مجلس کی تحلیل کا حکم دے سکے گا نیز

(الف) یہ ہدایت کر سکے گا کہ مجلس کی دوبارہ تشکیل کیلئے جدید انتخاب فوری عمل میں لایا جائے

(ب) ریاستی مجلس مقننہ کی قبل از قبل توثیق کے تابع ایسی مجلس کے اقتدار کا نظم و نسق اوس رقبہ میں خود اختیار کریگا یا اوس کمیشن کے زیر اثر جو تحت فقرہ مذکور مقرر ہوا ہو یا کسی ایسی جماعت کے زیر اثر جسکو وہ موزوں خیال کرے ایسی میعاد کیلئے جو بارہ مہینہ سے متجاوز نہ ہو اوس رقبہ کا نظم و نسق تفویض کرے گا۔ مگر

شرط یہ ہے کہ جب کوئی حکم گورنر کیجانب سے تحت فقرہ ہذا ضمن (الف) صادر ہو تو فقرہ ہذا ضمن (ب) کی متعلقہ کارروائی بھی مجلس اوس رقبہ کے نظم و نسق کے تعلق سے بذریعہ عام جدید انتخابات ازسرنو تشکیل تک انجام دے سکے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ تحت فقرہ ہذا ضمن (ب) کوئی کارروائی عمل میں نہیں آئے گی بجز اسکے کہ ضلع یا منطقہ واری مجلس کو جیسی کہ صورت ہو یا ننی ایوان مقننہ کے سامنے اپنے موقف کو پیش کرنیکا موقع دیا جائے۔

۱۷۔ خود اختیار اضلاع سے ایسے رقبہ جات کا اخراج جو اون اضلاع میں انتخابی حلقوں کی تشکیل کا موجب ہوں۔

آسام کی مجلس مقننہ میں انتخابات کی اغراض کیلئے گورنر بذریعہ حکم یہ قرار دے سکیگا کہ خود اختیار ضلع کا کوئی رقبہ مجلس مقننہ کی ایسی نشست یا نشستوں کو پر کرنیکے لئے حلقہ بندی کی تشکیل بندی کا موجب نہ ہوگا جو کسی ایسے ضلع کیلئے مختص ہو لیکن ایوان مقننہ کی ایسی نشست یا نشستوں کو پر کرنیکے لئے حلقہ بندی کی تشکیل کا موجب ہوگا جو اوس حکم میں مختص نہ کیا گیا ہو۔

۱۸۔ احکام مندرجہ ضمیمہ ہذا کا اطلاق فقرہ (۲۰) کے منسلکہ جدول باب (ب) کے رقبہ جات پر۔

(۱) گورنر۔

(الف) صدر جمہوریہ کی قبل از قبل توثیق کے تابع بذریعہ اعلان سرکاری ضمیمہ ہذا کے مذکرہ یا لاکل احکام یا کسی حکم کو کسی ایسے قبائلی رقبہ سے متعلق کر سکے گا جو ضمیمہ ہذا فقرہ (۲۰) کے منسلکہ جدول باب (ب) میں مندرج ہو یا ایسے رقبہ کے کسی جزو سے متعلق ہو اور اسلئے ایسا رقبہ یا اوسکے جزو کا نظم ونسق ان احکام کے مطابق ہوگا نیز

(ب) بذریعہ اعلان سرکاری مماثل توثیق کے ذریعہ کسی قبائلی رقبہ کو مذکور جدول سے جسکی صراحت اوس جدول کے باب (ب) میں کیگئی ہے یا ایسے رقبہ کے کسی حصہ کو خارج کر سکیگا۔

(۲) تاوقتیکہ تحت فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۱) کوئی اعلان بہ تعلق کسی ایسے قبائلی رقبہ کے جاری ہو جو مذکور جدول کے باب (ب) میں مندرج ہو یا ایسے رقبہ کے کسی جزو سے متعلق ہو ایسے رقبہ یا اوسکے جزو کا نظم ونسق (جیسی کہ صورت ہو) صدر جمہوریہ کیجانب سے بواسطہ گورنر بہ حیثیت اوسکے نمائندہ کے انجام دیا جائیگا اور باب ہٰم کے احکام اوس سے متعلق ہونگے گویا کہ ایسا رقبہ یا اوسکا جزو ایک ایسا علاقہ تھا جسکا ذکر ضمیمہ اول باب (د) میں کیا گیا ہے۔

(۳) تحت فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۲) صدر جمہوریہ کے نائب کی حیثیت سے فرائض کے انصرام

میں گورنر اپنے صوابدید کو کام میں لائے گا۔

ف ۱۹۔ عبوری احکام۔

(۱) دستور ہذا کے نفاذ کے بعد جہانتک جلد ممکن ہو تحت ضمیمہ ہذا ریاست کے ہر ایک خود اختیار ضلع میں ضلع واری مجلس کی تشکیل کیلئے گورنر تدابیر اختیار کرے گا اور جبتک ایسے خود اختیار ضلع میں کسی ضلع واری مجلس کی تشکیل نہو جائے اوس ضلع کا نظم و نسق گورنر کے سپرد ہوگا اور ایسے ضلع میں ضمیمہ ہذا کے متذکرہ بالا احکام کی بجائے رقبوں کے نظم و نسق سے حسب ذیل احکام متعلق ہوں گے۔ یعنے

(الف) پارلیمان یا ریاستی مقننہ کا کوئی قانون کسی ایسے رقبہ سے متعلق نہ ہوگا تاوقتیکہ گورنر بذریعہ اعلان سرکاری ایسی ہدایت نکرے اور گورنر بہ تعلق قانون کوئی ایسی ہدایت صادر کرتے وقت یہ حکم دے سکیگا کہ قانون اوس رقبہ پر یا اوسکے حصہ پر متعلق ہونے کی صورت میں ایسے مستثنیات اور ترمیمات کے تابع نافذ ہوگا جسے گورنر مناسب خیال کرے۔

(ب) کسی ایسے رقبہ کے عمدہ نظم و نسق اور امن عامہ کیلئے گورنر دساتیر العمل مدون کر سکیگا اور کوئی دستور العمل جو اسطرح مدون ہو ریاست کی ایوان مقننہ یا پارلیمان کے کسی قانون یا کسی قانون نافذہ کو جو ایسے رقبہ میں بحالت موجودہ متعلق ہو منسوخ یا ترمیم کر سکے گا۔

(۲) کوئی ہدایت جو گورنر کی جانب سے تحت فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (الف) دیجائے اوس کا اثر استقدامی ہوگا۔

(۳) تمام دساتیر العمل جو تحت فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۱) ضمن (ب) مدون ہوں فی الفور صدر جمہوریہ کے پاس پیش کئے جائینگے اور تاوقتیکہ وہ منظوری نہ دیں۔ اونکا نفاذ نہو گا۔

ف ۲۰۔ قبائلی رقبہ جات۔

(۱) جدول ذیل کے ابواب مصرحہ (الف اور ب) کے رقبہ جات۔ ریاست آسام میں قبائلی رقبہ جات قرار دئے جائینگے۔

(۲) متحدہ کاسی جنتیا پہاڑیوں کا ضلع اون علاقوں پر مشتمل ہوگا جو نفاذ دستور ہذا سے پہلے کاسی ریاستوں کے نام سے موسوم تھے اور کاسی و جنتیا پہاڑیوں کا ضلع باخراج اون قدوں

کے توین شیلانگ کی چھاؤنی اور بلدیہ پر مشتمل ہو لیکن اس میں اسقدر رقبہ شامل ہو جو شیلانگ کے ایسے حدود بلدیہ پر مشتمل ہو جو بلدیہ کی کاری ریاست کے جزو کی تشکیل کا موجب ہو، مگر

شرط یہ ہے کہ فقرہ (۳) ذیلی فقرہ (۱) کے ضمن ہائے (ہ اور و) فقرہ (۴) فقرہ (۵) فقرہ (۶) ذیلی فقرہ (۲) ضمن ہائے (الف۔ ب اور د) فقرہ (۸) کے ذیلی فقرات ۳ و ۴ اور فقرہ (۱۰) کے ذیلی فقرہ (۲) ضمن (د) ضمیمہ ہذا کی اغراض کیلئے۔ اوس رقبہ کا کوئی جزو جو شیلانگ کی بلدیہ پر مشتمل ہو۔ حدود ضلع میں ہونا متصور نہ ہو گا۔

(۲) جدول ذیل میں کسی ضلع کی نسبت کوئی حوالہ متحدہ کاسی جنتیا پہاڑیوں کے ضلع کے سوا) یا انتظامی رقبہ کے حوالے سے مراد ہوگی اوس ضلع یا رقبہ کا حوالہ جو نفاذ دستور ہذا کے وقت موجود تھا۔ مگر

شرط یہ ہے کہ جدول کے باب (ب) میں متذکرہ رقبہ جات قبائلی میدانوں کے کوئی ایسے رقبہ جات میں شامل نہ ہونگے جو قبل از قبل صدر جمہوریہ کی توثیق سے اس خصوص میں گورنر کیجانب سے مشتہر کئے گئے ہوں۔

جدول

باب (الف)

(۱) متحدہ کاسی جنتیا پہاڑیوں کا ضلع
(۲) گارو پہاڑیوں کا ضلع
(۳) لوشی پہاڑیوں کا ضلع
(۴) ناگا پہاڑیوں کا ضلع
(۵) شمالی چاچار پہاڑیاں
(۶) میکر پہاڑیاں

باب (ب)

(۱) شمالی مشرقی سرحدی رقبہ بشمول رقبہ سرحدی۔ بالی پارا۔ رقبہ سرحدی تراپ اور ابر پہاڑیوں کا ضلع اور میسم پہاڑیوں کا ضلع۔

(۲) قبائلی رقبہ ناگا۔

۲۱ ۔ ضمیمہ کی ترمیم

(۱) پارلیمان بذریعہ قانون وقتاً فوقتاً بشکل اضافہ تبدیل یا تنسیخ احکام مندرجہ ضمیمہ ہذا کو ترمیم کرسکیگی اور جب وہ ضمیمہ اسطرح ترمیم پاجائے دستور ہذا کے اس ضمیمہ کے کوئی حوالے سے ایسے ضمیمہ کا حوالہ ہوگا جو اسطرح ترمیم پائے۔

(۲) کوئی ایسا قانون جسکی صراحت فقرہ ہذا ذیلی فقرہ (۱) میں کیگئی ہے دفعہ ۳۶۸ کی اغراض کیلئے دستور ہذا کی ترمیم کا موجب متصور نہ ہوگا۔

ضمیمہ ہفتم

دفعہ ۲۴۶

فہرست نمبر (۱) یونین کی فہرست

۱۔ ہندوستان اور اوسکے ہر حصہ کا دفاع بشمول دفاع اور تمام ایسے امور کی تیاری جو بحالت جنگ اوسکے جاری رکھنے اور اوسکے ختم کے بعد موثر فوجی علیحدگی کیلئے سازگار ہو۔

۲۔ بحری۔ فوجی اور فضائی افواج۔ یونین کی کوئی دیگر مسلح افواج

۳۔ چھاونی کے رقبوں کی حدبندی ایسے رقبہ جات میں مقامی حکومت خود اختیاری ایسے رقبہ جات میں چھاونی کے ارباب اقتدار کی تنظیم اور اختیارات نیز ایسے رقبہ جات میں اکنہ رہائشی کی ترتیب (بشمول نگرانی کرایہ)

۴۔ کارہائے افواج بحری۔ بری اور فضائی

۵۔ اسلحہ آتشی اسلحہ۔ سامان حرب اور دھماکو اشیاء

۶۔ جوہری طاقت اور معدنی وسائل جو اوسکی پیداوار کیلئے ضروری ہوں۔

۷۔ صنعتیں جنکو پارلیمان نے دفاع کی غرض یا جنگ جاری رکھنے کیلئے بذریعہ قانون ضروری قرار دیا ہو۔

۸۔ خبر رسانی اور تفتیش کا مرکزی ادارہ

۹۔ انسدادی نظربندی بوجہ متعلق بہ دفاع۔ امورات خارجہ یا تحفظ ہند۔ اشخاص جو ایسی نظربندی کے تابع ہوں۔

۱۰۔امورات خارجہ تمام امور جنکو یونین کسی خارجی ملک کے ساتھ ربط رکھے
۱۱۔سفارتی۔مشاورتی۔اور تجارتی نمائندگان۔
۱۲۔تنظیم اقوام متحدہ۔
۱۳۔بین الاقوامی کانفرنسوں مجالس اور دیگر جماعتوں میں شرکت نیز وہاں کے فیصلوں کا انضباط
۱۴۔خارجی ممالک کے ساتھ عہدنامجات اور معاہدات کا انعقاد نیز خارجی ممالک کے ساتھ ان عہدناموں معاہدات اور میثاق کا انضباط۔
۱۵۔جنگ اور صلح۔
۱۶۔خارجی اختیار سماعت
۱۷۔شہریت۔وطنیت۔اجنبیاں
۱۸۔تحویل
۱۹۔ہندوستان میں داخل ہونا اور ہندوستان سے ترک وطن اور اخراج۔پاسپورٹ اور ویزا (اجازت نامہ بیرون ہند)
۲۰۔بیرون ہند مقامات کے زائرین
۲۱۔بحری سرقہ اور جرائم جنکا ارتکاب بیچ سمندر یا فضا میں ہو جرائم بخلاف قانون اقوام جنکا ارتکاب خشکی یا بیچ سمندر یا فضا میں ہوا ہو۔
۲۲۔ریلوے۔
۲۳۔شاہراہیں جو تحت قانون وضع کردہ پارلیمان یا ہو سکے ذریعہ قومی شاہراہیں قرار دیگئی ہوں۔
۲۴۔اندرون ملک آبراہوں میں جہازرانی اور جہازی سفر جیسے قانون وضع کردہ پارلیمان کے ذریعہ قومی آبراہ قرار دیا گیا ہو بہ تعلق ایسے جہازوں کے جو میکانیکی طریقہ پر چلائے جاتے ہوں۔ایسی آب راہوں پر راستہ کا قاعدہ
۲۵۔بحری جہازرانی اور سمندری سفر بشمول موجی پانی پر جہازرانی اور جہازی سفر کے۔سمندری کارکنان کی تعلیم اور تربیت سے متعلق احکام اور ایسی تعلیم و تربیت

کا دستور العمل جو ریاستوں اور دیگر ایجنسیوں کیجانب سے وضع ہو۔

۲۶۔ لائٹ ہوز بشمول روشندار جہازوں اور سگنل نیز جہاز رانی اور ہوائی جہاز کے تحفظ کیلئے دیگر احکام۔

۲۷۔ بندرگاہیں جو قانون وضع کردہ پارلیمان یا قانون نافذہ کے ذریعہ یا تخت بڑے بندرگاہ قرار دئے جائیں بشمول انکی حدبندی نیز بندرگاہ کے ارباب مقتدر کی تشکیل اور اونکے اقتدارات کے۔

۲۸۔ بندرگاہ کے قرنطینے بشمول اونکے متعلقہ دواخانوں کے ملاحوں اور سمندری ملازمین کے دواخانہ جات

۲۹ فضائی راہیں۔ ہوائی جہاز اور ہوائی جہاز رانی طیران گاہوں کی نسبت احکام فضائی تجارت اور طیران گاہوں کی نسبت دستور العمل اور تنظیم بفضائی تعلیم اور تربیت کی نسبت احکام نیز ایسی تعلیم اور تربیت کیلئے دستور جو ریاستوں اور دیگر ایجنبیوں کیجانب سے مدون ہو

۳۰۔ مسافرین اور سامان کا حمل ونقل بذریعہ ریل سمندر یا پرواز یا قومی آب راہوں پر میکانیکی آلات سے چلنے والے جہاز

۳۱۔ ٹپہ اور تار برقی ٹیلیفون۔ بے تار کی پیام رسانی (وائرلس) نشریات اور دیگر اسی قبیل کے مواصلات۔

۳۲۔ یونین کی جائداد اور اوسکی آمدنی لیکن بہ تعلق ایسی جائداد جو ضمیمہ اول باب (الف) یا باب (ب) کی متذکرہ ریاست میں واقع ہو ریاستی قانون سازی کے تابع باستثنار اسکے جسے پارلیمان نے ذریعہ قانون اور طور پر وضع کیا ہو۔

۳۳۔ یونین کی اغراض کیلئے جائداد کا حصول یا مطالبہ۔

۳۴۔ دیسی ریاستوں کے روسا رکھے اسٹیٹوں کے لئے کورٹ آف وارڈز

۳۵۔ یونین کا سرکاری قرضہ

۳۶۔ سکہ قرطاس۔ سکے اور قانونی زر۔ خارجی تبادلہ زر

۳۷۔ خارجی قرضہ جات

۳۸۔ ہندوستان کا ریزرو بنک
۳۹۔ ڈاک خانہ کے سیونگ بنک۔
۴۰۔ لاٹریاں جو حکومت ہند یا ریاستی حکومت کے زیر اہتمام ہوں
۴۱۔ خارجی ممالک کے ساتھ تجارت اور بیوپار۔ درآمد اور برآمد بہ عبور سرحدات کروڑ گیری۔ کروڑ گیری کے سرحدات کا تعین۔
۴۲۔ بین ریاستی تجارت اور بیوپار۔
۴۳۔ تجارتی کارپوریشن کی تشکیل تنظیم اور برخاستگی بشمول بنک کاری بیمہ اور مالیاتی کارپوریشن لیکن انمیں انجمنہائے امداد باہمی داخل نہیں ہیں۔
۴۴۔ کارپوریشن کی تشکیل تنظیم اور برخاستگی خواہ تجارتی ہو یا ہو جو ایسے اغراض کیلئے ہو جو ایک ریاست تک محدود نہوں لیکن اونمیں جامعات یعنی یونیورسٹیاں شامل نہیں ہیں۔
۴۵۔ بنک کاری
۴۶۔ بل آف ایکسچنج۔ چیک۔ پرامیسری نوٹس اور دیگر ازیں قبیل دستاویزات
۴۷۔ بیمہ
۴۸۔ تبادلہ حصص کمپنی نیز بازاری بھاؤ کا مستقبل
۴۹۔ اختراعات۔ ایجادات اور نمونہ جات کی رجسٹری۔ حق اشاعت (کاپی رائٹ) نشانات تجارت اور نشانات بیوپار
۵۰۔ اوزان اور پیمانہ جات کے معیار کا قیام
۵۱۔ ہندوستان سے باہر سامان کی برآمدی۔ نوعیت کے معیار کا تعین یا ایک ریاست سے دوسری ریاست کو سامان کی حمل و نقل
۵۲۔ صنعتیں جنکی نگرانی کو پارلیمان نے بذریعہ قانون ایسا قرار دیا ہو کہ عوامی مفاد کیلئے یہ قرین مصلحت ہے کہ یونین سے متعلق کیجائیں۔
۵۳۔ تیل کے چشموں کی تنظیم اور ترقی اور معدنی تیل کے ذرائع۔ مٹی کا تیل اور اوسکی پیداوار دیگر روغنیات اور اشیاء جنکو پارلیمان نے بذریعہ قانون ایسا قرار دیا ہو کہ وہ پرخطر آتشگیر مادہ کے ہیں

۵۴۔ معدنیات کی تنظیم اور معدنی ترقی اس حد تک کہ ایسی تنظیم اور ترقی کو پارلیمان نے بذریعہ قانون ایسا قرار دیا ہو کہ مفاد عامہ کیلئے قرین مصلحت ہے۔

۵۵۔ لیبر (عمال) کی تنظیم نیز معدنوں اور تیل کے چشموں میں اونکا تحفظ

۵۶۔ بین ریاستی دریا اور دریائی وادیوں کی تنظیم اور ترقی اس حد تک کہ ایسی تنظیم اور ترقی کو پارلیمان نے بذریعہ قانون ایسا قرار دیا ہو کہ مفاد عامہ کیلئے قرین مصلحت ہے۔

۵۷۔ ماہی گیری اور سمکیات جو حدود سمندر کے ماوراء ہوں۔

۵۸۔ یونین کی ایجنسیوں کے ذریعہ نمک کی تیاری، سربراہی اور تقسیم نیز دیگر ایجنسیوں کے ذریعہ نمک کی تیاری، سربراہی اور تقسیم کیلئے تنظیم اور نگرانی

۵۹۔ افیون کی پیداوار، تیاری۔ اور بذریعہ برآمد فروخت۔

۶۰۔ نمایش کیلئے سینمائی فلموں کی منظوری

۶۱۔ ملازمین یونین سے متعلق صنعتی تزاعات

۶۲۔ ادارہ جات جو دستور ہذا کے نفاذ کے وقت۔ قومی کتب خانہ، ہندوستانی عجائب خانہ اور شاہی جنگی عجائب خانہ، یادگار وکٹوریہ اور ہندوستانی جنگی یادگار کے نام سے موسوم ہوں نیز اس قبیل کا کوئی اور ادارہ جسکو حکومت ہند کلاً یا جزءً مالی امداد بہم پہونچائے اور جسے پارلیمان ذریعہ قانون ایسا قرار دیا ہو کہ وہ ادارہ قومی اہمیت رکھتا ہے۔

۶۳۔ ادارہ جات جو نفاذ دستور ہذا کے وقت۔ بنارس ہندو یونیورسٹی علیگڈھ مسلم یونیورسٹی اور دہلی یونیورسٹی کے نام سے موسوم ہوں نیز کوئی اور ادارہ جسے پارلیمان نے ذریعہ قانون ایسا قرار دیا ہو کہ وہ ادارہ قومی اہمیت رکھتا ہے۔

۶۴۔ سائنس یا حرفتی تعلیم کے ادارہ جات جنکو کلاً یا جزءً حکومت ہند کیجانب سے مالی امداد دیجاتی ہو اور جنکو پارلیمان نے ذریعہ قانون ایسا قرار دیا ہو کہ وہ قومی اہمیت کے ادارہ جات ہیں

۶۵۔ یونین ایجنسیاں اور ادارہ جات

(الف) پیشہ ورانہ۔ حرفتی یا فنی تعلیم کیلئے بشمول عہدہ داران کو توالی کی تعلیم کے

(ب) خصوصی تعلیم یا ریسرچ (اکتشاف) کی ترقی کیلئے

(ج) جرائم کی تفتیش اور سراغ میں بطریق سائنس یا فنی امداد کیلئے

۶۶۔ اعلیٰ تعلیم کے ادارہ جات یا ریسرچ (اکتشافی) اور سائنس اور فنی اداروں میں معیار کا تعین اور اشتراک عمل

۶۷۔ قدیم اور تاریخی یادگار اور داخلے نیز مقامات ماثر قدیمہ اور قدیمی موجودات جنکو پارلیمان نے بذریعہ قانون۔ قومی اہمیت کے قرار دیا ہو۔

۶۸۔ مساحت ہند۔ ہند کی پیمائش طبقات۔ الارض ہند کی نباتی۔ حیوانی اور نسل انسانی کی مساحت۔ موسمی پیمائش کے تنظیمات

۶۹۔ مردم شماری

۷۰۔ یونین کے سرکاری خدمات۔ کل ہند خدمات۔ یونین کا کمیشن برائے خدمات سرکاری

۷۱۔ یونین کے وظائف۔ بالفاظ دیگر۔ وہ وظائف جو حکومت ہند یا ہندوستان کے منضبط فنڈ کیجانب سے واجب الادا ہوں

۷۲۔ پارلیمان کے انتخابات ریاستوں کے ایوانہائے مقننہ کے انتخابات صدر جمہوریہ اور نائب صدر جمہوریہ کے مناصب کا انتخاب۔ انتخابی کمیشن۔

۷۳۔ پارلیمان کے ارکان کی تنخواہیں اور الونس مجلس مملکت کے صدر نشین اور نائب صدر نشین نیز ایوان عمومی کے خطیب اور نائب خطیب کی تنخواہیں اور الونس۔

۷۴۔ پارلیمان کے ہر ایک ایوان اور اسکے ارکان اور ہر ایوان کی کمیٹیوں کے اقتدارات مراعات اور تحفظات۔ پارلیمان کے مقرر کردہ کمیشنوں یا کمیٹیوں کے سامنے شہادت دینے اور دستاویزات پیش کرنیکے لئے اشخاص کی حاضری کیلئے پابندی

۷۵۔ مشاہرات۔ الونس۔ مراعات اور حقوق۔ صدر جمہوریہ اور گورنروں کی غیر موجودگی بوجہ رخصت سے متعلق۔ یونین کے وزراء کی تنخواہیں اور الونس۔ صدر ناظم حسابات و تنقیح کی ملازمت سے متعلق غیر موجودگی بوجہ رخصت اور دیگر شرائط کی نسبت تنخواہیں۔ الونس اور حقوق

۷۶۔ یونین اور ریاستوں کے حسابات کی تنقیح۔

۷۷۔ دستور تنظیم۔ اختیار سماعت اور اقتدارات متعلق بہ سوپریم کورٹ (بشمول ایسی عدالت

کی تخفیر کے) بجز ہ فیس جو وصول ہو۔ اشخاص جو سپریم کورٹ میں پیروی کے مجاز ہوں

۷۸۔ ہائیکورٹوں کا دستور اور تنظیم باستثنا احکام متعلق بہ عہدہ داران وملازمین ہائیکورٹ اشخاص جو ہائیکورٹوں میں پیروی کے مجاز ہوں۔

۷۹۔ کسی ریاست میں اوسکے اصلی مقام مستقر جو ہائیکورٹ ہے اوسکے اختیار سماعت کی توسیع کسی ایسے ہائیکورٹ سے اختیار سماعت کا اخراج جو اوس ریاست کے باہر کسی رقبہ سے ہو۔

۸۰۔ کسی ریاست کی متعلقہ جمعیت کوتوالی کے ارکان کے اختیار سماعت اور اقتدارات میں توسیع جو اوس ریاست کے باہر کسی رقبہ پر موثر ہو لیکن ایک ریاست کی کوتوالی مجاز نہوگی کہ اوس ریاست کے باہر کے کسی رقبہ میں اختیار سماعت اور اقتدارات استعمال کرے تاوقتیکہ اوس دوسری ریاست کی حکومت سے جس میں کہ ایسا رقبہ واقع ہو رضامندی حاصل نہ کیجائے اوس ریاست کے باہر کسی ریاست کی متعلقہ جمعیت کوتوالی کے ارکان کیجانب سے رقبہ جات ریلوے میں اقتدارات اور اختیار سماعت کی توسیع

۸۱۔ بین الریاستی نقل وطن۔ بین الریاستی قرنطینہ

۸۲۔ زرعی آمدنی کے سوا آمدنی پر محصول

۸۳۔ محصول کروڑگیری بشمول محصول برآمد۔

۸۴۔ محصول صنعت پر تمباکو اور دیگر سامان جو ہندوستان میں تیار یا پیدا ہو۔ باستثنا

(الف) انسانی استعمال کیلئے نشہ آور شراب

(ب) افیون ہندوستانی گانجہ اور دیگر حشی اشیاء و منشیات لیکن ادویاتی اور زیبائشی سامان شامل ہے جو شراب یا کسی ایسی شئے پر مشتمل ہو جو اندراج ہذا کے ذیلی فقرہ (ب) میں شامل ہے

۸۵۔ محصول کارپوریشن

۸۶۔ اثاثوں کی مالیت سرمایہ پر محصولات باستثنا اراضی زرعی اشخاص اور کمپنیوں کے کمپنیوں کے سرمایہ پر محصول

۸۷۔ محصول جائداد بہ تعلق ملک جو زرعی اراضی کے سوا ہو۔

۸۸۔ جائداد کی توریث پر محصول باستثنا اراضی زرعی

۸۹۔ میعادی سامان جو ریلوے، سمندر یا فضائی حمل و نقل میں سامان یا مسافرین پر عائد ہو

۹۰۔ تبادلہ حصص کمپنیاں اور بازاری بھاؤ کے مستقبل کے کاروبار کے ضمن میں محصولات باستثنا محصولات اسٹامپ

۹۱۔ بل آف ایکسچینج چیکس، پرامیسری نوٹس، دستاویزات حمل و نقل دستاویزات داد و ستد بیمہ کی پالیسی ... انتقال کفالتی حصص، نمائندگان اور رسائد کی نسبت محصول اسٹامپ کے شروح

۹۲۔ اخبارات اور اونکے مطبوعہ اشتہارات کی خرید یا فروخت پر محصولات

۹۳۔ مندرجہ فہرست ہذا امور کے منجملہ کسی امر کی نسبت خلاف ورزی قوانین کے جرائم

۹۴۔ مندرجہ فہرست ہذا امور کے منجملہ کسی امر کی غرض کیلئے دریافت ساقین اور اعداد و شمار

۹۵۔ مندرجہ فہرست ہذا امور کے منجملہ کسی ایک امر کی نسبت تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور اختیارات باستثنا سوپریم کورٹ بحری عدالتوں کا اختیار سماعت۔

۹۶۔ مندرجہ فہرست ہذا امور کے منجملہ کسی ایک امر کی نسبت رسوم لیکن اوسمیں کوئی ایسا رسوم داخل نہیں ہے جو کسی عدالت میں لیا جائے

۹۷۔ کوئی دوسرا امر جسکا ذکر فہرست دوم یا فہرست سوم میں درج نہو بشمول کسی ایسے محصول جو ان فہرستوں میں سے کسی ایک میں مندرج نہو۔

فہرست دوم

ریاستی فہرست

۱۔ امن عامہ (لیکن اوسمیں داخلی اقتدار کی امداد میں بحری، بری یا فضائی افواج یا یونین کی کوئی اور مسلح افواج کا استعمال شامل نہیں ہے۔

۲۔ کوتوالی بشمول ریلوے اور دیہی کوتوالی

۳۔ عدلیہ کا نظم و نسق تمام عدالتوں کی باستثنا سوپریم کورٹ و ہائیکورٹ کی تشکیل اور تنظیم ہائیکورٹ کے عہدہ داران اور ملازمین۔ لگان اور مالگزاری کی عدالتوں کو ضابطہ کار۔ رسوم جو تمام عدالتوں میں باستثنا سوپریم کورٹ لیا جائے۔

۴۔ مجالس تادیب خانہ جات۔ اور [illegible] جات اصلاح کمسن مجرمین اور اسی قبیل کے دیگر ادارہ جات اور اشخاص جو اون میں محبوس ہوں مجالس اور دیگر ادارہ جات کے استعمال کیلئے دوسری ریاستوں کے ساتھ انتظامات۔

۵۔ حکومت مقامی یعنی بلدیہ صفائی [illegible] اور اقتدارات [illegible] اضلاع معدنی بندوبست کے ارباب اقتدار نیز مقامی حکومت خود اختیاری یا [illegible] کی غرض کیلئے دیگر مقامی ارباب اقتدار

۶۔ صحت عامہ و حفظان صحت۔ دواخانہ جات و شفاخانہ جات

۷۔ اماکن مقدسہ باستثناء اون اماکن مقدسہ کے جو بیرون ہند واقع ہوں۔

۸۔ شراب منشی یعنی منشی شراب کی پیداوار۔ تیاری۔ تصرف حمل و نقل خریدی اور [illegible]

۹۔ بے بس اور بیروزگاروں کی امداد۔

۱۰۔ دفن اور قبرستان۔ مرگھٹ اور سمادھی

۱۱۔ تعلیم بشمول جامعات تابع احکام مندرجات ۶۳، ۶۴، ۶۵ و ۶۶ فہرست نمبر (۱) نیز اندراج ۲۵ فہرست نمبر ۳۔

۱۲۔ کتب خانہ جات عجائب خانہ جات نیز دیگر ماثل ادارہ جات جنکو ریاست [illegible] مالی امداد بہم پہونچائی جاتی ہو یا جن پر ریاست کی نگرانی قائم ہو۔ قدیم اور تاریخی کتبات اور اسنادات جو ایسی اشیاء کے سوا ہوں جنکو پارلیمان نے ذریعہ قانون قومی اہمیت کا قرار دیا ہو۔

۱۳۔ مواصلات یعنی شوارع پلین [illegible] گھاٹ اور دیگر وسائل نیز رو مرور جنکا ذکر فہرست نمبر (۱) میں نہ ہو۔ [illegible] ٹرام وے۔ رسی کے پلین۔ دریائی آبی راہیں اور وہاں کی آل و نقل تابع احکام فہرست نمبر (۱) و فہرست نمبر (۳) بہ تعلق ایسی آبی راہوں۔ سواریاں علاوہ اون سواریوں کے جو میکانیکی آلات سے چلتے ہوں۔

۱۴۔ زراعت بشمول تعلیم زراعت۔ اور [illegible] اہرام و حشرات کا تحفظ نیز نباتی امراض کا انسداد

۱۵۔ مویشیوں کی پرداخت۔ تحفظ اور اصلاح نیز امراض حیوانی کا انسداد حیوانات [illegible]

کی تعلیم اور اونکا علاج

۱۶۔ کشتکاری نیز داخلت مویشی کا انسداد

۱۷۔ آب یعنی سربراہی آب۔ آبپاشی اور نالے۔ بدررو اور پشتے۔ ذخیرہ آب اور قوت آبی تابع احکام مندرجہ ۵۶ فہرست نمبر (۱)

۱۸۔ اراضی یعنی حقوق در اراضی یا بہ اراضی۔ اراضی آسامیاں بشمول مالک زمین اور آسامی دار کے تعلقات کے نیز لگان کے وصولات اراضی زرعی کا انتقال اور حوالگی اصلاح اراضی و قرضہ جات زرعی آبادکاری

۱۹۔ صحراء

۲۰۔ جنگلی حیوانات اور پرندوں کا تحفظ

۲۱۔ ماہیات

۲۲۔ کورٹ آف وارڈز تابع احکام متذکرہ ۳۴ فہرست نمبر (۱) مکفولہ اور مقروضہ املاک

۲۳۔ معدنیات اور معدنی ترقی کی تنظیم تابع احکام فہرست نمبر (۱) بہ تعلق تنظیم و ترقی زیر نگرانی یونین

۲۴۔ صنعتیں تابع احکام متذکرہ ۵۲ فہرست نمبر (۱)

۲۵۔ گیاس اور کارہائے گیاس

۲۶۔ تجارت اور بیوپار اندرون ریاست تابع احکام متذکرہ ۳۳ فہرست سوم

۲۷۔ سامان کی پیداوار سربراہی اور تقسیم تابع احکام متذکرہ ۳۳ فہرست سوم

۲۸۔ مارکٹ اور میلے

۲۹۔ اوزان اور پیمانہ جات باستثناء قرارداد معیارات

۳۰۔ قرضہ دہندگی اور قرضہ دہندگان۔ مقروض مزارعین کی امداد۔

۳۱۔ مسافر خانے اور اونکے رکھوال

۳۲۔ کارپوریشن کی تشکیل تنظیم اور برخاستگی باستثناء اونکے جنکی صراحت فہرست نمبر (۱) میں کیگئی ہو نیز جامعات غیر تشکیل شدہ تجارتی۔ ادبی۔ سائنسی۔ مذہبی اور دیگر انجمنیں اور مجالس

انجمن ہائے امداد باہمی

۳۳۔ تھیٹریں اور ڈرامائی مظاہرے۔ سینمائیں تابع احکام متذکرہ ۶۰ فہرست نمبر (۱) کھیل۔ تفریحات اور تماشے۔

۳۴۔ بازی لگانا اور جوا۔

۳۵۔ کارہار اراضیات اور عمارات جو ریاست کے قبضہ میں ہوں۔

۳۶۔ جائداد کا حصول یا طلبی باستثنا راون اغراض کے جو یونین سے متعلق ہوں تابع احکام متذکرہ ۴۲ فہرست نمبر ۳۔

۳۷۔ ریاستی مقننہ کے انتخابات تابع احکام کسی قانون کے جسے پارلیمان نے وضع کیا ہو۔

۳۸۔ ریاستی مقننہ کے ارکان کی تنخواہیں اور الونس مجلس مقننہ کے خطیب و نائب خطیب نیز اگر مجلس قانون ساز ہو تو اوسکے صدر نشین اور نائب صدر نشین کی تنخواہیں اور الونس

۳۹۔ اقتدارات۔ مراعات اور تحفظات مجلس مقننہ اوسکے ارکان اور کمیٹیوں نیز اگر مجلس قانون ساز قائم ہو تو اوس مجلس اور کمیٹیوں کے۔ ریاستی ایوان قانون کی کمیٹیوں کے سامنے دستاویزات کی پیشکشی یا ادائی شہادت کیلئے حاضری اشخاص کی پابندی۔

۴۰۔ ریاستی وزراء کی تنخواہیں اور الونس

۴۱۔ ریاستی خدمات سرکاری۔ کمیشن برائے ریاستی خدمات سرکاری

۴۲۔ ریاستی وظائف یعنی وظائف جو ریاست کیجانب سے ریاستی منضبطہ فنڈ سے واجب الادا ہوں

۴۳۔ ریاست کا سرکاری قرضہ

۴۴۔ دفینہ

۴۵۔ اراضی مالگزاری بشمول تشخیص اور وصول زر مالگزاری۔ و دخلہ جات اراضی کی نگہداشت باغراض مالگزاری پیمایش اور واخلہ جات حقوق و انتقالات مالگزاری۔

۴۶۔ زرعی آمدنی پر محصول

۴۷۔ اراضی زرعی کی توریث کا محصول

۴۸۔ اراضی زرعی کی ملکیت کا محصول۔

۴۹۔ اراضیات اور عمارات پر محصول

۵۰۔ معدنی حقوق پر محصول تابع کسی قیود کے جو معدنی ترقی کیلئے پارلیمان ذریعہ قانون عائد کیا ہو

۵۱۔ محصول صنعت حسب ذیل سامان پر جو ریاست میں تیار یا پیدا ہوں نیز اسیقدر یا کمتر شرح سے مماثل سامان پر جو ہندوستان میں پیدا ہو یا تیار ہو متوازن محصولات

(الف) انسانی استعمال کیلئے مشتی شراب

(ب) افیون۔ گانجہ اور دیگر اشیاء منشی اور منشیات

لیکن اوسمیں ایسے طبی اور زینائشی ساختہ اشیاء داخل نہیں ہیں جو شراب یا کسی ایسی شئے پر مشتمل ہو جو اندراج ہذا ذیلی فقرہ (ب) میں مندرج ہو۔

۵۲۔ مصرف۔ استعمال یا فروخت کیلئے مقامی رقبہ میں داخلہ سامان پر محصول

۵۳۔ برقی کی فروخت یا مصرف پر محصولات

۵۴۔ اخبارات کے سوا دیگر اشیاء کی خرید یا فروخت پر محصولات

۵۵۔ اشتہارات پر محصول سوائے اون اشتہارات کے جو اخبارات میں مشتہر ہوں

۵۶۔ سڑک یا دریائی جہاز رانی کے ذریعہ مسافرین و رسامان کی حمل و نقل پر محصولات

۵۷۔ سواریوں پر محصولات۔ خواہ میکانیکی آلات سے چلنے والی ہوں یا نہوں جو سڑکوں کے استعمال کیلئے موزوں ہوں بشمول ٹرام گاڑیاں تابع احکام متذکرہ ۳۵ فہرست سوم

۵۸۔ چوپایوں اور کشتیوں پر محصولات۔

۵۹۔ محصول راہداری۔

۶۰۔ پیشہ جات۔ تجارت۔ کاروبار اور ملازمتوں پر محصولات

۶۱۔ محصولات بر اشخاص

۶۲۔ تعیشات پر محصولات بشمول محصولات تفریحات۔ تماشوں۔ شرطوں اور قمار بازی کے

۶۳۔ شرح محصول اسٹامپ بہ تعلق دستاویزات سوا اون دستاویزات کے جو محصول اسٹامپ کے شرح کے تعلق سے فہرست نمبر (۱) کے احکام میں مندرج ہوں۔

۶۴۔ [illegible] ورزی قوانین کوئی امور مندرجہ فہرست ہذا

۶۵. تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور اقتدارات باستثنائے سپریم کورٹ بہ تعلق کوئی امور متذکرہ فہرست ہذا کے

۶۶. رسوم بہ تعلق کسی امر متذکرہ فہرست ہذا لیکن اُس میں کوئی ایسا رسوم داخل نہیں ہے جو کسی عدالت میں وصول کیا جائے

فہرست سوم

متبادل فہرست

۱. فوجداری قانون بشمول اون تمام ابواب جو بوقت نفاذ دستور ہذا انعزیرات ہند میں شامل ہوں لیکن کسی ایسے قوانین کی خلاف ورزی کے جرائم کو خارج کیا جائیگا جو کسی امر متذکرہ فہرست نمبر (۱) یا فہرست نمبر (۲) میں شریک ہو نیز بحری بری یا فضائی فوج یا کوئی دیگر مسلح افواج یونین کے استعمال کو داخلی اقتدار کی امداد سے خارج کیا جائے گا

۲. ضابطہ فوجداری بشمول وہ تمام امور کے جو دستور ہذا کے نفاذ کے وقت مجموعہ ضابطہ فوجداری میں شامل ہوں۔

۳. انسداد نظربندی ایسے وجوہ کے باعث جو ریاست کے تحفظ سے متعلق ہوں امن عامہ کی برقراری۔ رسد اور خدمات کی برقراری جو طبقات کے لئے ضروری ہو اشخاص جو ایسی نظربندی کے تابع ہوں۔

۴. قیدیوں کا ایک ریاست سے دوسری ریاست میں اخراج ملزمین اور اون اشخاص کا اخراج جو انسدادی نظربندی کے تابع اون وجوہ کے باعث ہوں جو فہرست ہذا کے اندراج نمبر (۳) میں مذکور ہے۔

۵. ازدواج اور طلاق۔ اطفال اور نابالغین۔ تبنیت۔ وصیت۔ متروکہ اور وراثت خاندان مشترکہ اور تقسیم وہ تمام امور جنمیں فریقین عدالتی کارروائیوں میں نفاذ دستور ہذا سے عین ماقبل اپنے شخصی قانون کے تابع تھے

۶. انتقال جائداد سوائے اراضی زرعی کے نیز تمسکات اور دستاویزات کی رجسٹری

۷۔معاہدات بشمول شراکت۔کارندگی۔معاہدات حمل ونقل اور دیگر خاص اقسام کے معاہدات لیکن اوسمیں ایسے معاہدات شامل نہیں ہیں جو زرعی اراضی سے متعلق ہوں۔

۸۔قابل ارجاع نالش مفرئیں

۹۔خسارہ اور دیوالیہ

۱۰۔امانت اور امنا

۱۱۔منتظمین اعلیٰ اور سرکاری امناء

۱۲۔شہادت اور حلف قوانین کا اعتراف۔سرکاری افعال ورانشہ نیز عدالتی کارروائیوں میں اقبال

۱۳۔ضابطہ دیوانی بشمول اون تمام امور کے جو بوقت نفاذ دستور ہذا مجموعہ ضابطہ دیوانی میعاد سماعت اور ثالثی میں شریک ہوں

۱۴۔تحقیر عدالت لیکن سوپریم کورٹ کی تحقیر اوسمیں داخل نہیں ہے۔

۱۵۔آوارہ گردی۔بھٹکے ہوئے اور تارک وطن قبائل

۱۶۔جنون ومخبوط الحواسی۔بشمول اون مقامات کے جو ایسے مجانین یا مخبوط الحواسوں کو داخل کیا جاتا ہو یا علاج کیا جاتا ہو۔

۱۷۔انسداد ایذارسانی بہ جانوراں

۱۸۔غذائی اشیاء اور دیگر اشیاء کی آمیزش

۱۹۔ادویات۔اور زہر تابع احکام متذکرہ ۵۹ فہرست نمبر(۱) بہ تعلق افیون

۲۰۔معاشی اور سماجی منصوبہ بندی

۲۱۔حرفتی اور صنعتی تصرفات کلی (مناپولی) مشترکہ کمپنیاں اور امناء

۲۲۔انجمنہائے اتحاد مزدوران صنعتی اور عمالی نزاعات

۲۳۔سماجی تحفظ اور سماجی بیمہ۔ملازمت اور بیروزگاری

۲۴۔بہبودی مزدوران بشمول شرائط کاربار۔پراویڈنٹ فنڈ۔ملازمین کی ذمہ داریاں معاوضہ مزدوران معذوری اور ضعیف العمری کے وظائف اور زچگی کی سہولتیں

۲۵۔ عمال کی حرفتی اور فنی تربیت

۲۶۔ قانون۔ طب اور دیگر پیشہ جات

۲۷۔ اپنے اصلی جائے سکونت سے بے گھر ہونے پر ایسے اشخاص کی امداد اور باز آباد کاری بوجہ قیام مملکت ہائے ہندوستان اور پاکستان۔

۲۸۔ خیرات اور خیراتی ادارہ جات خیراتی اور مذہبی خطایا اور مذہبی ادارہ جات

۲۹۔ ایک ریاست سے دوسری ریاست میں متعدی یا سارید امراض پھیلنے سے روکنے یا ایسے حشرات کا انسداد جو اشخاص۔ جانور یا پودوں کو متاثر کرتے ہوں

۳۰۔ اہم اعداد و شمار بشمول رجسٹری ولادت و ممات

۳۱۔ بندرگاہ جو ان بندرگاہوں کے سوا ہوں جنکو پارلیمان نے بذریعہ قانون یا تحت قانون نافذہ۔ بڑے بندرگاہ قرار دیا ہو۔

۳۲۔ جہازرانی اور دریائی آب راہوں کی جہازرانی جو ایسے جہازوں سے کیجائے جو میکانکی سامان سے مکمل ہوں نیز ایسے آب راہوں کے راستہ کے قواعد اور دریائی جہازرانی پر مسافرین اور سامان کی حمل و نقل تابع ان احکام کے جو فہرست نمبر (۱) میں قومی آبراہوں سے متعلق موجود ہیں۔

۳۳۔ تجارت اور بیوپار۔ پیداوار۔ رسد اور تقسیم اشیاء صنعتی کی جہاں یونین کیجانب سے ایسے صنعتوں کی نگرانی کو پارلیمان نے بذریعہ قانون یہ قرار دیا ہو کہ مفاد عامہ کیلئے قرین مصلحت ہے

۳۴۔ نگرانی قیمت اشیاء

۳۵۔ سواریاں جو میکانکی طور پر چلتی ہوں بشمول ان اصل اشیاء کے جن پر محصولات ایسے سواریوں کیلئے عائد کئے جاتے ہیں

۳۶۔ کارخانہ جات

۳۷۔ بائیلرس۔

۳۸۔ برقی روشنی

۳۹۔ اخبارات۔ کتب اور مطابع

۴۰۔ مقامات آثار قدیمہ اور باقیماندہ اشیاء سوا ان کے جنکو پارلیمان نے بذریعہ قانون یہ قرار دیا ہو کہ

وہ قومی اہمیت کے حامل ہیں

۴۱۔ جائداد کی حفاظت۔ انتظام اور تصرف (بشمول اراضی زرعی) جسکو قانون نے تخلیہ کنندگان کی جائداد قرار دیا ہو

۴۲۔ اصول جو یونین یا ریاست یا کوئی اور عوامی غرض کیلئے جائداد کا حصول طلبی کیلئے معاوضہ کا اصول جو قائم کیا جائے اور ایسی صورت نیز وہ طریقہ جسکے ذریعہ ایسا معاوضہ دیا جائے۔

۴۳۔ وصولی بہ تعلق محصولات اور دیگر سرکاری مطالبات کے جو ریاست کو وصول شدنی ہوں بشمول بقایا زر مالگزاری اور رقوم جو بعنوان بقایا اوس ریاست کے باہر واجب الوصول ہوں۔

۴۴۔ رسوم اسٹامپ سوائے اوس حق یا رسوم کے جو عدالتی رسوم کے ذریعہ وصول ہو لیکن اوسمیں رسوم اسٹامپ کے شروح داخل نہیں ہیں۔

۴۵۔ دریافت اور اعداد و شمار امور مصرحہ فہرست نمبر ۲ یا نمبر ۳ کے کسی ایک امر کی اغراض کیلئے

۴۶۔ تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور اقتدارات بجز سوپریم کورٹ کے بہ تعلق امور متذکرہ فہرست ہذا میں سے کسی ایک کے

۴۷۔ رسوم بہ تعلق فہرست ہذا میں سے کسی ایک امر کے لیکن اوسمیں وہ رسوم داخل نہیں ہے جو کسی عدالت میں لیا جائے۔

ضمیمہ ہشتم

[دفعات ۳۴۴ (۱) اور ۳۵۱]

زبانیں

۱۔ آسامی	۵۔ کنڑی	۹۔ اوریائی	۱۳۔ تلنگی
۲۔ بنگالی	۶۔ کشمیری	۱۰۔ پنجابی	۱۴۔ اردو۔
۳۔ گجراتی	۷۔ ملیالم	۱۱۔ سنسکرت	
۴۔ ہندی	۸۔ مرہٹی	۱۲۔ تامل	

تمت

احکام و فیصلہ جات متعلقہ دفعات دستور ہند

(۱) ہندوستان کا وہ دستور جسے مجلس دستور ساز نے وضع کیا ہے۔ ہندوستان کے دوسرے حصص کی طرح حیدرآباد کے لیے بھی یہی دستور ہوگا اور تاریخ نفاذ سے مذکور دستور حیدرآباد میں نافذ ہوگا اور اُس تاریخ سے وہ تمام دستوری احکام جو سابق میں نافذ تھے بصورت اختلاف منسوخ اور کالعدم ہوں گے۔ (ملاحظہ ہو فرمان مورخہ ۲۴۔ نومبر ۱۹۴۹ء)

(۲) ریاست بہار کے املاک اور نگرانداری کے انتظام کا قانون۔ پٹنہ ہائیکورٹ سے حسب دفعہ ۱۴ کالعدم قرار دیا گیا ہے جس کے باعث ۵۰ اسٹیٹ جس کی سالانہ آمدنی پچاس ہزار روپیہ سے زائد ہے اور جن کو حکومت نے اپنی نگرانی میں لے لیا تھا۔ اس فیصلہ ہائیکورٹ کے مدنظر اُن کو حکومت نے واپس کردیا (ملاحظہ ہو حکومت بہار کا اعلامیہ مورخہ ۲۔ جولائی ۱۹۵۰ء)

(۳) دفعہ ۶ قانون تعبیر و اطلاق قوانین ہند کی اطلاق کے لئے کالعدم اور منسوخ شدہ قانون میں کوئی امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔ (۵۲ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۴۰)

(۴) بمبئی کا قانون انسداد مئے نوشی اس لیے قابل تنسیخ ہے کہ یہ بنیادی حقوق کے مغائر ہے کیونکہ اس کے ذریعہ دفاعی خدمات کے ملازمین کو شراب کے جو لائسنس دیئے گئے ہیں وہ امتیازی سلوک کے موجب ہیں۔ اس لیے یہ قانون کالعدم ہے۔ دفعات ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ و ۲۲۶ سے استدلال کیا گیا۔ ہنوز بمبئی ہائیکورٹ سے فیصلہ نہیں ہوا (بلسارا مدیر اخبار جام جمشید بنام ریاست بمبئی شدائرہ بتاریخ ۱۳۔ اپریل ۱۹۵۰ء) بہ دوران بحث یہ واضح کیا گیا کہ حکمنامہ تاکیدی (MANDAMUS) بالعموم اوس وقت چاہا جاتا ہے جہاں کہ کوئی قطعی کام کرنا ہے لیکن کسی امر میں کسی کی جانب سے اجتناب کرنے کے لیے اس حکمنامہ کی خواہش نہیں کی جاسکتی (ملاحظہ ہو روئداد بمبئی ہائیکورٹ مورخہ ۸۔ اگسٹ ۱۹۵۰ء)

(۵) انجینرنگ کالج مدراس اور میڈیکل کالج مدراس میں بغرض تعلیم شرکت کے لیے نشستیں بروئے حکم سرکاری فرقہ واری اساس پر محفوظ کئے جاتے تھے۔ لیکن جلسہ کاملہ مدراس ہائیکورٹ نے اس حکم سرکاری کو بنیادی حقوق کے مغائر قرار دیا اور اس لیے اس کو قابل تنسیخ قرار دیا۔ اس لیے کہ دستور ہند۔ کسی شہری یا فرد کی آزادی کے حقوق کو تسلیم کرتا ہے۔ طبقہ واری آساس پر حقوق کا دینا امتیازی سلوک کا موجب ہے جسے دستور ہند کالعدم قرار دیتا ہے۔ اس لیے انجینرنگ کالج اور میڈیکل کالج میں شرکت کے لیے جن دو طلباء نے حکومت مدراس کے مقابلہ میں حکمنامہ تاکیدی کی جو درخواست مدراس ہائیکورٹ میں پیش کی تھی اس کو اجلاس کاملہ نے منظور اور حکمنامہ کو قطعی کر دیا (دورائی راجن بنام ریاست مدراس نسبت شرکت میڈیکل کالج وسی آر سرینواسن بنام ریاست مدراس نسبت شرکت انجینرنگ کالج۔ فیصلہ جلسہ کاملہ مدراس ہائیکورٹ مصدرہ ۲۷۔ جولائی ۱۹۵۰ء بحوالہ دفعات ۱۳-۱۴-۱۵- ۲۹ (۲)-۴۶ و ۲۲۶)

(۶) عدالتی خدمات پر تقررات کے لیے فرقہ جات کی جو باری ذریعہ حکم مجریۂ حکومت مدراس قایم کی گئی ہے وہ چونکہ عمل مساوات کے مغائر ہے جس سے بنیادی حقوق سلب ہوتے ہیں اس لیے اس لیے حکمنامہ معدلتی (۱۵۷۸۲/۱۹۵۰ء) صادر کیا جائے۔ مدراس ہائیکورٹ نے اس کو نمبر پر لے کر ریاست مدراس کو جواب پیش کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ (ملاحظہ کامارا جوایڈوکیٹ بھیاورم بنام ریاست مدراس باجلاس متفقہ مدراس ہائیکورٹ مورخہ ۳۱۔ جولائی ۱۹۵۰ء بحوالہ دفعات ۱۵ و ۱۶)

(۷) کاروبار کو جاری رکھنے کا حق سوپریم کورٹ نے تسلیم کیا ہے۔ دفعہ ۱۹ ضمن (۱) فقرہ (ج) کا حوالہ دیا گیا (ملاحظہ ہو رشید احمد بنام جبیب احمد علاقہ اوتر پردیش یعنی علاقہ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ۔ فیصلہ سوپریم کورٹ مصدرہ ۱۹۔ مئی ۱۹۵۰ء مطبوعہ بہ ڈومنین لا رپورٹ ماہ اگسٹ ۱۹۵۱ء شتہرہ ناگپور)

(۸) ریاست بہار میں خارج البلد کیے جانے کا حکم قابل تنسیخ قرار دیا گیا۔ دفعہ ۱۹ ضمن (۱) فقرہ (ھ) کا حوالہ دیا گیا (ملاحظہ ہو فیصلہ پٹنہ ہائیکورٹ مورخہ ۳۰۔ مارچ ۱۹۵۰ء)

(۹) سواری کے لیے موٹر کے اجازت ناموں کی تجدید کا حق تسلیم کیا گیا۔ دفعہ ۱۹ ضمن (۱) فقرہ (ج)

کا حوالہ دیا گیا (ملاحظہ ہو فیصلہ سوپریم کورٹ مصدرہ ۲- مئی سنہ ۱۹۵۰ء بہ مقدمہ دھرم تولہ وغیرہ بنام مجلس سواریہائے موٹر دہلی برائے لائسنس دہلی تا متھرا اور (۲) بھوپ سنگھ شرما ساکن دہلی نسبت تجدید لائسنس مابین دہلی ، میرٹھ)

(۱۰) اوتر پردیش یعنی یو۔پی کی حکومت نے خانگی موٹر لاریوں کا لائسنس جاری کرنا بند کر دیا تھا اسلیئے کہ خود حکومت۔حمل و نقل کے اس کاروبار کو قومیانہ چاہتی تھی۔موٹر لاریوں کی انجمن واقع الہ آباد کی درخواست برائے حکمنامہ معدلتی (Mandamus) ۔الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہونے پر جلسۂ کاملہ نے درخواست منظور کرتے ہوئے ریاستی حکومت کو اجازت نامہ جاری کرنے کا حکم باین صراحت صادر کیا کہ اگر حکومت۔اس کاروبار کو قومیانہ چاہتی ہے تو اس کے لیے مستقل بالذات علیحدہ قانون بنائے اور اوس پر عمل کرے مگر موجودہ قانون سواریہائے موٹر کے تحت ایسا عمل اس لیے جائز نہیں ہے کہ اُس سے عوام کے کاروباری حقوق متاثر ہوتے ہیں۔(ملاحظہ ہو فیصلہ جسٹس سپرو باجلاس کاملہ الہ آباد ہائیکورٹ مورخہ ۱۲- مئی سنہ ۱۹۵۰ء بحوالہ دفعات ۱۴-۱۹ (۱) ضمن (ز) و ۲۲۶)

(۱۱) مدھیا پردیش (سی۔پی) کے ضلع ساگر میں بیڑی بنانے والوں نے حکومت ناگپور کے خلاف۔سوپریم کورٹ کے وکیشن جج جسٹس مہاجن کے پاس درخواست برائے حکمنامہ ہدایتی (Mandamus) باین استدعا پیش کی کہ زراعتی موسم میں بیڑی سازی کی جو ممانعت کی گئی ہے اس حکم کو حکومت جاری نہ کرے۔یہ درخواست نمبر پر لی گئی (ملاحظہ ہو حکم مصدرۂ ۲۴ جون سنہ ۱۹۵۰ء بحوالہ دفعہ ۱۹ (۱) ضمن (ح))

(۱۲) میر لائق علی سابق وزیر اعظم ریاست حیدرآباد کی نظربندی بروئے دستورالعمل تحفظ حیدرآباد غیر قانونی تھی اور ۲۶- جنوری سنہ ۱۹۵۰ء کے بعد یعنی نفاذ دستور ہند کے بعد دستور مذکور کالعدم ہو گیا تھا اس لیئے اون کی فراری میں جن ۱۷ ملزمین نے مدد دی تھی وہ مرتکب جرم نہیں قرار پاتے۔دفعات ۱۳-۱۴-۱۹-۲۱-۲۲-۲۲۶ و ۲۲۸ کا حوالہ دیا گیا (ملاحظہ ہو فیصلہ جلسۂ کاملہ ہائیکورٹ ریاست حیدرآباد مصدرۂ ۱۱- اگست سنہ ۱۹۵۰ء)

(۱۳) قانون انسداد نظربندی بابتہ سنہ ۱۹۵۰ء کی دفعہ (۱۱) دستور ہند کے دفعہ (۲۲) ضمن (۷)

کے منافی ہے اِس لیئے قانون مذکور دفعہ ۱۴ کالعدم ہے مگر اصول تخریبی کے مدنظر۔ نظر بندکی درخواست رہائی منظور نہیں ہوسکتی لہٰذا اُس کی درخواست برائے حکمنامہ حبس بیجا لائق اخراج ہے (فیصلہ سوپریم کورٹ چیف جسٹس کانیا۔ پتنجالہ شاستری۔ مکرجیا دیس آر داس ججان بغلبۂ آراء نافذ) قانون مذکور کی دفعہ ۱۴ کے علاوہ اُس کی دفعہ ۱۲ بھی خلاف دستور ہند ہے اِس لیئے کالعدم ہے جس کے مدنظر۔ نظر بند کی درخواست رہائی از حبس بیجا قابل منظوری ہے۔

(فضل علی و مہاجن ججان مغلوب رائے) دفعات ۱۳-۱۴-۱۹-۲۱-۲۲ و ۳۲ دستور ہند کا حوالہ دیا گیا (ملاحظہ ہو لیڈنگ کیس۔ گوپالن بنام ریاست مدراس منفصلہ سوپریم کورٹ مصدرہ ۱۹-مئی سنہ ۱۹۵۰ء آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۵۰ء سوپریم کورٹ صفحات ۲۷ تا ۱۲۴)

(۱۴) دہلی کے اخبار "آرگنائزر" پر اشاعت سے پہلے حکومت دہلی کی جانب سے سنسر یعنی احتساب قایم کیا گیا تھا جس کو سوپریم کورٹ نے اِس لیے برخاست کردیا کہ یہ عمل خیال کی آزادی کے مغائر ہے (ملاحظہ ہو فیصلہ سوپریم کورٹ مورخہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۵۰ء دفعہ ۱۹ ضمن (۱) فقرہ (الف) کا حوالہ دیا گیا۔)

(۱۵) بمبئی کے ایک ہفتہ واری اخبار "کراس روڈ" کا داخلہ ریاست مدراس میں ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ جس کو سوپریم کورٹ نے اِس امتناع کے برخاست کا حکم دیا کیونکہ یہ عمل بنیادی حقوق کے مغائر ہے (ملاحظہ ہو فیصلہ سوپریم کورٹ مصدرہ ۲۶-مئی سنہ ۱۹۵۰ء دفعہ ۱۹ ضمن (۱) و ۳۲ کا حوالہ دیا گیا)

(۱۶) ڈاکٹر کھرے صدر جماعت مہاسبھا کو دہلی سے خارج البلد ہونے کا حکم منجانب حکومت دیا گیا تھا جس کی تنسیخ کے لیے درخواست سوپریم کورٹ میں پیش ہونے پر یہ قرار دیا گیا کہ حکومت کا مجریہ حکم۔ ڈاکٹر کھرے کی سرگرمیوں کے مدنظر واجبی قیود کے تحت جائز ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کی درخواست ناقابل منظوری ہے۔ دفعہ ۱۹ ضمن ہائے ا و ۵ کا حوالہ دیا گیا (ملاحظہ ہو فیصلہ سوپریم کورٹ مصدرہ ۲۶-مئی سنہ ۱۹۵۰ء)

(۱۷) قانون تحفظ اَمن عامہ بہار نشان (۳) بابتہ سنہ ۱۹۵۰ء کے تحت جس قدر نظر بندیاں عمل میں آئی ہیں وہ سب اِس لیئے لائق برخاست ہیں کہ قانون مذکور خود بروئے دستور ہند کالعدم ہے کیونکہ

دستور کے دفعہ ۳۹۴ میں بعض دفعات کو فوری اور بقیہ جملہ دفعات کو ۲۶۔ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء سے
قابل نفاذ قرار دیا گیا ہے۔ دفعہ ۳۶۷ (۱) میں قانون تعبیر و اطلاق قوانین ہند کو متعلق قرار دیا گیا
ہے جس کی دفعہ ۵ ضمن (۳) میں یہ حکم ہے کہ جب کسی قانون کے نفاذ کی کوئی تاریخ مقرر ہو تو
اُس کا نفاذ اُس تاریخ کے ماقبل رات کے بارہ بجے سے ہوگا۔ دفعہ ۶۰ میں یہ حکم ہے کہ صدر
جمہوریہ اپنے عہدہ پر فائز ہونے سے پہلے حلف لیں گے۔ جریدہ غیر معمولی حکومت ہند مورخہ
۲۶۔ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء سے ظاہر ہے کہ گورنر جنرل نے دستور ہند کا اعلان دن کے سوا دس بجے
کیا جس پر صدر جمہوریہ نے اپنے عہدہ کا حلف لیا۔ بنا برآن ۲۵۔ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء کے بعد کی رات کے
بارہ بجے ہی سے جبکہ تحفظات کے یہ قوانین کالعدم ہو گئے تھے تو کالعدم شدہ قوانین کا احیاء
کسی قانون مابعد کے ذریعہ بروئے دفعہ ۳۷۲ نہیں ہو سکتا کیونکہ قانون کی اطلاقیت کا حکم ان ہی
قوانین پر موثر ہوگا۔ جو قوانین کالعدم ہو جائیں ان پر اطلاقیت نہیں ہوتی اس لیے سوا دس گھنٹہ
کے اس خلا اور شگاف کے باعث۔ سابقہ قوانین جو بنیادی حقوق کے مغائر ہیں کالعدم متصور
ہوں گے دفعات ۱۳-۱۴-۱۹-۲۱-۲۲-۶۰-۲۶۶-۳۶۷-۳۷۲-۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ کا حوالہ
دیا گیا (ملاحظہ ہو برہمیشور پرشاد بنام ریاست بہار و دیگر۔ پٹنہ ہائیکورٹ اجلاس متفقہ۔ آل انڈیا
رپورٹر سال سنہ ۱۹۵۰ء پٹنہ صفحہ ۲۶۵)

(۱۸) مقدمہ نمبر ۱۷ کے اسی اصول کے مدنظر کلکتہ ہائیکورٹ کے جلسہ کاملہ نے بھی نظربندوں
کو رہا کر دیا (ملاحظہ ہو سونیل کمار بوس و دیگر بنام چیف سکریٹری حکومت مغربی بنگال و دیگر آل انڈیا
رپورٹر سنہ ۱۹۵۰ء کلکتہ صفحہ ۴۷)

(۱۹) مقدمہ نمبر ۱۷ کے اس اصول سے اوڑیسہ ہائیکورٹ کے جلسہ کاملہ نے اختلاف کیا کہ رات
کے بارہ بجے سے دن کے سوا بجے کا جو فصل اور وقفہ بیان کیا گیا ہے یہ ناقابل لحاظ امر ہے۔
البتہ بنیادی حقوق کی کسوٹی پر اطلاقیت کے احکام کو جانچنا چاہیئے جس میں اگر ابہام ہو تو آزادی
کا فائدہ عوام کو ملے گا نہ کہ ریاست کو۔ دفعات ۱۳- ۱۹- ۲۲- ۲۲۶- ۳۷۲ و ۳۷۳ سے بحث
کی گئی (ملاحظہ ہو پرہلاد جینا بنام ریاست اوریسہ۔ اجلاس کاملہ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۵۰ء
اوریسہ صفحہ ۱۵۷)

(۲۰) ہائیکورٹ مدھیا بھارت (گوالیار و اندور) نے یہ طے کیا کہ دفعات ۳۲ اور ۲۲۶ میں جب
سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کے اختیارات حکمنامجات کا موازنہ کیا جائے تو دفعہ ۲۲۶ میں لفظ
"کسی اور غرض" جو مستعمل ہوئے ہیں وہ اصول لف و نشر کے لحاظ سے صوابدید عدالت میں داخل
ہیں۔ لہذا حکمنامہ ہدایتی (Mandamus) اوس وقت تک جاری نہیں ہوتا جب تک کہ
درخواست گذار تمام انتظامی مراحل طے نہ کرلے جو اوسے حاصل ہیں دفعات ۳۲-۲۲۶-۲۴۵
اور ضمیمہ جات کا حوالہ دیا گیا (ملاحظہ ہو ہرمندر ناتھ شرما بنام ریاست مدھیا بھارت۔ آل انڈیا
رپورٹر سنہ ۱۹۵۰ء مدھیا بھارت صفحہ ۴۶)

(۲۱) بہار کے آرڈیننس انسداد نظربندی نشانات (۱۱/۲) بابتہ سنہ ۱۹۵۰ء کو جو گورنر نے تحت
دفعہ ۲۱۳ (۱) دستور ہند بہ شکل آرڈیننس جاری کیا وہ کالعدم نہیں ہے کیونکہ امور متذکرہ کا اطمینان
کر لیا گیا۔ دفعہ ۱۹ و ۱۶۶ (۲) دستور ہند سے بحث کی گئی (ملاحظہ ہو رتن رائے بنام ریاست بہار
جلسہ کامل ہائیکورٹ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۵۰ء پٹنہ صفحہ ۳۳۲)

(۲۲) ریاست حیدرآباد کے سررشتہ امور مذہبی کو ناواجبی طور پر اختیار سماعت میں دست اندازی
کا کوئی استحقاق حاصل نہیں ہے۔ بصورت اقدام ہائیکورٹ کو حکمنامہ معدلتی (
[illegible]) اجرا کرنے کا اختیار ہے۔ (منالال بنام ناظم امور مذہبی ریاست
حیدرآباد۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۵۰ء حیدرآباد صفحہ ۱۔ بحوالہ دفعہ ۲۲۶ دستور ہند)

(۲۳) ریاست حیدرآباد میں برخاست جاگیرات کا دستور العمل مورخہ ۱۵۔ اگسٹ ۱۹۴۹ء
اور معاوضہ بکشت بہ جاگیرداران کا دستور العمل مورخہ ۲۵۔ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء کو صدر جمہوریہ
نے بھی سنہ ۱۹۵۰ء کو توثیق کیا (دفعہ ۳۱۔ سے مدد لیگئی)

(۲۴) پی رنگا ریڈی کی درخواست جو حضور نظام کے انتظامات سواری کی نسبت
سپریم کورٹ میں بحوالہ دفعہ ۳۲ دستور ہند پیش ہوئی تھی وہ سپریم کورٹ سے
خارج کی گئی (ملاحظہ ہو رنگا ریڈی بنام ریاست حیدرآباد۔ مورخہ ۱۱۔ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء)

(۲۵) قانون افواج ہند بابتہ سنہ ۱۹۵۰ء کی دفعہ ۲ کے ذریعہ اناث کو فوجی خدمت کا
نا اہل قرار دیا گیا (دفعہ ۳۳ کو ملحوظ رکھا گیا۔ ملاحظہ ہو آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۵۰ء شعبہ

مضمون صفحہ ۱۱۸)

(۲۶) بروئے ضمن (۴) دفعہ ۲۷۴ دستور ہند ۔ ریاست حیدرآباد کی جو ڈیشل کمیٹی کے ۲۷۵ متدائرہ مرافعوں کی ساعت اور تصفیہ کے لیے سوپریم کورٹ کا ایک علیحدہ بنچ قایم کیا گیا جو سوپریم کورٹ کا ایک جج اور عارضی طور پر دو جج ان ہائیکورٹ حیدرآباد پر مشتمل ہوگا (ملاحظہ ہو حکم صدر جمہوریہ مورخہ ۷ ۔ جون ۱۹۵۰ء)

(۲۷) ایک قتل کے مقدمہ میں ٹراونکور اور کوچین ہائیکورٹ کے جلسہ متفقہ سے جس میں وہاں کے چیف جسٹس شریک تھے سزائے قید صادر ہوئی ۔ اس پر ملزم کی جانب سے تحت دفعہ ۲۲۴ دستور ہند ۔ یہ درخواست پیش ہوئی کہ فیصلہ مذکور کسی تاثیر قانونی کا حامل نہیں ہے کیونکہ مسٹر کنی رامن چیف جسٹس کی عمر ۶۰ سال کی ہوچکی ہے اور یہ پبلک سروس کمیشن کے رکن رہ چکے ہیں اس لئے ان کی ماموری خلاف دستور ہند ہونے کے باعث فوجداری مقدمہ کالعدم ہے ۔ یہ مسئلہ ٹراونکور کوچین ہائیکورٹ کے علیحدہ بنچ پر پیش ہوا جس میں ملزم کی درخواست کو باین وجہ خارج کیا گیا کہ ایک جج کو جو درا صل بر سر خدمت ہو کسی طرح معرض بحث میں نہیں لایا جاسکتا اور نہ اس کے تقرر پر کوئی حملہ کیا جاسکتا ہے (ملاحظہ ہو ٹورانٹو ریلوے کمپنی بنام شہر ٹورانٹو ر ۔ ۱۹ (ڈومنین لا رپورٹ) سوپریم کورٹ انٹاریو شتل بہ ۵ ججان (۲) انسیکلوپیڈیا قانون اور ضابطہ ریاست متحدہ امریکہ جلد ۲۳ (۳) دستوری قیود مصنفہ کولے جلد دوم ۔ محولہ فیصلہ مورخہ ۴ ۔ جولائی ۱۹۵۰ء بمقدمہ قتل بھوانی)

(۲۸) قانون نزاعات صنعتی بابتہ ۱۹۵۰ء کے تحت صنعتی ٹریبونل کا جو فیصلہ ہو اوس کا اپیل سوپریم کورٹ میں جائز ہے (دفعہ ۱۳۶ کا حوالہ دیا گیا ۔ ملاحظہ ہو مقدمہ بھارت بنک فیصلہ سوپریم کورٹ مورخہ ۲۶ ۔ مئی ۱۹۵۰ء)

(۲۹) ناگپور کے ایک انگریزی روزنامہ "نیولیڈر" کے ایڈیٹر مسٹر کریپے نے ناگپور ہائیکورٹ میں یہ درخواست برائے اجراء حکمنامہ سلبی (Quo Warranto) پیش کی کہ ناگپور ہائیکورٹ کے ایڈوکیٹ جنرل مسٹر شیوڈے کی عمر ۶۰ سال ہوچکی ہے اور وہ ایک وظیفہ یاب جج ہائیکورٹ تھے اس لیے ان کا تقرر ایڈوکیٹ جنرل کے عہدہ پر باقی

نہیں رہ سکتا۔ دفعہ ۱۶۵ دستور ہند کا حوالہ دیا گیا۔ اجلاس متفقہ نے اس درخواست کو نمبر پہلے کر طرفشانی سے وجہ دریافت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو تجویز مصدرہ ۲۔ اگسٹ سنہ ۱۹۵۵ء)

(۳۰) مسٹر نیا منی۔ لیڈر تامل ناڈ گروپ مقننہ کوچین و ٹراونکور نے مسٹر ورگیس خطیب مجلس مقننہ کے خلاف یہ درخواست حکمنامہ سلبی (Quo Warranto) پیش کی کہ ضمیمہ اوّل کے باب (ب) کی ریاستوں میں ایوان مقننہ کا کوئی خطیب نہیں ہوتا چونکہ موجودہ خطیب۔ دستور ہند کے مغائر ہے اس لئے فرائض خطابت انجام دینے سے باز رکھا جائے۔ دفعات ۱۷۸۔ ۲۲۶ و ۳۸۵ کا حوالہ دیا گیا۔ لیکن ہائیکورٹ نے اس درخواست کو خارج کر دیا (ملاحظہ ہو فیصلہ مصدرہ یکم جولائی سنہ ۱۹۵۵ء)

(۳۱) ریاست میسور کے ارکان مقننہ کے شروح الونس کی منظوری راج پرمکھ نے یکم مارچ سنہ ۱۹۵۵ء کو صادر کی (دفعہ ۱۹۵ و ضمن ۹ دفعہ ۲۳۸ کا حوالہ دیا گیا۔)

(۳۲) پارلیمان نے نگرانی قیمت کی بابتہ ۱۵۔ اگسٹ سنہ ۱۹۵۵ء سے ایک قانون منظور کیا۔ جس کے نفاذ کی منظوری صدر جمہوریہ سے صادر ہوئی۔ قانون مذکور دو ابواب سے متعلق ہے (۱) تجارت اور بیوپار (۲) پیداوار۔ سربراہی اور تقسیم سامان۔

(۳۳) دفعہ ۲۴۹ ضمن (۱) میں الفاظ "مجلس مملکت" کی بجائے لفظ "پارلیمان" قایم کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو قانون سربراہی رسد ضروری مورخہ ۱۱۔ اگسٹ سنہ ۱۹۵۵ء جس میں بحکم صدر جمہوریہ ترمیم کی گئی)

(۳۴) دفعات ۲۵۱ و ۲۵۲ کو بحکم صدر جمہوریہ مصدرہ ۱۱۔ اگسٹ سنہ ۱۹۵۵ء نفاذ قانون سربراہی رسد ضروری کے سلسلہ میں حذف کیا گیا۔

(۳۵) پارلیمان کا منضبطہ فنڈ ۱۵ کروڑ روپیہ قرار دیا گیا (بحوالہ دفعہ ۲۶۷ دستور ہند ملاحظہ ہو وزیر مالیہ کا مسودہ قانون مورخہ ۱۱۔ اگسٹ سنہ ۱۹۵۵ء)

(۳۶) مرکزی حکومت کی یہ تحریک ہے کہ ریاستوں کے تمام مدارس ثانوی میں زبان ہندی کو بطور لازمی زبان دوم شریک نصاب کیا جائے (ملاحظہ ہو اعلامیہ حکومت ہند مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۵۵ء)

(۳۷) مسٹر لائق علی سابق وزیر اعظم حیدرآباد کے ضمن میں بحوالہ دفعہ ۳۷۴ داخلی امن سے متعلق ریاست اور مرکز کے فرائض اور ذمہ داریوں کی جو بحث پارلیمان میں مسٹر کامت رکن کی تحریک پر ہوئی اوس میں وزیر قانون کی تصریح بتاریخ ۸۔ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء ہوئی اور اصل تحریک کو معرض بحث میں لانے سے پارلیمان کے خطیب نے نامنظور کیا۔ (ملاحظہ ہو روداد مورخہ ۲۱۔ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء)

(۳۸) دفعہ ۳۷۵ میں جو عہدہ دار اور ارباب اقتدار بیان کئے گئے ہیں اون میں عدلیہ۔ عاملہ اور انتظامی عہدہ دار شامل ہیں لیکن مقننہ کے عہدہ دار شامل نہیں ہیں (ملاحظہ ہو فیصلہ مسٹر لیے جج ٹراونکور ہائیکورٹ مصدرہ یکم جولائی سنہ ۱۹۵۰ء)

(۳۹) میسور ہائیکورٹ کے جج پتراج اورس کی علیحدگی از خدمت سے متعلق پارلیمان میں ۱۰۔ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء کو بحث ہوئی۔ یہ مسئلہ بحوالہ دفعہ ۳۷۶ چیف جسٹس سپریم کورٹ کے سپرد ہوا جہاں سے منظوری صدر جمہوریہ کو بحال رکھا گیا۔

(۴۰) حکمنامہ معدلتی ([illegible]) کسے کہتے ہیں۔ کب اس کا استعمال ہوتا ہے اور کن صورتوں میں اس کا چارہ کار اختیار کیا جانا چاہیئے اور اس کے ضروری لوازم کیا ہیں ان امور کی تفصیلات کے لیے فیصلہ پی وی راؤ بنام خوشحال داس۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۴۹ء بمبئی صفحہ ۲۷۷ بطور خاص قابل ملاحظہ ہے۔

(۴۱) ذیل میں ہندوستان کے ریاستوں کی فہرست دیجاتی ہے جس کے محاذی اون کا رقبہ۔ اوس کی آبادی بلحاظ مردم شماری سال ۱۹۴۱ء۔ پارلیمان کے ایوان عمومی کی تعداد نشست۔ ریاستوں کی مجلس مقننہ اور مجالس قانون ساز کی تعداد نشست نیز ججان ہائیکورٹ کی تعداد بتلائی جائے گی۔

ریاست باب (الف)

نشان سلسلہ	نام ریاست	رقبہ مربع میل	آبادی لاکھوں میں	ایوان عمومی	مجلس مقننہ ریاستی	مجلس قانون ساز ریاستی	تعداد ججان ہائیکورٹ
۱	مدراس	۱,۲۵,۹۶۵	۵۰۳٫۴۰	۷۵	۳۰۰	۷۵	۱۵
۲	مدھیاپردیش (سی۔پی)	۱,۳۰,۳۳۴	۱۹۶٫۳۰	۲۹	۱۷۴	+	۷
۳	بمبئی	۱,۱۴,۱۴۳	۲۹۱٫۵۰	۴۵	۲۲۵	۵۶	۱۳
۴	اوتر پردیش (یو۔پی)	۱,۱۲,۵۲۳	۵۷۷٫۷۰	۸۶	۳۴۴	۸۶	۲۱
۵	بہار	۶۹,۹۷۱	۳۶۵٫۴۰	۵۵	۲۷۵	۶۸	۱۱
۶	اوریسہ	۵۹,۸۷۱	۱۳۷٫۷۰	۲۰	۱۴۰	+	۶
۷	آسام	۵۳,۳۸۸	۷۷٫۱۰	۱۲	۱۰۸	+	۴
۸	پنجاب	۳۵,۶۰۰	۱۲۴٫۰۰	۱۸	۱۲۶	۴۰	۷
۹	مغربی بنگال	۲۸,۴۵۸	۲۱۸٫۴۰	۳۴	۲۰۴	۵۱	۱۸

ریاست باب (ب)

۱	حیدرآباد	۸۲،۳۱۳	۱۸۰ر۳۴	۲۵	۱۵۰	+	۱۱
۲	جموں و کشمیر	۸۴،۴۷۱	۴۰ر۲۲	۶ (بذریعہ نامزدگی)	+	+	+
۳	مدھیا بھارت	۴۶،۳۵۳	۷۱ر۵۰	۱۱	۷۷	+	۷
۴	میسور	۲۹،۴۷۵	۷۳ر۳۰	۱۱	۷۷	۴۰	۵
۵	پٹیالہ اور یونین ریاستہائے مشرقی پنجاب	۱۰،۰۹۹	۳۴ر۲۴	۵	۶۰	+	۳
۶	راجستھان	۱،۲۸،۴۳۶	۱۳۰ر۹۰	۲۰	۱۴۰	+	۵
۷	سوراشٹرا	۲۱،۰۶۲	۳۵ر۶۰	۶	۶۰	+	۳
۸	ٹراونکور کوچین	۹،۱۵۴	۸۷ر۵۰	۱۲	۸۴	+	۸

ریاست باب (ج)

۱	وندھیا پردیش	۲۴،۶۱۰	۳۵ر۶۹	۵	+	+	+
۲	ہماچل پردیش	۱۰،۶۰۰	۹ر۴۰	۲	+	+	+
۳	مانی پور	۸،۶۲۰	۵ر۱۲	۱	+	+	+
۴	کچھ	۸،۴۶۱	۵ر۰۰	۱	+	+	+
۵	بھوپال	۷،۰۰۰	۸ر۰۰	۱	+	+	+

۶	تریپورا	۴،۱۱۶	۵،۱۳	۱	+	+	+
۷	اَجمیر	۲،۴۰۰	۵،۸۰	۱	+	+	+
۸	کورگ	۱،۵۹۳	۱،۷۰	۱	+	+	+
۹	دہلی	۵۷۳	۶،۵۰	۳	+	+	+
۱۰	بیلاس پور	۴۵۸	۱،۱۰	۱	+	+	+
۱۱	کوچ بہار	+	+	+	+	+	+

ریاست باب (د)

۱	جزائر انڈمان و نکوبار	۳،۱۴۳	۰،۲۷	۲	+	+	+ ہر جزیرہ کا ایک نمائندہ نامزدگی

نوٹ:۔ ذریعہ قانون برائے ریاست ہائے باب (ج) منظورہ پارلیمان مصدرہ ۱۱۔اپریل سنہ ۱۹۵۱ء قانون سازی کے اختیارات۔ ریاست ہائے مذکور سے متعلق مرکزی حکومت کو دئے گئے ہیں)۔

۲۴۔ مسٹر اے۔ ایچ کنگ ہندوستانی بدھ مت کے آرکٹکٹ نے کلکتہ ہائیکورٹ میں حکومت ہند اور حکومت مغربی بنگال کے خلاف یہ درخواست دی کہ "ہندوستان چھوڑدو" کا جو نوٹس اوسکو ملا ہے اوس سے اوسکے آزادی عمل اور نقل وحرکت کی آزادی جو بنیادی حقوق کے تحت حاصل ہوئی ہے وہ چونکہ متاثر ہو جاتی ہے اسلئے یہ نوٹس منسوخ کیا جائے جسٹس سین نے ۱۹؍ اگسٹ سنہ ۱۹۵۰ء کو ان حکومتوں کے نام یہ حکم جاری کیا کہ وہ یہ وجوہ بتلائیں کہ کیوں نہ نوٹس زیر بحث منسوخ کیا جائے (دفعات ۱۴۔۱۹ و ۲۲۶ کا حوالہ دیا گیا)

۲۴۔ دستور ہند کے تحت قوانین نافذہ کی جانچ میں ہائیکورٹ جو بنیادی حقوق کی نگرانی کرتا ہے

اوس سلسلہ میں اب قانون کے دو نظریات قابل لحاظ قرار دیے گئے ہیں (۱) اقدامی عمل (Subjective Test) اور انفعالی معیار (Objective Standard) آخر الذکر نظریہ کا یہ مطلب ہے کہ کوئی خارجی معیار اسطرح مقرر کیا جائے کہ وہ ایک ایسی ہستی کیجانب سے ہو جو ارباب اقتدار کے سواء ہو اور جو تحدید یا کہ عائد کیجائے وہ حاکم عدالت کیجانب سے ہو مگر اول الذکر نظریہ کسی خارجی تنبیہ کو خارج از بحث قرار دیتا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ کوئی عمل اوس شخص کے فیصلہ پر مبنی ہو جو ذات سے کرے مگر وہ فیصلہ ذاتی ہو نہ کہ کسی اور کا (ملاحظہ ہو آل انڈیا رپورٹر ۱۹۵۰ء پٹنہ صفحہ ۳۳۱ کالم ا بحوالہ دفعہ ۱۹ ضمن (۱) فقرات ۳ تا ۵)

۴۴۔ جو مراسلت حکومت کے نائب معتمد کیجانب سے کیجائے مگر اوسمیں الفاظ حسب الحکم گورنر ہوں تو حکم گورنر اوس صوبہ کی حکومت متصور ہوگا۔ دفعہ ۳۵۰ سے بحث کیگئی (آل انڈیا رپورٹر ۱۹۴۵ء پریوی کونسل صفحہ ۱۵۶ بالخصوص صفحہ ۱۶۰)

۴۵۔ دفعہ ۷۷ کے صاف اور صریح الفاظ کی موجودگی میں نیز کسی ایسے قاعدہ یا حکم کی غیر موجودگی کے باعث جسمیں یہ قرار دیا گیا ہو کہ کسی ریاست کے نائب معتمد کے احکام بمنزلہ احکام صدر جمہوریہ گورنر یا راج پرمکھ متصور ہونگے۔ نائب معتمد کے مجرد دستخطی مراسلہ پر حکومت کے حکم کا قیاس قانونی بروئے دفعہ ۱۱۴ قانون شہادت ہند نہیں پیدا ہوتا (فیصلہ ارکان جلسہ منعقدہ میسور ہائیکورٹ مورخہ ۱۵ اگسٹ سنہ ۱۹۵۰ء بہ مقدمہ پت راج بنام ریاست میسور)

۴۶۔ دفعات ۹۸ و ۱۰۷ کے حوالے سے مسٹر ماولانکر خطیب مجلس مقننہ ہند نے مجالس مقننہ کے صدور کی کانفرنس منعقدہ دہلی کی صدارت کرتے ہوئے اپنے خطبہ افتتاحیہ میں یہ واضح کیا کہ بنیادی حیثیت سے مقننہ کے اقتدار اعلی کو ہندوستان کے جدید دستور میں تسلیم کیا گیا ہے اسلئے مجالس مقننہ کے معتمدوں میں اہل اور قابل کار اسٹاف کیلئے تعلیم اور ٹرننگ کا انتظام ضروری ہے (۲۱ اگسٹ سنہ ۱۹۵۰ء)

۴۷۔ ریاست حیدرآباد کے ۳۷۵ مرافعات متدائرہ جوڈیشل کمیٹی کی سماعت کیلئے جو نفاذ دستور ہند کے بعد بحوالہ ضمن (۴) دفعہ ۳۷۴ سپریم کورٹ میں منتقل ہوئے ہیں تین ارکان کا جو کورٹ بغرض سماعت قائم ہوا ہے اوسکے ارکان یہ ہیں (۱) جسٹس مہاجن جج سپریم کورٹ دہلی (۲) مسٹر آر۔ ایس۔ نائک چیف جسٹس ہائیکورٹ ریاست حیدرآباد (۳) جسٹس خلیل الزمان صدیقی جج ہائیکورٹ ریاست حیدرآباد (۲۱ اگسٹ ۱۹۵۰ء)

۴۸۔ حکومت مدراس کے ایک مجسٹریٹ نے دو اشخاص کو الزام میں سزا تجویز کی کہ وہ موٹر میں برانڈی لیجارہے تھے جسکا لیجانا بروئے دفعہ ۱۳ قانون انسداد مئے نوشی مدراس ممنوع ہے مجسٹریٹ نے اوس موٹر کو بھی ضبط کرلیا جسمیں ملزمین برانڈی لیجارہے تھے بربناء نگرانی ہائیکورٹ مدراس کے جسٹس سوم ناسندم نے یہ طے کیا کہ محولہ دفعہ مذکور کوئی تاکیدی دفعہ نہیں ہے کہ جسکے باعث موٹر کو ضبط کیا جائے لھذا موٹر مالک کو واپس کیجائے (دفعہ ۲۶۶ کا حوالہ دیا گیا۔ ۲۱۔ اگسٹ سنہ ۱۹۵۰ء)

۴۹۔ صدر جمہوریہ کو گو شخصی اختیارات حاصل ہیں مگر اونکے احکام منجانب حکومت یونین متصور ہونگے (دفعات ۵۳-۷۷-۲۷۱ و ۳۷۶ کا حوالہ دیا گیا) ججان ہائیکورٹ کے الونس اور تنخواہ کی نسبت جو احکام ریاست ہائے باب (ب) کیلئے جاری ہوئے ہوں وہ بموجب دفعہ ۲۲۱ تابع ضمن ۱۳ دفعہ ۲۳۸ ریاستوں سے بھی متعلق ہونگے (ملاحظہ ہو فیصلہ جلسہ متفقہ میسور ہائیکورٹ بہ درخواست حکمنامہ ہدایتی مسٹر پٹ راج عرس سابق جج میسور ہائیکورٹ مصدرہ ۱۹۔ اگسٹ سنہ ۱۹۵۰ء)

۵۰۔ اگر کسی درخواست گزار کو کوئی قانونی حق حاصل ہو اور فریق ثانی پر اوسکا قانونی وجوب ہو تو حکمنامہ ہدایتی (Writ of Mandamus) مناسب چارہ کار ہے اس حکمنامہ کے استقرار کیلئے دو شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے (۱) محقق قانونی حق جو فطری طور پر درخواستگزار کو حاصل ہو (۲) طرف ثانی کا فرض جو وجوب قانون کی تکمیل کا پابند ہو بالفاظ دیگر ایکطرف قانونی حق کا وجود ہو تو دوسرے طرف اوس سے انکار ہو اور فریق کو سوائے اس حکمنامہ کی اجرائی کے کوئی اور موثر چارہ کار حاصل نہو لھذا یہ مسئلہ کسی مقدمہ میں صوابدید پر موقوف ہے نہ کہ حق کی طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ (فیصلہ میسور ہائیکورٹ جلسہ متفقہ مورخہ ۱۹۔ اگسٹ سنہ ۱۹۵۰ء مقدمہ پٹ راج عرس۔ دفعات ۳۲ و ۲۲۶ کا حوالہ دیا گیا۔)

۵۱۔ سید عبدالعزیز نامی ایک شخص ساکن پنڈ ہورنا ضلع ناگپور علاقہ مدھیا پردیش نے ایک درخواست ناگپور ہائیکورٹ میں اپنی رہائی کیلئے بغرض اجراء حکمنامہ حبس بیجا (Habeas Corpus) پیش کی حکومت ناگپور نے جوابدہی یہ کی کہ وہ پاکستان کا جاسوس ہے اسلئے اسکو نظربند رکھا گیا جلسہ متفقہ ہائیکورٹ نے یہ قرار دیا کہ اوسکی نظربندی کے وجوہ حق بجانب نہیں ہیں اسلئے وہ رہا کیا جائے (فیصلہ مصدرہ ۱۸۔ اگسٹ سنہ ۱۹۵۰ء بحوالہ دفعات ۱۹-۲۱-۲۲-۳۲ و ۲۲۶)

۵۲۔ انہی وجوہ کی بناء پر مسٹر پی وائی۔ گاڈ بکر کمیونسٹ کو بھی اوسکی درخواست پر رہا کر دیا گیا

(فیصلہ ناگپور ہائیکورٹ مصدرہ ۱۴۔اگست ۱۹۵۰ء)

۵۳۔کرشنا مورتی نے مقابلہ انتخابی عہدہ وار حکومت میسور یہ درخواست ہائیکورٹ کے میسور میں پیش کی کہ مجلس مقننہ میں شہر بنگلور کے حلقہ کیلئے اوسکی نامزدگی کے کاغذات کو اسلئے نامنظور کیا گیا کہ درخواست گزار کے محرک کا نام رائے دہندگان کی تصحیح شدہ فہرست میں نہیں پایا گیا اسلئے یہ انتخاب ملتوی کیا جائے یعنی حکم امتناعی جاری کیا جائے ہائیکورٹ نے التوا انتخاب سے انکار کرتے ہوئے سماعت درخواست کا حکم صادر کیا (فیصلہ جلسہ کاملہ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۵۰ء بحوالہ دفعہ ۲۲۶)

۵۴۔بمبئی ہائیکورٹ کے جلسہ کاملہ نے یہ قرار دیا کہ ریاست بمبئی کے مجریہ قانون انسداد مئے نوشی کے بعض دفعات ناجائز ہیں بنظر اسکے کہ سوپریم کورٹ نے گوپالن کی نظربندی کے مقدمہ میں قانون انسداد نظربندی کی دفعہ ۱۴ کو ناجائز قرار دیتے ہوئے اصول تجزی (Doctrine of Severability) کے تحت اوس قانون کو قائم رکھا ہے اسی نظیر کی تقلید میں قانون انسداد مئے نوشی کو بحذف دفعات ناجائز۔باقی رکھا گیا اور یہ طے کیا گیا کہ ریاستی حکومت کو انسداد مئے نوشی کا قانون جاری کرنیکا اختیار ہے لیکن اس قانون میں جو مندرجات ہیں وہ دفعہ ۴۷ دستور ہند کے احکام سے متجاوز ہیں اسلئے ان امور کا تصفیہ کیا جاتا ہے (۱) ریاستی حکومت نے اس قانون کے ذریعہ اشخاص کے افعال یا حرکات کو گرفتار نظربند اور مقید کرنیکے جو اختیارات حاصل کئے ہیں وہ اسلئے حق بجانب نہیں ہیں کہ قانون انسداد مئے نوشی۔امن عامہ۔تحفظ ریاست یا خدمات ضروری اور رسدات پر اثر انداز نہیں ہوتا (۲) منشیات کے استعمال کی تشہیر۔التجا یا تعریف پر روک خلاف قانون ہے کیونکہ یہ عمل تقریر اور اظہار کی اوس آزادی کو جسکی طمانیت دستور ہند میں دیگئی ہے متاثر کردینے کا موجب ہے (۳) درخواست گزار کی یہ استدعا منظور کیگئی کہ اوسکو بیرونی شراب ودیگر تمام روغنیات اور سیال اشیاء جس میں نشیات شریک ہوں اور جو سمندری کروڑگیری کے سرحد پار سے برآمد ہوں اونکا قبضہ رکھنے صرف کرنے یا استعمال کرنے کا اختیار جمہوریہ ہند کے شہری کی حیثیت سے حاصل ہے (۴) شہریوں۔فوجیوں اور پردیسیوں کے امتیاز سے متعلق یہ امر ذہن نشین رہے کہ ہماری ریاست کوئی فوجی ریاست نہیں ہے اور ہماری فوج کوئی خصوصی مراعات اور حقوق کے مستحق نہیں ہے اگر قانون انسداد مئے نوشی ایک سماجی اصلاح اور عوامی بہبودی کا قانون ہے تو ایک خاص طبقہ کو اوس قانون کے متعلق کرنے سے مستثنیٰ کرنا مناسب

نہیں ہے کیونکہ دفعہ ۱۴ کی رو سے تمام اشخاص قانون کی نظر میں یکساں ہیں اور مساوی حفاظت کے مستحق ہیں اسلئے فوجی اشخاص پر مثل دوسرے شہریوں کے اس قانون کی پابندی ضروری ہے البتہ پردیسیوں کو اس قانون سے مستثنیٰ کرنیکی صورت میں اگرچیکہ دستور ہند کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ مگر ہم آزادی ہند سے پہلے غیر ہندوستانیوں کے ساتھ خصوصی سلوک روا رکھنے پر بزور احتجاج کرتے تھے اور یہ خیال کیا کرتے تھے کہ آزادی کے بعد ہماری مقننہ کوئی امتیازات نہیں برتے گی یہ ضرور ہے کہ پردیسیاں تمام بلدی اور فوجداری قوانین کے پابند ہیں اور وہ ہمارے قوانین سے یکساں مفاد کے دعویدار ہو سکتے ہیں اور اسی طرح وہ یکساں واجبات کے بھی پابند ہونگے لیکن اسکے برعکس دوسرا پہلو یہ ہے کہ کوئی ریاست اپنے معاشری اور سماجی اصلاحات کو ان پردیسیوں پر پابندی نہیں لگا سکتی جو ہمارے ملک میں باعتبار نوعیت خاص ہوں اسلئے ہم پردیسیوں پر دفعہ ۱۴ کی پابندی عائد کرنے سے متعذر ہیں۔

حالیہ ترمیم قانون فوجداری کے ذریعہ حکومت مدراس نے عوام کے تعلیمی ادارہ کو ذریعہ اعلان اسلئے غیر قانونی قرار دیا کہ ادارہ مذکور کیجانب سے کمیونسٹ ادب کی اشاعت ہوتی ہے بناءبران اس ادارہ کے معتمد نے مدراس ہائیکورٹ کے جلسہ کاملہ میں اجرائے حکمنامہ معدلتی (Writ of Certiorari) کی درخواست پیش کرکے یہ استدعا کی کہ حکومت مدراس کا محررہ حکم ناجائز قرار دیا جائے جس سے بنیادی حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ اس مقدمہ میں جو مباحث پیدا ہوئے وہ امور ذیل پر موثر ہیں۔

(الف) یہ کہ بروئے دستور ہند قانون سازی کی مملکت میں مقننہ کو چند خاص قیود کے تابع اقتدار اعلیٰ حاصل ہے حکومت کو عاملہ کے مقتدر اعلیٰ کی حیثیت سے جب تک کسی خاص یا عام قوانین مدونہ کے ذریعہ کوئی عام یا خاص اختیار کے استعمال کا اقتدار عطا منظور یا تفویض نہ ہو۔ اسوقت تک حکومت محض بطور صدر عاملہ اپنا کوئی اختیار استعمال نہیں کرسکتی اور نہ کوئی عاملانہ فتویٰ صادر کرسکتی ہے۔ یہ کام مقننہ کا ہے کہ قانون مدونہ کے ذریعہ حکومت یا عاملہ کو خاص یا عام اختیار سپرد کرے۔

(ب) یہ کہ دفعہ ۱۹ میں ہر شہری کو جو آزادیاں دیگئی ہیں اونکی بابتہ ضمن ہائے ۲ تا ۶ میں

جو واجبی تحدیدات قائم ہوئے ہیں اونکا منشاء یہ نہیں ہے کہ نفس آزادی محکومہ دفعہ ۱۹ (۱) سے بالصلہ
محروم یا اوسکا فقدان ہو جائے۔ واجبی تحدیدات عائد کرنیکی غایت یہ ہے کہ حاصلہ آزادیوں میں
واجبی تحدیدات کی نفی کے بعد آزادی کا جو باقیماندہ جزو رہے وہ ہر شہری کیلئے قابل استعمال ہو

(ج) یہ کہ دفعہ ۱۹ (۱) کے فقرات الف۔ ب۔ اور ج کی رو سے تقریر۔ اظہار خیال۔ اجتماع اور
اداروں کے تشکیل کی جو آزادی۔ دیگئی ہے یہ آزادی اپنی تاثیر میں۔ انفرادی۔ ذاتی اور شخصی
حیثیت سے ہر ایک شہری کے ساتھ وابستہ ہے یہ آزادی نہ تو اجتماعی ہے اور نہ کسی شخصیہ
سے متعلق ہے یہ زیر بحث امور چونکہ اپنی نوعیت میں اہم ہیں اسلیئے یہ مقدمہ ۲۰ اگست سنہ ۱۹۵۰ء
سے ہنوز زیر تصفیہ ہے۔ دفعات ۱۳-۱۴-۱۹-۳۲ و ۲۲۶ سے بحث کی گئی (مقدمہ مسٹر وی جی راؤ
بنام حکومت مدراس)